بعنوان صنائع مکین کا فضل و خلائق زمین و زمان

تصنیف ضعیف مولوی حکیم رحمان علی [illegible] ممبر کونسل راج ریوان کتاب

PUBLIC LIBRARY RAMPUR STATE

الصنائع

حسب فرمایش مولوی بافضل علی خان صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ علاقہ بردی راج ریوان

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

مرآۃ المشاہد

۱۰۷۴۶
متصوفات

۷۳۶۵
مصورات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ جمیع محامد کو حاوی محمد رسول اللہ ساری نعمتوں کو شامل ہی والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الآیۃ منقبت صحابہ کے لیے کافی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کا فرمان واجب الایقان درود خوانی کے لیے سند مستند ہی اب ہم سوائے لبیک کے کیا کہیں اللھم صل و سلم علی سیدنا و مولانا محمد الفارق بین الحق والباطل وعلی الہ واصحابہ الذین ھاجرو النصرتہ ونصروہ فی ہجرتہ فنعم المہاجرون ونعم الانصار رضوان اللہ علیہم اجمعین مادام اللیل و النہار

ناظرین رسالہ المشاہد جو آپ لوگوں کے روبرو پیش کیا جاتا ہی اُس میں اُن شہیدوں کا ذکر ہی جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں محض بغرض اشاعت اسلام غزوات اور سرایا میں اپنی گرانبہا جانوں کو آپ کے قدموں پر نثار کیا اور جان و مال دیکر جنت کو خرید لیا اور اللہ تعالی شانہ نے اُنھیں کی خاک و خون سے اسلام کی عمارت کو قائم فرمایا جو اب تک قائم ہی اور انشاء اللہ تا قیام قیامت قائم رہیگی واضح ہو کہ فقیر حقیر محمد عبد الشکور عرف رحمن علی نے المشاہد کو کتب مصرحۃ الذیل سے انتخاب کرکے تحریر کیا ہی اور ناظرین باتمکین کی خدمت میں ملتمس ہی کہ اگر کہیں کسی قسم کا سہو اور خطیاں جو خاصۂ بشری ہی آپ لوگوں کی نظر سے گذرے اسکو دامن عفو کے نیچے ڈھانک کر مؤلف کے حق میں دعائے مغفرت غفر اللہ ذنوبہ

وستار العیوب کی بارگاہ مین کرین جزاھم اللہ خیرا ۱ کتاب المغازی عربی جو امام المورخین ابوعبداللہ محمد بن عمر الواقدی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہی ۲ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب مصنفہ علامہ ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر النمری رح ۳ اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مؤلفہ امام الفن عزالدین بن ابی الحسن علی بن اثیر الدین محمد بن محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الاثیر الجزری رح ۴ تجرید اسد الغابہ مؤلفہ حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ الذہبی رح ۵ الاصابہ فی تمیز الصحابہ تالیف قاضی القضاۃ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن الکنانی العسقلانی المصری الشافعی المعروف بابن حجر العسقلانی رح ۶ انسان العیون فی سیرۃ الامین والمامون الشہیرۃ بالسیرۃ الحلبیہ تالیف الامام العلامہ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی رح ۷ سیرت نبویہ تالیف سید احمد زینی المعروف بہ سید دحلان مفتی شافعیہ مکۂ معظمہ رح ۸ انوار محمدیہ ملخص مواہب لدنیہ ملخصہ یوسف بن اسمعیل نبہانی رح ۹ سبائک الذہب فی قبائل العرب تالیف ابو الغفور محمد امین بغدادی السویدی رح ۱۰ شرح اسماء اہل بدر مؤلفہ شیخ طہ بن مہنا الجبرینی رح ۱۱ روضۃ الاحباب مؤلفہ عطاء اللہ بن فضل اللہ المعروف جمال الدین الحسینی رح ۱۲ معارج النبوت مؤلفہ ملا معین کاشفی رح ۱۳ مدارج النبوت مؤلفہ شیخ المحدثین مولانا شیخ عبد الحق دہلوی رح - با این ہمہ جب تک یہ رسالہ جناب قبلۂ ارباب تحقیق وکعبۂ اصحاب تدقیق مولائی ومرشدی مولانا الحاج محمد حسین الحنفی الصابری العمری المحب اللہی الالہ آبادی ادام اللہ ظل ارشادہ علی رؤس المسترشدین کی نظر کیمیا اثر سے نہ گذریگا ممکن نہین کہ مطمح انظار ناظرین باتمکین ہو کر منصب قبولیت کا شرف حاصل کرے - مجھے امید قوی ہی کہ جناب معظم صدر الذکر ضرور ایک نظر سرسری سے اس سرمایۂ کاسد کو گرانبہا فرمائین گے

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

بالجملہ اس کتاب کا بیان شامل ہی اوپر مقدمہ اور چند مشاہد اور خاتمہ کے مقدمہ مین تین تبصرے ہین

پہلا تبصرہ سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مختصر مین

سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی دنیا مین کون مسلمان ہی جو نہ جانتا ہو بلکہ تمامی دنیا کے جن وانس گو مسلمان ہون یا کافر آپ کی ذات پاک سے واقفیت ہی مسلمان تو آپکو بصدق دل سے رسول اللہ جانتے ہین کفار اگرچہ مصدق نہین تو بھی علم منکرانہ آپ کی نسبت اُنکو حاصل ہی سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم قرشی بارھوین ربیع الاول روز دوشنبہ سنہ ایک عام الفیل مطابق ۲۹ انتیسوین اگست سنہ ۵۷۰ پانچسو ستر

عیسوی موافق سنہ ۵۷۱ بیالیس نوشیروانی کو بی بی آمنہ بنت وہب کے بطن پاک سے مکہ معظمہ مین پیدا ہوے ہنوز آفتاب نبوت برج حمل مین تھا کہ آپ کے والد ماجد عبد اللہ نے بحالت سفر سفر آخرت اختیار کیا جب آپ چھ برس کے ہوے تو والدہ ماجدہ نے بھی دنیا کو الوداع کہا عبد المطلب آپ کے دادا اور ابو طالب آپ کے چچا یکے بعد دیگرے آپ کی تربیت مین مشغول رہے پچیس برس کی عمر مین آپ کا نکاح بی بی خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ ہوا۔ آغاز سن شعور سے چالیس برس کے سن تک آپ خداے واحد کی عبادت کرتے رہے کبھی بتون کی طرف جو آپ کے بزرگون کے معبود باطل تھے متوجہ نہین ہوے چالیس برس کی عمر مین بزمانہ سلطنت پرویز بن ہرمز بن نوشیروان آٹھوین ربیع الاول سنہ ۴۱ اکتالیس عام الفیل کو آپ رسالت کے ساتھ مبعوث ہوے وحی آسمانی کا نزول ہونے لگا جبرئیل علیہ السلام کی آمد و رفت کا دروازہ جو بعد رفع سیدنا عیسی علیہ السلام کے بند ہو گیا تھا کھل گیا اور آیۂ کریمہ یا ایہا المدثر قم فانذر کی تعمیل تین برس تک خفیہ طور پر کرتے رہے جب وانذر عشیرتک الاقربین کا فرمان صادر ہوا تو آپ دعوت اسلامی باعلان کرنے لگے بتون کی پرستش سے باز رہنے کی ہدایت اور معبودان باطل کی شکایت سننے کی مشرکون کو تاب نہ رہی تمامی قبائل عرب بالخصوص قریش آپ سے ناراض کیا بلکہ جانی دشمن بن گئے اسلیے آپ اپنا گھر چھوڑ کر دار الارقم مین مع انتالیس مسلمانونکے ایک ماہ تک چھپے رہے اور بعض راوی کہتے ہین کہ آپ مکان مذکور مین چار سال تک پوشیدہ رہے پانچوین برس دعوت باعلان فرمایا الغرض جب دار الارقم مین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوئے تو مسلمانونکی تعداد چالیس ہو گئی صولت عمری نے نہ مانا کہ مسلمان لوگ چھپے رہین اور اسلام گوشہ گزینی اختیار کرے اسلیے آنحضرت صلعم اپنے مامن سے باہر نکلکر علانیہ وعظ کرنے لگے **دار الارقم** وہ مکان ہے جسکو ارقم بن الارقم (عبد مناف) بن اسد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومی نے کوہ صفا پر یا اسکے قریب تعمیر کیا تھا جسکو اس زمانہ مین دار خیزران کہتے ہین اس مکانکو منصور عباسی خلیفہ نے ارقم بن ابی الارقم کی اولاد سے خرید کیا تھا اس سے مہدی کو وراثۃً پہونچا مہدی نے اس مکان کو ام الولد خیزران کو دیدیا جسکے بطن سے ہارون رشید پیدا ہوا اس مکان کی زیارت ابتک ہوتی ہے **الغرض** جو شخص اطراف و جوانب سے موسم پر مکے کو آتے تو آپ انکو وعظ سناتے اتفاقاً گیارھوین سال نبوت مین چھہ شخص قبیلہ خزرج کے مدینہ سے مکے کو آئے تھے ان لوگون نے یہودیون سے سنا تھا کہ مکے مین پیغمبر آخر الزمان پیدا ہونگے ان لوگون نے آپکا وعظ سن کر آپ سے بیعت کی اسی کو بیعت عقبۂ اولے کہتے ہین اسکے بعد بارھوین سال نبوت مین بارہ آدمی کہ منجملہ انکے دس خزرجی اور دو اوسی تھے آے اور آپ سے بیعت کی اسیکو بیعت عقبۂ ثانیہ کہتے ہین پھر تیرھوین سال نبوت مین ستر یا تہتر آدمی دونون قبیلون کے آئے اور آپ سے بیعت کی

علاوہ اسکے آپ کے دشمنون سے لڑنے اور ہر طرح کی امداد کرنے کا اقرار کیا اسکو بیعت عقبہ ثالثہ کہتے ہین اور انھین عقبات کے مسلمانون کا لقب انصار رہی اذا اراد اللہ شیئًا ھیّئ اسبابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب من انصاری الی اللہ کہا تو صرف بارہ حواریون نے نحن انصار اللہ کا جواب دیا یہان منی کی گھاٹی پر فوج کی فوج نحن انصار اللہ کا دم بھرنے لگی ذلک فضل اللہ اب دشمنون کے شجر حسد اور عداوت نے شاخین نکالین وہ سب دار الندوہ مین مجتمع ہو کر مشورہ کرنے لگے ناگاہ مشرکون کا گرو گھنٹال شیطان بشکل پیر نجدی عصاے ضلالت ٹیکتا ہوا اُن مین آملا اعداءین کوئی قید کوئی اخراج کوئی قتل آنحضرت کی نسبت اپنی اپنی راے کا اظہار کرنے لگے آخر الامر راے اخیر کے ساتھ شیخ نجدی نے اتفاق کیا جس سے سب متفق ہو گئے آنحضرت صلعم کو ان حالات سے وقتًا فوقتًا منجانب اللہ اطلاع ہوتی رہی چنانچہ حضور نے سیدنا عمر رضہ کو مدینہ جانے کی اجازت دی وہ مع اپنے گروہ کے مدینہ کو روانہ ہوے۔ بعد اسکے فرمان الٰہی صادر ہوا کہ آپ مکہ چھوڑین مدینہ کو تشریف لیجائین اور وہان قدرت الٰہی کو ملاحظہ فرماوین چنانچہ جس رات کو دشمنون نے آپ کا مکان مسکن گھیر لیا اور منتظر تھے کہ جب آپ برآمد ہون اُسی وقت آپ کا کام تمام کرین ادھر جبرئیل علیہ السلام نے بایماے خداوندی آپ کو دشمنون کے مکر سے آگاہ کر دیا قٓ اذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک الآیہ آپ نے اپنی قوت بازو سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ مین تو بحکم الٰہی مدینہ کو جاتا ہون تم یہان رہکر لوگون کی امانت جو میرے پاس ہی ادا کر کے مدینہ چلے آنا پھر حضرت صلعم نے علی رضہ کو اپنی سبز چادر اُڑھا کر اپنی جگہ سُلایا اور خود بدولت مع اپنے یار غار سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان سے باہر نکلے تو اُن خوابیدہ بختون کو خواب غفلت مین سوتا پایا ایک مٹھی خاک زمین سے اُٹھا کر ان کم نصیبون کے سر پر ڈالتے ہوے غار ثور کی جانب روانہ ہوے اور اُس مقام مین تین رات پوشیدہ رہے ربیع الاول کی چاندرات کو مدینہ پر سکینہ کی راہ لی اور بارھوین ماہ مذکور دوشنبہ کے دن تیرھوین سال نبوت مین مدینہ منورہ کو رونق بخشی اور سنہ ایک ہجری مین مسجد نبوی کی بنیاد ڈالی اور مہاجرین اور انصار مین بھائی بندی کرادی انھین مہاجر و انصار کی شان مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک ھم المؤمنون حقا ۲ سنہ ھ مین جہاد فرض ہوا تب آپ نے ترقی اسلام پر توجہ فرمائی اور حسب ہدایت الٰہی کافرون پر فوج کشی فرمانے لگے۔ اُسوقت جہاد کی دو صورتین تھین ۱ غزوہ جس لشکر مین رسول اللہ صلعم خود شریک ہوتے ۲ سریہ یا بعث جس مین خود بدولت تشریف نہ لے جاتے بلکہ اعیان صحابہ سے کسی کو اُس لشکر مین سرگردہ کر کے

روانہ فرماتے **غزوات** کی تعداد انیس سے ستائیس تک جنکا اخیر غزوہ تبوک ہو ظاہر کی گئی ہو سرایا کی تعداد پینتیس ۳۵ سے اڑتالیس تک بیان ہوئی ہو۔

عمر شریف رسول اللہ صلعم کی بموجب روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ترسٹھ برس کی تھی چالیس برس کی عمر مین آپ نبوت سے مشرف ہوے اور بعد نبوت کے تیرہ برس مکہ معظمہ مین اور دس برس مدینہ منورہ مین رونق افروز رہے۔

وفات شریف بحکم انک میت وانہم میتون دوشنبہ کے دن بارھوین ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین بمقام مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً واقع ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون

فائدہ۔ تواریخ ولادت وہجرت ووفات مین ارباب سیر مختلف الاقوال ہین مؤلف اوراق نے اس رسالہ مین وہی تواریخ لکھی ہین جنکی نسبت علما نے اصح یا اولے کہا ہو واللہ اعلم۔

دوسرا تبصرہ صحابی کس کو کہنا چاہیے

اس باب مین علما مختلف الاقوال ہین

امام ابوبکر احمد بن علی رح نے سعید بن المسیب کا قول نقل کیا ہو کہ صحابہ مین ہم شمار نہین کرتے مگر اسکو جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین برس یا دو برس قیام کیا ہو اور ایک یا دو لڑائیان آپ کے ساتھ رہکر لڑا ہو۔

واقدی رح نے کہا ہم نے اہل علم کو دیکھا وہ کہتے تھے جس شخص بالغ نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا اور مسلمان ہوا اور دین کے کامون کو آپ سے دریافت کیا اور آپ کو راضی رکھا وہی شخص ہمارے نزدیک اُن لوگون مین سے ہو جنھون نے رسول اللہ صلعم کی صحبت پائی اگرچہ ایک ہی ساعت ہو دن سے لیکن صحابہ رسول اللہ صلعم ممتاز ہین اپنے طبقات اور تقدم اسلام کی وجہ سے۔

امام احمد بن حنبل رح نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلعم کے وہ اشخاص ہین جنھون نے آپ کی صحبت ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک ساعت پائی ہو یا آپ کو دیکھا ہو۔

محمد بن اسمعیل بخاری رح نے کہا جسنے رسول اللہ صلعم کی صحبت پائی یا آپ کو دیکھا ہو مسلمانون مین سے وہی آپ کا صحابی ہی۔

قاضی۔ ابوبکر بن الطیب رح نے کہا کہ اہل لغت کو اس مین خلاف نہین کہ صحابی کا لفظ صحبت سے مشتق ہی اور یہ اشتقاق کسی اندازہ خاص پر مبنی نہین بلکہ صحابی کا لفظ ہر ایک شخص پر جاری ہی

جسنے رسول اللہ صلعم کی صحبت قلیل یا کثیر پائی ہو اور با اینہمہ امت کے نزدیک یہ امر مقرر ہو چکا ہو کہ استعمال نہین کرتے لفظ صحابی کا مگر اُس شخص پر جسکی صحبت کثیر ہو۔

امام ابو حامد غزالی رح نے کہا اطلاق نہین کیا جاتا اسم صحبت کا مگر اُسپر جسنے رسول اللہ صلعم کی صحبت پائی ہو اگرچہ ایک ہی ساعت ہو لیکن عرفاً اسم صحابی مخصوص ہی اُسی کے ساتھ جسکی صحبت کثیر ہو۔

بعض کہتے ہین صحابی نہین ہی مگر وہ شخص جسکے ساتھ رسول اللہ صلعم کو خصوصیت ہو اور اُسکو آپ کے ساتھ خصوصیت ہو یعنی رسول اللہ صلعم کو اُسکی رازداری پہ اعتماد ہو اور وہ سفر اور حضر مین حضور کی خدمت مین حاضر رہا ہو۔

اور اکثر علما اسپر متفق ہین کہ صحابی وہ مسلمان ہی جسنے رسول اللہ صلعم کو دیکھا اور آپ کی صحبت مین رہا ہو گو تھوڑے ہی روز کی صحبت پائی ہو۔

ابن حجر عسقلانی اصابہ فی تمیز الصحابہ مین لکھتے ہین الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا بہ ومات علی الاسلام صحابی وہ ہی جسنے ملاقات کی نبی صلعم سے دراںحالیکہ ایمان لانے والا ہی آپ کے ساتھ اور مرا اسلام پر۔ یہ تعریف بہر حال جامع اور مانع ہی جیسا کہ ناظرین پر پوشیدہ نہین۔

تیسرا تبصرہ شہدا کون ہین اور شہادت کا ثواب کیا ہی

شہدا جمع ہی شہید کی لغتاً گواہ اور حاضر اور جان سے مارے گئے کو کہتے ہین۔

شرعاً شہید وہ ہی جسکو مشرکون نے قتل کیا یا جاے قتل مین مردہ زخمی پایا گیا یا وہ جسکو مسلمانون نے ظلماً قتل کیا اور اُسکے مارے جانے کی دیت واجب نہ ہو۔

شہید کو شہید اسلیے کہتے ہین کہ اُسکے مرنے کے وقت ملائکہ علیہم السلام حاضر ہوتے ہین یا آنکہ شہید مشہود بالجنۃ ہی یا آنکہ شہید اپنے رب کے حضور مین زندہ اور حاضر رہتا ہی جسکی شہادت قرآن مجید مین موجود ہی ولا تقولو المن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون اور نہ کہو اُسکو جو مارا گیا ہی اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہی مگر تم نہین جانتے تم کو معلوم نہین کہ اُنکی زندگی کس طرح کی ہی آرام سے یا تکلیف کے ساتھ اسلیے دوبارہ ارشاد ہوا ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ اور نہ سمجھو اُن لوگون کو جو مارے گئے ہین اللہ کی راہ مین مردے یعنی وہ مرے نہین بلکہ جیتے ہین اپنے پروردگار کے

پاس روزی پاتے ہین خوش ہین اُس چیز کے ساتھ جو دیا ہی اُنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور شہیدون کا مآل کار کیون ایسا نہ ہو اُنھون نے تو اپنی جان اور اپنا مال اللہ کو دیکر یہ رتبہ پایا ہی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون بیشک اللہ نے مول لیا ہی مسلمانون سے اُنکی جان و مال کو بعوض اسکے کہ اُنکو جنت ملے لڑین کافرون سے اللہ کی راہ مین پہر مارین کافرون کو اور مارے جاوین اُن کے ہاتھ سے خوشا وہ جان و مال جسکے بدلے مین جنت ایسی جگہ جاگیر ملے اور کیا اچھی سوداگری ہی جسکے نفع مین حیات ابدی پلّے پڑے۔

پہلا مشہد غزوۂ بدر اور اُسکے شہیدونکے ذکر مین

بدر بفتح باے موحدہ و سکون دال غیر منقوطہ اور آخر مین راے بے نقطہ بوزن صدر ایک گانون ہی یا کنوان وادی صفرا مین درمیان مکہ اور مدینہ کے مدینہ سے چار منزل پر واقع ہی یہ موضع بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کی طرف منسوب ہی کہ بدر بن مخلد نے اُس موضع مین قیام کیا یا اُسکو آباد کیا اور چاہ بدر بدر بن الحارث کی طرف منسوب ہی اور اُسی نے وہ کنوان کھدوایا تھا اور بعض کہتے ہین بدر نام ایک کنوین کا ہی جو اُس مقام مین تھا چونکہ وہ کنوان نہایت گول مانند بدر (پورے چاند) کے تھا اسلیے اُسکو بدر کہنے لگے یا آنکہ اُس کنوین کا دائرہ وسیع اور پانی اُسکا بہت صاف تھا کہ پورا چاند اُس مین دکھائی دیتا تھا اسواسطے اُسکو بدر کے نام سے مشہور کر دیا والعلم عند اللہ۔

مجمل طور پر سبب اس غزوہ کا یہ ہی کہ سن دو ہجری کے اوائل یا سن اول کے آخر مین آیت جہاد اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا و ان اللہ علی نصرہم لقدیر نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب مصلحت اور تعلیم الٰہی ترقی اسلام پر متوجہ ہوئے اور سب سے پہلے آپ کی طبیعت آپ کے ہم کفو قریشیون کے راہ راست پر لانے کے لیے نازل ہوئی تا کہ وانذر عشیرتک الاقربین کی تعمیل پوری ہو جاوے اور یہ وہی قریش تھے جو قولوا لا الہ الا اللہ کے بدلے مین حضور صلعم پر پتھر مارتے آپ کے جسم مبارک پر اور راہ مین گندگی ڈال دیا کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ اپنی دولتمندی اور جتھے کے گھمنڈ کے سبب آپ کے دشمن جانی بن گئے اور کوئی دقیقہ تکلیف دہی کا باقی نہ رکھا آخر کار حضور صلعم نے بحکم الٰہی وطن اصلی کو خیرباد کہکر مدینہ کو ہجرت کی وہان کے انصار اور مہاجرین کی کثرت اور ترقی دیکھ دیکھکر مشرکین مکہ کے سینہ پر کینہ مین حسد کی آگ شعلہ زن ہو کر دوزخ کے شرار دن

شرارونکی طرح بھڑک اُٹھی۔ یہود مدینہ سے سازو باز کرکے چاہا کہ آپ کا قدم مبارک مدینہ مین بھی جمنے نہ پاوے۔ اور اس طرف حضور صلعم کو صدور حکم ہی کا انتظار تھا جب حکم جہاد صادر ہوا تو آپنے غزوۂ عشیرہ وغیرہ کے ذریعہ سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی مگر وہ جاہل کالانعام بقول مشہور لاتون کا دیو باتون سے کب راضی ہوتا ہے ترہیب و ترغیب کی تو انتہا ہو چکی اب حضور کو خیال اس طرف رجوع ہوا کہ پہلے ان کم تمون کو دولت دنیا دی کا گزند پہونچانا چاہیے اتفاقاً حضور کے سمع مبارک مین یہ خبر پہونچی کہ قریشیون کا ایک قافلہ بسالاری ابوسفیان کے مال کثیر لئے ہوئے شام کو جارہا ہے تو آپنے مہاجرین اور انصار کا ایک لشکر مختصر تیار کیا اور بروز دوشنبہ بارھوین رمضان سنہ ۲ دو ہجری کو مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے آئے مگر اُسوقت تک آپ کا ارادہ جنگ کرنے کا نہ تھا ورنہ کل جان نثاران کی جمعیت آپکے ساتھ مدینہ سے باہر آتی ابوسفیان سالار قافلہ ضلالت آپکے کوچ فرمانیکی خبر سنکر سخت گھبرایا مکہ والون کو لکھا کہ قافلہ کی خبر لو ورنہ ہمارے جان و مال سے ہاتھ دھو بیٹھوگے والے مشرک یہہ خبر سنتے ہی اوٹھ کھڑے ہوئے اور ایک زبردست لشکر لے کر بدر کی طرف روانہ ہوئے۔ ادھر ابوسفیان روباہ صفت مع اپنے قافلہ کے راہ کترا کر نکل گیا اور مکے کی امدادی فوج جو روانہ ہو چکی تھی اُسکے واپس چلنے کو قاصد روانہ کیا قاصد اثنائے راہ مین فوج مذکور سے جاملا اور سارا ماجرا بیان کیا مگر ابوجہل (عمر بن ہشام) جو اُس فوج کا پیشوا تھا ابوسفیان کی گفتگو پر کچھ خیال نکیا اُس نے کہا اب تو ہم نکل آئے ہرچہ بادا باد بدر تک ضرور جائینگے شرابین اڑائینگے اپنی بہادری کی دھاک بٹھائینگے قافلہ روکنے کا مزہ مسلمانون کو چکھائینگے۔ لشکر اسلام ابی عتبہ کے کوین پر جو مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے خیمہ زن ہوا وہان آنحضرت صلعم نے لشکر کا ملاخطہ فرمایا جماعت قلیل اور کمی بضاعت لشکریون کی دیکھکر آپ نے اونکے حق مین دعائے خیر فرمائی جو اجابت سے مقرون ہوئی یعنے کوئی مجاہد ایسا واپس نہ آیا مگر یہہ کہ اوس کے حصہ مین ایک یا دو اونٹ اور پہننے کے اشیاء وغیرہ نہ آئے ہون۔

اس ملاخطہ کے بعد حضور نے حسب تفصیل ذیل کم عمر صحابی زادون کو مدینہ کے واپس جانیکا حکم دیا۔ ۱ عبداللہ بن عمر فاروق۔ ۲ اسامہ بن زید۔ ۳ رافع بن خدیج۔ ۴ اُسید بن حضیر۔ ۵ زید بن ارقم۔ ۶ زید بن ثابت۔ ۷ براء بن عازب وغیرہم صحابی زادگان سمعاً وطاعةً حضور کے حکم سے واپس گئے مگر عمیر بن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی بھی کم سن تھے اور شوق شہادت اون کے دل مین جما ہوا تھا حضور صلعم کی نظر بچا کر ادھر اودھر چھپنے لگے اونکے بڑے بھائی سعد بن ابی وقاص نے کہا تو کیون چھپتا پھرتا ہے عمیر نے کہا کہ آنحضرت صلعم مجھے کم عمر دیکھکر واپسی کا

حکم دینگے حال آنکہ مجھکو شہید ہونے کی آرزو نہایت ہی ہے اخیر کار عمیر حضورؐ کے روبرو پیش کئے گئے تو آپ نے اون کو بھی واپسی مدینہ کا حکم دیا وہ رونے لگے تب حضورؐ نے اونکو لشکر مین رہنے کی اجازت دی وہ ایسے الڑ تھے کہ تلوار پرتلا بھی اونکو لٹکانا نہین آتا تھا سعدؓ نے اونکے بدن پر پرتلا باندھ دیا۔ بعد جائزہ تین سَو پانچ ۳۰۵ صحابہ آپ کے ہمراہ باقی رہگئے ازانجملہ اسّی مہاجر اور باقی انصار تھے اونکے سوا آٹھ صحابہ اور بھی ہین جو بہ حکم حضور صلعم جنگ بدر مین شامل نہین ہوسے مگر حضور نے اونکا حصہ غنیمت بدر سے عنایت فرمایا یہی وجہہ ہے کہ وہ بھی بدریون مین شمار کئے جاتے ہین اونمین تین مہاجر اور پانچ انصار ہین۔

مہاجرین ۱ عثمان بن عفانؓ بوجہ علالت زوجہ خود یعنے رقیہ بنت رسول اللہ صلعم غزوہ بدر مین شریک نہو سکے ۲ طلحہؓ ۳ سعیدؓ یہہ دونون صحابہ کفار قریش کے قافلہ کی خبر لینے کو بطور جاسوس بھیجے گئے تھے۔

انصار

۱ ابو لبابہ اون کو حضورؐ نے اثنا راہ سے بجاے ابن مکتوم خلافت مدینہ کے لئے مدینہ کو واپس فرمایا تھا ۲ عاصم بن عدی اون کو حضورؐ نے اپنے اہل پر خلیفہ کردیا تھا ۳ حارث بن حاطب بنی عمرو کی طرف بھیجے گئے تھے ۴ حارث بن الصمۃ ۵ خوات بن جبیر۔ یہ دونون صحابی اثنا راہ مین گر کر مجروح ہوگئے اسلئے حضورؐ نے انکو واپس فرمایا۔

تعداد لشکر اسلام

اس حساب سے کل صحابہ بدر تین سَو تیرہ ۳۱۳ قرار پاے۔ لشکر اسلامی مین ستر اونٹ اور دو گھوڑے معہ چھہ زرہ اور آٹھ تلوار کے موجود تھے۔ دو دو اور تین تین شخصون مین ایک ایک اونٹ سواری کے لئے تقسیم ہوے جس پر وہ سب اپنی باری سوار ہوتے تھے آنحضرت صلعم کے ساتھ علیؓ مرتضیٰ اور زید بن حارثہ سواری مین شریک تھے جب حضورؐ کے پیادہ روی کی نوبت آتی تو علیؓ مرتضیٰ اور زید بن حارثہ عرض کرتے کہ آپ بدستور سوار رہین آپ فرماتے ما انتما اقوی منی وما انا اغنی عن الاخر منکما۔ لشکر اسلامی مین تین نشان بردار تھے ۱ مصعب بن عمیر علمدار مہاجرین ۲ خباب بن المنذر علمدار انصار قبیلہ خزرج ۳ سعد بن معاذ علمدار انصار قبیلہ اوس۔

تعداد لشکر مشرکان مکہ

مردان جنگی نو سَو پچاس - سواران اسپ زرہ پوش ایک سَو - اونٹ سات سو ستر اونمین

کسان ذیل سرغنہ تھے۔ ۱ عمر بن ہشام (ابو جہل) ۲ عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ۔ ابو البختری ۳ حکیم بن خزام۔ ۴ حارث بن عامر ۵ طعیمہ بن عدی ۶ امیہ بن خلف ۷ نبیہ و منبہ پسران حجاج ۸ سہیل بن عمرو ۹ عمرو بن ود۔

اور اس فوج مین بھی تین نشان بردار تھے ۱ طلحہ بن طلحہ۔ ۲ ابو عزیز بن عمیر ۳ النضر بن الحارث یہہ تینون شخص بنی عبد الدار سے تھے۔

جب دونون فوجین لڑنے پر تُل گئین صفین جمائین تلوارین کھینچین کمانین چڑھین برچھیان تنین آنحضرت صلعم نے قطع حجت کے طور سیدنا عمر فاروقؓ سے فرمایا جاؤ اور ان لوگون کو سمجھاؤ کہ ہٹ جائین خدا کی لڑائی پر کمر نہ باندھین لیکن اس کا انجام اون کے حق مین اچھا نہ ہوگا چنانچہ حضرت عمرؓ نے اون بدبختون کو بہت کچھ سمجھایا اور زمانے کا نشیب و فراز دیکھایا چونکہ موت اونکی گردنون پر سوار تھی اور جہنم کا دروازہ اونکے لئے کھل گیا تھا کب کسی کی سنتے تھے خصوصًا ایسی حالت مین کہ ابو جہل کی جہالت اونکی رہبر تھی۔ لڑائی شروع ہو گئی بڑے بڑے سردار مشرکون کے جہنم کو روانہ ہوئے اور بہتون کو مسلمانون نے گرفتار کر لیا۔ اسلامی لشکر سے صرف چودہ مجاہدون نے شربت شہادت نوش کر کے مرغزار جنت کی سیر کو چلدیئے۔ از انجملہ چھہ مہاجر اور آٹھ انصار تھے جنکا ذکر ہونے والا ہی الغرض یہ پہلی فتح ہی فتوحات اسلامیہ سے جو سترہ رمضان سنہ ۲ ہجری کو نصیب اولیاء دولت اسلام ہوئی جس سے اسلام کے غلبہ کا نقارہ کفری دنیا مین بج گیا اور ترقی روز افزون مسلمانون کو حاصل ہوئی اللہم انصر من نصر دین محمد صلعم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلعم ولا تجعلنا منہم

فضائل صحابہ بدرؓ

بہت سی کتابون مین مذکور ہین از انجملہ مروی ہی کہ ایک روز جبرئیل عم رسول اللہ صلعم کے حضور مین آئے اور عرض کیا کہ آپ صحابہؓ بدر کو کیسا جانتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہم انکو بہترین مردم جانتے ہین جبرئیل عم نے کہا علیٰ ہذا ہم بھی اون ملائکہ کو جو بدر مین حاضر تھے افضل ترین ملائکہ سمجھتے ہین اس سے زیادہ کیا فضیلت صحابہؓ بدر ہوگی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ان اللہ قد اطلع علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یا فقد وجبت لکم الجنۃ **سند الاولیا** حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اہل بدر کی شان مین فرماتے ہین۔ طوبیٰ لجیش امیرھم رسول اللہ ومبارزھم اسد اللہ وجہادھم طاعۃ اللہ ومددھم

ملائکۃ اللہ وتولا بھم رضوان اللہ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

رسول اللہ صلعم جنگ بدر سے مظفر ومنصور وادی صفرا مین رونق افروز ہوئے مال غنیمت کو تمامی حضار لشکر ظفر پیکر اور نیز اون آٹھ صحابہ پر جو بہ حکم حضور والا جنگ مین شامل نہ ہوے تھے برابر تقسیم فرمایا صرف ایک تلوار جس کا نام ذوالفقار تھا اور وہ منبہ بن حجاج کی تھی اور ابوجہل کا اونٹ اپنے لیے علیحدہ کر لیا پھر کسی موقع پر ذوالفقار جناب سیدنا علی مرتضیٰ کو عنایت فرمایا۔

ذکر شہدائے بدر کا

یہ سب چودہ شہید ہین از انجملہ چھہ شخص مہاجرین سے ہین۔

عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف القرشی المطلبی المہاجری عُبَیدہ بضم عین مہملہ وفتح بار موحدہ وسکون یا، مثناۃ تحتیہ اور آخر مین تا و تانیث ہی آپکی کنیت ابوالحارث یا ابومعاویہ اور لقب شیخ المہاجرین ہی اور آپ مہاجرین بنی المطلب سے قدیم الاسلام ہین قبل دخول دار الارقم کے آپ نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلعم سے دس برس آپ عمر مین بڑے تھے۔ طفیل اور حصین اپنے برادران حقیقی کے ساتھ مع مسطح بن اثاثہ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرکے آئے اور عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی کے مکان مین فروکش ہوئے رسول اللہ صلعم کے نزدیک آپ کی بڑی قدر اور منزلت تھی۔

کہتے ہین کہ حضور صلعم نے انثی یا ساٹھ سواران مہاجرین پر امیر کرکے آپ کو بمقابلہ قافلہ قریش جنکی جمعیت دوسو کی تھی اور جسکا سرخیل ابوسفیان یا عکرمہ بن ابی جہل تھا روانہ فرمایا مقام ثنیۃ المرہ مین مقابلہ ہوا مگر نوبت جنگ نہ آنے پائی کہ قریش بھاگ نکلے صرف سعد بن ابی وقاص نے تیراندازی کی تھی یہ پہلی تیراندازی ہی جو جانب اسلام مشرکون کے مقابلہ مین ہوئی اور اس سریہ کا پہلا نشان ہی جو رسول اللہ صلعم نے عبیدہ بن الحارث کے لیے تیار فرمایا اور بعض کہتے ہین کہ پہلا نشان اسلامی حمزہ بن عبد المطلب کے لیے تیار کیا گیا ہی ان دونون روایتون کی تطبیق کے واسطے لوا۔ رایت۔ علم۔ کا فرق دریافت کرنا ضرور تھا مگر بخیال طوالت مقال اوس کو فروگذاشت کرکے اصل مطلب کی جانب رجوع کرنا بہتر ہی۔

جنگ بدر مین جب دونون جانب کی صفین کھڑی ہوئین تین شخص مشرکون کی فوج سے میدان مین آنکلے اور اپنا مقابل طلب کیا ۱ عتبہ بن ربیعہ ۲ شیبہ بن ربیعہ ۳ ولید بن عتبہ اُن

تینون کے مقابلہ کے لئے لشکر اسلام سے تین جوان انصار جان نثار نکلے روبرو آئے مشرکون نے پوچھا تم کون ہو انصار بولے ہم جان نثار رسول اللہ صلعم کے مددگار ہین مشرکون نے کہا ہم کو تم سے کچھ کام نہین ہم اپنے چچیرے بھائیون کو طلب کرتے ہین تم ہمارے برابر والے نہین پھر ایک مشرک پکار اٹھا اے محمد صلعم ہمارے ہم کفو لوگون کو ہمارے مقابلہ مین بھیجو رسول اللہ صلعم نے باواز بلند فرمایا کہ عبیدہ بن الحارث بن المطلب اور ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ان لوگون کے مقابلہ کو اوٹھین چنانچہ آپ کے فرمانے ہی کی دیر تھی فوراً وہ تینون مردانہ وار اون تینون کے مقابلہ مین آموجود ہوئے

عبیدہ سن رسیدہ اپنے ہم سن عتبہ کے مقابلہ مین اور حمزہ شیبہ کے مقابلہ اور علی مرتضیٰ ولید کے مقابلہ مین آئے۔ حمزہ اور علیؑ نے اپنے اپنے حریفون کو ایک ہی وار مین فی النار کردیا عبیدہ اور عتبہ دونون لڑے ایک دوسرے کو زخمی کیا عتبہ نے عبیدہ کی پنڈلی پر ایسا ہاتھ مارا کہ اونکی ہڈی پھٹ گئی خون کے ساتھ ہڈی کا گودا بہنے لگا عبیدہ زمین پر گرے حمزہ اور علی عبیدہ کی یہ حالت دیکھتے ہی عتبہ پر ایک ساتھ ٹوٹ پڑے اور آب شمشیر سے اوس کو بے آبرو کرکے جہنم کا راستہ بتا دیا اور عبیدہ کو وہ دونون شیر خدا رسول اللہ صلعم کی خدمت مین اوٹھا لائے عبیدہ نے آنکھین کھولدین اور جناب رسالتمآب سے عرض کرنے لگے کیا مین شہید نہین ہون آپنے فرمایا ہان تم شہید اور نیک مردون کے پیشوا ہو بعدہ عبیدہ کو معرکہ جنگ سے مدینہ کو لے چلے راہ مین بمقام وادی صفرا پار وحالیعمر تریسٹھ برس داعی شہادت کو لبیک کہتے ہوئے جنت کو سدھارے رضی اللہ عنہ۔

۲ **ذو الشمالین** رضی اللہ عنہ بذال منقوطہ اور واو شمالین تثنیہ شمال بکسر شین منقوطہ یہ آپ کا لقب ہے اور اسی کے ساتھ آپ مشہور ہین اس لئے کہ وہ دونون ہاتھ سے برابر کام کرتے تھے اور در اصل آپ کا نام عمیر بعین مہملہ بروزن زبیر ہے آپ کے والد عبد عمرو بن فضلہ بن غبشان بن مالک بن اقصی خزاعی اپنا قبیلہ چھوڑ کر مکہ مین آئے اور عبد الحارث بن زہرہ کے محالف (ہم قسم) ہوئے عبد الحارث نے اپنی دختر نعمی کا نکاح عبد عمرو کے ساتھ کردیا اوسی نعمی کے بطن سے عمیر ذو الشمالین پیدا ہوئے اسی سے آپ کا شمار مہاجرین حلفائے بنی زہرہ مین ہے جنگ بدر مین آپ کو ابو اسامہ جشمی نے شہید کیا۔

۳ **صفوان** بفتح صاد مہملہ وسکون فا و فتح واو بعدہ الف اور نون بن وہب بواو مفتوح وہائے ساکن اور آخر مین بائے موحدہ قرشی فہری مہاجرین بنی حارث سے ہین آپ کی والدہ کا نام بیضا اور آپ کی کنیت ابو عمرو ہے آپ کے بدری ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ابن اسحاق

اور موسی بن عقبہ اور ابن سعد اور ابن حاتم بالاتفاق کہتے ہین کہ آپ بروز بدر شہید ہوے طعیمہ بن عدی نے آپ کو قتل کیا مگر ابن حبان نے کہا کہ آپ ماہ رمضان سنہ تینتس خواہ اڑتیس ہجری مین فوت ہوئے حالانکہ دوسری روایت سے پایا جاتا ہی کہ صفوان بن وہب اور رافع بن المعلیٰ کے درمیان بحکم آنحضرت صلعم بھائی چارا تھا وہ دونون بدر مین شہید ہوے رضی اللہ عنہما

۴ عاقل بعین غیر منقوط والف وقاف ولام اسم فاعل عقل کا ہی ابن بکیر بار موحدہ وکاف ویار دو نقطہ زیرین ورا غیر منقوط ہموزن زبیر آپ لیثی حلیف بنی عدی ہین آپ دار الارقم مین مسلمان ہوے اور مہاجرین حلفا بنی عدی مین آپ کا شمار ہی- آپ معہ اپنے برادران عامر- ایاس- خالد- کے شریک مجاہدین بدر تھے مگر وہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ- مالک بن زہیر جشمی نے آپ کو شہید کیا- عامر- ایاس- خالد اس معرکہ مین شہید نہین ہوئے

فائدہ- جاہلیت مین آپ کا نام غافل بغین منقوط تھا جب دار الارقم مین غین غفلت کا پردہ آپ کی آنکھون سے اوٹھ گیا اور عقل کی آنکھین کھل گئین تو رسول اللہ صلعم نے آپ کا نام عاقل قرار دیا-

۵ عمیر رضی اللہ عنہ بعین مہملہ زبیر کے وزن پر بن ابی وقاص واو اور قاف مشدد اور الف اور آخر مین صاد مہملہ سجاد کے وزن پر ابو وقاص کا نام مالک بن اہیب ہی مگر وہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور تھے- عمیر ابن ابی وقاص قرشی زہری مہاجرین بنی زہرہ سے سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی ہین بعمر سولہ سال آپ لشکر اسلامی کے ساتھ بدر مین آئے بقیہ حال آپ کا پہلے مذکور ہوچکا ہی معرکہ بدر مین آپ کو عمرو بن ودّ نے شہید کیا-

۶ مہجع بکسر میم وسکون ہا وفتح جیم اور آخر مین عین بے نقطہ رضی اللہ عنہ بن صالح ہموزن اور ضد طالح آپ یمن کے رہنے والے ہین لوٹیرے آپ کو پکڑ لائے تھے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو اون سے خرید کرکے آزاد کر دیا آپ سابق الاسلام اور مہاجرین موالی بنی عدی سے ہین اور آپ اون فقرائے صحابہ سے ہین جنکے لئے رسول اللہ صلعم پر چشم نمائی کے طور ولا تطرد الذین الآیۃ کا نزول ہوا- شرح اس کی یہ ہی کہ بعض امرا مکہ حضور صلعم کی خدمت مین آئے تو دیکھا کہ فقرا صحابہ آپ کی مجلس مین حاضر ہین وہ لوگ فقرا کی ہمنشینی کو عار سمجھے اور عرض کی کہ آپ ان فقرا مبتذل کو اگر اپنے نزدیک سے دور کرین تو ہم آپ کی خدمت مین آکر بیٹھین ممکن ہی کہ آپ کی نصیحت کا اثر پیدا ہو ہم لوگ ایمان لائین رسول اللہ صلعم نے فرمایا مین مسلمانون کو اپنے پاس سے علٰحدہ نہین کر سکتا امرا مکہ بولے آپ کو اختیار ہی مگر یہ ہونا چاہئے کہ جب ہم لوگ آپ کی محفل مین آئین تو فقرا صحابہ محفل سے اوٹھا دئے جایا کرین ان

فقیرون سے ہم امیرون کا اٹھانا ضروری ہی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی مصلحتاً انکی لوگون کی تائید کی ہمارے حضور صلعم جو ہدایت پر حریص اور رحمت ہادی تھے اون امرا کی درخواست منظور فرمائی امراء مکہ بولے کہ اس کا معاہدہ لکھا جانا چاہیے علی مرتضی طلب ہوے کاغذ منگایا گیا اور فقراء صحابہ محفل شریف سے دور جا بیٹھے حسرت کی نگاہ سے دیکھتے اور زبان حال سے گویا یہ کہتے بیت

ہم فقیرون کو نہ پوچھو کہ کدھر بیٹھ گئے
تیری محفل مین غنیمت ہی جدھر بیٹھ گئے

یہ ہو رہا تھا کہ دفعتاً حامل وحی عم آئے اور خطاب پر عتاب لائے و لا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون وجھہ۔

فائدہ مفسرون نے الذین یدعون سے صحابہ ذیل کو مراد لیا ہی۔ بلال۔ صہیب۔ عمار۔ خباب۔ عتبہ بن غزوان۔ مہجع مولی عمر۔ اوس بن خولی۔ عامر بن فہیرہ۔ مقداد۔ سالم۔ ابن مسعود۔ فاقد۔ عمرو بن عبد عمرو۔ مرثد۔ الغرض بروز بدر کسی کافر کا تیر مہجع کو لگا جس سے وہ شہید ہو گئے بعض کہتے ہین کہ وہ سب مہاجرین سے پہلے شہید ہوے ہین اور اونکو عامر بن الحضرمی نے شہید کیا۔

شہدائے بدر مین قبیلہ انصار سے آٹھ شہید ہین

۱ سعد سین بے نقطہ مفتوح اور عین بے نقطہ ساکن اور آخر مین دال بے نقطہ ابن خیثمہ بخاء منقوطہ مفتوحہ اور یاء دو نقطہ زیرین ساکن اور ثاء سہ نقطہ اور میم دونون مفتوح اور آخر مین تاء تانیث انصاری اوسی ہین آپ کی کنیت ابوخیثمہ ہی بیعت عقبہ مین منجملہ بارہ نقیبون کے ایک نقیب (سردار قبیلہ) آپ بھی تھے بقول صحیح آپ تو بدر مین اور آپ کے والد ماجد خیثمہ احد مین شہید ہوے رضی اللہ عنہما مگر آپ کے قاتل کے نام مین اختلاف ہی بعض نے طعیمہ بن عدی کو اور بعض نے عمرو بن ود کو آپ کا قاتل قرار دیا ہی۔ سیدنا خیبر کشا علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بروز بدر جب دن چڑہا ہم لوگ اور مشرکین باہم بھڑ گئے مین ایک مشرک کے پیچھے لڑنے کو چلا اس اثنا مین دیکھا مین نے کہ کوئی مشرک سعد بن خیثمہ سے ایک ریت کے ٹیلے پر بھڑ رہا ہی مین اوس طرف کو چلا مگر مین پہونچنے نہ پایا تھا کہ اوسنے سعد کا کام تمام کر دیا اور وہ مشرک جنگی لباس مین ڈھکا گھوڑے پر سوار تھا جب مجھے اپنی طرف آتے دیکھا گھوڑے سے اوتر پڑا اوسنے مجھے پہچانا مین نے اوس کو نہ پہچانا بعدہٗ اوسنے مجھے پکار کر کہا کہ اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ مین اوسکی طرف چلا تو وہ آگے بڑھ کر میرے

اوپر آیا مین جائے نشیب مین اور کوتاہ قد تھا اور وہ جائے بلند پر مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مبادا وہ میرے اوپر کود پڑے اور مجھکو دبا بیٹھے یہ خیال کرکے مین پیچھے کو ہٹا تو وہ مشرک بولا اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا یہ سنکر مین ٹھہر گیا تو اوس نے بڑھکر مجھ پر تلوار کا وار کیا مین نے اوس کے وار کو سپر پر لیا اوس کی تلوار میرے سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اُس کے زرہ پوش شانے پر تلوار ماری تو وہ تھرا گیا اور اُسکی زرہ میری ضرب سے کٹ گئی مین سمجھا کہ میری تلوار اُس کا کام تمام کر گئی اتنے مین مجھے اپنے پیچھے تلوار کی چمک دکھائی دی مین نے اپنا سر پیچھے کر لیا تو وہ تلوار میرے حریف کے سر پر پڑی جس نے اُس کی کھوپڑی کو خود سمیت کاٹ دیا مارنے والے نے کہا لے اس چوٹ کو مین ابن عبد المطلب ہون جب مینے پیچھے پھر کر دیکھا تو میرے چچا جان حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تھے۔

واقدی رح نے کہا کہ سعد بن خیثمہ کا قاتل عمرو بن عبد۔ یا طعیمہ بن عدی ہی۔

۲ مبشر رضی اللہ عنہ اسم فاعل تبشیر بن عبد المنذر اسم فاعل انذار بن زنبر بزاء منقوطہ اور نون و باء موحدہ و راء غیر منقوطہ جعفر کا ہموزن انصاری اوسی ہین مع اپنے بھائی ابو لبابہ کے غزوہ بدر مین حاضر آئے آپ کو بدر مین ابو ثور مشرک نے قتل کیا اور ابو لبابہ احد مین شہید ہوئے۔

عدوی نے آپ کی شہادت مین اختلاف کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مبشر بدر اور احد دونون غزون مین حاضر تھے احد مین لاولد شہید ہوئے۔

۳ عمیر رضی اللہ عنہ بصیغہ تصغیر بن الحمام بضم حاء مہملہ و تخفیف میم و الف و میم آپ انصاری خزرجی ہین۔ روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے عمیر بن الحمام انصاری اور عبیدہ بن الحارث مہاجری کے درمیان بھائی چارا کرا دیا تھا چنانچہ دونون شخص جنگ بدر مین شہید ہوئے کہتے ہین کہ انصار مین سب سے پہلے آپ ہی شہید ہوئے مگر بعض نے حارثہ بن سراقہ کو انصاریون مین پہلا شہید قرار دیا ہی۔

روایت ہی کہ بروز بدر رسول مکرم صلعم نے فرمایا کہ جو آج کے روز کافرون سے لڑیگا اور آگے بڑھکر مارا جاوے گا اُس کو اللہ تعالیٰ جنت مین داخل کرے گا عمیر بن الحمام چھوہارے کھا رہے تھے بولے بخ بخ میرے اور جنت مین داخل ہونے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین مگر یہ کہ کفار مجھے قتل کرین پس عمیر نے ہاتھ کے چھوہارے پھینک کر تلوار اوٹھائی اور لڑنے لگے لڑتے لڑتے خالد بن الاعلم کے ہاتھ سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

بخ بخ بفتح باء موحدہ اور خاء نقطہ دار آخر مین ایک کلمہ ہی جو بحالت خوشی و رضامندی کہا

جاتا ہی بجائے بخ بخ اہل فارس وخ وخ اور اہل ہند واہ واہ کہتے ہین۔

۴ یزید رضی اللہ عنہ بیاء مثناۃ تحتانیہ مفتوحہ وزاء منقوطہ مکسورہ بعدہ یاے مثناۃ تحتانیہ ساکنہ اور آخر مین دال مہملہ بن حارث انصاری خزرجی ہین۔

ابن فسحم کے نام سے آپ معروف تھے۔

فسحم بضم فا وسکون سین مہملہ وضم حاء مہملہ اور آخر مین میم آپ کی والدہ کا نام ہی اور ابو عبد البر نے کہا کہ ابن فسحم آپ کا لقب ہی۔

رسول اللہ صلعم نے یزید بن الحارث انصاری اور ذوالشمالین مہاجری کے درمیان بھائی بندی کرا دی تھی چنانچہ دونون نے بدر مین شربت شہادت نوش کیا۔

یزید بن الحارث طعیمہ بن عدی کے ہاتھ سے شہید ہوئے یا نوفل بن معاویہ نے شہید کیا۔

۵ رافع رضی اللہ عنہ رافع اسم فاعل رفعت کا بن المعلی بضم میم وفتح عین بے نقطہ وتشدید لام قبل الف مقصورہ ہموزن مصلی انصاری خزرجی ہین عکرمہ بن ابی جہل نے آپ کو شہید کیا۔

۶ حارثہ رضی اللہ عنہ بجائے حطی والف وراء مہملہ مکسورہ وثاء سہ نقطہ وتاء تانیث حادثہ کا ہموزن بن سراقہ بضم سین وفتح راء مہملتین والف وقاف مفتوح وتاء تانیث ثلاثہ کا ہموزن آپ انصاری خزرجی ہین آپ کی والدہ کا نام ربیع النضریہ اور وہ انس بن مالک بن النضر صحابی مشہور کی پھوپھی ہین آپ جنگ بدر کا تماشہ دیکھنے گئے تھے حبان بن العرقہ نے آپ کو شہید کیا ابن مندہ نے آپ کو شہدائے بدر مین شمار کیا ہی اور طبرانی نے ابن مندہ کے قول کی تائید کی۔ ابن حجر عسقلانی آپ کو شہدائے بدر سے خیال کرتے ہین۔

واقدی نے کہا کہ بروز بدر حارثہ بن سراقہ لب حوض پانی پینے کے لئے کھڑے تھے دفعۃً ایک تیر آیا اور حارثہ کے حلق پر لگا وہ جان بحق ہوئے۔ جب مدینہ مین حارثہ کے مارے جانیکی خبر ہوگئی اون کی والدہ نے بقسم کہا کہ جب تک حضور صلعم تشریف نہ لاوینگے مین حارثہ کے غم مین گریہ وزاری نکرونگی۔ ہرگاہ رسول اللہ صلعم نے غزوہ بدر سے مراجعت فرمائی حارثہ کی والدہ خدمت شریف مین حاضر آئین اور عرض کرنے لگین یا رسول اللہ حارثہ کے مارے جانیکا صدمہ جو میرے دل پر ہی اُسکو حضور خوب جانتے ہین مین نے چاہا تھا کہ اوسکے غم مین واویلا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسا نکرونگی جب تک رسول اللہ صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لونگی یعنے اگر حارثہ جنت مین ہی تو اوسپر گریہ اور زاری نکرونگی اور اگر جہنم کو گیا تو اوسکے ماتم مین گریہ وزاری بڑے بین کے ساتھ کرونگی جس کو اللہ دیکھے گا۔ اُس کی بات سنکر

آنحضرت صلعم نے فرمایا بیشک حارثہ فردوس برین مین ہی حارثہ کی والدہ نے کہا کہ اب کبھی ویسے نہ روؤنگی۔ بعض نے آپ کو انصاریون مین پہلا شہید قرار دیا ہی۔

حارثہ کی والدہ کا حضور صلعم سے دریافت کرنا کہ حارثہ جنتی ہی یا دوزخی دو حال سے خالی نہ تھا۔

١ حارثہ لڑکے تھے جن پر جہاد فرض نہ تھا۔

٢ حارثہ برخلاف منشاء حضور صلعم کے جس کا ظہور چاہ ابی عتبہ پر بابتہ واپس فرمانے کم عمر صحابی زادون کے ہوا تھا محض بغرض دیکھنے تماشائے جنگ کے آئے تھے۔

آنحضرت کا فرمانا کہ حارثہ فردوس برین مین ہی اس وجہ سے ہی کہ حارثہ کافر کے ہاتھ سے مارے گئے اور جو مسلمان کافر کے ہاتھ سے بحیثیت اسلام مارا جاتا ہی اوس کے شہید ہونے مین کوئی شک نہین اور شہدا کا جنتی ہونا قطعی ہی۔

ربیع بضم رائے بے نقطہ و فتح بائے موحدہ و کسر یائے مثناۃ تحتیہ مشددہ آخر مین عین بے نقطہ۔

حبان بکسر حاء حطی و تشدید بائے موحدہ بعد اوسکے الف و نون۔

عرقہ بفتح عین مہملہ و کسر رائے مہملہ و فتح قاف اور آخر مین تائے تانیث۔

۶ **عوف** رضی اللہ عنہ بفتح عین مہملہ و سکون واو اور آخر مین فا بروزن خوف بن الحارث انصاری خزرجی ہین آپ کی والدہ کا نام عفراء بعین بے نقطہ مفتوح بعد اوس کے فا بعد اوسکے راء بے نقطہ اور آخر مین الف ممدودہ بوزن حمراء تھا اس لئے اون کا اور اونکے بھائیون کا عوف ابن عفراء اور بنو عفراء ہی آپ دونون عقبہ مین حاضر تھے اور آپ مع اپنے دو بھائے ١ معوذ ٢ معاذ کے غزوہ بدر مین شریک تھے۔

روایت ہی کہ جب بدر کے روز دونون لشکر کے موٹھ بھیڑ ہوئی عوف بن عفراء نے عرض کیا یا رسول اللہ کون کام اللہ تعالے کو خوش کرتا ہی اوس کے بندہ سے آپ نے فرمایا کہ وہ یہ کام ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھے اپنے بندہ کو کہ اوسنے اپنا ہاتھ لڑائی مین بغیر زرہ اور خود کے ڈالا یہ کلام سنتے ہی عوف اپنی زرہ اوتار کر آگے بڑھے اور کافرون سے خوب ہی جنگ کی کہتے ہین کہ آپ کو ابو جہل نے شہید کیا۔

۵ **معوذ**۔ رضی اللہ عنہ میم مضموم اور عین بے نقطہ مفتوح اور واو مشدد مکسور یا مفتوح بن حارث انصاری خزرجی صحابہ بیعت عقبہ سے ہین غزوہ بدر مین آپ اور آپ کے دونون بھائی ١ عوف ٢ معاذ حاضر تھے معوذ اور معاذ نے ابو جہل بن ہشام کو زخمی کیا عکرمہ بن ابی جہل نے معاذ کا ہاتھ کاٹ دیا اور ابو مسافع نے معوذ کو شہید کیا۔

ابوجہل کے قتل مین راویون کا اختلاف ہی کوئی لکھتا ہی کہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے اوسکو مارا اور کسی نے کہا کہ معاذ اور معوذ ابناء عفراء نے اوس کو قتل کیا اور کوئی لکھتا ہی ابن مسعود نے قتل کیا۔

واقدی رح نے کہا کہ اجماع اقوال ہمارے اصحاب کا یہ ہی کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفراء نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخیر رمق مین عبد اللہ بن مسعود نے اُوس کا سر کاٹا پس یہ سب کے سب ابوجہل کے قتل مین شریک سمجھے جاوینگے۔

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بروز جنگ بدر درمیان دو نوجوان انصار کے صف جنگ مین کھڑا تھا میرے دل مین خیال آیا کہ آج کے روز مین کسی آزمودہ کار کے ساتھ ہوتا تو بہتر تھا نہ کہ ان چھوکرون کے بیچ مین اتنے مین اون دونون سے ایک مجھے ٹھوکر کر آہستہ کہنے لگا چچا میان آپ ابوجہل کو پہچانتے ہین مین نے کہا ہان تمکو اُس سے کیا غرض ہی وہ نوجوان بولا مین نے سنا ہی کہ ابوجہل ہمارے حضور صلعم کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا آج مین نے اپنے دل مین ٹھان لیا ہی اگر اُس کو دیکھ پاؤن تو مین نہین کہ وہ نہین بعد ازان دوسرا نوجوان بھی اُنھی طور سے مجھ سے کہنے لگا تب تو مین خوش ہوا اور میرے دل کو تقویت حاصل ہوئی۔

ایک لحظہ کے بعد ابوجہل سانڈنی پر سوار کودتا پھاندتا سامنے نمودار ہوا تو مین نے اون دونون نوجوانون سے کہا دیکھو یہ وہی ہی جس کو تم پوچھتے تھے یہ میرا کہنا تھا کہ وہ دونون خدا کے پہلوان شکاری باز کی طرح ابوجہل پر ٹوٹ پڑے اور ایسی تلوارین چلائین کہ دونون پاؤن ابوجہل کے کٹ گئے

وہ بدبخت ادھموا زمین پر گرا
فلک گفت احسن ملک گفت بہ

یہ دونون نوجوان معاذ اور معوذ عفراء کے بیٹے تھے اسی مار دھاڑ مین عکرمہ بن ابی جہل نے معاذ پر تلوار کا وار کیا کہ اُن کا ہاتھ مونڈھے سے اُتر گیا مگر بدھی لگی رہی ہاتھ لٹک پڑا معاذ اُسی حالت مین کافرون سے لڑتے رہے آخر تنگ آکر اُس ہاتھ کو اپنے پاؤن کے تلے دبا کر علیحدہ کر دیا۔ ارباب سیر کہتے ہین کہ معاذ رض اُسی طور سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے۔

روایت ہی کہ عبد اللہ بن مسعود حسب الحکم رسول اللہ صلعم ابوجہل کا حال دریافت کرنے کو مقتل کی طرف گئے تو دیکھا کہ ابوجہل زخمی پاؤن کٹا ہوا پڑا ہی تھوڑا دم اوس مین باقی تھا ابن مسعود اوس کے چھاتی پر چڑھ بیٹھے اور اُس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہنے لگے اے ابوجہل تو ایسی خرابی مین پڑا ہی ابوجہل بولا اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ ایک شخص کو اُس کے قوم نے قتل کیا کاش مجھکو دہقانی قتل نکرتے اور اُس نے پوچھا فتح کسکی ہوئی ابن مسعود بولے اللہ اور اُسکے رسول کی

قتل ہوئی اور یہ بھی کہا کہ اے ابوجہل تو تو فرعون موسیٰ سے بھی بدتر ہی اوس نے غرق ہوتے وقت اقرار ربوبیت کا کیا اور تو اس حالت مین بھی اپنی جہالت کو پکڑے ہی۔ ابن مسعود پہلے اپنی تلوار سے ابوجہل کا سر کاٹنے لگے وہ کارگر نہ ہوئی تو اُسی کی تلوار اُس کی کمر سے کھینچ کر اُس کا سر تو کاٹ لیا مگر ابن مسعود کہ پستہ قد نحیف الجثہ شخص تھے سر اُس کا اون سے اوٹھ نہ سکا وہ اُس کے سر کو کھینچتے ہوئے رسول اللہ صلعم کے حضور مین لے آئے آنجناب عم نے اوٹھ کر ملاحظہ کیا اور فرمایا الحمد للہ الذی اخزاک یا عدو اللہ پھر فرمایا کہ یہ شخص فرعون اس امت کا تھا بعدہ آپ نے بارگاہ الٰہی مین سجدہ شکر ادا کیا۔

ذکر قتل عاصم بن ابی عوف اور معبد بن وہب کا

پھر جب موحدون اور مشرکون کے آپس مین چوٹین چلنے لگین اور لڑائی کا شعلہ بھڑکا تو عاصم بن ابی عوف بن جبیرہ سہمی جو ایک درندہ جانور کے مانند تھا صف جنگ مین سے چیخ اوٹھا کہ اے گروہ قریش اوس شخص سے ہاتھ نہ روکنا جو قاطع رحم اور جماعتون مین پھوٹ ڈالنے والا ہی مین نجات نہ پاؤن اگر وہ بچ جاوے گا یعنے اوس کو مارون یا مین مارا جاؤن (قاطع رحم اور پھوٹ ڈالنے والے سے اُس نالائق کی مراد آنحضرت صلعم تھے) یہ کلام اُس کا سنتے ہی **ابو دجانہ** رضی اللہ عنہ نے جھپٹ کر ایک ہی ضرب تیغ عدو فگار سے اُس کو جہنم کا راستہ بتادیا اور اُس کا سامان لینے کو بڑھے اتنے مین **معبد بن وہب** نے بڑھکر ایک ضرب ابو دجانہ کو لگائی وہ دوزانو بیٹھ گئے پھر سنبھل کر ابو دجانہ نے معبد پر کئی وار کیے مگر کوئی کارگر نہ ہوا معبد بھاگ کر ایک گڈھے مین گرا تو ابو دجانہ معبد کے اوپر کود پڑے اور اُسکو زخمی ہرن کی طرح ذبح کردیا۔

قتل نوفل بن خویلد

آنحضرت صلعم سے کسی نے عرض کیا کہ نوفل بن خویلد بھی مشرکون کے لشکر مین آیا ہی آپنے فرمایا اللھم اکفنی نوفل بن خویلد۔ نوفل مذکور معرکہ جنگ مین باواز بلند کہہ رہا تھا اے گروہ قریش آج کا دن سربلندی حاصل کرنے کا ہی یہ کہکر وہ مشرکون کو جنگ پر برانگیختہ کرتا تھا جب کافرون کو بھاگتے اور مسلمانون کو انکا تعاقب کرتے دیکھا تو پکارنے لگا اے انصاریو میرے قتل سے تمکو کیا ملے گا مجھکو قید کرلو اور میرا فدیہ لو آخرش **جبار** بن صخر بن امیہ خزرجی اُس کو گرفتار کرکے اپنے فرودگاہ کو لے چلے تھے کہ ناگاہ سیدنا علی مرتضیٰ اُسکے سامنے آئے نوفل نے آپکو اپنی طرف

آتے دیکھکر جابر سے کہا اے انصاری بہلے یہ کون ہی جو میری طرف آرہا ہی جابر نے کہا یہ علی بن ابی طالب ہین نوفل بولا خدا کی قسم کہ اپنی قوم کے قتل کرنے مین مین نے اس شخص سے بلدتر کسی کو نہین دیکھا نوفل یہ بات کہہ رہا تھا کہ علی مرتضیٰ اوس کے سر پر آپہونچے اور اُس کے سر پر ایک ضرب تلوار کی لگائی جو اُس کے سر مین گھس گئی پھر اُس کے سر سے تلوار نکال کر اُس کی پنڈلی کاٹ دی اُس کا کام تمام ہو گیا جب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ محفل شریف سرور کائنات مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوفل کا کوئی حال جانتا ہی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مین اُس کو قتل کر دیا حضور نے تکبیر کہی اور فرمایا الحمد للہ الذی اجاب دعائی۔

ذکر قتل امیہ بن خلف اور اُس کے فرزند کا

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ زمانہ جاہلیت مین میرے اور امیہ بن خلف کے درمیان رشتہ محبت مستحکم تھا بروز بدر جب مشرک لوگ بھاگے مین نے دو زرہ بھیڑون کی پایا دونون کو اُٹھا کر لے چلا تو امیہ بن خلف نے مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ اے ابن عوف میرے پاس آ اور مجھے قتل سے بچا ان زرہون سے زیادہ تجھکو فائدہ ہوگا مین نے دونون زرہ پھینک دئے اور امیہ کو مع اُس کے بیٹے کے اپنے ساتھ لے چلا بلالؓ ہم لوگون کو دیکھ کر پکارنے لگے اے انصار اللہ و انصار الرسول سرغنہ اور رئیس مشرکون کا امیہ بن خلف یہی ہی اُس کے رہائی مین رستگاری نہین ہی بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنکر اہل اسلام امیہ پر دوڑ پڑے ہر چند مین کہتا تھا کہ یہ دونون میرے قیدی ہین کسی نے کچھ نہ سنا امیہ کو زمین پر گرا دیا مین اُس کے بچانے کو امیہ کے اوپر لیٹ گیا خباب بن المنذر نے اُس کی ناک تلوار سے کاٹ دی امیہ بولا اب مجھکو انہین کے ساتھ چھوڑ دے ناچار مین اُس کی حمایت سے دست بردار ہوا تو خبیب بن یساف نے ایک ہی وار مین اُس کا کام تمام کر دیا اور خباب بن المنذر رضی اللہ عنہ نے علی بن امیہ کے پانؤن کاٹ دئے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اُس کو اُس کے باپ سے ملا دیا یعنی علی بن امیہ کو مار ڈالا۔

کہتے ہین کہ جنگ بدر مین ستر یا کچھ زیادہ مشرک قتل ہوئے مگر کل مقتولون کے نامون کی فہرست دیکھنے مین نہین آئی جس قدر نام کتاب المغازی واقدی وغیرہ مین پائے گئے اونکا نقشہ ناظرین کے روبرو پیش کیا جاتا ہی بقیہ مقتول شاید نامی و گرامی ہونگے جنکے نامونکا انضباط ضروری سمجھا جاتا یا آنکہ مصنفون نے بنظر اختصار بقیہ مقتولون کے نام قلم انداز کر دئے ہون العلم عند اللہ۔

نقشہ مشرکان مقتول

نمبر شمار	نام مشرک مقتول	نام مسلم قاتل
۱	حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب قبیلہ بنی عبد شمش۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۲	حارث بن الحضرمی	عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔
۳	سامر بن الحضرمی۔	عاصم بن ثابت بن الافلح رضی اللہ عنہ۔
۴ - ۵	عمیر بن ابی غمیر اور اُسکا بیٹا۔	سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما۔
۶	عبیدة بن سعید بن العاص۔	زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ۔
۷	عاص بن سعید۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۸	عقبہ بن ابی معیط	بحالت اسیری حسب الحکم رسول اللہ صلعم کے عاصم بن ثابت نے مقام صفرا مین قتل کیا۔
۹	عتبہ بن ربیعہ۔	حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔
۱۰	شیبہ بن ربیعہ۔	عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے اُس کو زخمی کیا حمزہ اور علی رضی اللہ عنہما نے کام تمام کیا۔
۱۱	ولید بن عتبہ بن ربیعہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۱۲	عامر بن عبداللہ انماری حلیف قریش۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔
۱۳	حارث بن عامر بن نوفل۔	خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ۔
۱۴	طعیمہ بن عدی	حمزہ بن الحمیر حلیف انصار حمیر بضم حا حطی و فتح میم وتشدید یا مثناة تحتانیہ اور آخر مین را بے نقطہ
۱۵	ربیعہ بن اسد	ابو دجانہ یا ثابت بن الجدع رضی اللہ عنہما۔
۱۶	حارث بن ربیعہ۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۱۷	عقیل بن الاسود بن المطلب۔	حمزہ بن عبد المطلب وعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بالاشتراک یا تنہا علی رضی اللہ عنہ نے اُس کو قتل کیا۔
۱۸	ابوالبختری عاص بن ہشام	مجذر بن زیاد یا ابو داود مازنی یا ابن الیسر رضی اللہ عنہم

نمبر شمار	نام مشرک مقتول	نام مسلم قاتل
		نے قتل کیا۔
۱۹	نوفل بن خویلد بن اسد معروف بابن العدویہ۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۰	نضر بن الحارث بن کلدہ	جب وہ بمقام اضیل قید تھا بحکم رسول اللہ صلعم علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔
۲۱	زید بن ملیص مولی عمیر بن ہشام۔	علی بن ابیطالب یا بلال رضی اللہ عنہما۔
۲۲	ابن یتم	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ۔
۲۳	عثمان بن مالک	جبیب رضی اللہ عنہ۔
۲۴	ابو جہل بن ہشام۔	اسکے قتل کا ذکر مفصل پہلے ہو گیا ہے۔
۲۵	عاص بن ہشام بن مغیرہ	عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
۲۶	یزید بن تمیم التمیمی۔	عمار بن یاسر یا علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما۔
۲۷	ابو مسافع اشعری۔	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ۔
۲۸	حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۲۹	ابو قیس بن الولید۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۳۰	ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ۔	حمزہ بن عبد المطلب یا حباب بن عمرو بن المنذر رضی اللہ عنہما۔
۳۱	مسعود بن ابی امیہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۳۲	رفاعہ بن ابی رفاعہ	سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ۔
۳۳	ابو المنذر بن ابی رفاعہ	معن بن عدی العجلانی رضی اللہ عنہ۔
۳۴	عبد اللہ بن ابی رفاعہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۳۵	زبیر بن ابی رفاعہ۔	اسید الساعدی رضی اللہ عنہ۔
۳۶	سائب بن ابی رفاعہ۔	عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
۳۷	سائب بن ابی السائب	زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ۔
۳۸	اسود بن عبد الاسد بن ہلال	حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔
۳۹	عمرو بن سفیان۔	یزید بن رقیش رضی اللہ عنہ۔
۴۰	جابر بن سفیان۔	ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ۔

نمبر شمار	نام مقتول مشرک	نام مسلم قاتل
۴۱	حاجز بن سائب بن عویمر۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۴۲	امیہ بن خلف	اس کے قتل کا ذکر پہلے ہو گیا ہی۔
۴۳	علی بن امیہ بن خلف	ایضاً
۴۴	اوس بن المعیر بن لوذان	عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
۴۵	منبہ بن الحجاج۔	علی بن ابی طالب یا ابو الیسر یا اسید الساعدی رضی اللہ عنہم۔
۴۶	نبیہ بن الحجاج	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۴۷	عاص بن منبہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۴۸	ابو العاص بن قیس بن عدی۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یا ابو دجانہ رضہ
۴۹	عاصم بن ابی عوف بن جبیرہ سہمی۔	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ۔
۵۰	معاویہ بن قیس۔	عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ
۵۱	سعید بن وہب کلبی۔	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ۔
۵۲	زمعہ بن الاسود۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۳	حارث بن زمعہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۴	عمرو بن عثمان بن کعب	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۵	عثمان بن طلحہ۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۶	مالک بن طلحہ۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۷	عمرو بن سعید بن ابی وقاص۔	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

ذکر قیدیان غزوہ بدر

ارباب سیر نے اپنی مصنفات مین لکھا ہی کہ بروز بدر ستر یا اس سے زاید اشخاص مشرکون کی فوج سے مسلمانون کے ہاتھ مین قید ہوئے یہ تعداد اختلافی ہی یا آنکہ مصنفون نے بلحاظ طوالت قیدیون کا نام بنام ذکر نہین کیا اس ہیچمدان کو جتنے نام قیدیون کے کتب مستندہ مین ملے ہین ان کا نقشہ مرتب کر کے لکھتا ہی جس سے ہر ایک قیدی کا انجام کار ظاہر ہو جائے گا مگر پہلے چند نامور قیدیون کا ذکر کسی قدر تفصیل کے ساتھ حوالہ قلم ہوگا۔

روایت ہی کہ آنحضرت صلعم نے بدر کے قیدیون کی نسبت خواص صحابہ رضوان اللہ علیہم

سے مشورہ فرمایا کہ ان لوگون سے فدیہ لے کر رہا کردین یا کہ اون کو قتل کرین۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بفحوائے رحماء بینھم عرض کیا کہ یہ لوگ حضور کی ہم قوم اور عشیرہ ہین اگر اُن سے فدیہ لے کر آپ اُن کو رہا کردینگے شاید اللہ اُن کو توبہ نصیب کرے یا اُن کی نسل سے کوئی مسلمان پیدا ہو اور صحابہ محتاج کو اُس فدیہ سے تونگری بھی حاصل ہوجائیگی

عمر فارق رضی اللہ عنہ نے بمنشاء اشداء علی الکفار عرض کیا کہ حکم دیجئے تو سب کی گردن ماری جاوے یہی لوگ کفر کے پیشوا ہین اور خداوند کریم نے آپ کو فدیہ لینے سے بے نیاز کردیا ہے میرا عزیز مجھے سپرد ہو اور عقیل علیؓ اور عباسؓ حمزہؓ کو سپرد ہون ہم لوگ اُن سب کو قتل کرین تا معلوم ہو کہ کفار کی محبت ہمارے دلون سے کلیۃً محو ہوگئی اور آیندہ کی شوکت کفری کالعدم ہوجائے

آنحضرت صلعم نے صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق کیا اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالےٰ کسی گروہ کا دل ایسا نرم کردیتا ہی جیسے مکھن اور کسی گروہ کا دل ایسا سخت کردیتا ہی جیسے پتھر۔ اے صدیق آپ مثل ابراہیم علیہ السلام کے ہین ابراہیم نے کہا فمن تبعنی فانہ منی و من عصانی فانک غفور رحیم اے فاروق آپ مثل نوح علیہ السلام کے ہین اُنھون نے کہا ربّ لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا پھر رسول اللہ صلعم نے صحابہ کو اختیار دیا کہ جو چاہین کرین فدیہ لین خواہ قتل کرین یا یہ فرمایا کہ تم لوگون کو فقر گھیرے ہی کوئی قیدی رہا نہ ہوتا وقتیکہ فدیہ ادا کرے یا قتل کیا جاوے آخرکار فدیہ لینے پر فیصلہ ہوا۔ جو قیدی محض مفلس تھے اور کوئی منفعت اُنسے متصور نہ تھی اُن کے لئے استحساناً رہائی کا حکم صادر ہوا بشرطیکہ بار دیگر مسلمانون کے مقابلہ مین آمادہ نہون اور نہ کسی کو مسلمانون کے لڑنے پر برانگیختہ کرین اور جو قیدی لکھنے کا ہنر جانتے تھے اُن کی نسبت حکم ہوا کہ ہر ایک اُن مین کا دس لڑکے انصاریون کو لکھنا سکھاوین بعد اُس کے رہا ہون اور جو خوشحال ہین وہ فدیہ ادا کرین اور کسی کا فدیہ ایک ہزار درہم سے کم اور چار ہزار سے زاید نہ ہونا چاہیے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم قیدیون سے فدیہ وصول کر رہے تھے کہ ما کان للنبی ان یکون لہ اسریٰ الآیۃ کا خطاب پر عتاب تنبیہاً نازل ہوا بعدہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم کے فرمان واجب الایقان نے دل گرفتہ مسلمانون کے دلون کو تسلی دی۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو کوئی اوس سے نہ بچتا مگر عمر بن الخطاب الذی کان رایہ موافقاً للوحی و الکتاب عباس بن عبد المطلب۔ نوفل بن الحارث۔ عقیل بن ابی طالب ان تینون کو عبید (مصغر) بن اوس انصاری آوسی نے بروز بدر گرفتار کیا اور تینون کو ایک ہی رسی مین جکڑ کر رسول اللہ صلعم کے حضور مین پیش کیا تو آپ نے عبید کو مقرن

فرمایا یعنے تین قیدیون کو ایک ہی رستی مین باندھنے والا تین ہم کفو کو یکجا کرنے والا بعضے کہتے ہین کہ عباس کو ابو الیسر کعب بن عمرو نے گرفتار کیا چونکہ عباس قوی ہیکل جسیم شحیم تھے رسول اللہ صلعم نے گرفتار کنندہ سے کیفیت گرفتاری استفسار فرمایا اس نے عرض کیا کہ ایک شخص نے جس کو مین نہین پہچانتا عباس کو گرفتار کر کے میرے حوالہ کیا آپ نے فرمایا وہ کوئی فرشتہ تھا جسنے عباس کو گرفتار کیا۔

عباس بن عبد المطلب کی بندش زیادہ سخت تھی اس لئے وہ رات کے وقت کراہنے اور شور کرنے لگے جس سے رسول خدا صلعم کی نیند اوچٹ گئی کروٹین بدلنے لگے پہرے والون نے عرض کیا آج حضور کو نیند کیون نہین آتی آپ نے فرمایا کہ چچا عباس کے شور کرنے سے مجھے نیند نہین آتی تب محافظان اسیر خانہ نے عباس کی بندش ڈھیلی کر دی عباس سو گئے یا خاموش ہو رہے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اب کیا ہے کہ عباس کا شور مین نہین سنتا لوگون نے عرض کیا اُن کی بندش کسی قدر ڈھیلی کر دی گئی ہے آپ نے فرمایا کہ سب قیدیون کی بندش ڈھیلی کر دی جاوے۔ درحقیقت حضور کا لطف اور قہر فعلی اور ترک عفو اور اخذ سب خدا ہی کے حکم سے تھا اور ذات پاک آئینہ حق نما تھی۔ عباس کے ساتھ دوسرے قیدیون نے بھی آرام پایا سچ ہے

شنیدم کہ در روز امید و بیم بدان را بہ نیکان ببخشد کریم

جب فدیہ وصول کرنے کا وقت آیا عباس بولے کہ مین پہلے سے مسلمان تھا مجھکو اہل مکہ زبردستی اپنے ساتھ لے آئے ہین میرا فدیہ معاف فرمایا جائے رسول اللہ صلعم نے فرمایا چچا جان آپ کا ولی ایمان خدا کے نزدیک حجت ہوگا بظاہر آپ تو لڑنے والون کے ساتھ آئے ہین بعدہٗ عباس نے ناداری ظاہر کی تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا مکہ سے چلتے وقت آپ نے کچھ سونا اپنی زوجہ ام الفضل کو دیا اور اُن سے کہہ آئے ہین کہ یہ سونا کسی وقت کام آئے گا وہ کہان ہے عباس نے کہا کہ جب مین نے سونا ام الفضل کو دیا اُس وقت بجز ذات پاک خدا کے کوئی دیکھنے والا سننے والا نہ تھا بیشک آپ رسول اللہ ہین پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ کہا اور باجازت رسول اللہ صلعم عباس مکہ کو واپس گئے آپ کا مکے واپس جانا خالی از حکمت الٰہی نہ تھا اگر آپ مسلمان ہو کر مدینہ مین رہجاتے تو شرف ہجرت سے محروم رہتے اور اسلام کی خیر خواہی اور مکہ والون کو بروز فتح مکہ امن دلانے کا فخر کیونکر حاصل ہوتا۔ جب لشکر ظفر پیکر اسلام میدان بدر سے فتح کا پھریرا اوڑاتا ہوا بمقام اثیل خیمہ زن ہوا بدر کے قیدی رسول اللہ صلعم کے حضور مین پیش کئے گئے۔

پیشی قیدیان بدر

ابو عزا شاعر جو مسلمانون کے طور بذریعہ اشعار اور طلاقت لسانی کی مشرکون کو بمقابلہ اسلام برانگیختہ کرتا تھا اُس سے ادائے فدیہ کے لئے کہا گیا تو اُس نے اپنی مفلسی اور تہیدستی کا عذر پیش کیا اور اُس کے علاوہ یہ بھی بیان کیا کہ میرے پانچ لڑکیان ہین اگر حضور والا مجھے آزاد فرمادینگے تو مین اُن لڑکیون کی پرورش کرکے حضور کا احسان تازیست فراموش نکرون گا اور آیندہ ہرگز مسلمانون کی لڑائیون مین کسی کے ساتھ نہ آؤن گا اور نہ کسی مخالف کو بمقابلہ مسلمانون کے برانگیختہ کرونگا رسول اللہ صلعم کو اُس کی حالت پر رحم آیا تو اُس کی آزادی کا حکم صادر فرمایا وہ اپنے وطن کو چلا گیا پھر برخلاف اقرار جنگ احد مین مشرکون کے ساتھ آیا جس کا انجام کار غزوہ احد مین انشاء اللہ مذکور ہوگا۔

نضر بن الحارث

منجملہ قیدیون کے سامنے کھڑا کیا گیا تو رسول اللہ صلعم نے اُس کی جانب ایسی نظر سے دیکھا جس سے وہ تاڑ گیا کہ حضور میرے قتل کا حکم دینگے اپنے کسی ساتھی سے کہنے لگا کہ محمد کے تیور سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ مجھے قتل کرینگے ہرچند اُس کے ساتھی نے تسلی دی اور سمجھایا کہ تیرے دل مین محمد کا خوف بیٹھ گیا ہی اسی سے تو ایسا خیال کرتا ہی مگر چونکہ ہونہار بات اُسکے دل مین جم گئی تھی نضر کو صبر نہ آیا مصعب بن عمیر سے کہنے لگا کہ مجھے تمھارے ساتھ قرابت قریبہ ہی اپنے صاحب (رسول اللہ صلعم) سے میری سفارش کردو کہ جیسا میرے ساتھیون سے کرین وہی معاملہ میرے ساتھ بھی روا رکھین مصعب رضی اللہ عنہ نے کہا تجھے اورون کے ساتھ کیا نسبت ہی تو وہی ہی جس نے رسول اللہ صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو طرح طرح کی اذیتین دین قرآن مجید پر جرح لگائی طعنہ زنی کی یہ باتین تجھکو بھول گئین نضر بن الحارث نے جواباً مصعب سے کہا کہ اگر قریش تجھکو قید کرتے تو مین اپنی زندگی تک تجھکو قتل نکرنے دیتا مصعب بولے تو سچ کہتا ہی مگر مین تیرے مانند کب ہون میرے اسلام نے معہودات سابقہ کو قطع کردیا اس اثنا مین آنحضرت صلعم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا اوٹھو اُس کی گردن مارو وہان کہنے کی دیر تھی شیر خدا نے فوراً اُس ملعون کا سر اُس کے ناپاک جسم سے علیحدہ کردیا۔

عقبہ بن معیط

منجملہ قیدیون کے تھا یہ وہ ملعون ہی جس نے آنحضرت صلعم کی ایذا دہی مین کوئی بات اُٹھا نرکھی تھی

رسول اللہ صلعم ایک روز بیت اللہ مین نماز پڑھتے تھے کہ اُس نے اونٹ کی اوجھڑی جب آپ سجدہ کرنے لگے دونون مونڈہون کے بیچ مین رکھدیا آپ اُسی حالت مین سربسجود رہے القصہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ حال معلوم ہوا تو اُنھون نے اُس نجاست کو آپ کی پشت مبارک سے علیحدہ کیا آپ نے عقبہ بن معیط کے حق مین دعاے بد کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عین معرکہ بدر مین اُس کو اُس کے گھوڑے نے پٹک دیا تو عبد اللہ بن سلمہ نے فوراً اُسکو گرفتار کرلیا بروقت پیشی قیدیون کے آنحضرت صلعم نے اُس گردن زدنی کی گردن مارنے کا حکم صادر فرمایا وہ ملعون بولا اے گروہ قریش ان سب قیدیون مین میرے ہی قتل کا حکم ہوتا ہے اس کا کیا سبب ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا اُس کا یہ نتیجہ ہے عقبہ بولا نہین جیسا سب قیدیون سے کیا جاتا ہے ویسا ہی میرے ساتھ بھی کیجئے رسول اللہ صلعم نے اُسکی بات پر التفات نفرمایا عقبہ نے کہا اے محمد آپ میرے مارے جانے کا حکم دیتے ہین میرے چھوٹے بچون کی کفالت کون کرے گا آپ نے فرمایا تو بدترین مردم ہے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عقبہ سے کہا کہ بخداے لایزال مین نے تجھ سا کافر کوئی ندیکھا خدا کا شکر ہے جس نے تجھکو قتل تک پھونچایا اور میری آنکھین تیرے مارے جانے سے روشن ہون آخرکار عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے اُس کافر خاسر کو حسب الحکم رسول اللہ صلعم کے تہ تیغ بیدریغ کردیا

عمرو بن ابی سفیان

کو بروز بدر قوت بازوے مصطفےٰ علی مرتضیٰ نے گرفتار کیا اور وہ آنحضرتؐ کے حصہ مین آیا تو آپ نے اُس کو ایک مدت تک محبس مین رکھا ادھر قریشیون نے ابوسفیان سے کہا کہ اپنے فرزند کا فدیہ مدینہ کو بھیجدے تاکہ وہ رہا ہو آوے ابوسفیان بولا کہ ایک لڑکا میرا (حنظلہ) تو مارا گیا اگر اس لڑکے کا فدیہ دون تو جان و مال دونون کا نقصان اُٹھانا ہوگا نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کا مین متحمل کب ہوسکونگا سعد بن نعمان قبیلہ بنی عوف کا کہ ایک بڈھا شخص تھا مدینہ سے بقصد عمرہ مکے کو گیا باوجودیکہ قریش نے اقرار کیا تھا کہ ہم لوگ عمرہ کرنے والون سے کبھی مزاحم و متعرض نہونگے مگر ابوسفیان نے سعد بن نعمان کو قید کرلیا اور کہا کہ جب تک محمد میرے لڑکے (عمرو) کو واپس نکرینگے سعد کو نچھوڑونگا چنانچہ سعد بن نعمان نے اپنی حالت کی اطلاع اپنے قبیلہ کو دی قبیلہ بنی عوف والون نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ عمرو بن ابی سفیان کو ہمین بخش دیجئے آپ نے عمرو کو اُن لوگون کے حوالہ کردیا وہ لوگ اُس کو مکے لے گئے اور سعد

بن نعمان کو چھوڑا لائے۔

ابو العاص بن الربیع یعنے شوہر زینب بنت رسول اللہ صلعم کے بروز بدر گرفتار ہوئے تو زینب بنت رسول اللہ صلعم نے بھی عمرو بن الربیع برادر ابو العاص کو مع اپنے قلادہ (حمیل) کے بطور فدیہ بھیجا **راوی** کہتا ہی کہ وہ قلادہ وہ تھا کہ جو ام المومنین خدیجہؓ نے بروز نکاح زینب کو پہنا کر ابو العاص کے گھر بھیجا تھا چنانچہ جب رسول اللہ صلعم نے اُس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا حضرت خدیجہؓ کی یاد آگئی دل بھر آیا پھر صحابہ سے فرمایا کہ اگر تمھاری رائے ہو کہ ابو العاص رہا ہو اور زینب کا قلادہ واپس کیا جاوے تو ایسا کرو صحابہؓ نے کہا بہت اچھا ہی پس ابو العاص کو رہا کیا اور زینب کا قلادہ واپس کردیا مگر نبی صلعم نے ابو العاص سے اقرار کرا لیا کہ مکہ پہونچ کر زینب کو یہاں رخصت کردیوے ابو العاص جب مکہ مین پہونچا زینب کو ہمراہی اپنے برادر کنانہ بن الربیع روانہ کیا مگر ابو سفیان نے روک دیا تو رات کے وقت اُس نے زینب کو زید بن حارثہ کے ساتھ کردیا وہ زینب کو مدینہ مین لے آئے۔

نقشہ اسیران بدر

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	انجام کار
۱	عقیل بن ابیطالب بنی ہاشم۔	عبید بن اوس الظفری۔	عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے رہا
۲	نوفل بن الحارث بنی ہاشم۔	ایضاً۔	ایضاً۔
۳	جبار بن صخر بنی ہاشم۔	"	"
۴	عتبہ حلیف بنی ہاشم۔	"	"
۵	سائب بن عبید بنی المطلب۔	سلمۃ بن اسلم الاشہلی۔	یہ دونوں بوجہ مفلسی بغیر لینے فدیہ کے رہا ہوئے۔
۶	عبید بن عمرو بنی المطلب۔	"	
۷	عقبہ بن ابی معیط بنی عبد شمس۔	عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی۔	اسکا ذکر سابق ہو گیا ہی
۸	حارث بن وحرہ۔	سعد بن ابی وقاص۔	ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے چار ہزار دینار فدیہ دیکر چھوڑایا
۹	ابو العاص بن الربیع۔	خراش بن الصمۃ	آپکا ذکر سابق ہو چکا ہی۔
۱۰	ابو رشہ۔	ایضاً۔	عمرو بن الربیع کا حلیف تھا وہی فدیہ دیکر اسکو رہا کرا لے گیا۔
۱۱	عمرو بن الازرق۔	"	وہ تمیم مولی خراش بن الصم

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	انجام کار
			کے حصہ مین پڑا اُسکو بھی عمرو بن الربیع نے رہا کرایا۔
۱۲	عمرو بن ابی سفیان۔	علیؓ بن ابی طالب	اسکا ذکر پہلے ہو گیا ہی
۱۳	عقبہ بن الحارث الحضرمی۔	عمارۃ بن حزم۔	وہ اُبی بن کعب کے حصہ مین پڑا اُس کو عمرو بن سفیان بن امیہ نے رہائی دلوائی۔
۱۴	ابو العاص بن نوفل	عمار بن یاسر۔	اُس کا چچا زاد بھائی آیا اور اُسکو رہا کرا لیگیا۔
۱۵	عدی بن الخیار بنی نوفل۔	خراش بن الصمہ۔	نمبر ۱۵ تا نمبر ۱۷ جبیر بن مطعم نے فدیہ دے کر رہا کرایا۔
۱۶	عثمان بن عبد شمس حلیف قریش۔	حارثہ بن النعمان	
۱۷	ابو ثور۔	مرثد الغنوی۔	
۱۸	مالک بن عبد اللہ بنی تمیم۔	قطبہ بن عامر۔	بحالت قید مدینہ مین مرگیا۔
۱۹	ابو عزیز بن عمیر بنی عبد الدار	ابو الیسر۔	ازروئے قرعہ وہ محرز بن نضلہ کے حصہ مین پڑا ابو عزیز کے برادر حقیقی مصعب بن عمیر نے محرز سے کہا اسکے دونون ہاتھ مضبوط باندھکر اپنے قابو رکھو اُسکی مان مکہ مین بڑی مالدار ہی ابو عزیز نے کہا اے میرے بھائی تو میرے لئے اُسکو ایسی وصیت کرتا ہی مصعب نے کہا وہ ہی میرا بھائی ہی تجھسے قریب تر چنانچہ ابو عزیز کی مان نے پہلے دریافت کیا کہ کسقدر زیادہ سے زیادہ بنی قریش کا فدیہ دیا جاتا ہی

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	انجام کار
			لوگون سے کہا کہ چار ہزار تو اُس نے چار ہزار دینار فدیہ بھیجکر اُسکو رہا کرالیا۔
۲۰	اسود بن عامر۔	حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔	طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار اُسکے لیے لایا تھا۔
۲۱	سائب بن ابی حبیش۔	عبد الرحمن بن عوف۔	یہ تینون قیدی بنی اسد سے ہین ان سب کے فدیہ مین عثمان بن ابی حبیش نے چار ہزار دینار داخل کیے۔
۲۲	حارث بن عائذ۔	حاطب بن ابی بلتعہ۔	
۲۳	سالم بن شماخ۔	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	
۲۴	خالد بن ہشام۔	سواد بن غزیہ رضہ۔	یہ تینون بنی مخزوم سے ہین ان سب کے فدیہ مین عبد اللہ بن ربیعہ نے فی کس چار ہزار دینار دیکر رہا کرایا۔
۲۵	امیہ بن ابی حذیفہ۔	بلال رضی اللہ عنہ۔	
۲۶	عثمان بن عبد اللہ۔	عبد اللہ تیمی۔	
۲۷	قیس بن سائب۔	اُسی کا غلام ابن خشخاش۔	مزدہ بن سائب اُسکے بھائی نے چار ہزار درہم معہ نقد و جنس فدیہ دیکر چھوڑایا۔
۲۸	صیفی بن ابی رفاعہ۔	+	مفلسی سے اُسکی رہائی کرائی۔
۲۹	ابو المنذر بن ابی رفاعہ۔	+	دو ہزار درہم فدیہ دیکر رہا ہوا۔
۳۰	عبد اللہ بن سائب۔	+	ایکہزار درہم فدیہ دیکر رہا ہوا۔
۳۱	مطلب بن حنطب۔	ابو ایوب انصاری رضہ۔	مفلسی سے اُسکی رہائی کرائی۔
۳۲	ولید بن الولید بن المغیرہ۔	عبد اللہ بن جحش یا سلیط بن قیس۔	اُس کے فدیہ دینے کو اُس کے دونون بھائی ۱ خالد بن الولید ۲ ہشام بن الولید آئے تو عبد اللہ بن جحش چار ہزار مانگتے تھے اور ہشام کا ارادہ تھا کہ تین ہزار تک دیوے اسی جھگڑے

SAULAT PUBLIC LIBRARY
صولت پبلک لائبریری
ریاست رامپور
RAMPUR STATE

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	انجام کار
			مین ولید بن الولید کچھ دن قید مین پڑا رہا آخر چار ہزار دینے پر وہ رہا ہوا۔ خالد بن الولید اپنے بھائی ہشام سے کہنے لگا کہ کیا وہ تیری مان کا بیٹا نہین ہی یعنے کیا وہ حقیقی بھائی نہین ہی واللہ اگر چار ہزار سے زیادہ بھی طلب ہوتا توبھی مین اُسکو ادا کرتا۔ بعد ادائے فدیہ دونون بھائی اُس کو لیکر چلے جب مقام ذوالحلیفہ مین جو مدینہ والون کا میقات احرام ہی پہونچے تو ولید بن الولید بھاگ کر مدینہ کو چلا آیا اور رسول اللہ صلعم کے حضور مین حاضر ہوکر اسلام قبول کیا لوگون نے اُس سے کہا کہ تو قبل ادائے مال فدیہ کے کیون مسلمان نہوا اُسنے کہا مجھکو یہ امر ناگوار معلوم ہوا کہ بغیر ادائے فدیہ مین مسلمان ہو جاؤن بلکہ یہ خواہش ہوئی کہ جسطرح میری قوم سے فدیہ لیا گیا ہی مجھسے بھی لیا جاوے بعد اُسکے اسلام قبول کرون گا۔
۳۳	خالد بن الاعلم حلیف قریش	خباب بن المنذر۔	عکرمہ بن ابی جہل نے فدیہ دیکر رہا کرایا۔
۳۴	عبداللہ بن اُبَیّ بن خلف۔	فروہ بن عمرو البیاضی۔	اُس کا باپ ابی بن خلف اُسکے

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	انجام کار
			رہا کرانے کو آیا تھا۔
۳۵	ابو عزا شاعر۔	+	نام اسکا عمرو بن عبداللہ تھا اسکا ذکر قبل ازین ہو گیا ہی۔
۳۶	وہب بن عمیر۔	رفاعۃ بن ابی رافع زرقی۔	اسکا فدیہ دینے کو اسکا باپ عمیر بن وہب آیا تھا جب عمیر مسلمان ہو گیا تو رسول اللہ صلعم نے اسکے بیٹے وہب کو بلا اخذ فدیہ رہا کر دیا عمیر بن وہب نے اسلام قبول کرنیکا ذکر جو خالی از لطف نہین اخیر باب ہذا مین انشاء اللہ تعالے آویگا۔
۳۷	ربیعہ بن دراج	+	اسکے حسب حیثیت فدیہ لیکر رہا کیا گیا۔
۳۸	فاکہہ امیہ بن خلف کا غلام تھا۔	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	
۳۹	ابو وداعۃ بن صبیرہ۔	+	اُس کے بیٹے مطلب نے چار ہزار درم دیکر اُس کو چھوڑایا۔
۴۰	فروہ بن حنیس۔	ثابت بن اقرم	عمرو بن قیس نے چار ہزار درم دیکر اُسکو چھوڑایا۔
۴۱	حنظلہ بن قبیصہ۔	عثمان بن مظعون۔	+
۴۲	حجاج بن الحارث۔	عبد الرحمن بن عوف۔	
۴۳	سہیل بن عمرو بنی مالک	مالک بن دخشم رضہ۔	مکرز بن حفص اسکی رہائی کو آیا تو چار ہزار درم اُسکا فدیہ قرار پایا چنانچہ بعوض اُسکے مکرز قید ہوا سہیل نے مکہ جا کر اپنا فدیہ بھیجدیا تو مکرز رہا ہوا۔
۴۴	عبد بن زمعۃ بنی مالک۔	عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو	+

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	انجام کار
۴۵	عبد العزی بن مشنو بنی مالک.	نعمان بن مالک	مسلمان ہو گیا تو اس کا نام عبد الرحمن مقرر ہوا۔
۴۶	طفیل بن قنیع بنی قہر۔	+	
۴۷	سہل بن بیضا۔	+	آپ کا اسلام پوشیدہ تھا قریش اپنے ساتھ اُن کو لے آئے تھے بروز بدر وہ بھی قید ہو گئے عبد اللہ ابن مسعود نے اُنکے اسلام کی گواہی دی تب وہ رہا ہوئے۔

SAULAT PUBLIC LIBRARY RAMPUR STATE

عمیر بن وہب کا مسلمان ہونا

عمیر بن وہب بن خلف بن حذافۃ بن جمح القرشی الجمحی (ابو امیہ) زمانہ جاہلیت مین ایک شیطان شیاطین قریش سے پلے سرے کا مفسد اور فتنہ انگیز تھا بروز بدر وہ اپنی جان بچا کر نکل گیا مگر اُس کا لڑکا وہب بن عمیر مسلمانون کے ہاتھ قید ہو گیا جب بدر کے بھگیڑو مشرک مکے مین پہونچے ایک روز عمیر اور صفوان بن امیہ بمقام حجر بیٹھے ہوے مقتولان بدر کا ذکر کرتے تھے صفوان نے کہا خدا کی قسم بعد اُن لوگون کے زندگی کا مزہ باقی نرہا عمیر نے بھی بقسم کہا ایسا ہی ہے جو تو کہتا ہی اگر میرے ذمہ لوگون کا قرض اور فکر معاش اہل و عیال کا نہوتا تو مین بحیلہ رہائی بیٹے فرزند کے مدینہ کو جاتا اور محمد کو قتل کرتا مین جہان تک خیال کرتا ہون یہ کام بآسانی ہو سکتا ہی محمد اکثر کوچہ و بازار مین تنہا پھرا کرتے ہین گھات لگا کر اُن کو قتل کرنا کوئی کام مشکل نہین۔ صفوان اُس کی بات سنکر پھولا نہ سمایا کہنے لگا کہ تجھکو میرا حال بخوبی معلوم ہی مین معاش دہی اور خبر گیری غریبون مین اپنا نظیر نہین رکھتا تیرے اہل و عیال کی ما یحتاج اور تیرے قرضہ کا ذمہ دار ہوتا ہون عمیر جو ایسے کامون کا جویان اور ساعی مین پویان تھا فوراً مدینے کے جانے پر آمادہ ہو گیا صفوان اُسکے سفر کا سامان مہیا کرنے لگا ایک شتر تیز رفتار اُس کی سواری کے لئے خرید کر دیا اور اُس کے اہل و عیال کے روزانہ مصارف کا متکفل اور اُسکی ذمگی قرضہ کا ضامن ہوا پس عمیر نے صفوان سے کہا جب تک مقصد دل نہو یہ بھید کسی پر ظاہر نہونے پاوے اور اپنی تلوار کو مصقل اور محدد کر کے زہر کے پانی مین بوجھا کر اُس کی آب و تاب بڑھائی سامان سفر کا ساتھ لیکر مدینہ کا راستہ لیا بعد قطع منازل و طے مراحل مدینے مین مسجد نبوی کے دروازہ پر پہونچکر

اونٹ بٹھایا اور تلوار گلے مین لٹکائے اُترا اور چاہا کہ مسجد کے اندر جہان رسول اللہ صلعم رونق افروز تھے چلا جاوے اتفاقاً سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ مسجد کے باہر ایک گروہ یاران جان نثار کے ساتھ بیٹھے ہوئے بدر کا ذکر کر رہے تھے دفعۃً آپ کی نگاہ عمیر پر پڑی اُسکے طرز و انداز سے حضرت فاروق رضؓ تاڑ گئے کہ یہ شخص خالی از مکر و فریب نہین آیا ہی اپنے ہمنشینون سے فرمایا دیکھو عمیر مسجد کے اندر جانے نپائے وہان کتنی دیر تھی صحابہؓ در مسجد پر آکھڑے ہوئے اُسکو اندر جانے ندیا اور حضرت فاروق رضؓ خود رسول اللہ صلعم کی خدمت مین جاکر عمیر کے مسلح آنے کی کیفیت گذارش کی اور عرض کیا کہ اُس کے شر سے مطمئن نہ ہونا چاہئے حضور صلعم نے فرمایا کہ میرے سامنے لاؤ حضرت فاروق رضؓ نے صحابہ حاضرین محفل شریف سے کہا کہ تم لوگ حضور صلعم کے گرد ہوشیاری کے ساتھ حاضر رہو اور آپ مسجد کے باہر آئے ایک ہاتھ عمیر کے کمر مین لگایا اور دوسرے ہاتھ سے اُس کے تلوار کے قبضہ پر قبضہ کیا اور اُسی ہیئت سے اُس کو حضور کے روبروے آئے رسول اللہ صلعم نے حضرت فاروق رضؓ سے فرمایا اس کو چھوڑ دیجئے چنانچہ فاروق رضؓ نے حضور صلعم کے فرمان کی تعمیل کی عمیر سے علیحدہ ہو گئے عمیر نے حسب دستور جاہلیت کے تحیۃ انعموا صباحا کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ حق تعالی نے اس تحیت کو ہمارے اوپر مکروہ کر دیا ہی تحیت اہل جنت ہم کو عطا کی ہی اور وہ سلام ہی۔

ق تحیتہم فیہا سلام بعد ازان آنحضرت صلعم نے عمیر سے پوچھا تو کس لیئے یہان آیا ہی اُس نے عرض کیا میرا بیٹا وہب بن عمیر آپ کی مجلس مین مقید ہی اُسی کی رہائی کے لیے آیا ہون براہ مہربانی اُس کو میرے سپرد فرمائیے آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ تلوار کیسی ہی عمیر بولا حق تعالی اس تلوار کو رسوا کرے کوئی کام اُس سے نہ نکلا اونٹ سے اُترنے کے وقت میری خود فراموشی نے اُس کو میری گردن ہی مین لٹکی رہنے دیا پھر حضور نے فرمایا عمیر سچ کہہ تیرے آنے کا سبب کیا ہی عمیر نے وہی جواب دیا جو پہلے کہا تھا بعدہ حضرت صلعم نے فرمایا اے عمیر سچ کہنا تو نے صفوان بن امیہ کے ساتھ حجر مین کیا شرط کی تھی اتنا عمیر کے کان کھڑے ہوے کہنے لگا آپ ہی فرماوین کہ مین نے صفوان کے ساتھ کیا شرط کی ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو نے صفوان سے میرے قتل کرنے کا وعدہ کیا ہی بشرطیکہ وہ تیرا قرض ادا کرے اور تیرے اہل و عیال کی اخراجات کا کفیل ہو الغرض جو کچھ اُن دونون نے کہا سنا تھا اُسکو اول سے آخر تک آپ نے مفصل بیان فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اے عمیر تو اپنے دل مین ایسا خیال مت رکھ میرے اور تیرے درمیان مین اللہ تعالے حائل ہی۔

ق یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین عمیر آپکی باتین سنکر شرمندہ

اور پشیمان ہو کر کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین اور اپنی بات مین آپ سچے ہین اور اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالی ایک ہی سوا اُس کے کوئی دوسرا خدا نہین اور جو کچھ کہ آپ اُس بارگاہ کی خبر سناتے تھے در ہملوگ براہ نادانی اُسکو جھٹلاتے تھے اب یقیناً معلوم ہوا کہ وہ سب سچ تھی اس لئے کہ اس قضیہ مین سوا میرے اور صفوان کے کوئی تیسرا نہ تھا اور کسی نے سوائے اللہ تعالے کے آپ کو اس بھید پر اطلاع نہین دی شکر ہے اُس خدا کے موفق کا جس نے طریق قویم اور صراط مستقیم پر چلنے کی مجھکو توفیق دی۔ جب عمیر دولت اسلام سے مالامال ہو کر شرافت اسلامی سے سرفراز ہوئے سب مسلمانون نے اُن کے اسلام قبول کرنے پر خوشی ظاہر کی عمر فاروق رض نے کہا پہلے تو عمیر میری نظر مین سور سے بدتر دکھائی دیتا تھا اور اب بعض اولاد سے بھی میرے نزدیک محبوب زیادہ ہی اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنے بھائی عمیر کو قرآن پڑھاؤ اور اُس کے بیٹے وہب کو قید سے رہا کرو عمیر نے کہا یا رسول اللہ اس سے پہلے نور الٰہی کے بجھانے کے لیئے مین کوشش کرتا تھا اب کہ توفیق الٰہی رفیق میرے حال کی ہوئی اور اُسی نور نے میری آنکھین کھولدین مجھے اجازت دیجئے تو مکہ واپس جاکر اپنی ہم قوم (قریش) کو اسلام کی ترغیب دون شاید اللہ تعالیٰ اُن کو راہ راست پر لاوے چنانچہ حضور صلعم نے اُس کی درخواست منظور فرمائی وہ معہ اپنے فرزند کے مکے کو روانہ ہوئے۔ جبتک عمیر مدینے مین تھے صفوان قریشیون سے کہا کرتا تھا کہ عنقریب عمیر اُس خوشخبری کے ساتھ ملے گا جس کی مسرت سے بدر کی مصیبت تمھارے دلون سے بھول جائیگی صفوان ہمیشہ مدینہ کے آنے والون سے وہان کی خبر دریافت کرتا تھا یعنے کوئی حادثہ یثرب مین ہوا ہی وہ کہتے تھے کہ ہم کو معلوم نہین اتفاقاً کوئی آنے والا مدینے سے آیا تو اُس سے عمیر بن وہب کا حال پوچھا کہ تونے اُس کو مدینے مین دیکھا ہی اُس نے کہا ہان مین خوب جانتا ہون کہ وہ مسلمان ہو گیا یہ بات سنتے ہی صفوان وغیرہ کے ہاتھ کے طوطے اوڑ گئے عمیر کو بھلا برا کہنے لگے۔ ق یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون ادہر عمیر مکے مین آئے تو ایک بڑی جماعت بت پرستون کی عمیر کی ہدایت سے حلقۂ اسلام مین داخل ہوئی جن کو دیکھ کر صفوان خود ہی بت بن گیا۔۔

دوسرا مشہد

غزوہ احد اور اُس کے شہیدون کے ذکر مین اُحُد بوزن عنق ایک پہاڑ ہی جو مدینہ منورہ کے جانب

شمال مائل بمغرب دو یا تین میل کے فاصلہ پر چونکہ وہ کسی دوسرے پہاڑ سے ملی نہین ہی دوسرے پہاڑون سے علیحدہ ہی اسلئے اُس کو اُحُد کہتے ہین ۔

سبب اس غزوہ کا ارباب سیر نے یون بیان کیا ہی کہ جب ابو سفیان بن حرب ملک شام سے مع مال تجارت مکے کو واپس آیا اور وہ مال بانتظار آمد دیگر مالکان مال کے بنگرانی ابو سفیان دار الندوہ مین رکھا گیا اور ادہر بدر کے بھاگے ہوئے بھی مکے مین آپہونچے اہل تجارت نے اپنے اپنے مال کا حساب کیا تو علاوہ راس لمال کے پچاس ہزار مثقال سونا سب کا منافع قرار پایا ۔ اب سرداران قریش کے دلون مین بدر کی چوٹ کسکنے لگی اسود بن مطلب بن اسد ۔ خویطب بن عبد العزیٰ ۔ صفوان بن امیہ ۔ عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ سرداران قریش نے ابو سفیان سے کہا کہ جو مال دار الندوہ مین رکھا ہی وہ مکے والون کا ہی اور جو مصیبت بدر مین مکے والون کو پیش آئی سب کو معلوم ہی اب اہل مکہ کی خواہش ہی کہ راس لمال چھوڑ کر جسقدر منافعہ حاصل ہوا ہی اُس سے ایک لشکر جرار طیار کر کے محمدؐ سے لڑنے کو جاوین ابو سفیان نے کہا سب سے پہلے مین اس رائے سے اتفاق کرتا ہون بڑے بڑے آدمی قبائل عرب کے اور لخت جگر حنظلہ بدر کی لڑائی مین مارے گئے مین بھی محمدؐ سے بدلہ لینے مین مستعد ہون پھر تو قریش کی بغلین پھولین فوج یکجا کرنے کے لئے چار شخص چرب زبان کو انتخاب کیا ۱ عمرو بن العاص ۲ ہبیرہ بن وہب ۳ عبد اللہ بن ربیعہ ۴ ابو عزہ شاعر جمحی جو جنگ بدر مین گرفتار ہو کر استحساناً رہا ہو آیا تھا پہلے اُس نے انکار کیا مگر جب سرداران قریش نے اُس کو دبایا تو مجبور ہو گیا الغرض یہ چارون شخص منتخب قبائل عرب مین بھیجے گئے اُن لوگون نے اپنی چرب زبانی سے اطراف و جوانب کے اعراب کی بڑی گروہ یکجا کی ۔ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے جب قریش کے مشرکون کی آمادگی نسبت چڑہائی مدینہ کی دیکھی تو آنحضرت صلعم کے نام ایک خط مشعر اطلاع حال مشرکان مکہ تحریر کر کے ایک مرد غفاری کے حوالہ کیا اور اُس کو سمجھا دیا کہ تین روز کے اندر جناب رسالت پناہی کی خدمت مین پہونچا دیوے چنانچہ قاصد مذکور نے حضرت عباسؓ کا خط اندر میعاد معینہ کے پہونچا دیا ۔ حضور صلعم نے خط مذکور ابی بن کعب سے خفیہ طور پر سنا اور اخفاء راز کے لئے ہدایت کی مگر سعد بن الربیع کسے آنجناب نے خود مضمون خط کہدیا اور اُن کو بھی اخفا کے لیے ارشاد فرمایا ۔ اگرچہ آنحضرت صلعم نے اس خبر کے اخفا کے لئے صحابہ رازدار سے کہا لیکن تاڑنیوالے تاڑ گئے خصوصاً یہود اور منافقان مدینہ آپسمین کہنے لگے کہ مکے کا قاصد کوئی خوش خبری نہین لایا ع نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۔ جب لشکر مشرکون کا بہمہ وجوہ پورا ہو گیا تو وہ سب آپس مین مشورہ کرنے لگے کہ عورتون کو بھی ساتھ لے چلنا چاہیے کسی نے ہان کسی نے نہین

تھا مگر آخر کار یہ امر قرار پایا کہ عورتون کا ہمراہ لیجانا ضروری کام ہی وہ رولا کر کشتگان بدر کی یاد دلائینگی مردون کا دل لڑنے کے لئے بڑہائینگی۔ عورتون کے ساتھ لے چلنے مین ہندہ زوجہ ابو سفیان بن حرب بہت زیادہ تر مصر تھی ابو سفیان پہلے اس رائے کے برخلاف تھا مگر جب اُس نے اپنی زوجہ کا اصرار زیادہ تر دیکھا تو وہ زن مرید اپنی دونون عورتون کے لیجانے پر راضی ہو گیا اور دو ہودج دونون کے لئے تیار کئے علی ہذا صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور طلحہ بن ابی طلحہ اور حارث بن ہشام وغیرہ نے اپنی اپنی عورتون کے واسطے ہودج تیار کرائے۔ ابو عامر فاسق مدینہ کا رہنے والا پچاس آدمیون کے ساتھ مشرکون کے لشکر مین جاکر شامل ہوا الغرض مشرکون کی فوج مین تین ہزار مرد جنمین سات سو مرد زرہ پوش اور دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ اور گیارہ یا پندرہ ہودج تھے۔ ان سب مین اسود بن مطلب۔ جبیر بن مطعم۔ صفوان بن امیہ عکرمہ بن ابی جہل۔ حارث بن ہشام۔ عبد اللہ بن ربیعہ۔ خویطب بن عبد العزی۔ خالد بن الولید ابو عزہ جمحی وغیرہ وغیرہ سرغنہ تھے اور ان سب کا سرغنہ ابو سفیان بن حرب تھا۔ ہرگاہ مشرکون کا لشکر مکے سے روانہ ہو کر منزل بمنزل مقام ذو الحلیفہ کو پہونچا وہان تین روز قیام کیا تو آنحضرت صلعم نے پہلے انس و مونس پسران فضالہ کو بطور جاسوس کے روانہ فرمایا وہ دونون خبر لے آئے کہ مشرکین اپنے گھوڑے اونٹ کھیتون مین چراتے ہین بعد ازان آپ نے حباب بن المنذر کو روانہ فرمایا کہ وہ اُن لوگون کی ٹھیک ٹھیک خبر لے آوین۔ حباب نے مشرکون کے لشکر مین جاکر ایک ایک کو دیکھا اور واپس آکر آنحضرت صلعم کے حضور مین تمامی لشکر کا حال کماً و کیفاً گذارش کیا تو حباب کی خبر حضرت عباس کے خط سے مطابق پائی گئی یہ خبر سنکر آپ نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اللھم بک احول و بک اصول۔ پھر آپ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مشورۃً دریافت کیا کہ مدینہ مین رہکر دشمنون کا مقابلہ کرنا چاہئے یا کہ شہر سے باہر چلکر۔ اکثر مہاجر اور انصار اور عبد اللہ بن اُبَیّ بن سلول نے کہا کہ مدینہ سے باہر جانا نچاہئے اسی رائے کے ساتھ آنحضرت صلعم نے بھی اتفاق کیا جوانان انصار نے جو بدر مین کسی وجہہ سے شریک نہو سکے تھے بولے کہ مدینہ سے باہر نکل کر دشمنون سے مقابلہ کرنا چاہئے کہتے ہین کہ حمزہ بن عبد المطلب اور سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک وغیرہ مہاجر و انصار نے جوانان انصار کی رائے سے اتفاق کیا اور زیادہ مبالغہ کیا کہ آنحضرت صلعم بھی اسی رائے کی طرف بکراہت مائل ہو گئے۔ جمعہ کے روز آپ نے خطبہ پڑہا اور حاضرین کو بعد نصائح بشارت دی کہ انشاء اللہ تعالے فتح تمھاری ہوگی اگر تم صبر کروگے پھر لشکر کی تیاری کا حکم دیا تو رائے اخیر والے صحابہ کے چہرے بشاش ہوگئے۔ بعد ادائے نماز عصر رسول اللہ صلعم حجرۂ مبارک مین

تشریف لے گئے سیدنا صدیقؓ اور سیدنا فاروقؓ بھی آپ کے ساتھ حجرے کے اندر داخل ہوئے آنحضرت صلعم نے دستار شریف سر مبارک پر باندھی اور ہتیار لگا کر حجرے سے باہر تشریف لے آئے۔ آپ کو اس ہیئت مین دیکھکر سب صحابہ رضی اللہ عنہم بولے یا رسول اللہ صلعم جو کام آپ کے مزاج مبارک مین آوے وہی کرین ہم لوگون کو خلاف مرضی حضور کے کوئی کام کرنا زیبا نہین آپ نے فرمایا پیغمبر کو روا نہین کہ ہتیار اوٹھا کر رکھدے تا وقتیکہ اللہ تعالےٰ اُس کے اور اُس کے دشمنون کے درمیان کوئی حکم صادر نکرے اب جو کچھ مین کہون وہ کرو بسم اللہ چلو اگر صبر کروگے انشاء اللہ تعالیٰ فتح تمہاری ہوگی۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم نے تین نشان تیار کیئے۔ ۱ مہاجرین کا نشان جناب علی مرتضیٰ یا مصعبؓ بن عمیر کے حوالہ کیا ۲ انصار اوس کا نشان اسید بن حضیر کو عنایت فرمایا ۳ انصار خزرج کا نشان حباب بن المنذر یا سعد بن عبادہ کو دیا اور عبد اللہ بن مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ مقرر فرما کر خود بدولت گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف روانہ ہوئے اُس وقت لشکر اسلام مین ایک ہزار مرد جنگ آزما جن مین سو آدمی زرہ پوش اور دو گھوڑے تھے ۱ رسول اللہ صلعم کے سواری کا ۲ ابو بردہ بن نیار کا۔ سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ آپکے سواری کے آگے زرہ پوش روان ہوئے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور کے گرد پیچھے جاتے تھے۔ جب شیخین کی منزل پر لشکر اسلام کا نزول اجلال ہوا آپنے لشکر کا جائزہ لیا تو کمسن صحابی زادون (۱ عبد اللہ بن عمر ۲ زید بن ثابت ۳ اسامۃ بن زید ۴ زید بن ارقم ۵ براء بن عازب ۶ اُسید بن ظہیر ۷ عرابہ بن اوس ۸ ابو سعید خدری ۹ سمرۃ بن جندب ۱۰ رافع بن خدیج) کو مدینہ کے واپس جانے کا حکم سنایا وہ سب واپس جانے پر راضی ہوگئے مگر رافع کی نسبت ظہیر نے عرض کیا کہ وہ بڑا تیر انداز ہے حکم ہوا اُس کو سامنے لاؤ جب رافع بن خدیج حضور کے روبرو پیش کئے گئے تو بشوق جہاد رافع خوب ہی تن کر کھڑے ہوئے آنحضرت صلعم نے انکا ٹھاٹھ ملاحظہ فرما کر لشکر مین رہنے کی اجازت دی۔ اب سمرۃ بن جندب کے دل مین کھلبلی پڑی انھون نے مری (مصغر) بن سنان خدری سے جو اُن کی مان کے شوہر ثانی تھے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے رافع بن خدیج کو لشکر مین رہنے کی اجازت دی اور مجھکو واپس فرماتے ہین حالانکہ مین رافع کو پچھاڑ دیتا ہون۔ مری بن سنان نے سمرہ کی گفتگو جناب رسالتمآب کے حضور مین گذارش کی تو آپ نے فرمایا دونون کشتی لڑین چنانچہ وہ دونون خدا کے پہلوان خم ٹھونک کر بھڑ گئے سمرہ نے رافع کو پچھاڑا اب سمرہ کو بھی اجازت لشکر مین رہنے کی ملی۔

شیخین دو ٹیلون کا نام ہے زمانہ جاہلیت مین ایک ٹیلے پر ایک بوڑھا اندھا اور دوسرے ٹیلے پر ایک بوڑھی اندھی عورت رہتی تھی اسلئے دونون ٹیلون کا نام شیخین مشہور ہوگیا۔

ہرگاہ احد مین آنحضرت صلعم نے جنگ کی تیاری کی تو عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اس بیان سے کہ رسول اللہ صلعم نے میری رائے کے خلاف عمل کیا مع تین سو آدمیون کے واپس چلا گیا۔ آنحضرت صلعم نے صحابہ کو صف جنگ درست کرنے کا حکم دیا اور خود بدولت صفون کا ملاحظہ فرمانے لگے احد کی پہاڑی لشکر کی پشت پر اور مدینہ رخ کی جانب تھا اور عینین کی گھاٹی بائین جانب لشکر کے تھی وہان عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیراندازون کے ساتھ مقرر فرمایا کیونکہ وہ گھاٹی پرخطر تھی۔

عینین اسود العین نام ایک پہاڑ کا ہی اور راس العین نام آبادی کا ہی جو اسکے قریب ہی رفتہ رفتہ پہاڑ اور آبادی کو عینین کہنے لگے۔ آنحضرت صلعم نے ابو عبیدۃ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص کو مقدمۃ الجیش پر اور عکاشہ بن محص اسدی کو میمنہ پر اور ابو سلمۃ الاسدی مخزومی کو میسرہ پر اور مقداد بن عمرو کو ساقۃ الجیش پر افسر مقرر فرمایا۔ ادھر مشرکون نے بھی اپنی فوج باقاعدہ کھڑی کی یعنی خالد بن الولید کو میمنہ پر اور عکرمۃ بن ابی جہل کو میسرہ پر مقرر کیا اور صفوان بن امیہ اور عمرو بن العاص کو سوارون کا افسر اور عبداللہ بن ربیعہ کو تیراندازون کا افسر مقرر کرکے نشان لشکر طلحہ بن ابی طلحہ عبدری کے سپرد کیا تو آنحضرت صلعم نے بھی نشان مہاجرین کا مصعب بن عمیر عبدری کے حوالہ کیا۔

عینین کی پہاڑی مین ایک ایسا شگاف پرخطر تھا کہ دشمن اسکو کمین گاہ بنا کر لشکر اسلام پر اچانک آسکتے تھے یہی سوچکر آنحضرت صلعم نے عبداللہ بن جبیر کو مع پچاس تیراندازون کے اس مقام مین متعین فرما کر سمجھا دیا تھا کہ اس شگاف کی اچھی طرح نگرانی رکھنا تا کہ کوئی دشمن اس راہ سے آنے نہ پاوے اور تملوگ اپنی جگہ سے کسی طور پر جنبش نکرنا ہم غالب ہون یا مغلوب وغیرہ وغیرہ باتین سمجھا دین القصہ ساتوین شوال روز شنبہ سنہ ۳ ہجری کو جنگ چھڑ گئی سب سے پہلے منجانب مشرکین **ابو عامر** معروف بہ راہب ملقب بہ فاسق مع پچاس آدمیون کے جن مین اکثر قریشیون کے غلام تھے مسلمانون کے مقابلہ مین آیا اور سب کے سب مسلمانون پر سنگ اندازی کرنے لگے مسلمانون نے بھی ان سنگدلون پر پتھر برسائے آخر ابو عامر مع اپنے ہمراہیون کے دم دبا کر بھاگ نکلا پھر ہوازن کے سوارون نے اسلام کا مقابلہ کیا تو اسلامی تیراندازون نے انپر تیراندازی شروع کر دی وہ بھی بھاگ نکلے۔ مشرکون کی عورتین دف بجا کر رجز پڑھتین غیرت دلاتین مگر کون سنتا تھا اسکے بعد **طلحہ** بن ابی طلحہ مشرکون کا علمدار آگے بڑھ کر پکارنے لگا کون شخص لڑنے کو نکلتا ہی ادھر سے **علی مرتضی** قوت بازوے مصطفی بولے کیا تو ہی لڑیگا طلحہ نے کہا ہان تو ادھر سے صاحب لافتی ادھر سے طلحہ دونون اپنی اپنی صفون سے نکل کر میدان مین آئے۔ رسول اللہ صلعم زرہ اور خود پہنے ہوئے اپنے نشان کے نیچے بیٹھے تھے جب دونون مبارز مقابل

ہوئے علیؓ نے بڑھکر ایک ضرب حیدری لگائی کہ آپ کی تلوار طلحہ کے سر مین تیر گئی اور اُس کی تھوڑی کی خبر لی وہ زمین پر گرا جناب امیر اپنی صف مین واپس آئے رسول اللہ صلعم نے باواز تکبیر اظہار سرور فرمایا سب مسلمانون نے یکبارگی آوازہ تکبیر بلند کیا جس سے سارا میدان جنگ گونج اُٹھا اور مشرکان بزدل کا دل دہل گیا جب طلحہ فی النار ہوا تو ابو شیبہ **عثمان** بن ابی طلحہ نے مشرکون کا نشان اُٹھایا اور عورتون کے آگے آگے رجز پڑھتا ہوا بڑھا اور اُس کے پیچھے مشرکون کی عورتین گاتی بجاتی لوگون کو جنگ پر اُبھارتی چلی آتی تھین کہ شیر خدا عم مصطفےٰ صلعم ابو عمارہ **حمزہؓ** نے ابو شیبہ کے شانے پر تلوار کا وار کیا جو اُس کی ناف تک اُتر گئی اور کہا لے اسکو انا بن ساقی **الحجیج** ابو شیبہ کا پیٹ نکل پڑا تو وہ بھی طلحہ کے پیچھے پیچھے دوزخ کی طرف چلدیا اُسکے بعد ابو سعید بن ابی طلحہ نے مشرکون کا نشان اپنے ہاتھ مین لیا اُدھر سے **سعد بن ابی وقاص** نے اُس کے حلق کو اپنے تیر کا نشانہ بنایا ابو سعید کی زبان پیاسے کتے کی سی مونھ سے نکل پڑی تب سعد بن ابی وقاص نے بڑھکر آب شمشیر پلا کر جہنم کو روانہ کیا تو **مسافع** بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُسکا نشان اُٹھایا جسکو **عاصم بن ثابت** بن ابی الافلح نے تیر مار کر کہا کے اس کو مین ہون بن ابی الافلح پھر عاصم نے اُس کو تلوار ماری تھوڑی جان اُس مین باقی تھی کہ مشرک اُس کو اُس کی ماں سلاقہ بنت سعد کے پاس اُٹھا لے گئے اُس کی ماں نے پوچھا تجھکو کسنے مارا ہے وہ بولا مین نے اتنا سنا ہے کہ تیر مارنیوالا کہتا تھا مین بن ابی الافلح ہون چنانچہ سلاقہ نے نذر مانی کہ مین عاصم کے کاسہ سر مین شراب نوش کرونگی اور قوم کو پلاؤن گی اور جو شخص عاصم کا سر کاٹ لے آوے گا اُس کو سو اونٹ انعام دون گی بعد جہنم نصیب ہونے مسافع کے **کلاب** بن طلحہ بن ابی طلحہ نے نشان اُٹھایا تو اُس کو زبیر بن العوامؓ نے مار گرایا تب **جلاس** بن طلحہ بن ابی طلحہ نے وہ نشان اُٹھایا اُس کو **طلحہ** بن عبید اللہ نے قتل کیا اُس کے بعد **ارطاۃ** بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اپنے ہاتھ مین لیا جس کو شہسوار میدان لافتی یعنی **علیؓ** مرتضی نے جہنم کو روانہ کیا اُس کے بعد **شریح** بن فارظ مشرکون کا نشان بردار ہوا اُسکو بھی کسی نے قتل کیا تو اُس کے بعد **صواب** نے جو بنی عبد الدار کا غلام تھا نشان اُٹھایا تو اُس کو **قزمان** بن حارث منافق نے قتل کیا جس کا ذکر انشاء اللہ آوے گا جب اس قدر نشان بردار مشرکون کے مارے گئے تو اُن کے چھکے چھوٹ گئے وہ بھاگ نکلے ہر چند اُن کی عورتین ڈھول دمامی بجا کر اُن کو ہمت دلاتین اور کوس کوس کر اُن کو بلاتین مگر کون سنتا تھا وہ اپنے دلون مین کہتے تھے جان ہی تو جہان ہی غرض کہ مسلمانون نے اُن کا تعاقب کیا جس کو پایا جان سے مارا اور مشرکون کو اُن کے فرودگاہ سے دور تک بھگا دیا اور پھر کر بھگے ہوئے کافرون کا مال و اسباب لوٹنے لگے اُدھر محافظان کوہ عینین نے کفار کو بھاگتے اور مسلمانون کو اُن کا مال لوٹتے دیکھا اپنی جگہ چھوڑ کر لشکر کی طرف چلے تو عبد اللہ

بن جبیر نے اُن کو بہت کچھ سمجھایا کہ خلاف حکم رسول اللہ صلعم کے نکرو مگر بقول شخصے ؎ بدوزد طمع دیدہ ہوشمند ؛ وہ کب سُنتے تھے سب لوٹ پر ٹوٹ پڑے صرف عبداللہ بن جبیر مع چند تیراندازون کے اپنی جگہ پر قدم جمائے رہے۔ خالد بن الولید مشرکون کا سپہ سالار گھات مین لگا تھا شگاف کوہ عینین کو خالی پا کر اُس طرف سے دھاوا کر دیا اور عبداللہ بن جبیر کو مع اُن کے ہمراہیون کے شہید کیا اور پشت لشکر اسلام سے دفعتاً اگر اسلامی فوج کو درہم برہم کر دیا بھاگے ہوئے کفار بھی مسلمانون پر ٹوٹ پڑے اُس وقت اسلامی لشکر کی حالت پر ہو گیا بعض بھاگ کر مدینے کے قریب جا پہونچے اور کچھ لوگ تھوڑی دیر تک جا کر واپس آئے اور بعض آدمی فوراً سنبھل گئے اور میدان مین قدم جما لیا اور کچھ لوگ وہ تھے جنکو جنبش نہ ہوئی متفرق ہو کر لڑتے مرتے رہے اور کچھ حضرت صلعم کی خدمت مین حاضر رہے اور بعض آنحضرت صلعم کو تلاش کرتے تھے اور آخر وقت مین حاضر آگئے اور جو حضرت صلعم کی خدمت مین رہگئے اُن کی تعداد تیس ۳۰ تک ظاہر کی گئی ہے **صاحب** تلخیص المغازی نے کہا کہ بروز احد ہنگام فرار مسلمانون کے صرف چودہ ۱۴ شخص رسول اللہ صلعم کے حضور مین ثابت قدم رہے سات مہاجرین اور سات انصار تھے۔

مہاجرین ثابت قدم

۱ ابو بکر صدیق ۲ علی مرتضیٰ ۳ عبدالرحمن بن عوف ۴ سعد بن ابی وقاص ۵ طلحہ بن عبیداللہ
۶ ابو عبیدہ بن الجراح ۷ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم۔

انصار ثابت قدم

۱ خباب بن المنذر ۲ ابو دجانہ ۳ عاصم بن ثابت ۴ سہل بن حنیف ۵ اسید بن حضیر ۶ سعد بن
معاذ ۷ حارث بن الصمۃ۔

بعض نے عمر بن الخطاب اور محمد بن مسلمہ کو بھی ثابت قدمون مین لکھا ہے اور بعض کہتے ہین کہ تیس مرد اُس روز رسول اللہ صلعم کے آگے آگے کافرون سے لڑتے تھے اور ہر ایک اُن مین کا کہتا جاتا تھا وجہی دون وجہک ونفسی دون نفسک وعلیک السلام یہ سب یعنے مسلمانون کا جنگ سے بھاگنا اُسی عدول حکمی کا نتیجہ تھا جو کوہ عینین کی حفاظت کی نسبت حضور نے حکم دیا تھا اور نیز جب مشرک اور مسلمان مختلط ہو گئے تو مسلمان آپس مین ایک دوسرے کو مارنے لگے کوئی کسی کو نہین پہچانتا تھا۔

اسید بن حضیرؓ کو ابو بردہ نے زخمی کیا۔ ابو حذیفہ مسلمانون کے ہاتھ سے شہید ہوئے خباب ابن المنذر کو جبار بن صخرؓ نے مجروح کیا۔ آنحضرت صلعم نے یہ ماجرا سنکر فرمایا کہ ضاربیت اور مضروبیت دونون اللہ تعالیٰ کے لیے ہین ضارب اور مضروب دونون مثاب وماجور ہین بالجملہ مسلمانون کا جنگ سے بھاگنا ایک وسوسہ شیطانی تھا جس سے ہر شخص اپنے دل مین خایف و ترسان تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس کا بھی فیصلہ کر دیا ق ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم ان اللہ غفور رحیم سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جب کفار مسلمانون پر بروز احد غالب آئے آنحضرت صلعم کو مین نے نہ دیکھا سخت پریشانی دامنگیر ہوئی مقتولون مین جا کر دیکھا تو وہان نہ پایا دل مین کہا کہ رسول اللہ صلعم کافرون کے مقابلہ سے بھاگنے والے نہ تھے بس ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو آسمان پر اُٹھا لیا اب کوئی تدبیر اس سے بڑھکر نہین کہ کافرون سے لڑکر مر جاؤن چنانچہ تلوار کھینچکر کافرون کے غول مین گھسکر اُن پر حملہ کیا تو وہ لوگ متفرق ہو گئے ناگاہ جمال باکمال حضور انورؐ نے میری آنکھون کو روشن کیا یعنے آپ کو صحیح اور سالم پایا تو مجھے یقین ہوا کہ حق تعالےٰ نے آپ کی حفاظت ملائکہ کے ذریعہ سے کی ہی۔

روایت ہی کہ بوجہ ہزیمت کے آنحضرت صلعم کی طبیعت مکدر تھی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم اپنے بھائیون سے کیون نہین ملے حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لی بلت اسوة بیشک مجھے آپ کے ساتھ اقتدا ہی اتنے مین ایک گروہ کفار کا رسول مکرم صلعم کی طرف متوجہ ہوا تو آپ نے فرمایا اے علیؓ ان کو دیکھو شیر خدا فوراً اُس گروہ پر ٹوٹ پڑے وہ سب منتشر ہو گئے اور بعض اُن مین کے دوزخ کو روانہ ہوئے بعد اُس کے دوسری جماعت پر ضلالت ظاہر ہوئی اس کو بھی قوت بازوئے مصطفےٰ نے مار کر بھگا دیا تو جبرئیلؑ نے آنحضرت صلعم سے حضرت علیؓ کی جوانمردی کی تعریف کی آنحضرت نے فرمایا انہ منی وانا منہ علی مجھ سے ہی اور مین علیؓ سے جبرئیل عم بولے وانا منکما مین تم دونون سے ہون۔

روایت ہی کہ اُسوقت آواز غیبی سنی گئی یعنے کوئی کہنے والا کہتا ہی لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار اس روایت کو بعض اکابر محدثین اور اہل سیر نے اپنی تصانیف مین نقل کیا ہی مگر ذہبی نے میزان الاعتدال مین راوی کی تکذیب وتضعیف کی ہی واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

مؤلف میری دانست مین جسطرح حدیث لولاک مطبوع اور مقبول علماے نامدار ہو چکی ہی اگر لافتی کو بھی صدقنا کہین تو کیا نقص ہی۔

کہتے ہین کہ بروز احد جب مسلمانون کو ہزیمت نے مونہہ دیکھایا چار مشرکون نے رسول اللہ صلعم کے قتل پر بیڑا اٹھایا اور باہم عہد کیا کہ آج آنحضرت صلعم کو قتل کرین ۱ عبد اللہ بن شہاب ۲ عتبہ بن ابی وقاص ۳ ابی بن خلف ۴ ابن قمیہ۔ اور بعض نے عبد اللہ بن حمید اسدی کو بھی انھین ملعونون مین شمار کیا ہی۔

ان سنگدل بت پرستون نے معدن جوہر رسالت پر پتھر برسائے **ابن قمیہ** کا پتھر پیشانی نورانی پر پڑا خون جاری ہو گیا آپ اُسکو ردا مبارک سے پونچھنے لگے اتنے مین **ابن شہاب** کے پتھر نے بازوئے مقدس کو مجروح کیا اور **ابن وقاص** کے پتھر نے دندان مبارک کو شہید کیا پھر **ابن قمیہ** نے تلوار کا وار کیا تو حضور صلعم نے خالی دیا اسی حالت مین آپ کا پاؤن پھسلا تو آپ ایک گڈھے مین گر گئے گھٹنے چھیل گئے مونڈھے کو صدمہ پہونچا خود شریف پھٹ گیا کڑیان رخسار انور مین گھس گئین **ابن قمیہ** عقل کا دشمن سمجھا کہ آفتاب رسالت غار فنا مین ڈوب گیا وہ ملعون بھولا نہ سمایا چیخ اٹھا کہ مین نے محمد صلعم کا کام تمام کر دیا ابلیس سگ زرد برادر شغال ابن قمیہ کی آواز سنکر بھونکنے لگا الا ان محمداً قد قتل اُس کے بھونکنے کی آواز مدینے کی گلی کوچہ مین سنی گئی مدینے مین کہرام مچ گیا حضرت سیدۃ النساؑ وا ابتاہ کہتی ہوئین احد کی طرف دوڑین عایشہ صدیقہؓ کی حالت کچھ اور ہی تھی۔ القصہ جب حضور صلعم گڈھے مین گرے تو بسبب گرانی اسلحہ اور زخمون کے ضعف سے گڈھے سے نکلنے کی طاقت نہ تھی علیؓ مرتضیٰ اور طلحہ بن عبید اللہ وہان حاضر تھے طلحہ گڈھے مین کودے اور بیٹھ گئے حضور نے پائے مبارک طلحہ کے کندھے پر رکھا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اوپر سے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اوپر آ گئے اتنے مین **ابی بن خلف** اپنا گھوڑا کوداتا ہوا آپ کی طرف لپکا تو حضور صلعم نے اُسی حالت مجروحی مین بڑھکر ایسی برچھی ماری کہ وہ مردود گھوڑے سے گر گیا اُسکی پسلی ٹوٹ گئی وہ اُسی صدمہ سے واصل بجہنم ہوا مشرک اُس ناخلف کی طرف متوجہ ہوئے اُنکے حملون مین سستی معلوم ہوئی تو حضور صلعم مع اصحاب کرام پہاڑ کی گھاٹی کی طرف روانہ ہوئے اُسوقت حضور صلعم دو زرہ پہنے تھے اُس بوجھ کے وجہ سے اور نیز ایک بڑا پتھر راہ مین پڑا تھا گھاٹی پر چڑھنے مین تامل ہوا تو فوراً طلحہ بن عبید اللہ بیٹھ گئے حضور صلعم قدم شریف اُنکے کندھے پر رکھکر گھاٹی پر چڑھ گئے اُسوقت آپ نے فرمایا کہ طلحہؓ نے اپنے اوپر جنت واجب کر لیا۔

ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حضور صلعم کے رخسار مبارک سے خود کی کڑیان اپنے اگلے دانتونسے

پکڑکر نکالین مگر اُن کے دونون اگلے دانت اُکھڑ گئے اسی وجہ سے ابو عبیدہ کو لوگ اہتم کہا کرتے تھے۔

روایت ہی کہ ابن قمہ نے جب آنحضرت صلعم پر تلوار کا وار کیا یا کہ مالک بن زہیر جشمی نے تیر مارا تو طلحہ نے اُس کو اپنے ہاتھ پر لیا اُسی کے صدمہ سے طلحہ کی دو انگلیان بیکار ہو گئین۔

جب آنحضرت صلعم مجروح ہوے عبد اللہ بن حمید اسدی گھوڑا کوداتا کہہ رہا تھا کہ محمد کو مجھے دکھا دو مین مارا جاؤن یا اُسکو قتل کرون اتنے مین ابو دجانہ انصاری نے اُسکو آڑے ہاتھ جا لیا اور ایک ہی وار مین اُسکو جہنم کا راستہ بتا دیا۔

جب آنحضرت صلعم پہاڑی پر چڑھ گئے قریش کی عورتین میدان خالی دیکھکر شہداے اسلام کی لاشون پر آئین اور اکثر شہیدون کا پیٹ پھاڑا کلیجے اُن کے نکالے کان ناک کاٹ کر ڈورون مین پرو دیا اور اُن کو بجائے گلوبند اور بازوبند کے استعمال مین لے آئین ہند دختر عتبہ ابو سفیان بن حرب کی جورو نے جو کچھ سیدنا حمزہ رضہ کی لاش کے ساتھ برتاؤ کیا ہی وہ انشاء اللہ آگے آوے گا۔

ادھر ابو سفیان بن حرب مع اپنی فوج کے گھاٹی کی طرف آیا اور پوچھا کہ محمد صلعم۔ ابو بکر رضہ۔ عمر رضہ زندہ ہین حضرت عمر رضہ نے باشارہ حضور پر نور اُسکا جواب دیا کہ ہان۔ اور بعض راوی کہتے ہین کہ حضرت عمر رضہ نے اُسکا مقابلہ کیا اُس کے دل مین منجانب اللہ ایسا رعب پڑ گیا کہ وہ بزدلا صولت فاروقی کا مقابلہ نکر سکا مع اپنی جماعت کے پیچھے کو ہٹا اور یہ کہتا چلا کہ سال آیندہ مین ہمارا تمھارا مقابلہ ہوگا حضور صلعم کے اشارہ سے اُس کا جواب دیا گیا بہتر ہی۔

شاید کوئی ضعیف الاعتقاد معترض ہو کہ جناب رسالتمآب صلعم تو محبوب آلہی تھے پس اعلاء کلمۃ اللہ مین کوشش کرنے کی حالت مین آپ کے لئے ایسی تکلیف اور ایذا کیونکر روا رکھی گئی **جواب** مصیبت و [illegible] کو دکھانا اور بلاؤن مین پڑجانا سنت انبیاء علیہم السلام ہی آدم عم سے عیسی عم تک جتنے انبیا اور رسل علیہم السلام ہوے وہ سب بلا او مصیبت مین پڑ گئے تو اللہ تعالے نے اُن کو اُن بلاؤن سے نجات دی۔

آدم علیہ السلام اور حوا کا بہشت سے نکالا جانا اور دونون مین تفرقہ پڑنا اور زمانہ دراز تک اُن دونون کا گریہ وزاری کرنا آدم عم عدم سے وجود مین نہ آئے تھے کہ فرشتون نے آپ کی نسبت زبان طعن کھولی اور کہا اتجعل فیہما من یفسد فیہما ویسفک الدماء۔

نوح علیہ السلام کا کئی [illegible] اپنی قوم کو ہدایت کرنا اور قوم کا نہ ماننا بلکہ برعکس اُس کے قوم کا نوح علیہ السلام کو طرح طرح کی تکلیفین دینا آخر نوح کی دعا سے قوم کا غرق ہونا۔

ابراہیم علیہ السلام کا آگ مین ڈالا جانا اور جلاوطن ہونا۔

اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کا حکم ہونا اور ابراہیم علیہ السلام کا اُس حکم کی تعمیل کرنا اور اسمٰعیل کا امتثال امر الٰہی پر راضی ہونا۔

یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کا فراق اور یعقوب علیہ السلام کا بیت الاحزان مین بیٹھ کر رونا اور روتے رونے اُن کی آنکھون کا سفید ہو جانا۔

یوسف کا کوئین مین ڈالا جانا پھر تھوڑی قیمت پر بکنا اور عزیز مصر کی غلامی مین داخل ہونا زلیخا کا عاشق ہونا اور محبس مین قید ہونا۔

یونس علیہ السلام کو مچھلی کا نگل جانا اور بعد مدت دراز کے مچھلی کے پیٹ سے نکلنا۔

ایوب علیہ السلام کے جسم مین کیڑون کا پیدا ہونا اور اپنے اہل سے دور رہنا۔

زکریا۔ علیہ السلام کے سر پر آرہ کا چلنا اور اُنکا مارا جانا۔

یحیٰی علیہ السلام کا سر کاٹا جانا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پاؤن پر لوہے کی کیلین ٹھوکی جانا پھر سولی پر چڑھایا جانا اور خدا کا اُن کو اُٹھا لینا۔

یاد کرو یہ سب کیسی مصیبتین ہین جو اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیون کے لیئے روا رکھین اُس پر بھی وہ وہ صابر و شاکر رہے ایسی ہی روز احد کی مصیبت ہی جو آنحضرت صلعم پر گذری اور آپ نے اُس پر صبر فرمایا ایک مصیبت شہادت کی باقی رہی تھی کہ وہ بذریعہ آپکے جگر گوشہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے پوری ہو گئی اور یہ امر ظاہر ہی کہ جو اوصاف دیگر انبیا علیہم السلام مین علیحدہ علیحدہ تھے وہ مجموعۃً آنحضرت صلعم کو عطا ہوئے اور خصائص ذاتی آپ کے آپ کو دیگر انبیا علیہم السلام سے ممتاز کرتے ہین جس کی تفصیل لائق بحال اس مختصر کے نہین۔

ذکر بی بی نسیبہ کی شجاعت کا

نسیبہ بفتح نون و کسر سین بے نقطہ و سکون یاء مثناۃ تحتانیہ و فتح باء موحدہ اور آخر مین تاء تانیث بنت کعب بن عمرو انصاریہ مازنیہ خزرجیہ ہین کنیت آپ کی ام عمارہ ہی بیعت عقبہ مین مع اپنے شوہر زید بن عاصم اور دونون بیٹون ۱ حبیب ۲ عبد اللہ کے حاضر تھین اور شرف بیعت سے مشرف ہوئین غزوہ احد مین بھی مع اپنے شوہر اور دونون بیٹون کے حاضر تھین پہلے تو آپ غازیون کو پانی پلاتین اور زخمیون کے مرہم پٹی کرتی تھین جب مسلمانون کو ہزیمت نے مونھ دکھایا رسول اللہ صلعم کے قریب آکر کافرون سے لڑنے لگین تلوار اور تیرون سے کافرون کو پیچھے

بتائین نسیبہ کے جسم پر بارہ زخم لگے تھے پھر بھی وہ آنحضرت صلعم پر اپنی جان قربان کرتی تھین ایک شخص ڈھال لئے بھاگا جاتا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے شخص ڈھال کسی لڑنے والے کو دیدے اُس نے ڈھال زمین پر ڈالدی بی بی نسیبہ نے ڈھال اُٹھالی اور آنحضرت صلعم پر اُس سے آڑ کرنے لگین۔ ایک کافر سوار نے بی بی نسیبہ پر تلوار سے وار کیا نسیبہ نے اُس کا وار ڈھال پر لیا اُس کو وار نہ لینے دیا مارے تلوارون کے اُس کے گھوڑے کے پانون کاٹ دئے رسول اللہ صلعم نے نسیبہ کے بیٹے عبد اللہ کو پکار کر فرمایا کہ اے عبد اللہ اپنی مان کی مدد کر عبد اللہ نے بڑھکر ایک ہی ہاتھ مین اُس سوار کو واصل بجہنم کیا۔ ایک دوسرا مشرک آیا اور عبد اللہ پسر نسیبہ کا بایان بازو زخمی کرتا ہوا نکل گیا بی بی نسیبہ فوراً اپنے بیٹے کے زخم پر پٹی باندہ کر کہنے لگین بیٹا اُٹھو اور دشمنون سے لڑو اُنکو قتل کرو اتنے مین پھر وہی مشرک پھرا تو آنحضرت صلعم نے نسیبہ سے فرمایا وہ تیرے بیٹے کا زخمی کرنے والا آتا ہے بی بی نسیبہ نے جھپٹ کر اُس کو ایک ہی وار مین ڈھیر کردیا آنحضرت صلعم نے یہ حال دیکھکر تبسم فرمایا کہ آپ کی باچھین کھل گئین اور نسیبہ سے فرمایا تو نے اچھا بدلہ لیا اور تیرے شوہر اور تیرے بیٹے کا انتقام بہتر ہی نسیبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ مین اپنے گھر والون کے ساتھ بہشت مین رہون آنحضرت صلعم نے دست دعا بلند کرکے فرمایا اللھم اجعلھم رفقائی فی الجنة بی بی نسیبہ بولین کہ اس کے بعد جو مصیبت کہ دنیا مین مجھ پر پڑے کچھ اندیشہ نہین ہی۔

مسیلمہ کذاب بڑا کافر اور دشمن اسلام تھا اُس نے حبیب پسر نسیبہ کو قتل کیا تو آپ نے کہا کہ مسیلمہ کے نزدیک مرونگی یا اُسکو قتل کرون گی اور بعض کہتے ہین کہ نسیبہ نے نذر مانی تھی کہ جب تک مسیلمہ قتل ہوگا مین اپنے بدن پر پانی نہ ڈالون گی جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین یمامہ پر فوج کشی ہوئی نسیبہ مع اپنے فرزند عبد اللہ کے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ مین شریک ہوئین اُسی لڑائی مین آپ کا ہاتھ کٹ گیا اور مسیلمہ ملعون کے مارے جانے سے بہت خوش ہوئین ؎ نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد۔

جب ابوسفیان بن حرب نے لڑائی سے واپس ہوکر اپنے لشکر کو مکے جانے کا حکم دیا آنحضرت صلعم نے علی مرتضیٰ یا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو فرمایا دیکھو یہ لوگ کس طرف کو جاتے ہین اگر اونٹون پر سوار ہین اور گھوڑے کوتل ہین تو جاننا چاہئے کہ مکے کو جاتے ہین اور اگر گھوڑون پر سوار ہین اور اونٹ اُن کے خالی ہین تو معلوم کرنا چاہئے کہ وہ مدینہ کا قصد رکھتے ہین چنانچہ علی مرتضیٰ یا دونون صاحب رضی اللہ عنہما واپس آئے اور آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ وہ لوگ مکے کو چلے گئے اسباب سے آنحضرت صلعم کا دل مطمئن ہوا۔

جب کفار کے واپس جانے سے مسلمانون کو اطمینان حاصل ہوا سب لوگ میدان جنگ مین آئے اور اپنے اپنے کشتون اور زخمیون کو تلاش کرنے لگے آنحضرت صلعم نے فرمایا ما فعل عمی حمزہ ما فعل عمی حمزہ میرے چچا جان حمزہ کا کیا حال ہی اُن کو مین نہین دیکھتا ہون۔

حضرت مرتضیٰ علیؓ اُن کو تلاش کرنے لگے دیکھا کہ وہ شہید ہو گئے۔ زار و نالان واپس آکر آنحضرت صلعم کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس اُٹھکر آئے اور حضرت حمزہؓ کے سرہانے کھڑے ہوئے دیکھا کہ وہ شہید اور مثلہ پڑے ہین آپ کو نہایت رنج ہوا ایسی رقت طاری ہوئی کہ آپ اُس کو ضبط نکر سکے پھر صبر فرمایا اور حمزہؓ کے لیے دعائے مغفرت کی اتنے مین بی بی صفیہ آپ کی پھوپھی اور حمزہؓ کی بہن آتی ہوئین دور سے دیکھائی دین آنحضرت صلعم نے زبیرؓ بن العوام سے فرمایا کہ اپنی والدہ کو واپس جانے دو کہ وہ اپنے بھائی کا یہ حال نہ دیکھے شاید اُسکو برداشت نہو زبیرؓ دوڑے اور کہا امان تم کہان جاتی ہو رسول اللہ صلعم کی مرضی ہی کہ تم واپس چلی جاؤ صفیہ بولین کہ اے فرزند مین نے سنا ہی کہ میرے بھائی حمزہ کو کافرون نے شہید کر کے مثلہ کیا ہی اور مجھکو بخوبی معلوم ہی کہ یہ محنت اور بلا اُس کو محض بطلب رضاء الٰہی پیش آئی ہی مجھے امید ہی کہ اللہ تعالے مجھکو صبر عطا فرمائے اور یہ مصیبت جو میرے بھائی کو پہونچی بمقابلہ رضاء الٰہی تھوڑی ہی۔ اپنی والدہ کی بات سنکر زبیرؓ واپس آئے اور آنحضرت صلعم سے اُن کی باتین ظاہر کین آنحضرت صلعم نے صفیہ کو آنے کی اجازت دی وہ آئین اور اپنے بھائی کی نعش کو دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور حمزہؓ کے لیے دعائے مغفرت کی مگر رونا ضبط نکر سکین رسول اللہ صلعم اُن کو روتا دیکھکر رونے لگے سیدہ فاطمہ زہراؓ بھی رونے لگین آنحضرت صلعم نے فرمایا اے چچا میرے اس مصیبت کے مانند ہرگز مصیبت زدہ نہونگا اور صفیہ اور فاطمہ زہرا سے فرمایا تمکو بشارت ہو جبرئیل عم آئے ہین وہ کہتے ہین کہ حمزہؓ بن عبد المطلب کو درمیان ہفت آسمان کے اسد اللہ و اسد الرسول لکھا ہی۔

ذکر غسل و نماز و دفن شہداء احد کا

باتفاق اہل حدیث اور ارباب سیر اور سائر علما کے ثابت ہی کہ احد کے شہیدون کو غسل نہین دیا گیا اور انھین کپڑون خون آلودہ مین دفن کئے گئے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالے شہیدون کو اُٹھاوے گا اور خون اُن کے زخمون سے جاری ہوگا مگر نماز جنازہ شہدا مین اختلاف ہی۔

ائمہ محدثین کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے شہدائے احد کے جنازہ کی نماز نہین پڑھی شافعیہ

اسی روایت کو ترجیح دیکر کہتے ہین کہ شہید کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے۔

بعض محدثین اور اہل سیر کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے شہداے احد کے جنازے کی نماز پڑھی ہی پہلے حمزہ بن عبد المطلب کے جنازے کی نماز ادا کی بعد ازان جس کا جنازہ لے آتے تھے حمزہؓ کے سامنے رکھتے اور آنحضرت صلعم اُس کی نماز پڑھتے تا اینکہ اُس روز ستر نمازین حمزہ پر پڑھین حنفیہ اسی روایت کو ترجیح دیکر کہتے ہین کہ شہیدون پر نماز پڑھنی چاہیے اور آنحضرت صلعم نے بروز دفن شہدا حکم کیا کہ سب شہیدون کو احد کے میدان مین دفن کرین جابرؓ اپنے والد عبداللہ کی نعش مدینے کو لے گئے تھے اُن کو حکم دیا کہ واپس لاوین اور یہ بھی حکم دیا کہ جو لوگ زندگی مین باخود باہم محبت رکھتے رہے ہون اُن کو ایک ہی قبر مین دفن کرین ازانجملہ حمزہؓ کو عبداللہ بن جحش کے ساتھ ایک قبر مین دفن کیا اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو عمرو بن الجموح کے ساتھ ایک قبر مین اور خارجہ بن زید کو سعد بن الربیع کے ساتھ ایک قبر مین اور نعمان بن مالک اور عبیدہ بن الحسحاس اور مجذر بن زیاد تینون کو ایک قبر مین دفن کیا اور فرمایا جو شخص قرآن خوب پڑھا ہو اُس کو لحد کے نزدیک رکھو۔

شہیدون کو دفن کرکے مدینے کو واپس آنا آنحضرت صلعم کا

دن ڈھلے آنحضرت صلعم نے مدینہ سکینہ کو قدوم مبارک سے رونق بخشی جس قبیلہ پر آپ کا گذر ہوتا اُس کے مرد عورت پیشوائی کرتے اور آپ کے صحیح و سالم تشریف لانے کا شکریہ خداوند کریم کی بارگاہ مین ادا کرتے اور کہتے تھے ہر مصیبت بمقابلہ درستی آپ کے آسان اور کم ہی۔ جب رسول اللہ صلعم بنی اشہل کے محلہ مین پہونچے تو کبشہ بنت رافع بن عبید انصاریہ خدریہ والدہ سعد بن معاذ اپنے گھر سے نکل کر آنحضرت صلعم کی طرف دوڑین آنحضرت صلعم گھوڑے پر سوار تھے اور سعد بن معاذ آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑے تھے اُنھون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میری مان آپ کی خدمت مین آتی ہی آپ نے فرمایا مرحبا بہا کبشہ جب حضرت کے نزدیک آئین اور آپ کے دیدار مبارک سے مشرف ہو کر کہنے لگین یا رسول اللہ صلعم آپ کو مین نے صحیح و سالم پایا تو ہر ایک مصیبت کا گھونٹ نکل جانا مجھے آسان ہو گیا رسول اللہ صلعم نے کبشہ کے فرزند عمرو بن معاذ کی تعزیت کر کے فرمایا اے ام سعد تجھے بشارت دیتا ہون اور تو اپنے قبیلہ والون کو بشارت دے کہ تم لوگون کے شہیدون کو اُن کے قبیلہ والون کے حق مین شفاعت مقرر ہوئی ہی یعنے اُن کی شفاعت اُن کے قبیلہ والون کے حق مین پذیرا ہو گی کبشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم جب کہ اُن شہیدون کا مآل کار اور رفاہیت کا حال معلوم ہوا تو مین اپنی

ہون اور یہ بشارت بجائے خود تہنیت ہی نہ تعزیت پھر کبشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم جو لوگ بچ رہے ہین اُن کے لئے دعا فرمایئے آپنے فرمایا اللہم اذہب حزن قلوبہم و اجر مصیبتہم۔

روایت ہی کہ جب مصیبت زدگان مدینہ آنحضرت صلعم کی پیشوائی کو شہر سے باہر آئے اُنکے ہمراہ فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا بھی تھوڑا سا شیر و خرما اپنے والد کے لئے لے آئین تھین کہ شاید میرا باپ پیاسا بھوکا ہوگا تو یہ شیر و خرما تناول کرے گا بیچاری فاطمہ بنت حمزہؓ کو معلوم نہ تھی کہ حمزہؓ پہلے ہی شربت شہادت نوش فرما چکے ہین۔ غرض فاطمہ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کا لشکر جوق جوق آرہا ہی اِدھر اُدھر دیکھنے لگین تو اپنے باپ حمزہؓ کو نہ دیکھا صدیقؓ اکبر کو دیکھا اُن سے دریافت کیا میرا باپ کہان ہی ان لشکریون مین اپنے باپ کو نہین دیکھتی صدیقؓ کے دل مین سوزش پیدا ہوئی آنکھین بھر آئین فاطمہؓ سے کہا اب رسول اللہ صلعم آیا چاہتے ہین جب رسول اللہ کی سواری آئی آپ کے ہمراہیون مین بھی اپنے والد کو فاطمہؓ نے نہ پایا تو دوڑکر آنحضرت صلعم کے گھوڑے کی باگ پکڑکر کہنے لگین یا رسول اللہ صلعم میرا باپ کہان ہی آپ نے فرمایا کہ مین تیرا باپ ہون فاطمہ نے کہا اس بات سے خون کی بو آتی ہی یہ کہکر رونے لگین فاطمہ کے رونے کی برداشت نہو سکی سارے صحابہ جو حضور کی جلو مین تھے رونے لگے بعد ازان فاطمہ بنت حمزہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ کی شہادت کی کیفیت بیان فرمایئے آپ نے فرمایا اگر اُس کی کیفیت مفصل مین بیان کرون تو تیرا دل اُس کی برداشت نکر سکیگا یہ سنکر فاطمہ بڑے جوش و خروش سے رونے لگین اُسوقت آنحضرت صلعم کے گوش حق نیوش نے ایک آواز سنی اوپر دیکھا تو حمزہ کی شکل نظر آئی وہ کہتے تھے یا رسول اللہ میری فاطمہ کو اچھی طرح رکھئے گا اور اُس یتیم غریب کے حال پر شفقت اور التفات رہے آپ نے فرمایا مین نے اُس کو اپنی فرزندی مین لے لیا اسکے بعد غیب سے ندا ہوئی کہ اے محمدؐ جیسا کہ آپ نے دختر حمزہؓ کو اپنی فرزندی مین لیا ہمارے لطف و رحمت نے آپ کے امتیان عاصی کو آغوش مغفرت مین اُٹھا لیا و لسوف یعطیک ربک فترضی۔

قزمان بن الحارث منافق حلیف انصار بنی ظفر جس کی اصلیت معلوم نہین نہ اُس کے کوئی اولاد تھی بقول شخصے نہ اُس کے جورو نہ جاتا کس سے لگاوے ناتا قلندرانہ بنی ظفر کے درمیان بسر کرتا اور اُن کے اہل و عیال کا حافظ اور دوست اور اپنی ذاتی بہادری مین مشہور تھا بروز احد جب بنی ظفر لشکر ظفر پیکر کے ہمراہ چلے عورتون نے قزمان کو لعنت ملامت کی اور کہنے لگین کہ مرد لوگ تو لڑنے کو گئے تو گھر مین رہکر کیا چرخہ کاتے گا عورتون کا طعنہ سنکر قزمان کو بھی جوش

آگیا بنی ظفر کے ساتھ ہو لیا اور مشرکون سے سخت جنگ کی اُسی کی نسبت مخبر صادق نے فرمایا ہے ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر۔

مروی ہے کہ احد کے روز جب قزمان آگے بڑھا اور مشرکون پر سختی کرنے لگا مشرکون کے غول سے خالدؓ بن الاعلم اُس کے سامنے آیا دونون آپس مین حملہ آور ہوئے ایک دوسرے پر تلوار کا وار کرتے تھے کہ خالد بن الولید کا گذر وہان پر ہوا خالد بن الولید نے قزمان پر نیزے کا وار کیا وہ بے ٹھکانے لگا مگر خالد بن الولید نے خیال کیا کہ مین نے قزمان کو مار لیا یہ سمجھکر خالد بن الولید وہان سے چلتے ہوئے تو قزمان اور خالد بن الاعلم پھر لڑنے لگے اتفاقاً عمرو بن العاص آپہونچا اور قزمان پر نیزہ چلایا اُس کا نیزہ بھی کارگر ہوا اتنے مین قزمان نے خالد بن الاعلم کو قتل کر دیا۔

روایت ہے کہ قزمان تلوار لئے ہوئے مشرکون کی صف مین گھس جاتا لوگ خیال کرتے کہ وہ مارا گیا مگر قزمان مشرکون سے لڑبھڑ کر صف سے نکل آتا اور کہتا کہ مین ظفری کا لڑکا ہون غرض اُس کی اس کلمہ سے بنی ظفر کی شجاعت کو ظاہر کرنی تھی چنانچہ قزمان نے چھ سات مشرکون کو قتل کیا اور خود بھی زخمون سے چور ہو گیا زمین پر گر گیا قتادہ بن النعمانؓ اُس کے پاس آئے اور کہا اے ابو الغیداق تیرا کیا حال ہے قزمان بولا یا لبیک اے کاش تو میری جگہہ ہوتا تو تجھے معلوم ہوتا قتادہ نے کہا تجھکو شہادت مبارک ہو قزمان بدنصیب بولا اے ابو عمرو مین دین کے لئے نہین لڑا بلکہ اس نظر سے لڑا ہون کہ مکے والے قریش اگر فتحیاب ہونگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ اور ہماری املاک خراب کرین گے۔ جب قزمان کے لڑنے اور زخمی ہونے کا ذکر رسول اکرم صلعم کے حضور مین ہوا تو آپنے فرمایا انہ من اھل النار بیشک وہ اہل جہنم سے ہے اس کے سوا جب کبھی قزمان کی شجاعت کا ذکر حضور صلعم کے روبرو ہوتا تو آپ فرماتے کہ وہ جہنمی ہے چنانچہ جب قزمان کو زخمون کی کثرت اور شدت نے سخت تکلیف دی تو اُس نے خود کشی کی خسر الدنیا والاخرۃ ذالک خسران مبین۔

بعد جنگ احد حضور صلعم مع لشکر اسلام مدینہ منورہ کو واپس تشریف لے آئے اور آٹھوین شوال روز اتوار سن تین ہجری کو بعد نماز فجر بلالؓ کو ارشاد فرمایا کہ جان نثاران اسلام کو یہ حکم سنا دو کہ دشمنون کے تعاقب کے لئے طیار ہو جائین مگر جو اشخاص کل کی لڑائی مین حاضر نہ تھے وہ آج بھی نہ جائین صحابہ کرامؓ تھکے ماندے زخمون سے چوٹیان باندھے بلال کی آواز سنتے ہی لبیک لبیک پکارتے در دولت رسالت پر حاضر ہوئے جناب رسالتمآب نے مع اُن جان بازون کے حمراء الاسد تک کفار نابکار کا تعاقب فرمایا کفار روباہ شعار تو پہلے ہی فقرو کے گھوڑے پر سوار ہو کر رفو چکر ہو گئے

سکتے مگر تو بھی حمراء الاسد مین دو شکار مسلمانون کے ہاتھ لگے (دو کافر گرفتار ہوئے) ۱ معاویہ بن المغیرہ بن امیہ ۲ ابو عزہ شاعر **معاویہ بن المغیرہ** کے لیے حضرت عثمان ذوالنورین نے سفارش کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مین تمھاری سفارش سے معاویہ کی جان کی امان دیتا ہون بشرطیکہ وہ تین دن سے زیادہ مدینے مین نرہے کاش وہ بعد تین روز کے مدینے مین دیکھائی دیگا تو اپنی جان سے ہاتھ دہووے گا چنانچہ تین روز گذر گئے وہ مدینے سے باہر نکلا لیکن چھپ رہا آنحضرت صلعم کو حال معلوم ہوا تو آپ نے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر کو فرمایا کہ معاویہ بن المغیرہ فلان مقام مین ہی اُس کو قتل کرواؤ اُن دونون نے اُسی مقام مین جاکر معاویہ بن المغیرہ کو حسب الحکم قضا شیم قتل کیا۔

ابو عزہ شاعر (عمرو بن عبداللہ مشرکون کا بھاٹ) جس کا ذکر مختصر جنگ بدر کے قیدیون مین ہوچکا ہی آنحضرت صلعم نے اُس کو بلا اخذ فدیہ بشرطیکہ بار دیگر مشرکون کے ساتھ بمقابلہ اسلام نہ آوے رہا فرمایا تھا جب مشرکون نے احد کی چڑھائی پر آمادگی ظاہر کی تو ابو عزہ نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کیا تب صفوان بن امیہ اُس کے پاس آیا اور کہا تو بھی ہمارے ساتھ چل اور نہین تو صرف زبان ہی سے ہماری مدد کرنا ابو عزہ نے کہا کہ ابھی کل کی بات ہی کہ (جنگ بدر مین) محمد نے میرے اوپر احسان کر کے مجھکو چھوڑ دیا ہی آج کیونکر اُن کی لڑائی مین جا سکتا ہون صفوان نے کہا کہ تو ہمارے ساتھ چل ایسی باتون کا خیال نکر اگر اس سفر سے ہم لوگ واپس آئے تو اس قدر مال تجھکو دینگے کہ تو نہال اور مالا مال ہو جائیگا اور کبھی تجھکو دریوزہ گری کرنی نہوگی اور مبادا تو مارا گیا تو ہم لوگ تیری اولاد کو اپنی اولاد مین شامل کرینگے الغرض صفوان نے ابو عزہ کو ایسی پٹی پڑھائی کہ وہ اقرار جو رسول مکرم صلعم کے حضور مین کیا تھا کلیۃً فراموش کر کے صفوان کے دام ابلہ فریبی مین پھنس گیا اور مشرکون کے ساتھ چلنے پر سر کے بل آمادہ ہو گیا پھر کیا کہنا تھا مشرکان قریش کی مراد پوری ہوئی سب نے مشورہ کر کے چار شخص تیز زبان سحر بیان انتخاب کیے جو قبائل عرب مین جاکر گروہ جمع کرین ۱ عمرو بن العاص ۲ ہبیرۃ بن ابی وہب ۳ عبداللہ بن ربیعہ ۴ ابو عزہ شاعر جمحی۔ چنانچہ یہ چارون زبان دراز ہر چہار طرف پھیل پڑے اور اپنی خوش بیانی چرب زبانی سے ایک بڑی بھاری فوج یکجا کر دی۔ جب ابو عزہ مذکور جناب سرور کائنات صلعم کے روبرو پیش کیا گیا تو بہت رویا گڑگڑایا اور عرض کیا کہ ایک مرتبہ حضور میرے اوپر احسان کرین مجھکو چھوڑ دین آپ نے فرمایا لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین مسلمان ایک سوراخ سے دو مرتبہ کاٹا نہین جاتا ایک چیز سے دوبارہ دھوکھا نہین کھاتا تو مکے جاکر مقام حجر مین بیٹھ کر ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرے گا مونچھون پر تاؤ دیکر کہنے لگا کہ مینے

حمزہ کو دوبارہ دہو کہا دیا یہ ہوگا بعدہ آپنے عاصم ابن ثابت کو حکم دیا انھون نے اُسکا کام تمام کیا اور جہنم کا راستہ بتا دیا۔

امام المورخین۔ محمد بن عمر الواقدی المدنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المغازی مین بروایت سعید بن المسیب لکھا ہی کہ غزوہ احد مین ستتر انصار شہید ہوئے اور یہ کہ مجاہد کی روایت ہی کہ اُن شہیدون مین چار قریش تھے باقی انصار وہب بن قابوس مزنی اور اُنکا بھتیجہ حارث بن عقبہ قابوس اور دونون بیٹے ہبیب (مصعب) کے عبداللہ وعبدالرحمن ملاکر سب چوہتر تھے اور یہ تعداد مجمع علیہ ہی اور بعض کہتے ہین کہ قریش سے پانچ شخص تھے۔

اس کتاب کے مشہد ہذا مین شہدائے احد کا ذکر تین تذکرون اور ایک ذیل مین لکھا جاتا ہی۔

پہلا تذکرہ۔ شہدائے مہاجرین کے ذکر مین۔

دوسرا تذکرہ۔ شہدائے انصار خزرج کے ذکر مین۔

تیسرا تذکرہ۔ شہدائے انصار اوس کے ذکر مین۔

ذیل۔ اُن شہیدون کے ذکر مین جو مہاجرین اور دونون قبیلہ انصار سے علیحدہ تھے مگر نصرت اسلام مین اپنی جانین قربان کردین

پہلا تذکرہ شہدائے مہاجرین قریش کے ذکر مین

ازانجملہ مہاجرین بنی ہاشم سے **سیدنا حمزہ** بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف القرشی الہاشمی ہین **حمزہ** (بفتح حائے غیر منقوطہ وسکون میم وفتح زائے منقوطہ اور آخر تائے تانیث) **ابوعمارہ** (بضم عین غیر منقوطہ) آپ کے کنیت ہی **عبدالمطلب** بضم میم وفتح طائے غیر منقوطہ مشددہ وکسر لام اور آخر بائے موحدہ نام آپکا شیبۃ الحمد یا عامر تھا مطلب آپ کے چچا کا نام ہی شیبۃ الحمد کا عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہونے کی دو وجہ ارباب سیر نے بیان کین ہین ۱ شیبۃ الحمد اپنے والد ہاشم کی وفات کے وقت اپنے ننہال مین بمقام مدینہ تھے ہاشم نے بوقت وفات اپنے بڑے بھائی مطلب سے وصیت کہا تھا ادرک عبدک بیثرب اسی سے شیبہ بنام عبدالمطلب مشہور ہوگئے ۲ جب مطلب شیبۃ الحمد کو مدینہ سے اپنے پیچھے سوار کرکے مکے مین لے آئے تو مکے والون نے مطلب سے پوچھا کہ تمھارا ردیف کون ہی مطلب نے اس خیال سے کہ شیبۃ الحمد کے کپڑے سفری میلے کچیلے تھے یعنی چکنین تھین پوچھنے والون کے جواب مین ھو عبدی کہا اسلیے اُنکو مکے والے عبدالمطلب کہنے لگے سیدنا حمزہ رسول مکرم صلعم کے چچا اور برادر رضاعی اور خالہ زاد بھائی ہین۔ یعنے عبداللہ والد رسول اللہ صلعم اور حمزہ دونون عبدالمطلب کے فرزند ہین اور ثویبہ کنیز ابولہب نے

دونون صاحبون یعنے آنحضرت اور حمزہؓ کو دودھ پلایا۔

سیدنا حمزہ کی والدہ ہالہ بنت اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ اور رسول اللہ صلعم کی والدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ چچیری بہنین ہین سیدنا حمزہ دو خواہ تین برس آنحضرت صلعم سے عمر مین بڑے تھے۔ بعثت کے دوسرے یا پانچوین یا چھٹوین سال مین بعد دخول دار الارقم آپ مشرف باسلام ہوئے چھٹوین سال مین آپکا مسلمان ہونا متفق علیہ ہے۔ آپ کے اسلام قبول کرنیکا حال یہ ہے کہ ایک روز ابو جہل ملعون نے آنحضرت صلعم کو سخت تکلیف دی اور بدزبانی سے پیش آیا آنحضرت صلعم نے برداشت کی اُسکو کچھ نہ کہا اُسوقت حمزہؓ شکار افگنی کو کہین گئے تھے جب واپس آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگے عبد اللہ بن جدعان کی لونڈی نے ابو جہل کی حرکت ناشایستہ کی کیفیت مفصل گوش گذار کردی حمزہؓ اُسکی بات سنتے ہی آگ بھبوکا ہوگئے اور اپنی کمان کاندھے پر رکھکر کعبہ سے ابو جہل کے مکانکو گئے ابو جہل اپنے یارون کے ساتھ مجلس مین بیٹھا گپ اڑا رہا تھا حمزہ نے جاتے ہی کمان اُسکے سر پر اس زور سے ماری کہ اُسکا سر زخمی ہوا اور خون جاری ہوگیا اور اُس ملعون سے کہا تو میرے بھتیجے محمدؐ کو ستاتا ہے تو نہین جانتا کہ مین اُسکے دین پر ہون یہ حال دیکھکر ساری محفل دنگ ہوگئی کسی سے کچھ نہ بنی اسکے بعد ہی حمزہ آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے آنحضرت کو آپ کے مسلمان ہونے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی اسلام قوی ہوا کفار کے دلون پر رعب اسلام چھا گیا اپنا سا موہنہ لیکر رہگئے۔ سیدنا حمزہؓ حسب الحکم رسول اللہ صلعم مدینے کو ہجرت کر گئے اور زید بن حارثہ سے بھائی چارہ کرلیا اور کئی سریون مین سردار ہوکر بھیجے گئے اور جنگ بدر مین شیبہ بن ربیعہ کو قتل کیا اور خود بھی زخمی ہوئے۔

جبیر بن مطعم کا چچا طعیمہ بن عدی اور ہند زوجہ ابو سفیان کا باپ عتبہ اور حارث بن عامر جنگ بدر مین مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے چنانچہ جبیر بن مطعم اور ہند بنت عتبہ اور دختر حارث نے اپنے اقارب کے عوض مین آنحضرت صلعم اور حمزہ اور علی رضی اللہ عنہما کے قتل کرنے کے لئے وحشی غلام کو جو ایک شخص بڑا ہتھ چھٹ اور نیزہ باز تھا کہا اور وعدہ کیا کہ اس کام کے صلہ مین تجھکو خط آزادی اور زر زیور ملیگا مروی ہے کہ وحشی بن حرب حبشی دختر حارث بن عامر بن نوفل یا جبیر بن مطعم بن عدی یا طعیمہ بن عدی کا غلام لاخیر کا مصداق تھا اُس سے حارث کی دختر نے کہا کہ میرا باپ حارث جنگ بدر مین مارا گیا اگر تو ان تین مین سے کسیکو قتل کریگا تو مین تجھکو آزاد کرونگی ۱ محمدؐ ۲ حمزہؓ ۳ علیؓ۔ وحشی نے اُسکے جواب مین کہا کہ محمد صلعم کے نزدیک تو مین نہ پہونچونگا اُن کے اصحاب اُنکو تنہا نہین چھوڑتے۔ حمزہ کو اگر سوتے بھی دیکھون تو ڈر ہے اُنکو جگا نہ سکون قتل کرنا کیسا مگر علیؓ کو دیکھ لونگا۔ الغرض وحشی کہتا ہے کہ بروز احد مین حضرت علیؓ کو تلاش کر رہا تھا کہ حمزہؓ کو دیکھا کہ وہ

بھیڑ کو چیرتے ہوئے چلے آتے ہین حمزہ کو دیکھکر مین ایک پتھر کی آڑ مین چھپ گیا اتنے مین سبع بن ام انمار حمزہؓ کے مقابلہ مین آیا (ام انمار شریق بن علاج ثقفی کی کنیزک ہی جو مکے مین لڑکیون کا ختنہ کیا کرتی تھی) تو حمزہؓ نے سباع بن ام انمار سے کہا کہ اے ختنہ کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہم لوگون کے مقابلہ مین آیا ہی آگے آ ابھی سے پہلے ہٹ لون جون ہی وہ آگے بڑھا حمزہؓ نے اس کو اٹھا کر زمین پر دے ٹپکا اور اپنے پانوٴن سے دبا لیا اور اسکو بکری کی طرح ذبح کر دیا جب حمزہؓ نے سر اٹھایا مجھکو دیکھکر میری طرف بڑھے نالی تھی اسکے کنارہ کنارہ چلے کسیقدر وہان کیچڑ تھی جس سے حمزہؓ کا پانوٴن پھسلا وہ زمین پر گر گئے انکا گرنا تھا کہ مین نے اپنا برچھا تان کر انکے پیٹ پر مارا برچھا انکے مثانہ مین پیوست ہو گیا جب انکے پاس کوئی نہ رہا تو مین حمزہؓ کی نعش کے قریب گیا اور انکا پیٹ پھاڑ کر انکا کلیجہ نکال لیا اور اسکو ہند بنت عتبہ زوجہ ابو سفیان کے پاس لے آیا اور اس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کر دون تو مجھے کیا انعام دیگی ہند بنت عتبہ نے کہا کہ میرے جسم کا سارا اسباب حاضر ہے پھر مین نے اس سے کہا کہ یہ حمزہؓ کا کلیجہ ہے اسنے حمزہؓ کا کلیجہ لیکر چبایا اور پھر اگل دیا اسکے بعد ہند بنت عتبہ نے اپنے بدن کے کپڑے اور زیور اتار کر مجھے دیدیا اور وعدہ کیا کہ مکے پہونچکر دس دینار اور دونگی پھر وہ بولی کہ انکی نعش مجھے دکھا دے مین نے اسکو حمزہؓ کی نعش تک پہونچا کر دکھا دیا تو ہند بنت عتبہ نے حمزہؓ کے اعضاء تناسل اور ناک اور دونون کان اپنے ہاتھ سے کاٹ لیے پھر اسنے اپنے دونون کڑے اور بازوبند اور پائے زیب جو اسکے جسم پر باقی رہگئی تھی اتار کر مجھے دی مین وہ سب مال لے کر مکے مین آیا اور وہ حمزہؓ کے اعضا اپنے ساتھ لے آئی۔

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جب حضرت حمزہؓ شہید ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انکی نعش کے پاس آکر کھڑے ہوئے دیکھا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہین آپنے حمزہؓ کی طرف دردناک نظر سے دیکھ کر فرمایا۔ رحمۃ اللہ یا عم لقد کنت وصولاً للرحم فعولاً للخیرات اور دوسری روایت مین ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا مجھے جبرئیل عم نے بشارت دی کہ حمزہؓ بن عبد المطلب ساتون آسمان مین اسد اللہ و اسد الرسول لکھے گئے اور بخاری نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے حمزہؓ کو اسد اللہ اور سید الشہداء کا لقب عطا فرمایا اور آپنے حمزہؓ کے جنازہ کی نماز پڑھی چونکہ سیدنا حمزہؓ کو عبد اللہ بن جحش کے ساتھ زیادہ محبت تھی دونون بزرگ ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے عبد اللہ بن جحش بجیم مفتوح و حاے غیر منقوطہ ساکن و شین منقوطہ ابن ریاب براء غیر منقوطہ و یاء مثناۃ تحتانیہ و باء موحدہ ابن یعمر بیاء مثناۃ تحتانیہ و عین غیر منقوطہ و میم و راء بے نقطہ بر وزن جعفر الاسدی بنی اسد بن خزیمہ سے حلیف بنی عبد شمس ہین۔ آپ کی والدہ ماجدہ امیمہ بنت

عبد المطلب رسول اکرم صلعم کے پھوپھی ہین اور آپ کے بھائی عبید بن جحش ہین کی کیفیت ابو احمد
تھی آپ سابقین اولین اور مہاجرین ذوہجرتین سے ہین - ایک بھائی آپ کے عبید اللہ
بن جحش تھے وہ بھی اسلام قبول کرنے کے بعد حبشہ کو مع اپنی زوجہ ام حبیبہ کے ہجرت کر گئے تھے
دہان شقاوت ازلی نے پچھاڑا نصرانی ہو کر مر گئے تو نجاشی بادشاہ حبشہ نے انکی زوجہ ام
حبیبہ بنت ابی سفیان کا نکاح رسول اکرم صلعم کے ساتھ پڑھوا کر حضور مین جناب رسالتمآب
روانہ کر دیا - عبد اللہ بن جحش کی تین بہنین تھین - ام المومنین زینب بنت جحش منکوحہ آنحضرت
صلعم - ام حبیبہ بنت جحش زوجہ عبد الرحمن بن عوف - حمنہ بنت جحش زوجہ مصعب بن عمیر جب
مصعب جنگ احد مین شہید ہوے تو طلحہ بن عبید اللہ نے اُنسے نکاح کر لیا - ام المومنین زینب
بنت جحش اور حمنہ دونو امیمہ بنت عبد المطلب کے بطن سے ہین - عبد اللہ بن جحش کو رسول
اکرم صلعم نے نخلہ کی سریہ مین امیر کر کے روانہ فرمایا سعد بن ابی وقاص راوی ہین کہ جب
رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن جحش کو نخلہ کیطرف بھیجنے کا ارادہ کیا تو پہلے خطبہ پڑھا اسمین
یہ بیان فرمایا کہ مین بھیجنے والا ہون تمکو ایک سریہ مین اور امیر کرنے والا ہون تمپر ایک مرد کو
جو تم سے بہتر نہین مگر وہ تمسے زیادہ بھوکھ پیاس پر صابر ہے (یہ اسلیے فرمایا کہ اس سریہ مین
بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر شامل تھے) چنانچہ آنحضرت صلعم نے عبد اللہ بن جحش کو اس
سریہ کا امیر کر کے پہلے پہل اسلامی جھنڈا اُنکو عنایت فرمایا جیسا کہ شعبی کا قول ہے - ابن اسحاق
نے کہا پہلا جھنڈا اسلامی عبیدہ بن الحارث کا ہے اور مداینی نے کہا کہ حمزہ بن عبد المطلب کا پہلا
جھنڈا ہے واللہ اعلم بالصواب - شاید یہ اختلاف لفظ رایت اور لوا اور علم کے معنون سے
پیدا ہوا ہو قبل اس کے کہ آیہ کریمہ واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ الآیۃ نازل
ہوئی سب سے پہلے عبد اللہ بن جحش نے مال غنیمت مین پنجم حصہ دینے کا طریقہ جاری کیا اس
سے پہلے چہارم دینے کا دستور تھا - عبد اللہ بن جحش صحابہ بدر سے ہین اُنھون نے جنگ
اُحد مین قبل اسکے کہ لڑائی شروع ہو سعد بن ابی وقاص سے کہا آؤ ہم تم اللہ تعالے سے دعا
کرین پس دونون شخص ایک گوشہ مین جا بیٹھے سعد بن ابی وقاص نے بارگاہ الٰہی مین ہاتھ اٹھا کر
عرض کیا خداوندا جب مین دشمن سے کل ملون تو ایسے دشمن سے ملون جو سخت لڑنے والا اور
سخت غصے والا ہو پس مین تیرے ہی لیے اُس سے لڑون اور وہ مجھسے لڑے اور مین اُس پر
فتح پاؤن اُسکو قتل کر کے اُسکا مال و اسباب اپنے قبضہ مین لے آؤن - جب تک سعد بن ابی وقاص
دعا کرتے رہے عبد اللہ بن جحش آمین کہتے گئے بعد اُسکے عبد اللہ بن جحش ہاتھ اُٹھا کر عرض
کرنے لگے خداوندا کل کے روز ایسے دشمن سے مجھکو ملا جسکی لڑائی سخت اور جسکا غصہ سخت

ہو اور مین اُس سے تیرے ہی لئے جنگ کرون اور وہ مجھسے لڑے اور مجھکو قتل کرکے مثلہ کرے (ناک کان میرے کاٹ ڈالے) پھر جب مین تیرے حضور مین حاضر ہون تو مجھسے پوچھے اے عبد اللہ کس لئے تیرے ناک کان کاٹے گئے مین عرض کرون خداوندا تو دانا و بینا ہی یہ سب گت میری تیرے ہی لئے ہوئی ہی اور میری عرض سنکر تو فرماوے کہ عبد اللہ تو سچ کہتا ہی۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ عبد اللہ کی دعا میری دعا سے بہتر اور سریع الاجابتہ ہوئی مین نے بروز احد دن ڈھلے دیکھا کہ عبد اللہ کے ناک کان ایک ڈور مین پروئے ہوئے درخت مین لٹک رہے ہین اور اُن کی نعش اُسی جگہ پڑی ہی۔ زبیر بن بکار سے مروی ہی کہ جنگ احد مین عبد اللہ بن جحش کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اکرم صلعم نے ایک سوکھی ہوئی کھجور کی ڈال اُنکے ہاتھ مین دیکر فرمایا جا کر لڑو حکم الٰہی سے وہ خشک ڈال عبد اللہ کے ہاتھ مین تلوار ہو گئی اور وہ اُن کی اولاد کے ہاتھون ہاتھ رہی آئی اور عرجون (سوکھی ڈال کھجور) کے نام سے مشہور تھی یہانتک کہ بغا ترکی کے ہاتھ جو امرائے معتصم عباسی سے تھا دو سو دینار پر فروخت ہوئی۔ عبد اللہ بن جحش کو جنگ احد مین ابو الحکم بن الاخنس بن الشریق ثقفی نے چالیس برس کی عمر مین شہید کیا وہ اور سید الشہدا حمزہؓ ایک ہی قبر مین مدفون ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۳ **مصعب** بمیم مضموم وصاد غیر منقوط ساکن وعین غیر منقوطہ مفتوح وبا موحدہ بن **عمیر** بعین غیر منقوطہ و میم و یاء مثناۃ تحتانیہ و را بے نقطہ بروزن زبیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن **قصی** بقاف مضموم وصاد غیر منقوطہ مفتوح و یاء مثناۃ تحتانیہ مشدد مصغر بروزن علی بن کلاب بروزن کتاب۔ کنیت مصعب کی ابو عبد اللہ ہی اور آپ سابقین اولین اور مہاجرین ذوالہجرتین سے ہین آپ مکے کے نوجوانون مین نہایت خوبصورت خوش خوراک خوش پوشاک اور سخی تھے آپ کی والدہ آپ کو بڑے پیار سے کھانا کھلاتین اور اچھے سے اچھا کپڑا پہناتی تھین یہ سب چھوڑ اور ناز و نعمت سے منھ موڑ کر قبل دخول دار الارقم کے آپنے اسلام قبول کیا مگر بخوف اپنی والدہ اور ہم قومون کے اپنا اسلام چھپائے تھے عثمان بن طلحہ نے آپ کے مسلمان ہوجانے کی خبر آپ کے گھر والون سے کہدی تو گھر والون نے باندھ کر قید کر دیا جب چند مسلمان ایذا دہی کفار کیوجہ سے ہجرت کر کے حبشہ کو جانے لگے آپ بھی پوشیدہ اُن کے ساتھ حبشہ کو چلے گئے وہان کچھ روز رہکر شوق دیدار محمدی صلعم اُن کے دل مین جوش ہوا تو زبان حال سے باز ہوائے چشم آرزوست گفتے ہوئے مکے کو واپس آئے اور حضور پرنور کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ عقبہ ثانیہ مین جب بارہ انصاریون نے بیعت کی تو آپ نے حسب خواہش اُن لوگون کے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم احکام دینی اور پڑھانے قرآن مجید کے اُن لوگون کے ساتھ کر دیا وہ مدینے

پہونچکر اسعد بن زرارہ کے مکان پر مقیم ہوئے اور سب کو تعلیم و تلقین کرنے لگے جسکا اثر یہ ہوا کہ اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ وغیرہ یکے بعد دیگرے اسلامی حلقہ مین داخل ہوئے یہانتک کہ تیرھوین سال بعثت مین مصعب بن عمیر ستر یا تہتر مرد انصاری اور دو عورتین انصاریہ لیکر آئے اور دو ثلث رات گذر جانے پر اُن سب نے عقبہ منا مین آنحضرت صلعم سے بیعت کی اسکو بیعت عقبہ کبرے کہتے ہین اور بعض نے عقبہ ثانیہ کہا ہے مگر بلحاظ ترتیب بیعت پہلے اور بارہ اور ستر انصاریون کے اسکو عقبہ ثالثہ کہنا بیجا نہوگا جیسا کہ شیخ المحدثین دہلوی نے کہا ہے مدینے والے مصعب بن عمیر کو مقری کہا کرتے تھے آپ وہ شخص ہین جسنے پہلے پہل مدینہ مین قبل از رونق افروزی آنحضرت صلعم کے جمعہ اور جماعت قایم کی یہ فخر آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور آپ بدر کی فتحیاب جنگ مین شریک غازیان اسلام اور حامل نشان محمدی تھے اور غزوہ احد مین بھی آپ کے ہاتھ مین لوائے اسلامی تھا اس جنگ مین بھی خوب ہی کافرون سے لڑے جسم آپکا زخمون سے چور ہو گیا تھا جب قمیہ نے آپکو شہید کیا تو آپکا نشان سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ یا کسی فرشتہ جلیل القدر نے اُٹھا لیا وہ فرشتہ مصعب کا ہم شکل تھا آنحضرت نے فرمایا مصعب آگے بڑھو فرشتہ بولا مین مصعب نہین ہون آپ سمجھ گئے کہ یہ فرشتہ ہی شہادت کے روز صرف ایک چادر آپکے جسم پر تھی جب آپکا سر ڈھانکتے تو پانوٴن کھل جاتے اور جب پانوٴن بند کرتے تو سر کھل جاتا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ آپکا سر ڈھانکو اور پانوٴن پر اذخر (ایک قسم گھاس) رکھدو عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ مصعب بن عمیر شہید ہوئے آنحضرت صلعم آپ کی نعش کے پاس تشریف لے آئے آیہ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا پڑھی اور فرمایا ان رسول اللہ یشہد علیکم انکم شہداء عند اللہ یوم القیامۃ البتہ رسول اللہ گواہی دیتے ہین تمپر کہ تم بیشک بروز قیامت خدا کے روبرو حاضر ہوگے پھر آنحضرت صلعم حاضرین کی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے تم سب آؤ شہیدون کی زیارت کرو اور اُن پر سلام بھیجو قسم ہے اُسکی جسکی قبضہ مین میری جان ہے نہین سلام بھیجتا اُن پر کوئی قیامت تک مگر وہ اُسکے سلام کا جواب دیتے ہین مصعب کے سواے ایک دختر کے جسکا نام زینب تھا کوئی اولاد نہ تھی زینب حمنہ بنت جحش کے بطن سے پیدا ہوئی تھین۔ حمنہ کا نکاح بعد شہادت مصعب طلحہ سے ہوا تھا اور زینب کا نکاح عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ مخزومی سے ہوا تھا جو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی برادر زادی ہین۔

۴۲ **شماس** بشین منقوطہ مفتوحہ و فتح میم مشدد و آخر سین بے نقطہ بروزن عباس بن عثمان بن الشرید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم المخزومی القرشی مہاجرین قریش بن مخزوم سے بدری

ہین آپکا نام عثمان بن عثمان ہی شماس کے ساتھ ملقب اور مشہور ہونیکی وجہ یہ ہی کہ بزمانہ جاہلیت ایک شماس (آتش پرست) فرقہ شماسیون سے مکے مین آیا جو نہایت گورا چٹا اور خوب صورت تھا مکے والے اُسکو دیکھکر متعجب اور گرویدہ ہوگئے عثمان بن عثمان کے ماموں عتبہ بن ربیعہ نے مکے والون سے کہا تم لوگ اس شماس کو دیکھکر کیون تعجب کرتے ہو اس سے زیادہ خوبصورت شماس مین تمھارے روبرو پیش کرونگا چنانچہ عتبہ بن ربیعہ نے اپنے بھانجے عثمان مذکور کو مکے والون کے روبرو پیش کیا اُسی روز سے آپ کا لقب شماس ہوگیا غزوہ احد مین آنحضرت صلعم جس طرف دیکھتے شماس ہی کو پاتے وہ کافرون کو بزور شمشیر پیچھے ہٹاتے تھے جب رسول اللہ صلعم کو کافرون نے گھیر لیا تو شماس آپ کی ڈھال بنگئے اُسی حالت مین کفار نے آنکو بعمر چونتیس برس شہید کیا رضی اللہ عنہ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ما وجدت لشماس شبہا الا الجبنۃ نہ پایا مین نے شماس کے لئے کوئی مثال مگر زرہ جبۃ بضم جیم و تشدید بار موحدہ زرہ اور بعضون نے الا الجنۃ بضم جیم و تشدید نون بمعنی سپر پڑھا ہی۔

شماس زخمون مین چور تھے مگر کچھ جان باقی تھی کہ اُنکو عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس مدینہ مین اُٹھالے گئے ام المومنین سلمہؓ بولین کہ میرے چچا کا بیٹا عایشہؓ کے پاس کیون پہونچایا گیا جب آنحضرت صلعم کو یہ حال معلوم ہوا تو فرمایا کہ شماس کو ام سلمہؓ کے یہان پہونچا دو چنانچہ لوگون نے اُنکو ام سلمہؓ کے پاس پہونچا دیا ایک رات دن زندہ رہے مگر کچھ نہ کھایا نہ پیا وہین جان بحق ہوئے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اُنکو احد مین اُٹھالاوین اور دفن کرین وہ اُنھین کپڑون مین بے غسل دفن کئے گئے اور بعض کہتے ہین کہ بقیع مین مدفون ہوئے۔

ام المومنین ام سلمہؓ نے شماس کو اپنے چچا کا بیٹا اسلئے کہا کہ مخزوم مین دونون کا نسب مل جاتا ہی۔ شماس کا نسب مذکور ہوچکا۔ ام سلمہؓ (ہند) بنت ابی امیہ بن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم یعنے مخزوم کے دو فرزند ۱ عامر جس کی اولاد مین شماس ہین ۲ عمر جس کی اولاد مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہین۔

۵ سعد بن خولی بن سبرۃ بن دریم بن قیس بن مالک بن عمیرۃ بن عامر الکلبی لخمی حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام ہین اور حاطب بن ابی بلتعہ لخمی بنی اسد بن عبد العزی قرشی کے حلیف تھے اور یہ امر مسلم ہی کہ موالے اور حلیف ہر قوم کا اُسی قوم سے شمار کیا جاتا ہی اس لئے سعد بن خولی کا شمار مہاجرین قریش بنی اسد مین کیا گیا۔ آپ اپنے میان کے ساتھ جنگ بدر مین حاضر تھے اور جنگ احد مین اپنے میان پر فوقیت لے گئے یعنے وہان شہید ہوئے رضی اللہ عنہما حاطب بن ابی بلتعہ دافعلوا ما شئتم کی سند یافتون مین سے ایک بڑے جلیل القدر صحابی ہین۔

روایت ہی کہ ایک مشرک بنی کنانہ سے جو ہمہ تن لوہے مین غرق یعنے آلات جنگی بدن مین لگائے تھا اُسنے سعد مولے حاطب بن ابی بلتعہ کو بروز احد ایک ہی وار مین دو ٹکڑے کر دیا اور اور کہا انا ابن عویم مین عویم کا بیٹا ہون رشید فارسی (مصغر) مولے انصار بنی معاویہ نے ایک ضرب تلوار کی اُس کے شانے پر لگائی کہ اُسکی زرہ کاٹ کر اُسکے دو ٹکڑے کر دئے اور کہا خذہا وانا الغلام الفارسی لے اسکو اور مین ہون غلام فارسی رسول اللہ صلعم یہ ماجرے دیکھ رہے تھے رشید کا کہنا کہ انا الغلام الفارسی سنکر فرمایا کہ اے رشید تونے یہ کیون نکہا کہ خذہا وانا الغلام الانصاری اتنے مین ابن عویم کا بھائی شکاری کتے کیطرح جھپٹ کر آگے آیا اور کہنے لگا مین ابن عویم ہون رشید نے فوراً ہی ایک وار تلوار کا لگایا جس سے اُسکا خود اُڑگیا اور سر کے دو ٹکڑے ہوگئے رشید نے کہا خذہا وانا الغلام الانصاری رسول اللہ صلعم تبسم ہو کر فرمانے لگے احسنت یا ابا عبد اللہ اُسی روز سے رشید کی کنیت ابو عبد اللہ مشہور ہوگئی حال آنکہ رشید کے کوئی لڑکا نہ تھا۔ عرب مین دستور ہی کہ ہر قوم و قبیلہ کا غلام اُسی قوم اور قبیلہ مین شمار کیا جاتا ہی گو کفو مین شامل نہ ہو مولی القوم منہم کلیہ مسلمہ ہی۔ مولانا جامی قدس سرہ السامی اپنی کتاب سلسلۃ الذہب مین سادات کی نسبت فرماتے ہین۔ ؎ انا مولی ہم و مولی القوم کان منہم و لایخاف اللوم۔

دوسرا تذکرہ شہدائے انصار خزرج کے ذکر مین

عباس بن عبادہ بعین غیر منقوط مضموم و بائے موحدہ مخففہ والف و دال غیر منقوط اور آخر مین تائے تانیث بن نضلہ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سلام بن عوف الانصاری الخزرجی آپ مبایعان عقبہ ثالثہ و صحابہ صفہ سے ہین بروز بیعت عقبہ سیوم آپنے گروہ انصار سے کہا تم لوگ جانتے ہو کس امر پر رسول اللہ صلعم سے بیعت کرتے ہو بیشک تم لوگ ایسی بیعت کرتے ہو کہ عرب و عجم سے جنگ کرو انصار جان نثار بولے ہم اُس سے لڑین گے جو رسول اللہ صلعم سے لڑیگا اور صلح کرینگے اُس سے جو آنحضرت صلعم سے صلح کریگا اسکے بعد سب نے کمال ذوق و شوق سے شرف بیعت حاصل کیا۔

عباس بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرمادین تو صبح ہوتے ہی ہم لوگ مشرکون کو تہ تیغ کردین آپ نے فرمایا ابھی ہمکو حکم الٰہی نہین ہی صبر کرو۔ بعد بیعت جب انصار رخصت ہوئے عباس بھی سب کے ساتھ مدینے کو واپس گئے پھر وہان سے مکے کو آئے اور رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر رہے جب حضورؐ نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تو آپ بھی حضور صلعم کے پیچھے پیچھے

7431

مدینہ کو چلے گئے اسلئے اُنکو انصاری مہاجری کہتے ہین۔ بحکم رسول اللہ صلعم عباس و عثمان بن مظعون کے درمیان بھائی چارہ تھا جنگ بدر مین عباس بوجہ خاص شریک نہین ہوسکے غزوہ احد مین دل کھول کر لڑے اور شہید ہوئے رضی اللہ عنہ آپ کو سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا۔

۲ النعمان الاعرج نعمان بوزن عثمان آپ لنگڑے تھے اس لئے اعرج مشہور ہین ابن مالک بن ثعلبۃ بن احرم بن فہر ابن ثعلبہ بن غنم الانصاری الخزرجی آپ صحابہ بدر سے ہین بروز احد آپنے اللہ تعالیٰ کو قسم دلائی تھی کہ آفتاب ڈوبنے نہ پاوے کہ مین اسی اپنے لنگڑے پاؤن سے سبزہ زار جنت مین چلتا پھرتا نظر آؤن چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپکی استدعا منظور فرمائی آپ شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نعمان اعرج نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان کیا تھا پس اُسنے موافق اپنے گمان کے پایا مین نے نعمان کو دیکھا کہ وہ جنت مین چلتا ہی اور اُسمین لنگڑا پن نہ تھا۔

۳ نعمان بن مالک بن ثعلبۃ بن رعد بن فہر بن ثعلبۃ بن غنم الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ اصحاب بدر سے ہین آپ نے وقت روانگی غزوہ احد کے آنحضرت صلعم سے عرض کیا تھا کہ قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ صلعم بیشک مین جنت مین داخل ہونگا آنحضرت صلعم نے فرمایا کیونکر تم جنت مین جاؤگے نعمان نے عرض کیا کہ مین گواہی دیتا ہون کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور بیشک آپ رسول اللہ ہین اور یہ کہ مین لڑائی سے نہ بھاگونگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسم پوری کی غزوہ احد مین آپ کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا۔ بعض علمائے سیر نے نعمان اعرج اور نعمان بن مالک کو ایک ہی خیال کیا اس لئے کہ نسب اور حالت دونون کی ایک ہی ہے اور درحقیقت دونون دو شخص ہم جد ہین جنکو رعد اور احرام پسران فہر نے علیحدہ کردیا ہی علاوہ اس کے نعمان الاعرج نے اللہ تعالیٰ کو اپنے جنت مین داخل ہونے کیلئے قسم دلائی تھی اور نعمان بن مالک نے خود قسم کھائی تھی کہ مین جنت مین داخل ہونگا پس دونون مین کتنا تفاوت ہی والعلم عند اللہ۔

۴ عَبْدَۃ عین بے نقطہ مفتوح وباء موحدہ ساکن ودال بے نقطہ مفتوح وآخر تاء تانیث یا عُبادہ عین بے نقطہ مضموم یا عَبّادہ عین بے نقطہ مفتوح وباء موحدہ مشدد مفتوح بن خسحاس سب حروف بے نقطہ یا سب حروف نقطہ دار بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو البلوی حلیف بنی غنم الانصاری الخزرجی صحابہ بدر سے ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے اور نعمان بن مالک کے ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کئے گئے رضی اللہ عنہما۔

۵ عَمْرو عین مفتوح ومیم ساکن وراء بے نقطہ وواؤ غیر ملفوظ بنا برفرق عُمر مضموم العین ابن الجموح جیم مفتوح ومیم مضموم وواؤ ساکن وحاء بے نقطہ بن زید بن کعب بن غنم بن سلمہ

مین غیر منقوط مکسور ولام ساکن ومیم مفتوح وآخر تاء تانیث الانصاری الخزرجی السلمی کہتے ہین کہ گروہ انصار سے آپ نے اسلام قبول کرنے مین تاخیر کی کچھ دنون بعد آپکا کفر ٹوٹا تفصیل اسکی یہ ہی کہ زمانہ جاہلیت مین قبل از فروغ نور اسلام عمرو بن الجموح کے گھر مین لکڑی کا ایک بت تھا جسکو وہ پوجا اور تعظیم کرتے تھے جب روشنی اسلام مدینہ مین چمکی چند انصار نوجوان بنی سلمہ نے (مانند معاذ بن عمرو بن الجموح اور معاذ بن جبل کے) اسلام کے روبرو گردن جھکائی وہ نوجوان مسلمان پوشیدہ اُس بت کو بنی سلمہ کی خندق مین پھینک دیا کرتے عمرو بن الجموح اپنے معبود کو گندگی مین اوندھا پڑا پاتے تو اُسکو نہلاتے اور خوشبو لگا کر پھر اسکی جگہ پر رکھتے اور کہتے کاش مین اُسکو جان پاتا جسنے تیرے ساتھ یہ بے ادبی کی ہی بیشک اُسکو آگ مین جلا دیتا جوانان اسلام اسیطرح کیا کرتے عمرو بن الجموح یہ حالت اپنے معبود کی دیکھکر سجدے افروختہ ہوتے اُنسے کچھ نہ بنتی آخر عاجز ہو کر ایک روز اُس بت کے قریب اپنی تلوار لٹکا دی اور بت سے کہا کہ اگر تجھ مین کچھ بھی سکت ہی تو بے ادبی کرنے والون کو اس حرکت سے باز رکھنا جب شام ہوئی جوانان بنی سلمہ نے ایک مرا ہوا کتا بت مذکور کے گلے مین باندھ دیا اور تلوار اٹھا لیگئے عمرو بن الجموح علی الصباح جب اپنے ٹھاکر کے درشن کو آئے دیکھا تلوار غائب ایک مرا کتا ٹھاکر کے گلے کا ہار ہی یہ دیکھتے ہی دنگ ہو گئے مگر نور اسلام نے عقل کی آنکھین کھولدین اپنی بت پرستی پر نفرین کرکے فی البدیہہ یہ شعر کہا ؎

تاللہ لوکنت الٰہًا لم تکن ۔ انت وکلبًا وسط بیر من قرن

جب عمرو بن الجموح بت پرستی سے توبہ کرکے مسلمان ہوئے مرزبانی شاعر اُن کے ہمعصر نے حسب حال یہ اشعار لکھے ؎

اتوب الی اللہ سبحانہ ۔ استغفر اللہ من نارہ
واثنی علیہ بالائہ ۔ باعلان قلبی واسرارہ

پھر تو عمرو بن الجموح سچے مسلمان ہو کر بیعت عقبہ سیوم اور جنگ بدر مین حاضر ہوئے جب جنگ احد مین آئے لوگون نے کہا کہ آپ لنگڑے ہین لنگڑے لوگون پر جہاد فرض نہین یہ سنتے ہی اپنے ہتیار لے کر پھر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے بخدا مین نہین چاہتا کہ اس لنگڑے پاؤن سے بہشت کی زمین پر چلون بعد ازان قبلہ رخ ہو کر کہا خدایا مجھے شہادت نصیب کر اور مجھکو نا امید میرے گھر کو واپس نکر پھر آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہی کہ اگر مین فی سبیل اللہ لڑ کر مارا جاؤنگا تو اسی پاؤن سے جنت مین چلونگا آپنے فرمایا ہان جب وہ شہید ہوئے رسول اللہ صلعم اُنکی نعش کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تجھکو کہ تو چلتا ہی جنت مین اُسی اپنے پاؤن سے جو درست ہو گیا ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ دیکھا مین نے اُسکو کہ چلتا ہے جنت مین اپنے

لنگڑے پاؤن کے بل۔ جب عمرو بن الجموح شہید ہوگئے اُن کی زوجہ ہند بنت عمرو بن حرام مقتل پر آئین اپنے شوہر اور اپنے بھائی عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور اپنے فرزند خلاد کی نعشین اونٹ پر لاد کر لیگئین اور دونون (عمرو بن الجموح وعبد اللہ بن عمرو بن الحرام) کو ایک ہی قبر مین دفن کیا رضی اللہ عنہما۔

روایت ہی۔ کہ ایک گروہ انصاریون کا آنحضرت صلعم کے حضور مین آیا آپنے اُنسے دریافت فرمایا کہ تمھارا سردار کون ہی وہ بولے ہمارا سردار جد بن قیس ہی مگر وہ بخیل ہی آپنے فرمایا کون بیماری سخت تر ہی بخل سے بلکہ تمھارا سردار الجعد الابیض عمرو بن الجموح ہی۔

٦ خلاد۔ خا نقطہ دار ولام مشدد والف ودال بے نقطہ بروزن فتاح ابن عمرو بن الجموح الخزرجی السلمی آپ اور آپ کے والد اور آپ کے دونون بھائی معاذ اور معوذ صحابہ بدر سے ہین آپ اپنے والد کے ساتھ احد مین جب مسلمان تتر بتر ہوگئے کافرون پر حملہ آور ہوئے اور دونون شہید ہوگئے رضی اللہ عنہما۔

روایت ہی۔ کہ ہند بنت عمرو بن حرام آپ کی والدہ اپنے شوہر عمرو بن الجموح اور اپنے جگر بند خلاد اور اپنے بھائی عبد اللہ بن عمرو بن حرام کی لاشین اونٹ پر لاد کر بغرض تجہیز وتکفین مدینہ کو لئے جاتی تھین راستہ مین ام المومنین عائشہ صدیقہ ملین جو آنحضرت صلعم کی خبر لینے کو مع چند عورتون کے آرہی تھین (اُسوقت تک آیت حجاب نازل نہوئی تھی) ہند سے آنحضرت صلعم کی خبر دریافت کی ہند نے کہا حضور صلعم تو بخیریت ہین اور یہ لاشین میرے شوہر اور میرے بھائی اور میرے فرزند کی ہین اتنے مین وہ اونٹ از خود بیٹھہ گیا ہر چند اُسکو ہانکا مگر اُسنے قدم آگے کو نہ بڑھایا ام المومنین نے فرمایا کہ بوجھ زیادہ ہی ہند نے عرض کیا بوجھ زیادہ نہین ہی اس سے بھی زیادہ بوجھ اُسپر لادا جاتا ہی ناچار اُن لاشون کو ہند بنت عمرو آنحضرت صلعم کے حضور مین جہان آپ شہیدون کی لاشین دفن کرا رہے تھے واپس لے آئین آپنے یہ ماجرا سُن کر فرمایا کسی نے اُن مین سے چلتے وقت کچھ کہا تھا ہند نے عرض کیا ہان میرے شوہر عمرو بن الجموح نے چلتے وقت دعا مانگی تھی اے اللہ مجھے شہادت سے محروم میرے اہل وعیال مین نہ لے آنا یہ سُن کر آپنے فرمایا انصار مین وہ لوگ ہین اگر کسی بات پر قسم کھائین تو اللہ تعالی اُسکو سچ ہی کر دیوے اُنہین سے عمرو بن الجموح تھے اور فرمایا کہ فرشتے عبد اللہ پر سایہ کئے ہوئے ہین رضی اللہ عنہم۔

٧ عبد اللہ بن عمرو بن حرام حا مفتوحہ و را مفتوحہ دونون غیر منقوط بعد اُسکے الف و میم بن ثعلبہ بن حرام الانصاری الخزرجی السلمی آپ نقبا بیعت عقبہ اور صحابہ بدر سے ہین ابو جابر آپکی کنیت ہی اور جابر بن عبد اللہ کثیر الروایت مشہور ترین صحابہ سے ہین۔

الغرض عبد اللہ بن عمرو نے سب انصاریون مین پہلے ہی اسامۃ الاعور بن عبید یا سفیان بن عبد شمس کے ہاتھ سے احد کے میدان مین شربت شہادت نوش کیا اسپر بھی اشقیا نے آپکے کان ناک کاٹ ڈالے جہلائے عرب مین دستور تھا جبن مقتول کی کمال بے عزتی کیا چاہتے تو بعد مرنے کے اُسکے کان ناک کاٹ لیتے (مثلہ بنا کر چھوڑتے) عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح سالے بہنوئی ایک ہی قبر مین مدفون ہوئے رضی اللہ عنہما۔

مروی ہی۔ کہ جب عبد اللہ بن عمرو جنگ احد کو جانے لگے اپنے فرزند جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سب سے پہلے مین مارا جاؤنگا میرے ذمہ کا قرض ادا کر دینا اور اپنے بھائیون کے ساتھ نیکی کرتے رہنا چنانچہ جابرؓ نے بھی دیکھا کہ عبد اللہ قتل ہو گئے کافرون نے اُنکے کان ناک کاٹ ڈالے تھے جابرؓ اپنے والد کی حالت دیکھکر غمگین ہوئے تھے جب رسول اللہ صلعم سے ملاقات ہوئی آپنے فرمایا کہ جابر تو کیون افسردہ خاطر ملول ہی جابرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرا باپ شہید ہوا عیال اور قرض میرے سر پر چھوڑا جناب رسالتمآب نے فرمایا تجھکو وہ خوشخبری نہ سناؤن جسطرح اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے ملاقات کی ہی جابرؓ نے عرض کیا ارشاد ہو وہ کیا ہی آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ کرکے اُس سے بلا واسطہ اور بے حجاب بات کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے بے پردہ بات نہین کی مگر تیرے باپ سے کہا اے میرے بندے مانگ جو کچھ مانگتا ہو مین تجھکو دونگا پس تیرے باپ نے عرض کیا اے پروردگار مجھے دنیا مین بھیجدے کہ مین تیرے لئے دوبارہ کافرون سے جا کر لڑون اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکا تو پہلے ہی میرا حکم ہو چکا ہی کہ کوئی یہان پھر واپس نہ جائیگا تب تیرے باپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے میرے رب یہ خبر میری پس ماندونکو پہونچا دے اسلئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الآیۃ۔

روایت۔ بعد مدت کے عبد اللہ بن عمرو کی قبر بغرض اِسکے کہ اُنکو دوسری قبر مین دفن کرین کھودی گئی تو دیکھا کہ عضو آپکا خراب نہوا تھا مگر چند بال ڈاڑھی کے جو زمین سے ملے ہوئے تھے اور ایک ایک کھجور عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن الجموح کی نعش پر رکھی تھی۔

روایت ہی۔ کہ عبد اللہ بن عمرو کے مونھ پر ایک زخم تھا جسپر اُنکا ہاتھ رکھا تھا کسی نے اُنکا ہاتھ مونھ سے ہٹا دیا تو زخم سے خون ٹپکنے لگا پھر اُنکا ہاتھ خود بخود اپنی جگہ پر پہونچا تو خون بند ہو گیا۔ جابرؓ بن عبد اللہ روایت کرتے ہین کہ جب امیر معاویہؓ نے احد کے میدان مین نہر جاری کرنیکا ارادہ کیا تو پہلے سے ایک اطلاعنامہ احد کے شہیدون کے وارثون کے پاس بھیجدیا کہ وہ لوگ اپنے مورثون کی قبرون کا انتظام کرین تو سب نے اپنے اپنے مورثون کو بعد

چالیس یا چھیالیس برس کے قبرون سے نکالا تو بدستور اُنکے جسمونکو نرم اور اُنکے ہاتھ کو جھکتا لچکتا پایا سبحان اللہ وبحمدہ کیون ایسا نہ ہو شہدا نے جان ومال اللہ کو دیکر یہ حیات ابدی خرید کی ہی ق احیاء عند ربھم یرزقون۔

۸ سلیم - عمرو بن الجموح کے غلام ہین آپکا ذکر ابن المبارک نے کتاب الجہاد مین بحوالہ حدیث ابن عباس کیا ہی جس سے آپ کی حاضری غزوہ احد مین پائی جاتی ہی ابن المبارک نے کہا کہ عمرو بن الجموح بوڑھے تھے اُنکے ساتھ اُنکا غلام تھا جسکو سلیم کہتے تھے عمرو بن الجموح نے اُنسے کہا کہ تو اپنے گھر کو واپس جا سلیم نے کہا میان آپکا کیا جائیگا اگر یہ غلام آپ کی خدمت مین رہکر نیکی پا دے یہ کہکر سلیم آگے کو بڑھکر کفار سے بھڑ پڑے اور شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ۔

۹ ابو ایمن - انصاری خزرجی آپ بھی عمرو بن الجموح خزرجی کے غلام ہین اپنے میان کے ساتھ جنگ بدر مین حاضر تھے اور احد مین اُنھین کے ساتھ شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۱۰ اوس - ہمزہ اور واو وسین بے نقطہ بروزن غوث بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری بنی عدی بن عمرو سے ہین جسکو بنی مغالہ (میم مفتوح وغین نقطہ دار بعدہ الف اور آخر مین تاء تانیث بروزن مقالہ) بھی کہتے ہین اوس برادر پدری حسان بن ثابت شاعر و مداح النبی صلعم کے ہین آپکی والدہ کا نام سخطی (سین بے نقطہ وخاء نقطہ دار وطاء بے نقطہ والف مقصورہ بروزن حبلی) بنت حارثہ بن لوذان ہی جو حسان بن ثابت شاعر کی والدہ کی چچیری بہن ہین۔ حسان بن ثابت کی والدہ کا نام فریعہ (فا وراء غیر منقوطہ ویاء مثناۃ تحتانیہ وعین بے نقطہ وآخر تاء تانیث بصیغۂ تصغیر) بنت خالد بن حبیش بن لوذان ہی اور فریعہ خزرجیہ مومنات مبایعات سے تھین۔ بعض نے کہا کہ فریعہ خالد کی بہن ہین نہ اُنکی دختر پس اس قول کے مطابق سخطی والدہ اوس فریعہ والدہ حسان کی چچیری بہن ہو سکتی ہین اور اگر فریعہ کو خالد کی دختر کہین تو سخطی فریعہ کی پھوپھی ہونگی۔ رہی یہ بحث کہ اوس بن ثابت احد مین شہید ہوئے یا احد کے بعد زندہ رہے۔ ابن اسحاق اور طبرانی اور ابن البرقی آپکو صحابہ عقبہ ثانیہ اور اہل بدر و شہدائے احد مین شمار کرتے ہین۔ امام المورخین واقدیؒ کا گمان ہی کہ وہ غزوہ خندق اور خیبر وغیرہ مین حاضر و موجود تھے اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے ہین جسکی تائید ابن منالہ نے کی ہی۔

ابن حجر عسقلانی نے اسکا فیصلہ کر دیا وہ کہتے ہین کہ اوس بن ثابت کی شہادت غزوہ احد مین حسان بن ثابت کی شہادت سے زیادہ تر ثابت ہوتی ہی حسان بن ثابت نے قصیدہ دالیہ مین جسکا مطلع ہے ؎

الا ابلغ المستمعین لوقعة
یحق بہا شمط النساء القواعد

ہی کہاہی شعر

ومنا قتیل الشعب اوس بن ثابت		شہیدا واسنی الذکر منه المشاهد

بمقابلہ شعر حسان بن ثابت کے جو ایک صحابی جلیل القدر شاعر مداح النبی صلعم ہین جنکی شان مین آنحضرت صلعم نے اللہم ایدہ بروح القدس فرمایا اور اُنکے لئے مسجد نبوی صلعم مین منبر رکھدیا جسپر وہ کھڑے ہو کر کفار کی ہجو بیان کرتے تھے اور جناب رسالتمآب کا فرمانا ان روح القدس مع حسان ما دام ینافح عن رسول اللہ اور مقتول کے برادر پدری اور ہم عصر ہین اور جنکے اشعار بکم از آثار صحابہ نہین سمجھے جاتے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا گمان لائق غور ہی جنکا زمانہ غزوہ احد سے بہت دنون بعد ہی غزوہ احد سنہ ۳ تین ہجری مین ہوا اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ ایکسو تیس ہجری مین پیدا اور سن دو سو سات ہجری مین فوت ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱۱ سعد۔ مین و عین و دال تینون حرف غیر منقوط جنکا اول مفتوح دوسرا ساکن ہی ابن الربیع راء غیر منقوط و باء موحدہ و یاء دو نقطہ زیرین و آخر مین عین بے نقطہ بروزن وسیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک بن الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج الانصاری الخزرجی بیعت عقبہ مین آپ اپنی قوم کے نقیب تھے جب آنحضرت صلعم مدینہ مین تشریف لائے تو عبد الرحمن بن عوفؓ اور سعد بن الربیعؓ کے درمیان بھائی چارا کرادیا وہ صحابہ بدر سے ہین بروز احد بڑی جان بازی کے ساتھ کافرون سے مقابلہ کیا سارا جسم آپکا زخمون سے چور ہو گیا تھا اور وہ مقتولون مین پڑے تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا کون ہی کہ سعد بن الربیع کی خبر لے آویگا تو ابی بن کعب بولے مین ہون یا رسول اللہ چنانچہ وہ مقتل پہ گئے دیکھا کہ سعد بن الربیع سر تا پا زخمون مین چور لاشون کے بیچ مین پڑے ہین تھوڑی جان اُنمین باقی تھی جب ابی بن کعب کو دیکھا تو فوراً آنحضرت صلعم کا حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ حضور صلعم بفضلہ بخیریت ہین سعد نے کہا کہ میرا اسلام حضور کی خدمت مین عرض کرنا اور اپنی قوم سے کہنا کہ خدا کے نزدیک اُنکا کوئی عذر سنا نجائیگا کاش رسول اللہ صلعم شہید ہو گئے اور اُنمین سے کوئی زندہ رہا یہ کہا اور جنت کو سدھارے رضی اللہ عنہ طبرانی نے ام سعید بنت سعد بن الربیع سے روایت کی ہی کہ ام سعید سعد بن الربیع کی دختر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آئین تو آپ نے اُن کے لئے کسی کپڑے کا فرش بچھا دیا اور ام سعید اُسپر بیٹھین تھین اتنے مین سیدنا عمر فاروقؓ تشریف لے آئے پوچھا یہ کس کی لڑکی ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اُسکی لڑکی ہی جو مجھسے اور آپ سے بہتر تھا حضرت فاروقؓ نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ وہ کون ہی حضرت صدیقؓ نے جواب دیا یہ اُس کی لڑکی ہی جسنے آنحضرت صلعم کی زندگی مین اپنی جان فدا کرکے جنت مین بیٹھنے کی جگہ پائی ہم اور تم

انصاری

ابی بن کعب

باقی رہ گئے ۔ سعد بن الربیع اُن سات سعود مین سے ہین جنکے حق مین جعفر بن حبیب نے کہا ہی شعر

امرونی سعود کالسعود التی سمت   بمکة من اولاد عمرو بن عامر
اقاموا عمود الدین حتی تمکنت   قواعدہ بالمرهفات البوائر

اور وہ سعود سبعہ یہ ہین **خزرجی** ۱ سعد بن عبادہ ۲ سعد بن الربیع ۳ سعد بن عثمان (ابو عبادہ)
اوسی ۔ ۱ سعد بن معاذ ۲ سعد بن خیثمہ ۳ سعد بن عبید ۴ سعد بن یزید رضی اللہ عنہم ۔

۱۲ **خارجہ** ۔ خا منقوطہ والف ورا غیر منقوطہ مکسورہ وجیم مفتوحہ بعدہ تا تانیث بن زید بن ابی زہیر بن مالک بن الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج انصاری الخزرجی آپ صحابہ عقبہ سیوم سے بدری ہین بحکم آنحضرت صلعم آپ اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ تھا اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خسر بھی تھے آپ کی دختر حبیبہ حضرت صدیق رض کی منکوحہ تھین جنکے بطن سے ام کلثوم پیدا ہوئین اور طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ انکا نکاح ہوا اور خارجہ رضی اللہ عنہ احد مین شہید ہوکر سعد بن الربیع کے ساتھ ایک ہی قبر مین مدفون ہوے آپکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا آپ کے دو فرزند تھے ایک زید بن خارجہ جو بعد موت بولے دوسرے

۱۳ سعد بن خارجہ جو اپنے والد کے ساتھ جنگ احد مین شہید ہوے رضی اللہ عنہم ۔

۱۴ **مالک** ۔ بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن الابجر (خدرہ) بن عوف بن الحارث بن الخزرج الانصاری الخزرجی الخدری رضی اللہ عنہ آپ ابو سعید خدری مشہور صحابی کے والد ہین غراب بن سفیان کے ہاتھ سے احد مین شہید ہوے رضی اللہ عنہ ۔

ابو سعید خدری آپ کے فرزند رشید گو رتبہ شہادت مین اپنے والد ماجد کو نہین پہونچے مگر بوجہ علم احادیث کے اپنے والد بزرگوار سے زیادہ بڑھے ہوے ہین نام آپ کا سعد بن مالک اور کنیت ابو سعید ہی جس کے ساتھ وہ مشہور ہین ابو سعید خدری بروز احد کم سنی کی وجہ سے دیگر صحابی زادون کے ساتھ واپس کردئے گئے تھے مگر بعد اُس کے دیگر مشاہد مین آنحضرت صلعم کے ہمرکاب حاضر رہکر کفار سے لڑا کئے اور آپ کثیر الروایت اجلہ صحابہ سے ہین ۔

خدرہ ۔ بضم خا منقوطہ وسکون دال غیر منقوطہ ورا غیر منقوطہ مفتوحہ وتا تانیث ابجر بن عوف کا لقب ہی ۔

۱۵ **عتبہ** ۔ بن الربیع بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن الابجر (خدرہ) بن عوف بن الحارث بن الخزرج الانصاری الخزرجی الخدری غزوہ احد مین شہید ہوئے ۔

۱۶ **سعد** ۔ بن سوید بن قیس (سوید بن عبید) بن الابجر (خدرہ) بن عوف بن الحارث بن الخزرج الانصاری الخزرجی الخدری رضی اللہ عنہ موسی بن عقبہ نے آپ کو صحابہ احد مین ذکر کیا ہی اذہبی

نے آپکو شہدائے احد مین شمار کیا واللہ اعلم۔

۱۷ عبید۔ (مصغر) بن المعلّے بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبۃ عبید بن الابجر (خدرہ) الانصاری الخزرجی الخدری رضی اللہ عنہ بقول ابن اسحاق غزوہ احد مین شہید ہوئے۔

۱۸ ثعلبۃ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبۃ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدۃ الانصاری الخزرجی الساعدی برادر سہل بن سعد صحابہ بدر سے ہین احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ثعلبۃ بفتح تاء مثلثہ وسکون عین غیر منقوط وفتح لام وباء موحدہ آخر مین تاء تانیث **سہل** بن سعد مشاہیر صحابہ سے ہین جنکا نام حزن تھا آنحضرت صلعم نے سہل سے بدل دیا اور وہ آنحضرت صلعم اور دیگر صحابہ سے حدیثون کی روایت کرتے ہین اور اُنسے ابن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم نے سفر آخرت اختیار فرمایا سہل بن سعد پندرہ برس کے تھے اور سو برس کی عمر پا کر سن چھیانوے ہجری مین سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد مدینہ مین فوت ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۹ نقب بن فروۃ بن البدن الانصاری الخزرجی الساعدی آپ کا عرف اخرش تھا غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ آپ کی ضبط مین علمائے سیر نے اختلاف کیا ہے ابو نعیم وغیرہ نے نقب نون قاف باء موحدہ کے ساتھ تہجی کی ہے۔ ابن ماکولا نے ثقب حرف اول کو تاء مثلثہ اور باقی بدستور پڑھا۔ ابن القداح نسابہ نے ثقیب ثاء مثلثہ وقاف ویاء مثناۃ تحتانیہ وباء موحدہ بصیغہ تصغیر کہا۔

ابن شاہین نے ثقیف بثاء مثلثہ وقاف ویاء مثناۃ تحتانیہ وفا بر وزن قتیل کہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰ عبد اللہ۔ بن عمرو بن وہب بن ثعلبۃ بن وقش بن ثعلبۃ بن طریف بن الخزرج بن ساعدۃ الانصاری الخزرجی الساعدی غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۱ عبید۔ بن مسعود الانصاری الخزرجی الساعدی بقول موسی بن عقبہ آپ غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۲ عمرو۔ بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری رضی اللہ عنہ صحابہ بدر سے ہین آپ کو نوفل بن معاویہ دیلی نے غزوہ احد مین شہید کیا رضی اللہ عنہ۔

۲۳ قیس۔ بن عمرو بن قیس الانصاری الخزرجی النجاری آپ کی والدہ ام حرام بنت ملحان

حقیقی بہن ام سلیم والدہ انس بن مالک صحابی مشہور کی ہین اس رشتہ سے آپ اور انس خالہ زاد بھائی ہوتے ہین ابو عمرو نے کہا کہ آپ کے بدری ہونے مین اہل مغازی نے اختلاف کیا ہے الغرض آپ اپنے والد عمرو بن قیس کے ساتھ جنگ احد مین شہید ہوے رضی اللہ عنہما۔

۲۴ انس۔ بن النضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری انس بن مالک بن النضر مشہور صحابی کے چچا ہین غزوہ بدر مین کسی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے اس بات کا اُنکے دل مین بڑا ہی افسوس تھا وہ کہا کرتے تھے قسم ہے خدا کی اگر کسی جنگ کفار مین اللہ نے مجھے پہونچایا تو دیکھیگا کہ مین کیا کرتا ہون کہتے ہین کہ بروز احد چند صحابہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جگہ بیٹھے تھے اتنے مین انس بن النضر آئے اور اُنہونے پوچھا کہ تم لوگ کیون لڑائی سے علیحدہ بیٹھے ہو اُن لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے تب انس بن النضر بولے اب تم لوگ زندہ رہکر کیا کروگے اُٹھو اور کافرون سے لڑکر مرو جس بات پر رسول اللہ صلعم نے اپنی جان دی یہ کہا اور بڑی تیزی کے ساتھ تلوار لے کر کافرون سے لڑنے لگے ستر زخم آپکے چہرے پر لگے تھے کہ وہ پہچانے نہ جاتے تھے آخر اُنکی بہن ربیع بنت النضر نے اُنکی اونگلیون کے پورون یا اُنکے دانتون کی خوبصورتی سے پہچانا بعض نے کہا کہ اُنکی اُنگلی پر ایک تل تھا جس سے اُنکی بہن نے اُنکو پہچانا۔ مروی ہے کہ سفیان بن عویف کے ہاتھ سے آپ نے شربت شہادت نوش کیا رضی اللہ عنہ

انس بن مالک بن النضر الی آخرہ انصاری خزرجی نجاری ابو حمزہ خادم رسول اللہ صلعم کے دو سو چھیاسی حدیثون کے راوی ہین جب آنحضرت صلعم مدینہ مین رونق افروز ہوے تو انس کی والدہ ام سلیم آپ کو کہ دس برس کے تھے حضور کی خدمت مین لے آئین اور عرض کیا کہ یہ لڑکا میرا ہے مین حضور کی خدمت کرنے کے واسطے اسکو سپرد کرتی ہون چنانچہ وہ آنحضرت صلعم کی زندگی تک آپکے ساتھ ہر موقع پر حاضر رہے اور اپنی خدمت گذاری سے حضور کو راضی رکھا اور آنحضرت صلعم گاہے اُنسے مزاح بھی کرتے تھے تو فرماتے یا ذالاذنین اے دو کان والے اور چونکہ انس کو حمزہ ایک قسم کا ساگ بہت مرغوب تھا اکثر اُسکو کھاتے تھے اسلیے آنحضرت صلعم نے اُنکی کنیت ابو حمزہ مقرر فرمائی تھی آنحضرت صلعم کی دعا سے وہ کثیر الاولاد اور کثیر المال ہوگئے۔ کہتے ہین اُنکی صلبی اولاد سو سے متجاوز تھی اور ایک باغ اُنکا مقبوضہ تھا جو سال مین دو بار بار ور ہوتا سو برس سے زیادہ عمر بھی اُنکی ہوئی بعد رسول اللہ صلعم کے بصرے مین جا رہے اور سن اکانوے خواہ ترانوے ہجری مین وہین فوت ہوے رضی اللہ عنہ آپ کے فضائل شمار سے زیادہ ہین جنکے لئے دفتر علیحدہ درکار ہے۔

۲۵ ابو اسیرہ یا ابو ہبیرہ۔ بن حارث بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن مبذول الانصاری الخزرجی النجاری کہتے ہین کہ بروز احد جب آپ کے مقابلہ مین دشمن آیا پہلے ہتیار سے

لڑائی شروع ہوئی ایک دوسرے پر ہاتھ صاف کرتا رہا گویا دو شیر باخود ہا لڑ رہے تھے پھر دونون لپٹ پڑے ابو اسیرہ حریف کو پچھاڑ کر بکری کیطرح ذبح کرکے چلتے ہوئے خالد بن الولید پچھلیان گھوڑے پر سوار گھات مین لگے تھے کہ لمبا نیزہ ہلاتے ہوئے ابو اسیرہ کی پشت پر ٹوٹ پڑے اور ایک وار نیزے کا اس زور سے کیا کہ نیزے کی انی ابو اسیرہ کے سینے سے پار ہو گئی وہ زمین پر گر کر شہید ہو گئے اور خالد بن الولید یہ کہتے ہوئے کہ لے اسکو مین ہون ابو سلیمان اپنی فوج کیطرف پھرے یہ وہی خالد ہین جو کچھ دنون بعد بسفارش سعادت ازلی کئی مسلمانون کو در جنت تک پہونچا کر سیف اللہ کے خطاب سے سرفرازی حاصل کرین گے سبحان اللہ ؎

اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار

۲۶ **عمرو** بن مطرف بن عمرو الانصاری الخزرجی النجاری جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۲۷- **عمرو** بن قیس بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۸ **نعمان**- بن عمرو بن رفاعہ بن الحارث بن سواد بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی السوادی صحابہ عقبہ سیوم اور بدری ہین بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ **نعمان** نون عین غیر منقوط میم الف نون بروزن عثمان۔

۲۹ **ذکوان** بن عبد قیس بن خلدة بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری الخزرجی الزرقی بیعت عقبہ اول و دوم مین حاضر تھے پھر مدینہ سے مکہ کو چلے آئے اور آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر رہے تا اینکہ دیگر مہاجرین کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی اسی سے آپ کو مہاجری انصاری کہتے ہین اور آپ صحابہ بدر سے ہین بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ذکوان ذال منقوط و کاف و واو و الف و نون بوزن سکران **زریق** زا منقوط و را غیر منقوط و یا مثناة تحتانیہ و قاف صیغہ تصغیر۔

۳۰ **کیسان** بنی مازن بن النجار خزرجی کے غلام ہین اور ابو عمرو نے کہا کہ وہ بنی عدی بن النجار کے غلام ہین اور بعض اہل سیر آپ کو انصار بنی مازن سے کہتے ہین بہر حال آپکا شمار انصار خزرج مین ہے اور آپ غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

کیسان کاف مفتوح یا مثناة تحتانیہ ساکن سین غیر منقوطہ الف نون۔

۳۱ **عبد اللہ** بن قیس بن خالد بن خلدة بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی صحابہ بدر سے ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۳۲ **ثابت** بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن مالک بن غنم بن عدی بن النجار الانصاری

الخزرجی النجاری صحابہ بدر سے ہین بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲ **قیس** بن مخلد بن ثعلبۃ بن صخر بن حبیب بن حارثہ بن ثعلبۃ بن مازن بن النجار الانصاری الخزرجی المازنی۔ موسی بن عقبہ نے آپ کو صحابہ بدر اور شہدائے احد مین ذکر کیا ہی رضی اللہ عنہ۔

۳ **عامر** بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار الانصاری الخزرجی ہشام کے والد ہین موسی بن عقبہ نے آپکو صحابہ بدر مین ذکر کیا ہی الغرض آپ غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ امیہ بضم ہمزہ وفتح میم ویا ر مثناۃ تحتانیہ مفتوحہ مشددہ وتار تانیث **حسحاس** جملہ حروف غیر منقوطہ ہشام بن عامر بن امیہ اجلہ صحابہ سے ہین آنحضرت صلعم سے آپنے احادیث کی روایت کی ہی اور اُنسے سعید بن جبیر وحمید بن ہلال وغیرہ روایت کرتے ہین کہتے ہین کہ نام آپکا شہاب تھا آنحضرت صلعم نے ہشام نام رکھا وہ بصرے مین رہتے تھے اور زیاد کے زمانہ تک زندہ رہے سعد بن ہشام بن عامر راوی ہین کہ جب ہشام بن عامر ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ فرمایا کرتین نعم المرء کان عامر اصیب یوم احد جعفر بن زید سے ابن المبارک نے نقل کیا ہی کہ جعفر نے کہا کہ جب ہم کابل کے جہاد کو نکلے تو ہمارے لشکر مین صلۃ بن اشیم اور ہشام بن عامر تھے دونون نے جنگ مصنوعی کی اور دونون قتل ہوے دشمنون نے جب یہ ماجرا دیکھا تو کہا کہ دو مرد عرب نے ہمکو جنگ مصنوعی دیکھائی اگر ہمسے لڑتے تو کیا کرتے چنانچہ دشمن خود بخود رعب مین آگر پسپا ہو گئے۔ رضی اللہ عنہما۔

۵ **عامر یا عمارۃ** بن مخلد بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی صحابہ بدر سے ہین بروز احد شہید ہوے رضی اللہ عنہ۔

عمارۃ بن مخلد بن الحارث النجاری کو موسی بن عقبہ نے شہدائے احد مین ذکر کیا ہی اور ابن اسحاق نے عامر بن مخلد کو صحابہ بدر مین ذکر کر کے کہا کہ وہ احد مین شہید ہوئے پس اسبات کا علم اللہ تعالی کو ہی کہ وہ دو ہین یا ایک صرف نام مین اختلاف ہی (عامر وعمارۃ) ابن عائذ نے مغازی مین کہا کہ وہ دونون ایک ہی ہین کوئی عامر بن مخلد اور کوئی عمارۃ بن مخلد کہتا ہی۔

۶ **سلیط** بن عمرو بن یزید الانصاری الخزرجی النجاری بقول ابن عائذ غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ **سلیط** سین غیر منقوط مفتوح ولام مکسور ویار مثناۃ تحتیہ وطار غیر منقوط بروزن قتیل۔

۷ **ایاس** بن عدی الانصاری الخزرجی النجاری بنی عمرو بن مالک بن النجار سے ہین بقول ابن عبد البر غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ **ایاس** بہمزہ مکسورہ ویار مثناۃ تحتیہ والف وسین غیر منقوطہ بوزن لباس۔

۳۸ **رافع** آپ غلام ہین غزیۃ بن عمرو الانصاری الخزرجی النجاری کے بقول ابو عمرو غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ **غزیۃ** بغین منقوط مفتوح و زائے نقطہ دار مکسور و یائے مثناۃ تحتیہ مشددہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار الخزرجی صحابہ عقبہ اور احد سے سراقۃ بن عمرو کے بھائی ہین سراقۃ بن عمرو جنگ موتہ مین شہید ہوئے ہین رضی اللہ عنہما۔

۳۹ **حلیب** بن تیم بقول ابن ابی حاتم یا ابن زید بن تیم بن اُسید خفاف الانصاری الخزرجی یا جہنی بقول ابن شاہین غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

حلیب بہ حاء غیر منقوط بروزن طبیب۔

۴۰ **سُلیم** بن حارث بن ثعلبۃ بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثۃ بن دینار بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری صحابہ بدر سے ہین بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ بعض اہل مغازی نے کہا کہ آپ خیبر کی لڑائی مین شہید ہوئے واللہ اعلم۔

سُلیم بسین غیر منقوط بروزن زبیر۔

۴۱ **سلیم** بن عمرو یا عامر بن حدیدۃ بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری الخزرجی السلمی صحابہ عقبہ و بدر سے ہین بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ بعض اہل سیر نے آپکا نام سلیمان بن عمرو بن حدیدہ لکھا ہی سلیم بروزن زبیر **سلمۃ** بکسر سین غیر منقوطہ **سلمی** بکسر سین غیر منقوط سلمہ کیطرف منسوب ہی۔

۴۲ **یزید** سُلیم بن عمرو مذکور کے غلام ہین بقول موسی بن عقبہ جنگ احد مین آپ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۴۳ **عَنترۃ السلمی** بقول ابن اسحاق آپ سُلیم بن عمرو بن حدیدہ کے غلام اور بقول ابن ہشام بنی تمیم بن کعب بن سلمۃ کے حلیف ہین غلام ہون یا حلیف دونون صورتون مین آپ کا شمار انصار خزرجی سلمی مین ہوسکتا ہی آپ صحابہ بدر سے ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ نوفل بن معاویہ دیلی نے آپکو شہید کیا۔

عنترۃ بفتح عین غیر منقوط و کسر نون و فتح تاء مثناۃ فوقانیہ آخر مین تاء تانیث۔

۴۴ **رفاعۃ** بن زید بن عمرو بن ثعلبۃ بن مالک بن سالم (حبلی) بن غنم بن عوف بن الخزرج الانصاری الخزرجی السالمی آپ کی کنیت ابو الولید اور عرف ابن ابی الولید ہی اسلئے کہ آپکے جد زید بن عمرو کی بھی کنیت ابو الولید تھی۔ آپ صحابہ عقبہ اور بدر سے ہین جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ سالم بن غنم کا لقب حبلی تھا اس لئے کہ انکا پیٹ حاملہ عورت کے مانند

بڑھا ہوا تھا۔

۴۵ زید بن ودیعۃ بن عمرو بن قیس بن جری بن عدی بن مالک بن سالم (الحبلی) بن غنم بن عوف بن الخزرج الانصاری الخزرجی السالمی صحابہ بدر سے ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۴۶ نوفل بن عبداللہ بن ثعلبۃ بن نضلہ بن مالک بن العجلان بن زید بن سالم (حبلی) بن غنم بن عوف بن الخزرج الانصاری الخزرجی السالمی صحابہ بدر سے ہین جنگ احد مین شہید ہوئے رضی للہ عنہ انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا۔ آپ کی نسبت پدری مین اہل سیر کا اختلاف ہے ابن اسحاق نے نوفل بن عبداللہ اور ابن عبدالبر نے نوفل بن ثعلبۃ بن عبداللہ کہا ہے واللہ اعلم بالصواب

۴۷ عبداللہ بن نضلہ بن مالک بن العجلان بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن الخزرج الانصاری الخزرجی صحابہ بدر سے ہین بقول ابن الکلبی جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۴۸ رافع بن مالک بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری الخزرجی الزرقی منجملہ بارہ نقیبون عقبہ کے ایک آپ ہین سب خزرجیون سے پہلے آپ ہی نے شرف بیعت حاصل کیا صحابہ بدر سے ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ رافع ضدا و بوزن خافض۔ زریق بزاے منقوط و راے بی نقطہ و یاے مثناۃ تحتیہ و قاف صیغہ تصغیر بوزن زبیر۔

۴۹ انس بن ارقم بن زید (زیید) بن قیس بن النعمان بن ثعلبۃ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج الانصاری الخزرجی بقول ابن اسحاق جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵۰ اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن مالک بن الاغر بن ثعلبۃ بن کعب بن الخزرج الانصاری الخزرجی زید بن ارقم کے بھائی ہین بقول ابن اسحاق آپ جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ زید بن ارقم کی کنیت ابو عمرو یا ابو عامر ہے بروز احد صغیر السن قرار دئے گئے تھے اس لئے احد مین شریک نہ ہوسکے غزوہ خندق مین پہلے پہل شریک ہوے بعد اُسکے سترہ غزوون مین آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر رہے اور آپ آنحضرت صلعم سے بہت حدیثون کی روایت کرتے ہین اور آپ سے آپکے غلام مکاتب انس اور دیگر اشخاص روایت کرتے ہین جنگ صفین مین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھے سن چھیاسٹھ خواہ اڑسٹھ ہجری مین بمقام کوفہ بزمانہ مختار فوت ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵۱ ابو خارجہ (عمرو) بن قیس بن حزن بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف بن مالک الانصاری الخزرجی صحابہ بدر سے ہین بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵۲ ضمرۃ بن عمرو بن کعب الجہنی بعض ضمرۃ بن بشر اور بعض ضمرۃ بشیر بزیادت یاء مثناۃ تحتیہ کہتے ہین۔ علی ہذا آپکے حلیف ہونے مین بھی اختلاف ہے کوئی بنی عمرو کوئی بنی ساعدہ کوئی بنی طریف قبیلہ خزرج کا حلیف کہتا ہے بالجملہ آپ انصار خزرج کے حلیف اور صحابہ بدر سے ہین جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ضمرۃ بضاد مفتوح و میم ساکن و رار غیر منقوطہ مفتوح و تار تانیث۔

۳۴ **عبادۃ** بن الحسحاس بن عمرو بن عمارۃ بن مالک بن عمرو البلوی حلیف بنی سلیم یا بنی غنم خزرجی صحابہ بدری ہین احد مین شہید ہو کر وہ اور مجذر بن ذیاد اور نعمان بن مالک ایک ہی قبر مین مدفون ہوئے رضی اللہ عنہم۔ **عبادۃ** بعین غیر منقوط مضموم و بار موحدہ مخففہ و الف و دال غیر منقوط و تار تانیث۔ بعض نے عبدہ بعین غیر منقوط مفتوح و بار موحدہ ساکن و دال غیر منقوط و تا تانیث آخر مین کہا اور بعض نے عباد بفتح عین غیر منقوط و بار موحدہ مشددہ و الف و آخر مین دال غیر منقوط کہا ہی حسحاس سارے حروف غیر منقوط اور بعض نے خشخاش و خاء منقوط اور دو شین منقوط اور خاء ثانی و شین اخیر کے درمیان الف کہا ہی و العلم عند اللہ۔

۳۵ **مجذر** (عبد اللہ) بن ذیاد بن عمرو بن اخزم بن عمرو بن عمارہ البلوی حلیف بنی غنم قبیلہ خزرج صحابہ بدری سے ہین آپکو حارث بن سوید بن الصامت اوسی نے بروز احد دغا سے قتل کیا جس کی تفصیل یون بیان کرتے ہین کہ زمانہ جاہلیت مین درمیان قبیلہ اوس اور خزرج کے عداوت تھی مجذر بن ذیاد خزرجی نے سوید بن الصامت اوسی کو جو ایک بوڈھا آدمی تھا اور نشہ شراب مین چور تھا قتل کر دیا اور یہی قتل جنگ بعاث کا باعث ہوا جو درمیان اوس اور خزرج کے قبل از ہجرت واقع ہوئی جسمین اوسی کامیاب ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ صلعم مدینہ مین تشریف لے آئے اور دونون قبیلہ والے انصار مین داخل ہوئے تو آپ نے دونون قبیلون مین مصالحت کرا دی۔ حارث بن سوید بن الصامت اوسی اور مجذر بن ذیاد خزرجی بھی انصاریون مین داخل تھے جنگ بدر مین دونون آنحضرت صلعم کے ہمرکاب تھے مگر باوجود مصالحۃ اور اسلام کے حارث بن سوید بن الصامت کے دل مین اپنے باپ کے مارے جانے کی چوٹ لگی رہی بدر مین حارث کو موقع مجذر کے مارنیکا ہاتھ نہ آیا جب جنگ احد مین بعد فتح یابی کے بوجہ نافرمانی مسلمانونکا پانون لغزش مین آیا اور بھاگے ہوئے مشرکون نے مسلمانون پر پس پشت سے حملہ کیا اور مسلمان آپسمین ایک دوسرے پر ہاتھ چھوڑنے لگے اسی رستخیز مین حارث پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کر کے مکہ کو چلا گیا پھر واپس مدینہ کو آیا فرمان الٰہی صادر ہوا کہ حارث بن سوید اوسی نے مجذر بن ذیاد خزرجی کو دغا سے قتل کیا ہی اسکی عوض مین حارث قتل کیا جاوے آنحضرت صلعم فوراً مسجد قبا کیطرف سوار ہوئے حالانکہ وہ روز حسب معمول مسجد قبا کے جانیکا نہ تھا۔ انصار اس خلاف معمولی تشریف آوری سے متحیر ہوئے رسول اللہ صلعم نے مسجد مین جاکر نماز پڑھی بعد اسکے بیٹھ کر لوگون سے باتین کرنے لگے خلاف معمول تشریف آوری آنحضرت صلعم کی سنکر صحابہ یکے بعد دیگرے مسجد قبا مین حاضر ہوئے اور آنحضرت صلعم بطور تفحص سبکو دیکھ رہے تھے کہ حارث بن سوید اوسی سامنے دکھائی دیا وہ زرد رنگ کی چادر سے منھ چھپائے تھا آنحضرت صلعم نے عویم بن ساعدہ سے فرمایا کہ حارث بن سوید کو مجذر بن زیاد کے عوض مین قتل کرکہ حارث

نے مجذر کو بروز احد قتل کیا ہی عویم نے حضور کا حکم سنتے ہی حارث کو پکڑ لیا حارث نے کہا مجھکو چھوڑ دو مین رسول اللہ صلعم کے حضور مین کچھ عرض کرونگا عویم نے حارث کے کہنے کا کچھ بھی خیال نکیا حارث بزور تمام عویم کو کھینچنے لگا کہ جناب رسالتمآب مسجد سے اُٹھے در مسجد پر سواری طلب فرمائی اُسوقت حارث نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مین نے مجذر کو قتل کیا ہی مگر مین اسلام سے منحرف نہین ہوا ہون نہ مجھکو اسلام مین کسیطرح کا شک ہی یہ کام مجھسے بحالت مغلوبیت نفس کے سرزد ہوا ہی اور اب مین توبہ کرتا ہون اور اُسکا خون بہا دینے کو حاضر ہون آنحضرت صلعم نے اُسکی گفتار پر کچھ التفات نفرمایا اولاد مجذر مقتول سے کچھ فرما رہے تھے کہ حارث نے حضور کی رکاب کیطرف ہاتھ بڑھایا پس آپنے حکم سابق کی تعمیل کیلئے عویم کو فرمایا اور سواری آگے کو بڑھائی عویم نے در مسجد پر حارث کو قتل کیا اور بعض روایت مین آیا ہی کہ ابو دجانہ نے بحکم آنجناب حارث کو قتل کیا ہی۔

مجذر بضم میم و فتح جیم و ذال منقوطہ مشددہ و راء غیر منقوط آپ کا لقب ہی اسلیئے کہ وہ فربہ اندام تھے اور نام آپکا عبد اللہ تھا۔

ذیاد بکسر ذال منقوطہ و یاء مثناۃ تحتیہ و الف و دال غیر منقوط۔

بعاث بضم باء موحدہ و عین غیر منقوط و الف و ثاء مثلثہ اور بعض نے بغین منقوط باقی بدستور کہا ہی۔

دوسرا تذکرہ شہداء اوسی کے بیان مین

1 **عمرو** بن معاذ بن النعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن الحارث بن الخزرج بن النبیت بن الاوس الانصاری الاوسی الاشہلی سعد بن معاذ سید الاوس کے بھائی اور صحابہ بدر سے ہین اُنکی عمر بتیس برس کی تھی بروز احد ضرار بن الخطاب نے آپکو اسزور سے نیزہ مارا کہ آپکے جسم سے پار ہوگیا عمرو زمین پر گر گئے تو ضرار نے استہزاءً کہا لَا تَعْدِمَنَّ رَجُلًا زَوَّجَكَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ اُسوقت تک ضرار بن الخطاب برادر سیدنا عمر بن الخطاب مسلمان نہین ہوئے تھے اور اُسی روز ضرار نے سیدنا عمر فاروق کو بھی نیزہ مارا اور کہا کہ یہ ضربت نعمت مشکورہ (شکریہ فتح مشرکین اور انہزام مسلمین) ہی واللہ میرا ارادہ تیرے قتل کا نہین تھا **معاذ** بضم میم و عین غیر منقوط و الف و ذال منقوط۔ سعد بن معاذ کا ذکر غزوہ بنی قریظہ مین آویگا رضی اللہ عنہما۔

2 **حارث** بن انس بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی آپ صحابہ بدر سے ہین جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

3 **زیاد** بن السکن بن رافع بن امرء القیس الانصاری الاوسی الاشہلی بقول ابن الکلبی صحابہ بدر سے ہین بروز احد جب مونھ بھیڑ کی لڑائی ہونے لگی دشمنون نے آنحضرت کو گھیر لیا اور مصعب بن عمیر قرشی علمدار اسلامی

مشرکون کو ہٹاتے ہٹاتے شہید ہوگئے حضور صلعم نے فرمایا کون ہی جو ہمارے لئے اپنی جان فروخت کرے یہ سنتے ہی پانچ جوان انصاری اوچھل کر کھڑے ہوگئے جن مین زیاد بن السکن بھی تھے آگے بڑھکے سب دشمنون سے خوب ہی لڑے آخرکار زیاد بن السکن لڑتے لڑتے تھک گئے اور زخمون سے آپکا جسم چور ہوگیا تھا کہ دوسرا گروہ انصاریون کا آپہونچا اور لڑ بھڑ کر دشمنون کو حضور کے پاس سے ہٹا دیا تب آنحضرت صلعم نے زیاد کو جو زخمون سے چور سست پڑے ہوئے تھے اُٹھا منگایا اور اپنے قدم مبارک سے ٹیک لگا کر بیٹھایا تو زیاد کی دلی امید بر آئی اُسی حالت مین حضور کے قدم ٹیکتے ہوئے جنت کو سدھارے رضی اللہ عنہ بعدہ اُن کے بیٹے۔

۴ عمارۃ بن زیاد جو صحابہ بدر سے ہین اُسی معرکہ مین لڑتے لڑتے زخمی ہوئے آپ کے جسم پر چودہ زخم لگے جنکے صدمہ سے آپ نہایت ہی بے سکت ہوگئے تھے رسول اللہ صلعم نے اُنکو بھی قدم مبارک کی ٹیک لگا کر بٹھایا تھا کہ اُسی حالت مین آپ کے طایر روح نے اُڑ کر روضۂ رضوان کے درختون پر بسیرا لیا واہ ری باپ بیٹے کی تقدیر کیا دونون یہی کہتے تھے ؎ نکل جائے دم تیرے قدمون کے نیچے یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہی ؎ **شعر** گر نثار قدم یار گرامی نکنم ۔ گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید ۔ رضی اللہ عنہما۔

زیاد بکسر زاء منقوط بعدہ یاء مثناۃ تحتیہ والف و دال غیر منقوط۔

سکن بسین غیر منقوط و کاف و نون بر وزن حسن۔

عمارۃ بعین غیر منقوط مضموم و میم و الف و راء غیر منقوط مفتوح و تاء تانیث بوزن عصارہ۔

۵ ثابت بن وقش بن زغبتہ بن زعورا ابن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی و بعض روایتین رفاعہ بن وقش وارد ہی۔ جب رسول اللہ صلعم احد کو سوار ہوئے ثابت بن وقش یا رفاعہ بن وقش اور الیمان ابو حذیفہ کو مدینہ کے قلعہ یا بلند ٹیلے پر عورتون اور بچون کے ساتھ چڑھا دیا کہ وہ دونون بڑے بوڑھے آدمی تھے دونون نے آنحضرت صلعم کے حکم کی تعمیل تو کی مگر آپس مین باتین کرنے لگے ایک نے دوسرے سے کہا لا اب لک (کلمہ بد دعا یعنی تیرا باپ مرجائے یا کلمہ غیرت دہی ہی یعنی تو بے باپ کا ہی تیرا باپ نہ معلوم کون ہی) کیا وجہ ہی کہ ہم اپنے ہم چشمون اور ہمدمون سے علٰحدہ رہین ان لوگون کا چھوڑنا شرم کی بات ہی ہمکو کس کا انتظار ہی چند روز کے مہمان چراغ سحری ہو رہے ہین آج مرے یا کل چلو شربت شہادت کا مزہ چکھین چنانچہ دونون اپنی جگہ سے چلے تو میدان احد مین دم لیا اور کافرون سے نبرد آزمائی کرنے لگے ثابت بن وقش یا رفاعہ بن وقش تو مشرکون کے ہاتھ سے جام شہادت نوش کرکے روضۂ رضوان کی سیر کو چلدئے رضی اللہ عنہ رہے الیمان ابو حذیفہ انکا ذکر علٰحدہ انصاریین ہوگا۔

۶ عمرو بن ثابت بن وقش بن زغبتہ بن زعورا ابن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی آپکا لقب اصرم یا اصیرم ہی

بقول بعض اہل سیر کے انکو عمرو بن قیش کہا ہی۔ آپکی والدہ الیمان کی دختر ابو حذیفہ صحابی کی بہن ہین ابتداءً آپ اسلام سے منکر تھے مقلب القلوب نے دفعتًہ آپکا دل پھیر دیا یہین معرکہ کے وقت میدان احد مین پہونچے اور رسول اللہ صلعم کے روبرو کفر سے توبہ کی اور خوب لڑا بلکہ مشرکون سے لڑتے لڑتے زخمی ہوکر مقتولون مین پڑی تھین مگر کچھ جان باقی تھی راوی نے کہا کہ مین انکے قریب گیا تو لوگ انسے کہتے تھے ای عمرو تمکو اس جنگ مین کون لے آیا عمرو نے کہا مجھکو یہان اسلام لے آیا ہی مین خدا اور اسکے رسول پر ایمان لایا اور کافرون سے لڑا خداوند کریم نے مجھکو شہادت نصیب کی یہکہکر انہین لوگون کے سامنے انکا دم نکل گیا رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلعم کو انکی شہادت کی خبر معلوم ہوئی تو آپنے فرمایا۔ انہ لمن اهل الجنۃ یعنی وہ بیشک جنت والون سے ہی۔ سبحان اللہ اکبر یہ کیا خوش قسمتی ہی ایک وقت کی نماز پڑھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ جنتی ہونیکا فرمان مل گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بطور چیستان کے لوگون سے پوچھتے تھے مجھے بتاؤ وہ کون ہے جسنے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے لئے نکیا ہو تا آنکہ وہ داخل جنت ہو گیا۔ و لوگ ابو ہریرہ کی بات سنکر خاموش رہتے تو آپ کہتے کہ وہ عمرو بن ثابت بن وقش اشہلی ہی۔ بعض نے وقش کو وقیش اور بعض نے اقیش کہا ہی۔

وقش واو مفتوح و قاف ساکن و شین نقطہ دار و وقیش اسکی تصغیر اقیش ہمزہ مضموم بجاے واو بقاعدہ اقتت ہی

۷ سلمہ بن ثابت بن وقش بن زغبۃ بن زعورا بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی صحابہ بدر سے ہین جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

سلمہ سین بے نقطہ و لام و میم و تا تانیث بوزن قصبہ۔

۸ سلیط بن ثابت بن وقش بن زغبۃ بن زعورا بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی برادر سلمہ سابق الذکر ہین آپ کو طبرانی وغیرہ نے شہداے احد مین شمار کیا ہی رضی اللہ عنہ۔

سلیط سین غیر منقوط و لام و یا مثناۃ تحتیہ و طا غیر منقوط بروزن قتیل۔

۹ رفاعۃ بن وقش بن زغبۃ بن زعورا بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی برادر ثابت بن وقش معرکہ احد مین خالد بن الولید کی ضرب سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۰ حباب بن قیظی بن عمرو بن سہل بن مخرمہ بن قلیع بن جریش بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی آپ صحابہ بدر سے ہین بقول ذہبی غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

حباب بضم حا غیر منقوط و با موحدہ و الف و آخر با موحدہ اور بعض نے خا منقوط اور بعض نے جیم مفتوح بعد اسکے نون مگر محفوظ غیر منقوط ہی۔

قیظی قاف و یا مثناۃ تحتیہ و ظا نقطہ دار و یا مثناۃ تحتیہ اور بعض نے قاف و نون و طا غیر منقوط و یا مذکور کہا ہی۔

۱۱ صیفی بن قیظی بن عمرو بن سہل بن مخرمہ بن قلیع بن جریش بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی برادر حباب بن قیظی احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ضرار بن الخطاب نے قتل کیا۔

۱۲ عباد بن سہل بن مخرمہ بن قلیع بن جریش بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ صفوان بن امیہ نے آپ کو قتل کیا۔

عباد بعین غیر منقوط مفتوحہ وبار موحدہ مشددہ والف ودال غیر منقوط۔

۱۳ ایاس بن اوس بن عتیک الانصاری الاوسی الاشہلی بقول موسیٰ بن عقبہ احد مین اور بقول ابن الکلبی جنگ خندق مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ایاس بکسر ہمزہ وفتح یار مثناۃ تحتیہ والف وسین غیر منقوط۔

۱۴ رفاعہ بن اوس بن زعورا ابن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی ابو الاسود نے آپ کو صحابہ احد مین ذکر کیا ہے اور بقول ذہبی آپ جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

رفاعہ بکسر رار غیر منقوط وفار والف وعین غیر منقوط۔

۱۵ سہل بن رومی بن وقش بن زغبۃ الانصاری الاوسی الاشہلی معرکہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۱۶ رافع بن زید یا ابن یزید بن کرز الانصاری الاوسی الاشہلی صحابہ بدر سے ہین احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور بعض نے کہا کہ وہ سن تین ہجری مین فوت ہوئے واللہ اعلم۔

۱۷ یزید بن السکن بن رافع بن امرء القیس بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی آپ صحابہ بدر سے ہین بروز احد مع اپنے فرزند ارجمند ۱۸ عامر بن یزید کے شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۱۹ عبید بن التیہان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعورا الانصاری صحابہ عقبہ سیوم اور بدری ہین بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ عکرمہ بن ابی جہل نے آپکو قتل کیا۔

عبید مصغر عبد بر وزن زبیر اور عرف آپ کا عتیک بر وزن عتیق ہے۔

التیہان بفتح تار مثناۃ فوقیہ ویار مثناۃ تحتیہ مکسورہ مشددہ وہار والف ونون۔

۲۰ ابو سفیان بن حارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی بقول ابن الکلبی آپ صحابہ بدر سے ہین آپ کی کنیت ابو البنات ہے اسلئے کہ وہ اپنی لڑکیون سے زیادہ محبت رکھتے تھے بروز احد آپنے کہا تھا کہ مین کافرون سے لڑونگا اور اپنی لڑکیون کو بھی دیکھا آیا کرونگا جب مدینہ کے مسلمانون کو بوجہ نافرمانی ہزیمت نے موقع دکھایا تو آپنے اللہ تعالیٰ کے حضور مین عرض کیا کہ مین اپنی لڑکیون کے پاس جانا نہین چاہتا میری آرزو یہ ہے کہ تیری راہ مین مارا جاؤن چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اسی معرکہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ بعض کہتے ہین کہ آپ جنگ خیبر مین شہید ہوئے واللہ اعلم۔

۲۱ حنظلہ بن عمرو (ابی عامر) بن صیفی بن مالک بن امیۃ بن ضبیعۃ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس الانصاری الاوسی (غسیل الملائکہ) حنظلہ کے باپ کا نام عمرو یا عبد عمرو تھا اور کنیت اسکی ابو عامر تھی وہ زمانہ جاہلیت مین راہب کے لقب سے مشہور تھا جس کو آنحضرت

صلعم فاسق کہا کرتے تھے اور وہ توریت و انجیل کتب سماویہ کا عالم بعثت پیغمبر آخر الزمان اور دین حنیف کا ذکر کیا کرتا تھا جب کہ آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے تو حاسدانہ طور سے منکر ہو کر کہنے لگا کہ آب ایسا پیغمبر پیدا ہو گا مگر وہ آپ نہین۔ **نقل** ہو کہ ایک روز ابو عامر نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ یہ کون دین ہے جسکو آپ لیے آئے ہین آپنے فرمایا اسکو دین حنیف کہتے ہین ابو عامر بولا کچھ باتین آپنے اس مین ملا دین ہین جو دین حنیف مین نہین ہین آپنے فرمایا کہ بل جئت بھا علی وجہہا وہ مردود بولا کہ حق تعالیٰ جھکو غریبی مین موت دے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے کے ساتھ ایسا ہی کرے گا چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ مردود مدینے سے مکے کو چلا گیا اور مشرکین قریش سے جا ملا اور انکے ساتھ جنگ احد مین آیا اور پہلے اسی نے مسلمانون سے لڑنے کی ابتدا کی اور سب سے پہلے بھاگا اور قریش کے ساتھ مکے واپس گیا اور وہان سے قسطنطنیہ دار السلطنت روم شرقی کو چلا گیا اور وہان بحالت غربت سن نو یا دس ہجری مین فی النار ہوا ہرقل شاہ قسطنطنیہ نے اسکا ترکہ کنانہ بن عبد یالیل ثقفی کو دیدیا اسی ابو عامر فاسق کے فرزند ارجمند حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ ہین جو سچے اور پکے مسلمان تھے چونکہ ابو عامر آنحضرت صلعم کا بڑا ہی دشمن تھا حنظلہ نے حضور صلعم سے عرض کیا اگر حکم ہو تو مین اپنے باپ ابو عامر کو قتل کرون آپنے فرمایا کہ ایسا نکرنا چاہیئے۔ جس روز احد مین لڑائی کا آغاز ہونے والا تھا اس سے پہلے ایک روز حنظلہ نے جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی سلول منافق سے نکاح کیا تھا اور شب کو اپنی منکوحہ سے خلوت کی و علی الصبح بستر سے اٹھتے ہی بغیر غسل ہتھیار لیکر رزمگاہ کو چلدیئے اور جبکہ آنحضرت صلعم بذات خاص غازیون کی صفین سیدھی کرتے تھے آپ موقع پر پہونچے اور جاتے ہی ابو سفیان بن حرب سے بھڑ گئے اسکے گھوڑے کے پانون کاٹ ڈالے اور اسکے قتل کو آمادہ ہوئے تو ابو سفیان چیخا کہ مین ابو سفیان ہون کوئی مجھے بچا وے ناگاہ اسود بن شعوب حنظلہ پر ٹوٹ پڑا اور ایک وار تلوار کا ایسا لگایا کہ وہ شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم نے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ حنظلہ کو فرشتے نہلا رہے ہین۔ ابو اسد ساعدی کہتے ہین کہ جب مین نے آنحضرت صلعم کو فرماتے سنا کہ حنظلہ کو فرشتے نہلا رہے ہین انکی نعش کے قریب جا کر دیکھا تو حنظلہ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے مین الٹے پانون آنحضرت صلعم کی خدمت مین واپس آیا اور چشم دید ماجرہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ اسکی منکوحہ سے دریافت کرنا چاہیئے ابو اسد ساعدی کہتے ہین کہ جب ہم مدینے کو واپس آئے تو آنحضرت صلعم نے جمیلہ زوجہ حنظلہ کے پاس کسیکو بھیجکر دریافت فرمایا کہ حنظلہ جب احد کو گئے ہین تو کیا حال تھا جمیلہ نے بجواب استفسار نبوی عرض کیا کہ حنظلہ جہاد کی شرکت کا نہایت ہی مشتاق باوجودیکہ پانی کا محتاج تھا قبل از غسل جنگ کو چلا گیا۔

۳۴ انیس بن قتادہ بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی صحابہ بدریہ سے ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

انیس مصغر انس۔ قتادہ قاف مفتوح بعد اسکے تاء دو نقطہ بالا و الف و دال بے نقطہ و تاء تانیث

عبید مصغر عبد۔

۴۳ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبۃ بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس الانصاری الاوسی بروز احد آنحضرت صلعم نے آپ کو پچاس تیراندازون کے ساتھ احد کی گھاٹی پر مقرر فرماکر سمجھا دیا تھا کہ ہم کسی حال مین ہون تم لوگ اس مقام سے جنبش نکرنا جب مسلمانون نے معرکہ احد مین مشرکین پر غلبہ پایا اور مشرک بھاگ نکلے تیراندازون نے دیکھا کہ فریقون کا مال و اسباب مجاہدین لوٹ رہے ہین بقول شخصے ع بدوزد طمع دیدہ ہوشمند۔ انکے دل مین آیا کہ ہم بھی چلکر لوٹین جگہ اپنی چھوڑکر جانے لگے ہرچند عبد اللہ بن جبیر نے آنحضرت صلعم کا حکم سنا کر انکو روکا انھون نے نہ سنا صرف دس تیرانداز عبد اللہ بن جبیر کے پاس رہ گئے آنحضرت صلعم کی عدول حکمی کرنیکا یہ نتیجہ ہوا کہ بھاگے ہوئے مشرک احد کی گھاٹی کیطرف پھر کر چڑھے ہوئے وہان صرف عبد اللہ بن جبیر اور دس تیراندازون کے اور کوئی نہ تھا جب عبد اللہ نے خالد بن الولید عکرمہ بن ابی جہل کو مع انکے سوارون کے آتے دیکھا تو اپنے تیراندازون کو متفرق کھڑا کرکے مشرکون سے جنگ شروع کر دی مگر کہان وہ جماعت مشرکین اور ادہر معدودے چند اس مقابلہ مین عبد اللہ بن جبیر کے کسی مشرک نے ایسا تیر مارا کہ انکے پیٹ سے پار ہو گیا آنتین نکل پڑین وہ تو شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ انکے ماتحت تیرانداز زخمی پڑے تھے مشرکون نے من مانی حرکتین عبد اللہ کی نعش سے کین انکا لباس اتار لیا اور انکو مثلہ کیا ناک کان وغیرہ اعضا کاٹ ڈالے عبد اللہ بن جبیر کو شہید کرکے وہی غول مشرکون کا لوٹ کرنے والون پر آپڑا تو مسلمانون پر جو کچھ گذرا وہ پہلے مذکور ہو گیا اعادہ کی ضرورت نہین۔

جبیر جیم و باء موحدہ و یاء مثناۃ تحتیہ و راء غیر منقوط مصغر بر وزن زبیر۔

۴۴ خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن النحاط بن کعب بن حارثۃ بن غنم بن السلم بن امرء القیس بن مالک بن الاوس الانصاری الاوسی آپ سعد بن خیثمہ شہید بدر کے والد ہین اور آپ غزوہ احد مین ہبیرۃ بن ابی وہب کے ہاتھ سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

خیثمہ خاء منقوط مفتوح اور یاء مثناۃ تحتیہ اور ثاء مثلثہ مفتوح و تاء تانیث۔

نحاط نون و حاء و طاء مہملتین درمیان مین الف۔

۴۵ ثعلبۃ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی صحابہ بدر سے ہین بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ثعلبۃ بفتح ثاء مثلثہ و سکون عین غیر منقوط و فتح لام و باء موحدہ مفتوحہ و تاء تانیث۔

۴۶ حارثۃ بن سہل بن حارثۃ بن قیس بن عامر بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی طبری اور ابن شاہین اور ابن القداح نے آپ کو شہداء احد مین ذکر کیا ہے رضی اللہ عنہ۔

۲۷ **یزید** بن حاطب بن عمرو بن امیۃ الانصاری الاوسی - ابوموسی نے آپ کو شہداء احد مین ذکر کیا ہی رضی اللہ عنہ -

۲۸ **قیس** بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث بن عمرو بن مالک بن الاوس الانصاری الاوسی آپ براء بن عازب صحابی مشہور کے چچا ہین - ابو عمرو نے آپ کو شہداء جنگ یمامہ مین اور بعض اہل مغازی نے شہداء احد مین ذکر کیا ہی رضی اللہ عنہ براء بن عازب بن حارث بن عدی آپکی کنیت ابو عمارہ یا ابو عمرو ہی وہ اور اُنکے والد دونون صحابی ہین ابن الکلبی نے مجدعۃ کا ذکر نسب مین نہین کیا جسکو ابن حجر نے اصوب قرار دیا ہی - براء اور ابن عمرؓ کو کم سن خیال کرکے غزوہ بدر سے آنحضرت صلعم نے واپس فرمایا مگر احد وغیرہ چودہ خواہ پندرہ غزوات مین وہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ حاضر رہے اور براء نے خود کہا ہی کہ مین نے اٹھارہ سفر حضور صلعم کے ہمراہ کیے ہین - سن چودہ ہجری مین براء نے ملک رے کو فتح کیا اور ابوموسی کے ساتھ تستر کی لڑائی مین اور سیدنا علی مرتضی کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین مین حاضر تھے وہ کوفہ مین گھر بنا کر رہا کرتے تھے سن بہتر ہجری مین دنیا سے رحلت کی - بہت احادیث آنحضرت صلعم اور اپنی والد اور سیدنا صدیق اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہین اور اُن سے ابو جحیفہ اور عبداللہ بن یزید خطمی وغیرہ نے روایت کیا ہی رضی اللہ عنہ -

براء بفتح باء موحدہ و راء غیر منقوط ممدود و مقصود -

تستر بدو تاء فوقیہ اول مضموم ثانی مفتوح دونون کے درمیان سین غیر منقوط ساکن اور آخر مین راء غیر منقوط جسکو اہل زبان فارس شین نقطہ دار سے پڑھتے ہین نام ایک شہر کا ہی -

۲۹ **سبیع** (بصیغہ تصغیر) بن حاطب بن قیس بن ہنیشہ بن الحارث بن امیۃ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ - موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق نے آپ کو شہداء احد مین ذکر کیا ہی مگر موسی نے سبیق بقاف بدل عین کہا ہی اور ابن ہشام نے سویق مصغر لکھا ہی - ضرار بن الخطاب نے آپکو شہید کیا -

۳۰ **حارث** بن عدی بن خرشتہ بن امیۃ بن عامر بن خطمۃ بن جشم بن مالک بن الاوس الانصاری الاوسی الخطمی غزوہ احد مین شہید ہوے رضی اللہ عنہ -

خطمہ بخاء نقطہ دار مفتوح و طاء غیر منقوط ساکن و میم مفتوح و تاء تانیث -

جشم بضم جیم -

۳۱ **ربیعہ** - بن الفضل بن حبیب بن زید بن تمیم بن معاویہ بن عوف الانصاری احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ -

۳۲ مالک بن نمیلہ الانصاری آپ حلیف بنی معاویہ انصار اوسی کے صحابہ بدر سے ہین آپ کے والد کا نام ثابت اور والدہ کا نام نمیلہ ہی انھین کی ابنیت سے مشہور ہین غزوۂ احدمین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

نمیلہ تصغیر نملہ جسکا حرف اول نون ہی اور بعض نے نملہ مکبر بر اصل کہا ہی اور بعض نے تمیلہ بتاء مثناۃ فوقیہ کہا۔

۳۳ قرۃ بن عقبہ بن قرۃ حلیف بنی عبد الاشہل انصار اوسی کے ہین غزوہ احدمین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۳۴ عبد اللہ بن سلمۃ بن مالک بن الحارث بن عدی بن الجد بن حارثہ بن ضبیعۃ البلوی الانصاری حلیف انصار اوس بنی عبید کے صحابہ بدر سے ہین آپ کی والدہ کا نام اُنیسہ بنت عدی ہی عبد اللہ بن الزبعری کی ضرب سے معرکہ احدمین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ آپ کی والدہ اُنیسہ نے آپ کو ایک طرف اور مجذر بن زیاد کو دوسری طرف اونٹ پر لادا تو دونون طرف کا بوجھ برابر تھا لوگون نے براہ تعجب کہا کہ عبد اللہ بن سلمۃ لحیم شحیم اور مجذر بن زیاد دوبلے پتلے ہین دونون کا وزن کیونکر برابر ہوا آنحضرت صلعم نے فرمایا سوّی بینہما عملہما دونون کو اُنکے کام نے برابر کر دیا۔

سلمۃ سین غیر منقوط مفتوح ولام مکسور ومیم مفتوح آخر مین تاء تانیث۔

عبید تصغیر عبد **انیسہ** تصغیر انسہ۔

زبعری بکسر زاء منقوطہ وباء موحدہ وسکون عین غیر منقوط وراء غیر منقوط والف مقصورہ۔

۳۵ الیمان لقب مشہور ابو حذیفہ کنیت **حسل** بکسر حاء غیر منقوط وسکون سین غیر منقوط ولام یا **حسیل** مصغر بروزن حسین یا **حسیل** مکبر بروزن قتیل آپ کا نام ہی۔ حسل بن جابر بن ربیعۃ بن فروۃ بن الحارث بن مازن بن قطیعۃ بن عبس عبسی بسکون باء موحدہ تھوڑا حال آپ کا ثابت بن وقش کے ساتھ مذکور ہوا ہی وہ کوئی جرم کرکے مدینہ کو چلے آئے اور بنی عبد الاشہل اوسی کے ساتھ ہم قسم ہوگئے اسی سبب سے اُنکا لقب الیمان مشہور ہوگیا اُنھون نے مدینہ مین عقد کرلیا وہان حذیفہ پیدا ہوئے جب آنحضرت صلعم نے مدینہ مین قدم رنجہ فرمایا تو دونون (باپ بیٹے) نے اسلام قبول کیا اور غزوۂ بدر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا مگر مخالفون نے قسم لے کر دونون کو روک رکھا آخرکار غزوہ احد مین دونون شامل ہوئے جب مسلمانون کے پاؤن پھسلے اُنہی بلوہ مین مسلمانون کے ہاتھ ابو حذیفہ پٹنے لگے حذیفہ ہرچند پکارتے رہے میرا باپ ہی میرا باپ ہی مگر کون سنتا تھا ابو حذیفہ مسلمانون کی آب شمشیر کا گھونٹ نوش کرکے روضۂ رضوان کے میوہ کھانے لگے حذیفہ یغفر اللہ لکم کہہ کر خاموش ہو رہے اور اپنے باپ کا خون بہا نہین لیا مسلمانون کو معاف کر دیا۔ جب رسول اللہ صلعم نے ابو حذیفہ کے

مارے جانے کا حال سنا تو فرمایا یہ ضرب اللہ تعالیٰ کے لیئے ہی قاتل و مقتول دونون ماجور اور مثاب ہین رضی اللہ عنہم - حذیفہ بن الیمان کبار صحابہ سے ہین آپکے فضایل حدیثون سے ثابت ہین حضرت عمر کی خلافت مین مدائن کے عامل تھے اور اُسی جگہہ پر رہے حضرت عثمان کے قتل اور علی مرتضیٰ کے بعد سن چھتیس ہجری مین فوت ہوئے اور وہ آنحضرت صلعم کے رازدارونسے تھے اور احادیث کثیرہ کے راوی ہین رضی اللہ عنہ

۶۴ **ثابت** بن الدحداح بن نعیم بن غنم بن ایاس البلوی حلیف بنی عمرو بن عوف اوسی ہین بعض نے آپ کو ثابت بن الدحداحہ لکھا ہی علی ہذا آپ کی کنیت بھی ابو الدحداح یا ابو الدحداحہ ہی احد مین جب مسلمانون کو پریشانی نے موقع دکھایا اُسوقت ثابت بن الدحداح آگے بڑھے اور پکار کر کہنے لگے اے انصاریو میری طرف دیکھو مین ثابت بن الدحداح ہون بالفرض اگر رسول اللہ صلعم بمصداق انک میت وانہم میتون شہید ہوگئے تو حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم ہمارے دل کے خون کا پیاسا ہی بہر حال حق تعالیٰ تو زندہ ہو الحی القیوم ہی جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگون کا فرض ہی کہ سب کے سب اپنے دین کے لیے مشرکون سے لڑو جہاد کرو اللہ تعالیٰ تمکو غلبہ دینے والا اور تمھاری مدد کرنیوالا ہی یہ سنکر چند انصاری ثابت بن الدحداح کے ساتھ ہوئے اُنھون نے مع ساتھیون کے دشمنون کیطرف رُخ کیا اودہر سے ایک غول مشرکون کا مسلح سامنے آیا جس مین خالد بن الولید - عمرو بن العاص - عکرمہ بن ابی جہل - ضرار بن الخطاب سرغنہ تھے وہ سب مسلمانون پر دست اندازی کرنے لگے خالد بن الولید نے ثابت کو اس زور سے نیزہ مارا کہ اُنکے جسم سے پار ہوگیا وہ مردہ زمین پر گرپڑے اور اُنکے ساتھی سب کے سب شہید ہوگئے رضی اللہ عنہم یہ سب اخیر شہید اسکے احد مین بعد اُنکے کوئی شہید نہین ہوا - آنحضرت صلعم مع صحابہ ثابت قدم کے احد کی گھاٹی مین تشریف لیگئے وہان کوئی لڑنے والا نہ تھا ابوسفیان سال آیندہ کی دھمکی دیکر مکے کو چلتا ہوا -

ذیل

اُن شہیدون کے ذکر مین جو مہاجرین اور دونون قبیلہ انصار (خزرج واوس) سے نہ تھے مگر محض بغرض نصرت اسلام اُن لوگون نے اپنی جانین فدا کردین وہ بھی درحقیقت انصار ہی ہین ازانجملہ -

وہب بن قابوس المزنی مع اپنے بھتیجے حارث کے اپنی بھیڑین لئے ہوئے جبل مزینہ سے مدینہ مین واسطے فروخت بھیڑون کے یا بطور وفود وارد ہوئے تو مدینہ کو مردون سے خالی پایا مگر لڑکے اور عورتین وہان موجود پائے اُن دونون نے پوچھا کہ شہر کے مرد کہان گئے مدینے کے موجودین بولے کہ رسول اللہ صلعم مشرکین قریش سے جنگ کرنے کے لیے احد کو گئے ہین اُن دونون نے

کہا کہ ہم بھی وہین جائینگے چنانچہ وہ دونون مزنی بمقام احد رسول اللہ صلعم کی خدمت مین پہونچ کر مشرف باسلام ہوے اُسوقت تک ظفر اور غلبہ مسلمانون کے ساتھ تھا وہ مشرکون کو لوٹ مار رہے تھے چنانچہ یہ چچا بھتیجے بھی مسلمانون کے ساتھ لوٹنے مین شریک ہوگئے اتنے مین مشرکون کے سوار جو پر احد کے گھاٹی ہوکر مسلمانون کے پیچھے آپڑے اُنمین خالد بن الولید اور عکرمہ بن ابی جہل مرغنہ تھے اب دونون فریق مسلم و مشرک باہم مختلط ہوگئے کہ یگانہ و بیگانہ کی تمیز باقی نہ تھی۔ ہرگاہ ایک غول مشرکونکا رسول اللہ صلعم کی جانب جھکا تو آپنے فرمایا کہ اس گروہ کو کون روکےگا وہب بن قابوس بول اُٹھے مین ہون یا رسول اللہ صلعم اور کھڑے ہوکر مشرکون پر تیر اندازی کرنے لگے جس سے اُنکا مونھ پھیر دیا دانت کھٹے ہوگئے اسکے بعد دوسرا گروہ مشرکون کا سامنے آیا تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اس قوم کو کون روکتا وہب نے عرض کیا مین یا رسول اللہ صلعم پھر وہب نے اُنکو بزور شمشیر ہٹا دیا مشرکونکا مونھ کچی تلوار کی طرح مڑگیا بعد ازان ایک لشکر مشرکون کا سامنے دکھائی دیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اُن کے مقابلہ مین کون کھڑا ہوتا ہے وہب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم مین حاضر ہون آپ نے فرمایا اُٹھو اور جنت کی بشارت سے دل خوش کرو وہب حکم نبوی سنتے ہی اُس لشکر مین گھسکر تلوار کے ہاتھ صاف کرنے لگے آنحضرت صلعم اور آپ کے ہمراہی مسلمان وہب کی نبرد آزمائی دیکھ رہے تھے وہب لڑتے مارتے گروہ کفار کی دوسری طرف نکل گئے اور ادھر آنحضرت صلعم کی زبان مبارک پر اللّٰھم ارحمہ جاری تھا اور وہب دوسرے طرف سے پھر کر مشرکون کی فوج مین گھس گئے اور کئی مرتبہ یہی انداز اُنکی جنگ کرنے کا رہا آخر کار دشمنون نے وہب کو گھیر لیا اُنکی تلوارین اور برچھیان وہب پر پڑنے لگین وہب شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ وہب کے جسم پر بیس زخم برچھیون کے کاری لگے تھے اور اُنکی لاش کو مشرکون نے مثلہ کر دیا تھا بعد شہادت وہب کے وہب کے بھتیجے۔

۲ **حارث** بن عقبہ بن قابوس اپنے چچا جان کی طرح مشرکون سے لڑکر شہید ہوئے رضی اللہ عنہ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اچھی موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہی جسپر دونون مزنی مرے۔ سعد بن ابی وقاص سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ جو پردلی اور دلاوری وہب بن قابوس سے جنگ احد مین دیکھی گئی ویسی کسی معرکہ مین کسی سے دیکھنے مین نہین آئی مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ باوجود ان زخمون کے جو آپ کے جسم اطہر پر تھے مزنی کو خود جاکر قبر مین اوتارا مزنی کے پاس ایک چادر سرخ لکیرون یا سرخ بوٹیون کی تھی اُسکو اوڑھا کر دفن فرمایا سعد بن ابی وقاص یہ بھی کہتے تھے مجھکو آرزو ہی کاش میری موت بھی اُسی طرح کی ہو۔

۳ **عبداللہ** بن حبیب (مصغرا) دو باء موحدہ جنکے درمیان یاء مثناۃ تحتیہ ہی بن اُہیب بن سحیم بن نمیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد منات الکنانی اللیثی حلیف بنی اسد۔ ابو نعیم اور ابن مندہ

نے آپ کو خیبر کے شہیدون مین ذکر کیا ہی اور انھین کی تبعیت ذہبی نے کی اکا امام واقدی رحمہ اللہ نے عبد اللہ اور عبد الرحمن پسران ہبیب کو شہداء احد مین شمار کیا ہی ابن حجر برخلاف واقدی قول اول کو اولے کہتے ہین واللہ اعلم عبد اللہ کے بجائے۔

۴ **عبد الرحمن** بن ہبیب بقول امام واقدی احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵ **مخیرق** النضری الاسرائیلی یہودی بنی نضیر یا بنی قینقاع یا بنی قیطون اور علماء یہود سے ہین پکے مسلمان تھے جب رسول اللہ صلعم نے احد کی طیاری کی آپنے اپنے قوم سے کہا تم لوگ جانتے ہو کہ محمد صلعم رسول موعود ہین اور انکی مدد کرنی تم پر واجب ہی پس کیون انکی مدد نہین کرتے یہودیون نے کہا کہ آج یوم السبت ہی اسلیے ہم کچھ نہین کر سکتے مخیرق بولے یہ کوئی بات نہین تمھارے سر پر سنیچر چڑھا ہی اور میرا منگل احد کا دنگل ہی مین ضرور جاؤنگا یہ کہا اور مسلح ہو کر رسول اللہ صلعم کے حضور مین حاضر ہوئے اور مشرکون سے خوب ہی جی چھوڑ کر لڑے جسم انکا زخمون سے چور ہو گیا جب مرنے لگے کہا کہ سارا مال میرا رسول اللہ صلعم کے لیے ہی جو چاہین کرین اسکے بعد وہین جان بحق ہوے رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بروز حشر مخیرق سائق یہود اور سلمان سائق فارس اور بلال سائق حبشہ ہونگے (ہانکنے والا) ق وجاءت کل نفس معہا سائق وشہید۔ آئیگی ہر ایک جان اسکے ساتھ ہانکنے والا اور گواہ ہوگا۔ رضی اللہ عنہم۔

۶ **زرعۃ** بن عامر اسلمی بقول ابن الکلبی آپ سب سے پہلے احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۷ **رفاعۃ** بن مسروح اسدی بقول ابن اسحاق آپ شہداء خیبر اور بقول صاحب تجرید شہداء احد سے ہین رضی اللہ عنہ۔

۸ **عقربۃ الجہنی** غزوہ احد مین شہید ہو گئے تو آپ کے فرزند بشر یا بشیر رونے لگے آنحضرت صلعم نے فرمایا چپ رہ کیا تو اس بات پر خوش نہین ہی کہ مین تیرا باپ اور عائشہ رضی اللہ عنہا تیری مان ہو وین بشر یا بشیر نے عرض کیا ہان مین راضی ہون رضی اللہ عنہم۔

۹ **حارث** بن سلیم بقول عدوی آپ صحابہ بدر سے ہین احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۰ **مالک** بن خلف خزاعی اور انکے بھائی ۱۱ **النعمان** دونون بروز احد طلیعہ لشکر اسلام تھے دونون شہید ہو کر ایک ہی قبر مین دفن ہوئے رضی اللہ عنہما۔

طلیعہ بروزن سلیقہ وہ گروہ ہی جو لشکر مین بطور مخبر آگے آگے چلتے ہین۔

۱۲ **یسار** مولی بنی سلیم بن عمرو بقول موسی بن عقبہ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۳ **یسار** مولی ابن التیہان بقول ذہبی احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

یہ سب ایک سو چھ شہید ہوئے ان مین متفق علیہ اور مختلف فیہ شہدا شامل ہین اگر مختلف فیہ علیحدہ کیجاوین تو چوہتر بقول امام واقدی یا کم و بیش مجمع علیہ ہونگے۔

نقشہ مشرکین مقتول کا جو احد میں مارے گئے

نام مقتول مشرک	قبیلہ	نام قاتل
عبد اللہ بن حمید بن زہیر۔	بنی اسد۔	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ للہ عنہ۔
طلحہ بن ابی طلحہ نشان بردار۔	بنی عبد الدار۔	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ۔
عثمان بن ابی طلحہ۔	〃	حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔
ابو سعید بن ابی طلحہ۔	〃	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔
مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ۔	〃	عاصم بن ثابت بن ابی الافلح رض۔
حارث بن طلحہ۔	〃	ایضاً۔
کلاب بن طلحہ۔	〃	زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ۔
جلاس بن طلحہ۔	〃	طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ۔
ارطاط بن شرجبیل	.	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ۔
فارط بن شریح بن عثمان	.	.
صواب	مولی بنی عبد الدار	قزمان منافق۔
ابو عزیز بن عمیر۔	.	〃
ابو الحکم بن الاخنس بن شریق۔	بنی زہرہ	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ۔
سباع بن عبد العزی۔	خزاعی	حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔
ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ۔	بنی مخزوم	قزمان منافق
ولید بن العاص بن ہشام۔	〃	〃
امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ۔	〃	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ۔
خالد بن الاعلم۔	〃	قزمان منافق۔
عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ۔	〃	حارث بن الصمۃ رضی اللہ عنہ۔
عبید بن حاجز۔	بنی عامر	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ۔
شیبۃ بن مالک۔	〃	طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ۔
ابی بن خلف۔	بنی جمح	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ شاعر۔	〃	عاصم بن ثابت بن ابی الافلح رض۔
خالد بن سفیان بن عویف۔	بنی عبد مناۃ بن کنانہ	

نام مقتول مشرک	قبیلہ	نام قاتل
ابو الشعثا بن سفیان بن عویف۔	بنی عبد مناہ بن کنانہ	
ابو الحمزہ بن سفیان بن عویف۔	"	
غراب بن سفیان بن عوایف۔	"	

SAULAT PUBLIC LIBRARY RAMPUR STATE

تیسرا مشہد

شہدا بیر معونہ کے ذکر مین **بیر معونہ** مکہ معظمہ اور عسفان کے درمیان ایک جگہ کا نام ہی بلاد ہذیل مین واقدی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ وہ ایک چشمہ ہی چشمہاے بنی سلیم سے جو درمیان ارض بنی عامر اور ارض بنی سلیم کے واقع اور یہ دونون ارض دو شہر شمار کئے جاتے ہین بیر معونہ سے۔ اس سریہ کا حال ارباب سیر اور اصحاب مغازی نے یون ذکر کیا ہے کہ ماہ صفر سن چار ہجری مین قبیلہ نجد بنی عامر سے ایک مشرک جسکا نام عامر بن مالک بن جعفر تھا کنیت اوسکی ابو براء تھی اور وہ ملاعب الاسنہ (برچھیت یا نیزونکے کرتب کرنیوالی) کے لقب سے مشہور تھا دو گھوڑے اور دو سانڈنیان لیکر مدینہ منورہ کو آیا اور آنحضرت صلعم کی حضور مین بطور تحفہ پیش کیا آپ نے فرمایا کہ مشرک کا ہدیہ لیاقت قبولیت کی نہین رکھتا بعد ازان آپنے اوسکو دعوت اسلام کی تو اوس نے نہ اجابت کی نہ انکار ہی کیا بلکہ اسلام کی حقیقت اور خوبیونکا مقر ہوکر ملتجی ہوا کہ چند اصحاب کو میرے ساتھہ روانہ فرمائی شاید میری قوم کے آدمی اونکے سمجھانے سے راہ راست پر آوین اور دین اسلام کو قبول کرین حضور صلعم نے فرمایا مجھی اپنے صحابہ کے نسبت نجد والون سے اندیشہ ہی عامر بن مالک نے عرض کیا کہ حضور اسکا اندیشہ نہ کرین مین آپ کے صحابہ کا مددگار رہون کیا مجال کہ کوئی آنکی طرف چشم بد سے نگاہ کر سکے۔ آنحضرت صلعم نے چند جوانان خدا پرست کو اوسکے ساتھ جانے کے لیئے انتخاب کیا اور وہ اشخاص قرار قرآن کے نام سے مشہور تھے اُن لوگون کا کام معمولی یہ تھا کہ دنکو جنگل سے لکڑیان چن لاتے اور امہات المومنین کے حجرون مین پہونچاتے اور کبھی اُن لکڑیون کو فروخت کرکے اوسکی قیمت سے اصحاب صفہ کے کھانے کی چیزین خرید کرکے لاتے اور بعض اشخاص اُن مین کے آنحضرت صلعم کے لیئے میٹھا پانی بھر لاتے تھے اور رات کے وقت کوئی مسجد سے نکل کر حوالی مدینہ منورہ مین جاکر قرآن کی تعلیم کرتے نمازین پڑھتے اور صبح ہوتے اپنے اپنے کام مین لگ جاتے انھین اصحاب پر آنحضرت صلعم نے منذر بن عمرو کو افسر مقرر فرماکر بیر معونہ کے جانیکا حکم صادر فرمایا اس سریہ کے اشخاص کی تعداد چالیس اور ستر بیان کی گئی ہی مگر اسقدر نام کتب سیر اور مغازی مین پائے نہین گئے عامر بن مالک تو حکم حضور کا سنتے ہی آگے کو روانہ ہوا منذر بن عمرو مع اپنے ہمراہیون کے مطالب رہبر کے

ساتھ جو بنی سلیم سے تھا بیر معونہ کی طرف روانہ ہوئے جب بیر معونہ پر پہونچے تو اُسی جگہہ کو فرودگاہ قرار دیکر سواریون سے اُترے اور سواری و بار برداری کے جانورون کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا حارث بن الصمہ اور عمرو بن امیہ اُن جانورون کے ساتھ گئے۔ منذر بن عمرو نے حرام بن ملحان کے ہاتھ رسول اللہ صلعم کا ہدایت نامہ دیکر کہا کہ اسکو عامر بن طفیل کے پاس لیجاؤ جو بنی عامر کا سردار ہے۔ ہر گاہ حرام بن ملحان معہ نامہ مبارک عامر بن طفیل کے پاس پہونچے تو اُسنے نامہ مبارک کو پڑھا اور جھٹ پٹ حرام بن ملحان کو شہید کر دیا اور بنی عامر کو واسطے جنگ مسلمانون کے پکارنے لگا تو بنی عامر نے بوجہ حمایت عامر بن مالک ابو براء کے اسلام مین شریک ہونے سے انکار کیا تب عامر بن الطفیل بنی سلیم وغیرہ کو اپنے ساتھ لیچلا اور سب کو قسم دلائی کہ کوئی غیر مسلم نجاوے۔ الغرض وہ سب مسلمانون پر آپڑے اور اُنکو گھیر لیا تو مرتا کیا نکرتا مسلمانون نے بھی اُنکا مقابلہ کیا مگر کیا کر سکتے تھے مسلمان تھوڑے اور دشمن کی جمعیت بڑی تھی آخر کار سب مسلمان یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے صرف منذر بن عمرو سردار سریہ اور حارث بن الصمہ اور عمرو بن امیہ جو مویشیونکے ہمراہ تھے بچ رہے جنکا ذکر اپنے موقع پر ہوگا۔

۱ **عامر بن فہیرۃ** (ابو عمرو آپکی کنیت ہے) آپ مولدین ازد سے سیاہ رنگ پہلے طفیل بن عبد اللہ بن سخبرہ کی مملوک تھے اسی حالت مین قبل اسکے کہ رسول اللہ صلعم دار الارقم مین تشریف فرما ہون آپنے اسلام قبول کیا اسیوجہ سے آپ کا آقا آپ کو طرح طرح تکلیف دیا کرتا تھا چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپکو آپ کے آقا سے خرید کرکے آزاد کر دیا جس حالت مین کہ جناب رسالتماب مع اپنے یار غار کے بارادہ ہجرت غار ثور مین پوشیدہ تھے عامر بن فہیرہ تمام دن غار ثور کے قریب بکریان چراتے اور شام کے وقت بکریون کا دودھ دونون صاحبون کو پہونچاتے جب آنحضرت صلعم مدینے کو تشریف لے آئے تو آپ بھی مدینہ پہونچے اس لیئے آپ کا شمار مہاجرین و موالی بنی تیم بن مرہ مین ہوتا ہے آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد مین حاضر تھے چالیس برس کی عمر مین آپ کو عامر بن الطفیل بن مالک نے بیر معونہ کے مقام مین جبار بن سلمی کلابی کے ہاتھ سے شربت شہادت پلوایا تو آپ کی لاش فرشتے اُٹھا لیگئے رضی اللہ عنہ۔ بقیہ حال آپ کا عمرو بن امیہ کے ذکر مین مذکور ہوگا انشاء اللہ۔

عامر بعین غیر منقوطہ بروزن صابر **فہیرۃ** بفاء مضموم و ہاء مفتوح و یاء مثناۃ تحتیہ و راء غیر منقوطہ اور آخر تاء تانیث صیغہ تصغیر ہے۔

۲ **حکم بن کیسان** آپ ہشام بن المغیرۃ المخزومی یعنے ابوجہل کے باپ کے غلام ہین جب رسول اللہ صلعم نے پہلا سریہ زیر امارت عبد اللہ بن جحش کے نخلہ کو روانہ کیا تھا اُسی سریہ مین آپ کو مقداد بن عمرو نے گرفتار کرکے جناب رسالتماب صلعم کے حضور مین حاضر کیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اُنکو قتل کرین کہ خداوند کریم نے حکم بن کیسان کے دل مین نور ایمان چمکا دیا فوراً رسول اللہ

صلعم کے روبرو کلمہ شہادت پڑھا اور پکے مسلمان ہو گئے تا اینکہ بیر معونہ کے آبشار پر شربت شہادت نوش فرمایا رضی اللہ عنہ۔

حکم بحا بے نقطہ وکاف مفتوحین اور آخر مین میم۔

۳ نافع بن بدیل بن ورقا بن عمرو بن ربیعۃ بن عبد العزیٰ بن ربیعۃ بن جزی بن عامر بن مازن بن عدی بن عمرو بن بن ربیعۃ الخزاعی۔ واقدی رحمۃ اللہ نے آپ کو سہمی لکھا ہے الغرض آپ اور آپکے والد ماجد دونون صحابی ہین آپ بیر معونہ مین شہید ہوے رضی اللہ عنہ۔

۴ حرام بن ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب الانصاری الخزرجی ہے حرام بن ملحان انس بن مالک خادم النبی صلعم کے مامون اور صحابہ بدر سے ہین بروز بیر معونہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب حرام بن ملحان نامہ رسول اللہ صلعم کا عامر ابن الطفیل سردار بنی عامر کے پاس لے گئے تو عامر بن الطفیل نے آپ کے سر پر نیزہ مارا خون آپکے کف دست پر پڑا تو اسکو آپنے اپنے سر اور مونھ پر ملکر کہا فزت ورب الکعبہ۔ اور بعضون نے کہا کہ حرام بن ملحان کو کسی نے نیزہ مارا جو اُنکے ایک پہلو سے دوسرے پہلو کو نکل گیا۔

حرام حا و را دونون غیر منقوط والف ومیم بروزن سلام۔

ملحان بکسر میم وسکون لام وحا غیر منقوط والف ونون نام آپکا مالک ہے۔

۵ سلیم بن ملحان برادر حرام بن ملحان انصاری خزرجی بدری ہین بروز بیر معونہ شہید ہوے رضی اللہ عنہ سلیم بروزن زبیر۔

۶ منذر بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن الخزرج الانصاری الخزرجی الساعدی المعنق للموت آپ صحابہ عقبہ وبدر واحد سے ہین عقبہ سیوم مین جب ستر انصاریون نے آنحضرت صلعم سے بیعت کی انمین سے منجملہ بارہ نقیبون (سرگروہ) کے آپ بھی ہین زمانہ جاہلیت مین آپ عربی زبان مین خط کتابت کرتے تھے اور بحکم رسول اللہ صلعم طلیب بن عمیر مہاجر اور آپکے درمیان بھائی چارا تھا جنگ احد مین آپ فوج میسرہ پر تعینات تھے اور بیر معونہ کے سریہ مین آپ کو جناب سرور کائنات صلعم نے سرگروہ مقرر فرمایا تھا۔ عامر بن الطفیل جب سارے مسلمانان موجودہ بیر معونہ کو قتل کر چکا تو منذر بن عمرو سے کہا اگر آپ چاہین تو ہم آپ کو امان دین منذر بولے مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین ندون گا اور نہ مجھکو تمھاری امان کی ضرورت ہے مگر اسقدر مہلت ملے کہ مقتل حرام بن ملحان تک پہونچ جاؤن چنانچہ عامر بن طفیل نے منذر کی درخواست منظور کی اور وہ جاے قتل حرام بن ملحان پر آکر دشمنوں سے جنگ کرنے لگے اور دو کافرون کو جہنم رسید کرکے خود شہید ہوے چنانچہ آنحضرت صلعم نے آپ کے حق مین ارشاد فرمایا اعنق للموت سبقت

اور جلدی کی منذر نے مرنے کے لئے یہی وجہ ہو کہ وہ المعنق للموت کے لقب سے مشہور ہین رضی اللہ عنہ۔

منذر بر وزن مسلم۔

حارث بن الصمۃ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری (ابو سعد) آپ صحابہ بدر اور احد سے ہین جنگ بدر کی چڑھائی مین آپ رسول اللہ صلعم کے ہمرکاب مقام روحا تک آئے وہان سے حسب الحکم حضور صلعم کے مدینہ کو واپس گئے اور آنحضرت صلعم نے آپکو بدر کی غنیمت مین حصہ دیا اسلئے آپکا شمار بدریون مین ہوتا ہے غزوہ احد مین آپنے بڑی جان بازی کی عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو جہنم کا راستہ بتا کر اُسکا اسباب لے لیا تو رسول اللہ صلعم نے وہ مال اُن کو بخشدیا سوائے اُنکے اور کسیکو غنیم کے مقتول کا اسباب نہین دیا۔ بیر معونہ کے روز وہ اور عمرو بن امیہ مویشی چرانے کو گئے تھے جب واپس آئے دیکھا کہ اُنکے ساتھی سب کے سب مقتول پڑے ہین تو عمرو بن امیہ سے کہا کہ اب کیا رائے ہے عمرو بن امیہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم کے حضور مین حاضر ہو کر ساری سرگذشت عرض کرنی چاہیئے حارث نے کہا کہ مین اُس جگہ سے جہان منذر شہید ہوئے ہرگز نہ ہٹونگا یہ کہکر کافرون سے لڑنے لگے اور اُن مین سے دو کو قتل کیا تو کافرون نے آپکو مع عمرو بن امیہ کے گرفتار کر لیا اور حارث سے کہنے لگے کہ ہم تمکو قتل کرنا نہین چاہتے جو تمھاری خواہش ہوگی وہی کرینگے حارث نے کہا کہ تم مجھکو منذر اور حرام بن ملحان کی جائے قتل پر پہونچا دو چنانچہ اُن لوگون نے حارث کو وہان پہونچا دیا اور اُنکو قید سے رہا کیا تو حارث اُنسے لڑنے لگے وہان بھی دو کافر قتل کئے تب اُنکو چارون طرف سے کافرون نے بھالون پر رکھ لیا اور بھالون ہی کی انی سے آپکو شربت شہادت پلایا رضی اللہ عنہ۔

الصمۃ بکسر صاد غیر منقوطہ و میم مشدد مفتوح و تاء تانیث۔

ذکر عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبد اللہ بن ایاس بن عبد بن ناشرۃ بن کعب بن عدی بن ضمرۃ الضمری (ابو امیہ) مشاہیر صحابہ سے احادیث کے راوی ہین اور اُنسے اُنکی اولاد جعفر اور عبد اللہ اور فضل وغیرہ روایت کرتے ہین جب مشرکین مکہ جنگ احد سے واپس گئے اُسوقت آپنے اسلام قبول کیا کتب سیر مین آپ کا ذکر جا بجا آیا ہے مشاہد مین پہلا مشہد آپکا سریہ بیر معونہ ہے جہان حارث ابن الصمۃ کے ساتھ عامر ابن الطفیل نے آپکو بھی گرفتار کر لیا تھا اُنسے عامر بن طفیل نے کہا کہ میری ماں کے ذمے ایک قیدی آزاد کرنیکی منت ہے وہ منت عمرو بن امیہ کے حقمین ادا ہوگی طفیل کی [illegible] کے سبکدوش کرنے کا موقع ملا [illegible] جھٹ پٹ عمرو ابن امیہ کے پیشانی کے بال کتر کر اُنکو قید سے رہا کیا گویا مان کی طرف کا قرضہ اُتار دیا بعد ازان عامر نے عمرو سے پوچھا کہ تو اپنے ساتھیون کو پہچانتا ہے

اُنھون نے کہا ہان سب کو جانتا ہون چنانچہ عامر عمرو کو اپنے ساتھ لے کر شہیدون کی لاشون مین پھرنے لگا اور عمرو بن امیہ سے ہر ایک شہید کا نام و نسب دریافت کرتا جاتا تھا جب سب لاشونکا نام و نسب دریافت کر چکا کہنے لگا کہ انمین کوئی کم ہی یا سب پورے ہوگئے عمرو نے کہا کہ انمین عامر بن فہیرہ نہین ہین، تب عامر بن طفیل بولا وہ تم لوگون مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ نے کہا کہ وہ ہم لوگون مین سب سے افضل اور صحابہ نبی صلعم مین اول تھے یہ گفتار سنکر عامر بن طفیل نے جبار بن سلمی کلابی کیطرف اشارہ کر کے کہا کہ اسنے اُسکو ایک ضرب نیزے کی لگائی اور نیزے کو اُس کے جسم سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص آسمان کی طرف اُٹھا لیگیا پھر مین نے اُسکو نہ دیکھا کیا ہوا کہان گیا عمرو بن امیہ نے کہا ذلک عامر بن فہیرۃ یہ حال عامر بن فہیرہ کا ہی وہ ایسا ہی شخص تھا۔ جبار بن سلمی کلابی قاتل عامر بن فہیرہ سے مروی ہی کہ جب مین نے عامر بن فہیرہ کو بھالا مارا تو وہ کہنے لگا فزت واللہ میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اس کہنے سے اُسکی کیا مراد ہی اسی خیال مین مین ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس چلا گیا جو رسول اللہ صلعم کی طرف سے بنی کلاب کے صدقات وصول کرنیکے عامل تھے مین نے ضحاک سے پوچھا کہ فزت کہنے سے مقتول کی کیا مراد تھی ضحاک نے کہا کہ اُسکی مراد جنت ہی جبار نے کہا پھر ضحاک نے مجھے دعوت اسلام کی تو مین مسلمان ہوگیا مگر پورا باعث میرے اسلام قبول کرنے کا وہ ماجرا ہی جو بوقت قتل عامر بن فہیرہ کے مین نے بچشم خود دیکھا تھا۔

۵ انس بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری آپ کے صحابہ بدری ہونے پر موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی کا اتفاق ہی مگر ابو الاسود نے آپ کا نام انیس بصیغہ تصغیر لکھا ہی اور اختلاف آپ کی شہادت مین ہی عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا کہ آپ بیر معونہ کے حادثہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور واقدی کہتے ہین کہ آپ عہد خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مین فوت ہوے واللہ اعلم

انس بہمزہ و نون دونون مفتوح اور آخر مین سین غیر منقوط۔

معاذ بمیم مضموم و عین غیر منقوط و الف و ذال منقوط۔

۱۹ ابو شیخ انصاری خزرجی بنی مغالہ سے ہین آپ کا نام اُبی بن ثابت اور کنیت ابو شیخ ہی اور بعض نے کہا کہ آپ اُبی بن ثابت کے فرزند ہین پس بصورت اول آپ حسان بن ثابت شاعر کے بھائی اور بصورت ثانی حسان کے بھتیجے ہونگے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ اُبی ابن ثابت زمانہ جاہلیت مین مر گئے ابو شیخ بن ابی بن ثابت صحابہ بیر راہ و راست ہین جو بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ابو معلوم شیخ بشین نقطہ دار مفتوح و یا رتناہ تحتیہ ساکن آخر مین خا منقوطہ۔

مغالہ بفتح میم و غین منقوط بعدہ الف و لام مفتوح و آخر تا رتانیث اور بنی مغالہ عدی بن عمرو کی اولاد ہین۔

۱۰ **معاذ** بن ماعص بن میسرۃ بن خلدۃ بن عامر بن زریق الانصاری الخزرجی الزرقی آپ صحابہ بدر اور احد سے برادر عباد کے ہین جو جنگ موتہ مین شہید ہوئے اور آپ نے بروز بیر معونہ شربت شہادت نوش فرمایا رضی اللہ عنہما اور بعض کا قول ہی کہ آپ غزوہ بدر مین زخمی ہو کر فوت ہوئے واللہ اعلم۔

ماعص بمیم یا نون بعد اسکے الف اور عین وصاد دونون غیر منقوط۔

زریق بضم زاء منقوط وفتح راء غیر منقوط وسکون یاء مثناۃ تحتانیہ اور آخر مین قاف بصیغہ تصغیر۔

۱۱ **طفیل** بن سعد یا سعید بن عمرو بن ثقیف الانصاری النجاری بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

طفیل بروزن زبیر۔

۱۲ **عطیۃ** بن عمرو الانصاری الخزرجی النجاری بنی دینار بن النجار سے ہین بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

عطیۃ بفتح عین وکسر طاء ودونون غیر منقوط وفتح یاء مثناۃ تحتانیہ مشددہ اور آخر مین تاء تانیث۔

۱۳ **خالد** بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار الانصاری الخزرجی المازنی ابن الکلبی نے آپکو شہداء بیر معونہ مین ذکر کیا ہی رضی اللہ عنہ۔

۱۴ **ابی** بن معاذ الانصاری الخزرجی النجاری انس بن معاذ کے بھائی صحابہ بدر واحد سے ہین بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ابی بضم ہمزہ وفتح باء موحدہ ویاء مثناۃ تحتیہ مشددہ۔

۱۵ **سعد** بن عمار بن مالک بن خنسا بن مبذول بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری صحابہ احد سے ہین بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۶ **عبادۃ** بن عمرو بن محصن الانصاری الخزرجی النجاری بقول عسکری وابو احمد بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

عبادۃ بضم عین غیر منقوط وباء موحدہ مخففہ والف ودال غیر منقوط وتاء تانیث۔

۱۷ **عبد اللہ** بن قیس بن صرمۃ بن ابی انس الانصاری الخزرجی بنی عدی بن النجار سے احدی ہین بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۸ **قطبۃ** بن عبد بن عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری بقول ابن اسحاق وغیرہ بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

قطبۃ بقاف مضموم وطاء بے نقطہ ساکن وباء موحدہ مفتوح وتاء تانیث۔

عبد بعین غیر منقوط مفتوح وباء موحدہ ساکن ودال غیر منقوط۔

۱۹ **منذر** بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح الانصاری الخزرجی کنیت آپکی ابو عبیدہ آپ صحابہ بدر سے

ہین بیر معونہ مین شہید ہوے رضی اللہ عنہ

منذر فاعل انذار سے عقبہ بعین غیر منقوط مضموم وقاف ساکن وباء موحدہ مفتوح وتاء تانیث احیحہ دو حاء غیر منقوط کے درمیان یاء مثناۃ تحتانیہ اور آخر مین تاء تانیث صیغہ تصغیر ہی۔

۲۰ **ابو عبیدہ** بن عمرو بن محصن بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۱ **مالک** بن ثابت الانصاری الاوسی بنی نبیت سے اور اُنکے بھائی۔

۲۲ **سفیان** بن ثابت دونون بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۲۳ **خالد**۔ بن ثابت بن نعمان بن حارث بن زراح بن ظفر الانصاری الاوسی الظفری بقول عدوی بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۴ **ریاب** بن حنیف بن ریاب بن الحارث بن امیہ بن زید الانصاری الاوسی عدوی نے آپ کو صحابہ بدر اور شہداء بیر معونہ مین ذکر کیا ہی رضی اللہ عنہ۔

ریاب بکسر راء غیر منقوط ویاء مثناۃ تحتانیہ مہموزہ والف وباء موحدہ اور **بعض** نے بزاء منقوطہ اور دو باء موحدہ جنکے درمیان الف ہی کہا ہی۔

۲۵ **عروۃ** بن اسماء بن الصلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم السلمی حلیف بنی عمرو بن عوف الانصاری الاوسی ابن اسحاق وغیرہ نے شہداء بیر معونہ مین ذکر کیا ہی۔

۲۶ **ابو عمرو** بن کعب بن مسعود الانصاری بقول ابن اسحاق بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۲۷ **سعد** بن عمرو بن ثقیف الانصاری صحابہ احد سے ہین بیر معونہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۸ **سہل** بن عامر بن سعد اور بعض نے سہل بن عامر بن عمرو بن ثقیف انصاری کہا ہی موسی بن عقبہ اور عروہ نے آپ کو شہداء بیر معونہ مین ذکر کیا ہی رضی اللہ عنہ۔

چوتھا مشہد

شہدائے رجیع کے ذکر مین **رجیع** بروزن ربیع ایک آبشار ہی بنی ہذیل کا ہدہ سے سات کوس کے فاصلہ پر اور ہدہ درمیان عسفان اور مکہ کے واقع ہی۔ اسی مقام مین صحابہ رسول اللہ صلعم کو جو مصیبت پیش آئی اُسکو کسی نے قبل کسی نے بعد حادثہ بیر معونہ کے ذکر کیا ہی اور ایسا ہی اُسکے سبب مین بھی اختلاف ہی کوئی اُسکا سبب طمع سفیان بن خالد ہذلی اور کوئی قتل ہونا سفیان کا قرار دیتا ہی۔ اور وقت وقوع حادثہ مین بھی اختلاف ہی کسی نے اواخر سال سیوم یا اوایل سال چہارم اور کسی نے چھتیسوان مہینا ہجرت

کا لکھا ہی - چونکہ اصل حال حادثہ مذکور کا سب کے بیان سے ایک ہی پایا جاتا ہی تو یہ اختلافات اُس کی اصلیت اور ثبوت مین مخل نہین ہوسکتے تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جب مشرکین قریش جنگ احد سے مکہ کو واپس آئے تو سفیان بن خالد بن نبیح ہذلی لحیانی واسطے مبارکباد دینے فتح فرضی احد کے ابو سفیان بن حرب وغیرہ سرداران مشرکین کے پاس مکے مین آیا وہان قبیلہ بنی عبد الدار سے رونے پیٹنے کی آواز اُسکے کان مین پڑی تو اُسکے کان کھڑے ہوئے دل مین کہنے لگا مین تو تہنیت کو آیا تھا یہان تعزیت چیخ رہی ہو چنانچہ سفیان بن خالد بغرض دریافت حال قبیلہ بنی عبد الدار مین آیا معلوم ہوا کہ طلحہ بن ابی طلحہ سلافہ بنت سعد کا شوہر اور اُسکے بیٹے احد مین مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوگئے اسلیے سلافہ بنت سعد شور شین نوحہ و بین کر رہی ہی اُسنے اپنے سر کے بال نوچ ڈالے ہین اور قسم کھائی ہی کہ سر مین تیل نہ ڈالونگی جبتک اپنے کشتون کا عوض نہ لونگی اور کہتی ہی کہ جو شخص عاصم ابن ثابت کا سر میرے پاس لے آئیگا اُسکو سو اونٹ انعام دونگی اور عاصم کی کھوپڑی مین شراب بھر کر نوش کرونگی یہ سنکر سفیان بن خالد کی رگ طمع نے اُسکے قالب مین حرکت کی مارے خوشی کے دل اسکا پھڑک اٹھا بنی عضل اور بنی قارہ کے لوگونسے جو اُسکے ساتھ تھے کہنے لگا لو یہ اچھی بازی ہاتھ آئی بہتر ہوگا کہ تم لوگون مین سے چند آدمی مدینے کو جاوین اور محمد سے ایسی گفتگو کرین کہ وہ چند صحابی اپنے ہماری یہان بغرض دعوت اسلام بھیجین جنمین عاصم بن ثابت بھی ہون جب صحابہ محمد ہمارے یہان آوینگے تو ہم اُن سبکو گرفتار کر کے مکے لاوینگے اور قریشیون سے اُن کی قیمت اور انعام لینگے قریش لوگون کی دلی خواہش ہی کہ محمد کے صحابہ کو قابو پا کر بعوض اپنے اقارب مقتولین کے قتل کرین اسکے بعد سات آدمی قبیلہ عضل و قارہ سے بظاہر مسلمان بنکر مدینے کو آئے اور عاصم بن ثابت سے ظاہری دوستی پیدا کی اور اپنے آنے کا سبب اُنسے بیان کیا پھر آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے قبائل مین اسلام کے نور کی کسی قدر جھلک پہونچی ہی اگر حضور والا چند صحابہ اپنے ہمارے ساتھ روانہ فرماوین تو ہم کو قران پڑھاوین اور مسائل اسلامی بتاوین اور ادھر عاصم بن ثابت سے بھی تعلق اور چاپلوسی کے ساتھ کہتے تھے کہ آپ کا بھی صحابہ کے ساتھ مین تشریف لیچلنا نہایت ہی موزون ہی - جب اُن لوگون کے منت وسماجت بدرجہ غایت آنحضرت صلعم کے حضور مین پیش ہوئی تو اپنے ۱ عاصم بن ثابت ۲ مرثد بن ابی مرثد ۳ خالد بن البکیر ۴ عبد اللہ بن طارق ۵ معتب بن عبید ۶ خبیب بن عدی ۷ زید بن الدثنہ کو ان لوگونکے ساتھ جانے کا حکم دیا اور اُن صحابہ مین بقول صحیح عاصم کو امیر مقرر فرمایا اور بعض ارباب سیر نے کہا کہ وہ صحابہ دس تھے تین شخص اُن مین نامور نہ تھے اسی سے کسی نے اُنکا نام نہین لکھا الغرض حسب الحکم فضاتوام صحابہ سابق الذکر روانہ ہوئے جب رجیع کے مقام مین پہونچے تو عضل و قارہ کے لوگونسے جو ہمراہ تھے ایک آگے بڑھکر اپنی قوم کو پکارنے لگا کہ تمہارا شکار آتا ہی اودھر سنکر دشمن تیرانداز سامنے

دکھائے دئے صحابۂ رسول اللہ صلعم نے کچھ بھی انکا خوف نکیا مگر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان منافقون نے ہمکو بڑا دھوکا دیا جب دشمن قریب آئے تو صحابہ اپنی تلوارین میان سے نکالکر انکے مقابلہ مین تل گئے دشمن لوگ سمجھ گئے کہ یہ سب اپنی جان ہتھیلی پر لئے ہین ہمکو مارینگے اور خود بھی مرجاوینگے ہمارا مطلب دلی ہاتھ نہ آئیگا اسی خیال سے دشمنون نے کہا کہ ہم تمسے لڑنیکو نہین آئے بلکہ ہم تمکو مکہ لیجاکر مکہ والونکے ہاتھ فروخت کرینگے اسی بات پر ہم تمکو امان دیتے ہین ہرگز تمکو قتل نکرینگے صحابہ نے دلمین کہا کہ مشرکونکے ہاتھ فروخت ہونا قتل سے زیادہ تر مصیبت ہے از انجملہ ۱ خبیب ۲ زید ۳ عبداللہ نے دشمنونکی پناہ دہی قبول کرکے اپنے کو انکے حوالہ کردیا ۱ عاصم ۲ مرثد ۳ خالد ۴ معتب نے دشمنون کی امان سے انکار کیا اور کہا کہ ہم ہرگز تمھاری پناہ قبول نکرینگے جو کرنا ہو کرلو اور عاصم نے کہا جس روز مین نے اسلام قبول کیا اپنے دل مین عہد کرلیا تھا کہ آج سے کسی کافر اور مشرک سے ہاتھ نملاؤنگا نہ اسکو چھوڑونگا نہ اپنا جسم اسکو چھونے دونگا اور نہ کسی مشرک کی امان قبول کرونگا نہ اسکا دوست ہونگا اسکے بعد چارون صحابہ نے مشرکون سے لڑنا شروع کردیا جسکا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا جاتا ہے۔

۱ عاصم بن ثابت بن قیس (ابی الافلح) بن عصمة بن النعمان بن مالک بن امیة بن ضبیعة بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی آپ سابقین اولین انصار اور صحابہ بدر سے ہین آپکی دختر سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منکوح تھین جنکے بطن سے عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما متولد ہوئے۔ حسین بن السائب راوی ہین کہ بیعت عقبہ یا غزوہ بدر مین جناب رسالتمآب صلعم نے اپنے پاس والون سے پوچھا کہ تم لوگ کسطرح دشمن سے لڑوگے اسوقت عاصم بن ثابت جو قواعد جنگ عرب سے بخوبی واقف تھے تیر اور کمان لیکر کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ جب دشمن دوسو گز کے فاصلہ پر ہو کمان سے لڑنا چاہئے اور جب دشمن نیزے کی زد پر آوے نیزہ بازی کرنی چاہئے اگر نیزہ ٹوٹ جاوے تلوار سے لڑنا چاہئے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو لڑنا چاہے عاصم کی طرح لڑے۔ جب عاصم بن ثابت مقام رجیع مین دشمنون سے لڑنے لگے تو پہلے اُنپر تیر باری کی جب تیرون سے اُنکا ترکش خالی ہوگیا تو دشمنون پر نیزے سے وار کیا نیزہ شکست ہونے کے بعد تلوار میان سے نکالی اور خداوند کریم کی بارگاہ مین عرض کرنے لگے اللھم انی حمیت دینك اول النھار فاحم لی لحمی آخرہ اے پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے لئے میرے گوشت کی آخر دن مین بعد ازان عاصم دشمنون سے بھڑ گئے اُنمین سے دو کو زخمی اور ایک کو جہنم رسید کرکے دشمنون کی برچھیون سے شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ۔ بعد شہادت دشمنون نے چاہا کہ عاصم کا سر کاٹ کر سلافہ بنت سعد کے پاس لیجاوین اور اُس سے سو ناقہ انعام لیوین اللہ تعالیٰ نے عاصم کی نعش پر زنبورونکا پہرا مقرر کردیا زنبورون نے کسی مشرک کو عاصم کے پاس پھٹکنے ندیا دشمنون نے کہا کہ رات کے وقت جب زنبور اپنے بسیرے کو چلے جاوینگے تو ہماری مراد بر آئیگی حالانکہ وہ عقل کے اندھے حافظ حقیقی کی قدرت کاملہ سے ناواقف تھے

جب رات ہوئی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بڑے زور شور کا پانی برسا جس سے سیلاب آیا اور عاصم کی لاش بہا کر دریائے رحمت مین غرق کر دیا دشمن آپ کی لاش تک پہونچ نہ سکے اپنا مونھ لیکر ہاتھ ملتے رہگئے خدا جسکو بچاوے اُسکو کون پاوے۔ راوی کہتا ہی کہ اُس روز آسمان پر کہین ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے عاصم کو مرنے کے بعد بھی کافرون سے محفوظ رکھا جسطرح وہ زندگی مین کافرونکے چھونے سے پرہیز کرتے تھے۔

۲ **خالد** بن البکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن سعد بن بکر بن لیث بن عبد مناۃ اللیثی حلیف بنی عدی بن کعب سابقین اور مہاجرین بنی عدی سے ہین آپ مع اپنے برادران ایاس و عاقل و عامر کے غزوۂ بدر مین حاضر تھے مگر آپ بعمر چونتیس سال عاصم بن ثابت کے ساتھ حادثہ رجیع مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۳ **مرثد** بن ابی مرثد (کناز) بن الحصین بن یربوع بن عمرو بن خرشنہ بن سعد بن طریف بن جلان بن غنم بن غنی بن یعصر بن سعد بن قیس بن عیلان بن مضر الغنوی باپ بیٹے دونون صحابی بدری اور مہاجرین حلفاء بنی ہاشم سے حلیف سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے ہین بحکم جناب رسالتمآب صلعم آپکے اور اوس بن ثابت انصاری کے درمیان بھائی چارہ تھا ابو مرثد کے مرویات سے حدیث لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا ہی جنکے فرزند مرثد رجیع کے حادثہ مین عاصم کے ساتھ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ
مرثد مرقد کا متحد الحروف والوزن دونون مین صرف ثار مثلثہ اور قاف رار مہملہ اور دال مہملہ کے درمیان فارق ہی کناز بروزن طناز۔

۴ **معتب** بن عبید آپ کے نام اور نسب اور آپ کے جد کے نام مین علمائے رجال اور نسابون نے اختلاف کیا ہی کسی نے آپ کا نام معتب بضم میم و فتح عین بے نقطہ و کسر مثناہ فوقیہ مشددہ اور آخر مین باء موحدہ لکھا ہی اور یہی اصح ہی اور کسی نے مغیث بضم میم و کسر غین نقطہ دار و یاء مثناہ تحتیہ اور آخر مین ثاء مثلثہ لکھا۔

عبید تصغیر عبد آپ کے والد کا نام ہی۔ **ایاس** بہمزہ مکسورہ و یاء مثناہ تحتیہ و الف و سین غیر منقوط آپ کے جد کا نام ہی بعض نے کہا کہ آپ کے جد کا نام سوید بن ہیثم بن ظفر ہی اور بعض نے کہا کہ بنی ظفر مین آپ کا نسب نہین پایا جاتا آپ بلوی ہین اور بعض نے کہا کہ آپ عبد اللہ بن طارق بن عمرو بن مالک کے مادری بھائی ہین۔ درحقیقت آپ بلوی حلیف انصار بنی ظفر کے ہین اور سیاق آپکے نسب کا اسطرح ہی معتب بن عبید بن ایاس بن تیم بن شعبۃ بن سعد بن قران بن بلی البلوی ثم الظفری۔ ابن اسحاق بن عقبہ نے آپ کو صحابہ بدر مین شمار کیا ہی آپ بروز رجیع لڑتے لڑتے کفار کے مجمع مین گھس گئے تو وہ یکبارگی اُنپر ٹوٹ پڑے اور اُنکو شہید کر دیا رضی اللہ عنہ۔

۵ **عبد اللہ** بن الطارق بن عمرو بن مالک البلوی حلیف انصار بنی ظفر الانصاری الاوسی الظفری

معتب بن عبید کے مادری بھائی ہین۔ جب کفار عاصم وغیرہ چارون شخص مذکورہ بالاسے فارغ ہوئے تو ۱ عبداللہ بن الطارق ۲ خبیب بن عدی ۳ زید بن الدثنہ کو کمان کے رودون مین باندھکر بارادہ مکہ مقام ظہران تک لے آئے عبداللہ نے اپنے ساتھیون سے کہا کافرون نے ہمسے عہد شکنی کی واللہ مین تمھارے ساتھ ہرگز نجاؤنگا مین اپنے ہمراہی شہیدون کی پیروی کرونگا یعنے مین بھی اُنھین کیطرح شہید ہوجاؤنگا کافر اُنکو ایک طرف گھسیٹتے اور اُنکے ہمراہی خبیب اور زید سمجھاتے تھے مگر عبداللہ نے نہ مانا اپنا ہاتھ رودے سے چھوڑاکر تلوار پر قبضہ کیا کفار پیچھے کو ہٹے مارتے خان کا پیچھا سونا عبداللہ پینترہ بدل کر کافرون پر حملہ کرنے لگے تب کفار سنگدلون نے دور سے عبداللہ کو پتھر مارنا شروع کیا آخروہ شہید ہوکر اُسی مقام مین مدفون ہوئے رضی اللہ عنہ۔

طارق بطا و را غیر منقوطین جنکے درمیان الف اور آخر مین قاف بروزن عاشق۔

۲ **خبیب** بن عدی بن مالک بن عامر بن مجدعۃ بن جحجبیٰ ابن عوف بن کلفۃ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس الانصاری الاوسی صحابہ بدر سے ہین بعد شہادت عبداللہ بن طارق کے کفار آپ کو مع زید ابن الدثنہ کے مکے مین لے آئے تو وہان آپکی خریداری کا بازار گرم ہوا ہر چہار طرف سے خریدار جھک پڑے مگر کسی چیز کا خرید کرنا زروالونکا کام ہے بےزر دیکھنے ہی سے اپنا دل خوش کرلیتے ہین پس خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے اسی دینار یا پچاس اونٹ دے کر خرید کیا تاکہ اُسکا بھتیجہ عقبہ بن الحارث بن عامر بن نوفل اپنے باپ کے عوض مین جو غزوۂ بدر مین داصل جہنم ہوا تھا قتل کرے اور بعض کا قول ہے کہ خبیب کو بنت الحارث بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ دیکر خرید کیا واللہ اعلم مگر ظاہر ہے کہ دونون خریدارون کی آپ کے خرید کرنے سے ایک ہی غرض تھی کیونکہ عقبہ اور بنت الحارث بھائی بہن ہین الغرض جب خبیب کو خرید چکے اشہر حرم سے ماہ ذی قعدہ تھا جسمین جان کشی روانہ تھی اسلیئے خریدنیوالے نے خبیب کو ماریہ کنیزک بنی عبد مناف کے گھر مین مقید کیا۔

ماریہ بعد اسلام قبول کرنے کے کہتی تھی کہ بحالت قید خبیب کو مین نے کواڑ کی درزو سے دیکھا تو وہ زنجیرون مین جکڑے ہوئے بہت بڑا خوشہ انگور کا کھا رہے ہین حالانکہ انگور پھلنے کا موسم نہ تھا اور خبیب قید مین رات کے وقت نماز تہجد مین قرآن پڑھا کرتے وہان کی عورتین اُنکا پڑھنا سنکر رویا کرتی تھین قریش کا دستور تھا کہ وہ اپنے قیدیون کو آرام رکھتے اور اُنکے کھانے پینے کا عمدہ انتظام کرتے تھے۔ ماریہ مذکور نے ایک روز خبیب سے کہا جس چیز کی تجھکو حاجت ہو مجھسے کہنا خبیب نے کہا مجھے کسی چیز کی حاجت نہین مگر تجھسے یہ کہتا ہون کہ مجھکو میٹھا پانی پلا اور جو جانور نصب یعنے بتونکے استھانون پر ذبح ہوا ہو اُسکا گوشت مجھکو مت کھلانا اور جب قریش میرے قتل کا ارادہ کرین تو مجھکو آگاہ کرنا پھر جب اشہر حرم گذر گئے و مشرکین قریش خبیب کے قتل کرنے کے لیے مجتمع ہوئے تو مین نے خبیب کو اس حال کی اطلاع کردی قسم ہے خدا کی

کہ خبیب نے یہ سنکر کچھ پروا نکی بلکہ مجھسے کہنے لگے کہ مجھے ایک استرہ لادے کہ مین پاکی حاصل کرون تو مین نے اپنے فرزند رضاعی ابو حسین کے ہاتھ استرہ اُنکے پاس بھیجدیا مگر میرے دل مین خدشہ پیدا ہوا کہ مبادا میرے لڑکے کو وہ مارڈالے مین نے یہ کام خلاف عقل کیا ہی جھٹ پٹ کواڑ کی آڑ مین لگ کر دیکھنے لگی کہ وہ میرے لڑکے کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہی چنانچہ مین نے دیکھا کہ خبیب نے لڑکے کے ہاتھ سے استرہ لیکر اُسکو اپنے زانو پر بٹھالیا اور ہنسکر کہنے لگے تو بڑا جرات والا لڑکا ہی کیا تیری مان میری عہد شکنی سے بے خوف تھی جو تیرے ہاتھ استرہ بھیجا اور انکا لالیکہ تم سب میرے قتل پر آمادہ ہو۔ ماریہ کہتی ہین کہ مین خبیب کی گفتگو سن رہی تھی مین نے باہر سے کہا اے خبیب مین نے اپنے بچے کو تیرے پاس بلحاظ خداوند تعالیٰ بھیجا ہی اور استرہ بھی تجھے مین نے براہ خدا دیا ہی نہ کہ تو میرے لڑکے کو قتل کرے خبیب بولے مین وہ نہین ہون کہ تیرے بچے کو قتل کرون ہمارے دین مین عہد شکنی روا نہین ہی۔ جب خبیب کو قید خانہ سے باہر نکالکر تنعیم کو لے چلے تو اُنکے ساتھ ایک بہت بڑی جماعت عورتون لڑکون غلامون وغیرہ کی باشندگان مکہ سے نکلی غالباً کوئی باشندہ مکہ کا باقی نرہا ہوگا کہ اس واقعہ قیامت خیز مین حاضر نہوا ہو غرضکہ اس مجمع مین موتور اور غیر موتور سب شامل تھے موتور وہ جنکا کوئی عزیز یگانہ غزوہ بدر مین مسلمانون کے ہاتھ سے مارا گیا اور اُسکا بدلہ نہین ملا تھا وہ خبیب کے قتل کو اپنا خون بہا سمجھتے تھے غیر موتور مخالفین اور اسلام کے دشمن وہ تھے جو محض بغرض تماشا دیکھنے کے اُس مجمع مین شامل ہوئے۔ جب قریشی خبیب کو لیکر تنعیم کے مقام پر پہونچے تو ایک لمبی لکڑی سولی دینے کے لیئے گاڑی گئی خبیب نے قاتلون سے کہا اگر تم مہلت دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون چنانچہ اُنھون نے مہلت دی منظور کی خبیب نے جھٹ پٹ دو رکعت نماز پڑھکر کہنے لگے بخدائے لایزال اگر دشمنون کو یہ گمان نہوتا کہ خبیب نے بخوف موت نماز کو طول دیا تو اسوقت مین کثرت کے ساتھ نماز پڑھتا ابوہریرہ سے مروی ہی کہ اول جسنے نماز پڑھنے کا طریقہ بوقت قتل نکالا وہ خبیب بن عدی ہین اسکے بعد خبیب نے آسمان کیطرف سر اُٹھا کر بزبان حال کہا ہے ؎

بجرم عشق توام میکشند وغوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

اور زبان سے تو یہی کہا اللھم احصھم عددا واقتلھم بددا ولا تغادر منھم احدا اے پروردگار تو انکے عدد شمار کر یعنے اپنے قہر مین اُنکے ایک ایک کو گھیرلے اور اُنکو ہلاک کر پراگندہ کر کے اور باقی نہ چھوڑ اُنمین سے کسیکو۔ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بحالت اسلام کہتے تھے کہ مین خبیب کی دعا کرنے کیوقت موجود تھا میرے والد ابو سفیان نے مجھکو بخوف دعائے خبیب مجھکو دھکیل دیا کہ مین سرین کے بل زمین پر گر پڑا اور مجھکو ایسی سختی سے گھسیٹا کہ میرا بدن چھل گیا جسکے صدمہ سے ایک مدت تک مین دردمند پڑا رہا حویطب بن عبد العزیٰ اپنے کانون مین انگلیان دیکر بڑی زور سے بھاگا کہ وہ خبیب کی دعا نہ سنے حکیم بن حزام اُس دعا کے خوف سے درختون کی آڑ مین جا چھپا۔ جبیر بن مطعم آدمیون کے پیچھے چھپتا پھرتا تھا

کہ وہ دعائے خبیب کے سامنے زیر ہو جاوے۔

روایت ہی۔ کہ سعید بن عامر جمحی پر اکثر اوقات غش طاری ہو جایا کرتا تھا اور وہ سیدنا عمر فاروقؓ کیطرف سے حمص کے عامل تھے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے اُنسے پوچھا اے سعید تجھکو کیا ہو جاتا ہی کیا تیرے سر پر کوئی جن سوار ہوتا ہی سعید نے کہا یا امیر المومنین ایسا نہین ہی بلکہ مین بوقت قتل خبیب سب لوگون کے ساتھ موجود تھا اُنکی دعا مین نے اپنے کانون سے سنی ہی یا امیر المومنین بخدا کہتا ہون جسوقت خبیب کی دعا کا میرے دل مین خیال آتا ہی مین کہین ہون کسی محفل مین مجھپر یہ حالت طاری ہوتی ہی چنانچہ حضرت عمرؓ کے روبرو بھی یہی حالت اُنکو طاری ہوئی۔ نوفل ابن معاویہؓ دیلمی سے مروی ہی کہ بوقت دعائے خبیب جو لوگ حاضر تھے اُن مین سے مین نے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ خبیب کی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو۔ القصہ جب خبیب نماز پڑھکر فارغ ہوگئے تو اُنکو سولی پر لے گئے اور اُنکا رخ سینے کی طرف کرکے رسیون سے اُنکو مضبوط کر دیا اور اُنسے کہنے لگے کہ اگر تم اسلام سے پھر جاؤ تو ہم تمکو چھوڑ دین خبیب نے اُنکو کہا اگر تمام دنیا کی دولت مجھے ملے تو بھی واللہ مین اسلام سے دست بردار نہون اور اسی دار پر دار دنیا سے کوچ کرون پھر دشمنون نے کہا تو نہین چاہتا کہ محمد بجائے تیرے ہون اور تو اپنے گھر مین جا بیٹھے وہ بولے واللہ مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم اطہر آنحضرت صلعم مین کوئی کانٹا چبھے اور مین اپنے گھر مین آرام سے بیٹھون غرضکہ دشمنون نے اسبات پر بہت کچھ اصرار کیا لیکن خبیب نے کسیکی نہ سنی دشمنون نے کہا کہ اب ہم تجھکو ضرور قتل کرینگے خبیب نے کہا کہ قتل ہونا راہ خدا مین بہت ہی آسان اور تھوڑی دیر کی تکلیف ہی بخلاف اسکے کہ اسلام سے انحراف اور انکار کرون جو بڑا دشوار اور باعث خلود نار ہی اور تمنے میرا رخ قبلہ سے پھیر دیا تو یہ فعل تمھارا میرے لئے مضر نہین اللہ تعالی خود فرما چکا ہی اینما تولوا فثم وجہ اللہ جسطرف تم رخ کرو اسی طرف اللہ کی ذات پاک موجود ہی۔ پھر خبیب نے خداوند کریم کے حضور مین عرض کیا اے پروردگار یہان سوائے دشمنونکی شکل کے کوئی نظر نہین آتا کہ وہ تیرے حبیب کو خبیب کا سلام پہونچا دے اب تو ہی میرا سلام اُنکو پہونچا راوی کہتا ہی کہ جناب رسالتماب صلعم صحابہ کے ساتھ مدینے مین رونق افروز تھے کہ یکایک آپ پر غشی طاری ہوئی جیسے بروقت نزول وحی کے ہوا کرتی تھی جب بیہوشی جاتی رہی آپ نے فرمایا علیہ السلام و رحمۃ اللہ پھر فرمانے لگے کہ جبرئیل عم آئے اور خبیب کی طرف سے سلام لائے۔ اس گفتگو خبیب کے بعد دشمنون نے اُن لڑکون کو بلوایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے پس اس قسم کے چالیس لڑکے حاضر آئے تو قریش نے ہر ایک لڑکے کے ہاتھ مین ایک ایک نیزہ پکڑا دیا اور کہا دیکھو یہ وہی ہی جسنے تمہارے باپون کو مارا ہی وہ لڑکے خبیب کو نیزے مارنے لگے اور خبیب دار پر تڑپنے لگے کہ دفعۃً اُنکا رخ قبلہ کیجانب ہوگیا خبیب نے اسکا شکریہ خدا کی درگاہ مین ادا کیا اور کہا الحمد للہ الذی جعل وجہی نحو القبلۃ بعد ازان کسی مشرک نے خبیب کے سینے پر نیزہ مارا جو اُنکے سینے سے پار ہوگیا اور اُنکی زبان پر لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ جاری تھا وہ جب تک کلمہ توحید پڑھتے رہے نیزہ کو اُس ملعون نے اُنکے جسم مین اسی طور چھیدا رہنے دیا کہ اُسی حالت مین کلمہ گویان دار دنیا سے دار آخرت کو کوچ کیا اور شہادت کا جھنڈا جنت کے میدان مین نصب کر دیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ۔ باقی رہی یہ بحث کہ خبیب کسکی ضرب سے شہید ہوئے ضرب اخیر ضارب تین شخص ظاہر ہوتے ہین ۱ عقبہ بن حارث بن عامر نوفلی ۲ ابو میسرہ عبدری ۳ ابو سروعہ ۔ عقبہ بن حارث نوفلی اُن لڑکون مین ہین جنھون نے خبیب کو برچھیان ماری تھین وہ بعد اسلام قبول کرنیکے کہتے تھے کہ واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا مین اُسوقت لڑکا تھا ایک شخص بنی عبد الدار سے جسکا نام ابو میسرہ تھا میرا ہاتھ پکڑ کر برچھے پر رکھا اور میرا ہاتھ پکڑے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے خبیب کو برچھی مارتا جاتا تا اینکہ وہ قتل ہوگئے جب وہ برچھی مار چکا اپنے ہاتھ برچھی سے علیحدہ کر لیا اُسوقت کفار پکار کر کہنے لگے اے ابو سروعہ ابو میسرہ نے بڑی برچھی ماری اُسکے بعد ابو سروعہ نے خبیب کو نیزہ مارا کہ اُنکی پشت سے پار ہوگیا اور نیزہ اُنکے جسم مین بدستور چھیدا رکھا جبتک خبیب توحید اور رسالت کے مقر رہے یعنے جب تک خبیب کی جان باقی رہی اور وہ کلمہ توحید پڑھتے رہے اس بیان سے ابو سروعہ ضارب اخیر پایا جاتا ہی واللہ اعلم ۔

عقبہ بعین غیر منقوط مضموم وقاف ساکن وبا موحدہ مفتوح اور آخر مین تا تانیث) بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف القرشی النوفلی اہل حدیث اُسکی کنیت ابو سروعہ قرار دیتے ہین اور اہل نسب کہتے ہین کہ ابو سروعہ عقبہ بن حارث کا بھائی ہی چنانکہ عسکری کے نزدیک یہی صواب ہی اور بعض کہتے ہین کہ ابو سروعہ عقبہ بن الحارث کا مادری بھائی ہی ۔ اور ابو حاتم رازی نے کہا کہ ابو سروعہ ہی خبیب کا قاتل ہی جسکا نام عقبہ بن الحارث بن عامر تھا ۔ اور وہ عبد اللہ بن الزبیر کے عہد خلافت مین فوت ہوا اور ابو سروعہ نوفلی وہی عقبہ ہی عند الاکثر ۔ اور بعض نے کہا کہ ابو سروعہ عقبہ بن حارث کا بھائی ہی اُسکا نام حارث تھا اور وہ بروز فتح مکہ مسلمان ہوا ۔

ابو سروعہ بسین غیر منقوط مفتوح و مکسور و را غیر منقوط ساکن اور واو مفتوح اور عین بے نقطہ اور آخر مین تا تانیث اور بضم را و سکون واو بھی سنا گیا ہی ۔

روایت ہی کہ جب خبیب رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اُنکو اُسی طور کفار نے سولی کی لکڑی پر چھوڑ دیا تاکہ اُنکے قتل ہونیکی خبر عرب مین منتشر اور مشتہر ہوجائے آنحضرت صلعم نے صحابہ سے فرمایا کون شخص خبیب کو سولی سے اُتار لا سکتا ہی کہ جنت کا حقدار ہووے زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود اُٹھے اور کہا کہ ہم یا رسول اللہ یہ کہکر دونون مکہ کو روانہ ہوئے مکے پہونچے تو دیکھا کہ خبیب کی لاش اُسی طرح تر و تازہ ہی گویا وہ آج ہی کے روز جان بحق ہوئے ہین اور وہ اپنے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے جس سے خون ٹپک رہا ہی حالانکہ خبیب کو شہید ہوئے چالیس دن گذر گئے تھے زبیر نے اُنکو اپنے گھوڑے پر

لاد کر مع مقداد ابن الاسود کے مدینے کو چلتے ہوئے صبح ہوتے ہی قریش کو یہ حال معلوم ہوا اُن لوگون نے ستر سوارون کے ساتھ دہاوا کر دیا زبیر نے جب سواران قریش کو آتے دیکھا خبیب کی لاش گھوڑے سے اُتار کر زمین پر رکھدی زمین فوراً اُنکی لاش نگل گئی اسی سے خبیب بلیع الارض کے لقب سے مشہور ہین جب قریش بہت ہی قریب آگئے تو زبیر نے اپنی دستار سر سے اُتار کر کہا اے قریش کس چیز نے تمکو ہمارے اوپر دلیر کیا تم نہین جانتے کہ مین زبیر عوام کا بیٹا اور عبد المطلب سردار قریش کا نواسا ہون اور یہ میرا ساتھی مقداد بن الاسود ہی ہم دونون دو شیر اپنے بیٹھے کو جا رہے ہین اور ہم اپنے روکنے والے کو نیست و نابود کر دیتے ہین اگر تم کہو تو ہم تم تیر اندازی کرین اور ہونا ہو تو لڑین یا اپنی اپنی راہ لین کفار نے جب یہ جسمر کی بہادرانہ باتین سنین اُنکے چھکے چھوٹ گئے وہ مکے کو واپس گئے زبیر اور مقداد جناب رسالتمآب کے حضور مین حاضر ہوئے اُسوقت دربار نبوی مین جبرئیل امین موجود تھے وہ حضور والا سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ خدا کے فرشتے ان دونون مردون کے ساتھ فخر کرتے ہین۔

خبیب بہ خاء منقوط و باء موحدہ و یاء مثناۃ تحتیہ و باء ثانی موحدہ مصغر بر وزن زبیر۔

جحجبی بجیم و حاء غیر منقوط و جیم دوم و باء موحدہ و الف مقصورہ۔

حجیر بہ حاء غیر منقوط و جیم و یاء مثناۃ تحتیہ و راء غیر منقوط مصغر بن ابی اہاب تمیمی حلیف بنی نوفل بن عبد مناف کا تھا۔

ماریہ بمیم و الف و راء غیر منقوط و یاء مثناۃ تحتیہ مخففہ و تاء تانیث یا ماویہ بواؤ بجائے رائے غیر منقوط و یاء مثناۃ تحتیہ مشددہ اور باقی حروف بدستور۔ لونڈی ہی حجیر بن ابی اہاب یا بنی عبد مناف کی۔

تنعیم ایک مقام ہی مکہ معظمہ سے جانب شمال تین کوس کے فاصلہ پر وہین مناسک عمرہ عمل مین لائے جاتے ہین اور حج تمام ہوتا ہی۔

ے زید بن الدثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضۃ الانصاری الخزرجی البیاضی بدری احدی ہین کفار رجیع آپکو خبیب بن عدی کے ساتھ گرفتار کر کے مکے مین لے آئے تو آپ کو صفوان بن امیہ نے اپنے باپ کے عوض مین شہید کرنے کے لیے پچاس اونٹ دیکر خرید کیا اور بعض کہتے ہین کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے الغرض بوجہ حائل ہونے اشہر حرم کے صفوان نے آپکو بنی جمح یا نسطاس اپنے غلام کی حراست مین رکھا زید رات کو تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے اور جو چیزین کھانیکے لیے اُنکے روبرو آتین اُنمین سے گوشت نہ کھاتے یہ امر صفوان پر نہایت ہی شاق گذرتا تھا ایک روز صفوان نے زید سے پوچھا کہ تم گوشت کیون نہین کھاتے کھانے کی چیزون مین کس چیز سے زیادہ رغبت رکھتے ہو زید نے کہا کہ جو جانور حلال سوائے اللہ تعالیٰ کسی دوسرے کے نام پر ذبح ہوتا ہی مین اُسکا گوشت نہین کھاتا دودھ البتہ مجھے رغبت ہی جسکو پی لیا کرتا ہون وہی میرے لیے کافی ہی یہ بات سنکر صفوان نے

اپنے توابع سے کہا کہ ایک بڑا پیالہ دودہ سے بھر کر زید کو ملا کرے ادہر زید کی عمر کا ساغر لبریز ہو گیا اشہر حرم گذر گئے تو اُنکو اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل پر لے آئے جب دونون مین باہم ملاقات ہوئی تو ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو مصیبت پر صبر کرنے کی وصیت کی پھر دونون علیٰحدہ ہو گئے اب صفوان نے اپنے غلام کو زید کے قتل کا متولی مقرر کیا جب زید کو سولی پر چڑھانے لگے اُنھون نے پہلے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان مشرکون نے وہی درخواست جو خبیب سے کی تھی زید سے کی زید نے ویسا ہی جواب دیا جو خبیب نے دیا تھا پس اشقیا نے زید کو شقاوت اور ظلم کے ساتھ سولی دی وہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

پانچوان مشہد

غزوہ مصطلق میم مضموم و صاد غیر منقوط ساکن و طا غیر منقوط مفتوح و لام مکسور آخر مین قاف اسکو غزوہ **مریسیع** میم مضموم و را غیر منقوط مفتوح و یا مثناۃ تحتانیہ ساکنہ و سین غیر منقوط مکسور و یا مثناہ تحتانیہ ساکنہ آخر مین عین غیر منقوط بھی کہتے ہین **مصطلق** بن سعد بن عمرو (خزاعۃ) بضم خا و تخفیف زا منقوط بن لحی ابن حارثہ بن مزیقیا کا نام جذیمہ ہے چونکہ جذیمہ بلند آواز تھا اسلئے اُس کا لقب مصطلق ہو گیا پس بنی مصطلق ایک بطن ہے بطون خزاعہ سے جو ابشار مریسیع کے قریب آباد تھے اسی سے یہ غزوہ غزوۂ بنی مصطلق اور غزوہ مریسیع کے نام سے مشہور ہے۔ سال وقوع غزوہ ہذا مین اختلاف ہے اہل مغازی دوم شعبان سن پانچ ہجری قرار دیتے ہین اور اہل حدیث سن چھ۔ سبب اس غزوہ کا یہ ہے کہ حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ (مصطلق) بن سعد بن عمرو (خزاعۃ) بن لحی بن حارثہ بن مزیقیا خزاعی مصطلقی رسول اللہ صلعم کے ساتھ سخت عداوت رکھتا تھا اُسنے بعض قبائل عرب سے میل جول کر کے مشورہ کیا کہ اگر تم لوگ میری مدد کرو تو مین مدینے پر چڑھائی کرون چنانچہ حارث چند گروہ عرب کو اپنی زیر حکومت کر کے لڑائی کے لئے تیاری کرنے لگا ہرگاہ آنحضرت صلعم کو اُسکے ارادے کی خبر معلوم ہوئی اپنے بُریدۃ بن حُصَیب اسلمی کو بغرض دریافت حال مریسیع کیطرف روانہ فرمایا مگر بریدہ نے وقت روانگی عرض کیا تھا کہ مین بنی مصطلق سے وہ بات کہونگا جس سے اُنکے شر سے بچون اگرچہ خلاف ہو چنانچہ اپنے اُنکو اُسکی اجازت دیدی تو بریدہ وہان پہونچکر ظاہر بنی مصطلق مین گھل مل گئے اور اُنسے کہا کہ اگر واقعی تمھارا ارادہ مسلمانون سے جنگ کا ہے تو مین بڑی فوج سے تمھاری امداد کر سکتا ہون حارث ابن ابی ضرار کو کیا چاہئے تھا وہ بریدہ کی بات سنکر بچھا جاتا تھا اُنکو بڑی تعظیم تکریم کے ساتھ ہاتھون ہاتھ لیا اور اپنا دلی راز اُنسے بیان کیا۔ تو بریدہ نے کہا کہ تم لوگ مطمئن رہو مین فوج لینے کو جاتا ہون الغرض بریدہ مدینے کو آگئے اور ساری کیفیت بنی مصطلق کی آنحضرت صلعم کے حضور مین

گذارش کی تو اپنے جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ ابو ذر غفاری یا نمیلہ بن عبد اللہ لیثی کو خلیفہ قرار دیکر جناب سید الاولیا علی مرتضیٰ کو علم بردار مہاجرین اور سعدؓ بن عبادہ کو علم بردار انصار اور سیدنا عمر فاروق کو مقدمۃ الجیش اور زید بن حارثہ کو سردار میمنہ اور عکاشہ بن محصن کو امیر میسرہ مقرر فرما کر مع فوج ظفر موج شہنشاہ نبوت پناہ منزل مقصود کو روانہ ہوئے۔ لشکر اسلام مین تیس گھوڑے تھے دس مہاجرین کے از انجملہ دو گھوڑے حضور کے خاصہ تھے لزاز ۲ طرب اور بیس گھوڑے انصاریون کے۔ ماسوا مجاہدین کے بہت منافق بطمع دنیا ناخواندہ مہمان کے طور لشکر کے پیچھے لگ چلے جیسے شیر کے پیچھے گیدڑ چلتے ہین از انجملہ عبد اللہ بن ابیّ بن ابی سلول اور زید بن الصلت سب کے سرغنہ تھے۔ راستہ مین ایک جاسوس بنی مصطلق کا ملا اُسکو آنحضرت صلعم کے روبرو صحابہ نے پیش کیا آنحضرت صلعم نے اُس سے حال بنی مصطلق کا پوچھا اُسنے صاف جواب ندیا یہ کہا کہ مین بنی مصطلق کا جاسوس ہون آپنے اُسکو اسلام کی دعوت دی تو اُسنے انکار کیا اسی سے وہ قتل کیا گیا اس جاسوس کے قتل ہونے سے مخالفون پر ہیبت اسلام غالب آئی امدادی فوج اُنکی منتشر ہو گئی صرف بنی مصطلق حارث کے پاس رہگئے ہر گاہ لشکر اسلام سرزمین بنی مصطلق مین پہونچا فریقین ایک دوسرے کے مقابل آئے بنی مصطلق نے اپنا نشان صفوان کے ہاتھ مین دیا آنحضرت صلعم نے سیدنا فاروقؓ کو فرمایا کہ پہلے ان لوگون کو دعوت اسلام کی دو تاکہ انکا جان و مال محفوظ رہے حضرت فاروقؓ نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کی مخالفون نے بجائے قبول انکار کے ساتھ پیش آئے مسلمانون نے یکبارگی اُن لوگون پر حملہ کیا صفوان نشان بردار مخالفون کا ابو قتادہ کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکے علاوہ نو کافر اور بھی مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوئے بقیۃ السیف بھاگ نکلے دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریان اور دو سو عورتین مسلمانون کے ہاتھ لگی منجملہ اُنکے برہ (جویریۃ) بنت حارث بن ابی ضرار ہین جو اسلام قبول کرنے کے بعد ازواج مطہرات مین داخل ہوئین رضی اللہ عنہا اور مسلمانون سے ایک شخص نے شربت شہادت نوش کیا یعنی۔

ہشام بن صبابہ بضم صاد مہملہ اور دو با موحدہ کے درمیان الف اور آخر مین تاء تانیث بن حزن بن سیار الکنانی اللیثی آپ کی شہادت مین راویون کا اختلاف ہی مگر ابن مندہ اور ابن اسحاق نے بالاتفاق کہا ہی کہ وہ غزوہ بنی مصطلق مین مارے گئے آپ جنگ بنی مصطلق مین کافرون سے خوب لڑے کسی انصاری نے بنی عوف بن الخزرج سے آپ کو دہوکے مین قتل کر دیا رضی اللہ عنہا۔

اس غزوہ کے سفر مین دو معاملے سخت پیش آئے جنکا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے کر دیا ۱ مہاجرین اور انصار کے شکر رنجی ۲ افک عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

چھٹوان مشہد

شہداء خندق کے ذکر مین خندق معرب ہی کندگ کا بمعنی کھائین یا کھادان اسکو غزوہ خندق اسلئے

کہتے ہین کہ اس غزوے کے وقت مدینے کے گرد حسب تجویز حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور بحکم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کہاوان کھودا گیا تھا اور اُسکو غزوہ **احزاب** بھی کہتے ہین اسلیے کہ اُسمین مشرکان قریش کے ساتھ اُنکے ہم قومون کے سوا دیگر گروہ اعراب کے بنی اسلم و بنی اشجع و بنو مرہ و بنو فزارہ و بنو غطفان وغیرہ مع اپنی اپنی جماعتون کے شامل تھے۔

سبب اس غزوے کا یون بیان کیا جاتا ہی کہ جب یہود بنی نضیر بوجہ عہد شکنی بحکم جناب رسالتمآب صلعم اپنے گھرون سے نکالے گئے تو وہ لوگ اطراف و جوانب مین متفرق اور منتشر ہو گئے از انجملہ حیی بن اخطب اور سلام بن اشکم اور ابو الحقیق وغیرہ مع اپنے توابعین کے نواح خیبر مین جا بسے وہ رات دن اسی فکر مین رہتے تھے کہ کسی طور پر مسلمانون سے بدلہ لین آخر کار اُن عقل کے اندھون کو یہ بات سوجھی کہ ابو عامر راہب فاسق سے کہ جا کر ملین جو محمد صلعم کا جانی دشمن ہی اور اُنھین کے حسد سے اُسنے مدینہ چھوڑا ہی اور اُسکے ذریعے سے قریش سے ملکر اُنکو مسلمانون کی جنگ پر ابھارنا چاہیے چنانچہ حیی بن اخطب بیس سردار اپنے جرگے کے لیکر مکے کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر بوسیلہ ابو عامر فاسق ابو سفیان بن حرب سے ملاقات حاصل کی ابو سفیان نے اُنکے آنے کا سبب دریافت کیا حیی بن اخطب نے کہا کہ ہم لوگ تمھارے پاس اسلیے آئے ہین کہ محمدؐ کی کھاڑ پچھاڑ کی نسبت تمسے عہد و پیمان کرین اور ہر حال مین ہم تمھارا ساتھ دین ابو سفیان تو پہلے کا جلا بھنا تھا یہودیون کی باتون نے اور بھی اُسکو بھڑکا دیا وہ کہنے لگا مرحبا بکم اہلًا مجھے دنیا بھر مین وہی آدمی زیادہ تر پیارا ہی جو محمدؐ کی عداوت مین ہمارا ساتھ دے اور ہماری مدد کرے یہودیون نے کہا کہ پچاس قریشی چنکر اپنے ساتھ کعبہ مین لے چلو وہان ہمارا تمھارا قول و قرار ہو جاوے ابو سفیان کو اس کام مین کیا دیر تھی اور کسکا انتظار تھا سب یکدل ہو کر کعبہ مین آئے اور اپنے سینون کو کعبہ کی دیوار سے لگا کر یہ عہد کیا کہ ہم لوگ محمدؐ کی عداوت پر ایکا رکھین گے اور اُنکی لڑائی سے تا زندگی دست کش نہونگے بعد اسکے ابو سفیان نے یہودیونسے کہا کہ ہم کعبے کی تعمیر کرتے ہین اور اپنے مہمانون کے لیے بڑے کوہان والے اونٹ ذبح کرتے ہین حاجیونکو کھانا پانی کھلاتے پلاتے صلہ رحم ہمارا کام ہی اور اپنے بزرگون کی پیروی مین بتون کی پوجا کرتے ہین محمدؐ نے ایک نیا دین ایجاد کیا تم لوگ اہل کتاب ہو تمھین کہو کہ ان دونون دینون سے کون دین بہتر ہی یہودیون نے جنکو شقاوت ازلی گھیرے تھی کہا کہ تمھارا طریق بت پرستی محمدؐ کے دین سے اچھا ہی اُنھون نے ہمسے تمسے علٰحدہ ایک نیا دین نکالا ہی جب قریش سے یہود کو موافق اپنے مقصد کے پایا سامان جنگ کا درست کرنے لگے اور ادہر یہود کو بھی قریش کی طرفسے دل جمعی حاصل ہوئی تو وہ قبیلہ بنی غطفان مین آئے اور اُن حریصونکو ایک سال کی خرمے دینے کا وعدہ کرکے اپنے ساتھ متفق کر لیا اور ایسا ہی دیگر قبائل مین بھی جا کر اپنا مطلب حاصل کیا اور ابو سفیان نے چار ہزار کا لشکر گوہار اور تین سو رکھیل سے جنمین پندرہ سو اونٹ اور

تین سو گھوڑے تھے جمع کیا اور مکہ سے باہر نکل کر ٹھہرا اور کفری جھنڈا جو دار الندوہ مین۔ رکھا تھا عثمان بن طلحہ کے ہاتھ مین دیا اور وہان سے کوچ کرکے مر الظہران پر پہونچے تو قبیلہ اسلم۔ اشجع۔ بنو فزارہ۔ غطفان جماعت کثیر کے ساتھ قریشیون سے آملے اب دس ہزار مرد جنگی کی فوج ہو گئی تو اُن لوگون نے مدینہ کا رخ کیا۔ جب جناب رسالتمآب پناہ کو قریشیون کی آمد کی خبر معلوم ہوئی آپنے سرداران مہاجر و انصار جان نثار سے مشورہ کیا تو ہر ایک نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی جیسی جسکو سوجھی اور عرض کیا آیندہ جو رائے حضور اقدس و اعلی کی ہو وہی مستحسن ہی۔ عبد اللہ بن اُبی نے عرض کیا کہ مدینے سے باہر جانا خلاف مصلحت ہی اس معروض کو اکثر صحابہ نے پسند کیا سلمانؓ فارسی بولے عجم مین دستور ہی کہ جب کوئی غنیم کسی شہر پر چڑھائی کرتا ہی مردم شہری گرد شہر کے زمین کھود کر مورچے قایم کرکے غنیم سے مقابلہ کرتے ہین اس تدبیر کو سب نے پسند کیا اور خندق کھودنے کا سامان مہیا کرنے لگے۔ آنحضرت صلعم نے امداد الٰہی پر بھروسا کرکے عبد اللہ بن ام مکتوم کو مدینے مین خلیفہ مقرر کیا اور خود بدولت و اقبال تین ہزار مجاہدون کے ساتھ مدینے سے نکل کر دامن کوہ سلع کو جو مدینے سے متصل ہی اپنا فرودگاہ مقرر فرمایا مدینے کا شہر پناہ کہین مضبوط و مستحکم کہین گرا پڑا تھا چنانچہ آنحضرت صلعم وہین ٹھہر گئے اور آپ کے اشارہ سے صحابہ کرامؓ نے خندق کھودنی شروع کی اور آپنے ہر ایک صحابی کو دس گز یا چالیس گز زمین خندق کھودنے کے لئے تقسیم فرمائی کہ وہ ہمہ تن خندق کھودنے مین مشغول ہوئے اور آنحضرت صلعم بھی کھودنے اور مٹی کی ڈھولائی مین صحابہ کی امداد فرماتے تھے کہتے ہین کہ سلمان فارسی جو بڑے قوی ہیکل تھے اکیلے دس آدمیون کے برابر کام کرتے تھے ہر روز پانچ خندق کھودتے جسکا عمق پانچ گز ہوتا تھا اور حصہ مہاجرین اور انصار خندق کنی مین علٰحدہ علٰحدہ معین تھا اسلئے دونون فریق چاہتے تھے کہ سلمان ہمارے شامل ہون اور کہتے تھے کہ سلمان منا سلمان ہمارے غول مین ہین جب مہاجرین و انصار کی تکرار اسبات مین بڑھتی نظر آئی تو آنحضرت صلعم نے اُسکا فیصلہ کر دیا اور فرمایا کہ سلمان منا من اہل البیت یہ فخر سلمان رضہ کو اُسی روز سے قیامت تک کے لیے حاصل ہوا۔

اسوقت بوجہ شدت سردی اور قحط سالی کے گو صحابہ کرامؓ کو مشقت خندق کنی سخت تکلیف رسان تھی تو بھی اُن لوگون نے اس کام کو چھ روز مین تمام کیا۔ ادہر ابو سفیان مع جماعت خذلان پہونچ گیا اور حیی بن اخطب سرخیل مفسدین سے کہا کہ یہود بنی قریظہ محمد سے ہم عہد ہین اگر اسوقت تو انکو جوڑ توڑ لگا کر پھوڑ لاوے کیا اچھی بات ہی حیی بولا یہ میرا کام ہی چنانچہ حیی نے بتحریک ابو سفیان اغوائے شیطان اس کام کا بیڑا اُٹھایا اور قبیلہ بنی قریظہ مین آیا پہلے تو کعب بن اسد سردار بنی قریظہ نے اُسکو دور سے دیکھکر قلعہ کا پھاٹک بند کرا دیا پھر اُسکی منت و سماجت پر بہزار مشکل دروازہ کھولا تو جاتے ہی اُس کو جھڑی پھٹکار بتائی اور کہا کہ اے اخطب کے بیٹے تو ہمکو اپنا منحوس منھ دکھانے آیا ہی تو وہی ہی جسنے

بنی نضیر کو جلائے وطن کرایا اور اُن کو در در بھٹکایا وہی کام ہمارے ساتھ بھی کیا چاہتا ہی تب حیی بن اخطب نے کہا میری بھی دو بات سنلے پھر جو تیری خوشی ہو کرنا۔

کعب کہو کیا کہتا ہی۔

حیی مین تیرے لیے عزت ابدی اور سعادت سرمدی کا پیغام لے آیا ہون۔

کعب وہ کیا ہی۔

حیی سرداران قریش اور رؤسائے عرب دس ہزار کی جمعیت سے یہ عہد کرکے آئے ہین کہ جب تک محمد اور اُنکے یارون کو نیست و نابود نکر لینگے اپنے گھرونکو واپس نجائینگے اُنکے خواہش ہی کہ بنی قریظہ بھی ہمارے شامل ہون تو کیا اچھی بات ہی۔

کعب یہ فوج وہ ابر ہی جسمین بجز کڑک اور چمک کے پانی کا بوند نہین ہمکو محمد ہی کے ساتھ رہنے دے شاید قریش اپنا منھ لیکر اپنے گھرون کو واپس جاوین اور تو اپنے گھر جا بیٹھے محمد اور اُنکے یارونکے ہاتھ سے ہم ذلیل اور خوار ہون ہمارا گھر بار چھوٹے ہم جان سے جائین زن بچے لونڈی غلام بنائے جائین۔

حیی توریت شریف اُٹھا کر کہتا ہون کہ اگر ایسا ہوگا جو تو کہتا ہی تو مین تیرا ساتھ نچھوڑونگا جو معاملہ تیرے ساتھ ہوگا وہی میرے ساتھ الغرض حیی نے چکنی چپڑی باتین سنا کر کعب کو شیشے مین اُتار لیا نقض عہد کیا ہی عہدنامہ رسالت کو پھاڑ کر اُسکی دھجیان اوڑادین تب حیی کا دل ٹھنڈا ہوا دلجمعی حاصل ہوئی دوڑتا ہوا آیا اور ابوسفیان کو مژدہ سنایا وہ پھولا نہ سمایا۔ ہرگاہ آنحضرت صلعم کو بنی قریظہ کی برگشتگی کی خبر معلوم ہوئی آپنے زبیر بن العوام کو بغرض تفتیش حال بنی قریظہ کے پاس بھیجا زبیر نے بواپسی عرض کیا کہ وہ فی الحقیقت منحرف ہوگئے سامان جنگ کی تیاری مین کوشش کر رہے ہین آنحضرت صلعم نے بنظر اتمام حجت سعد بن عبادہ۔ عبداللہ بن رواحہ۔ خوات بن جبیر۔ سعد بن معاذ کو اُن شور بختون کے پاس بھیجا چارون صحابہؓ نے نصیحت آمیز باتین اُن لوگون سے کہین وہ کب سنتے تھے اُنکے سر پر شامت سوار تھی اُنکی باگ اوسی کے قبضہ اختیار مین تھی سعد بن عبادہ نے بحالت غصہ سخت الفاظ کو اُن ملعونکے مقابلہ مین استعمال کیا ادہر سعد بن معاذ اُنکا غصہ فرو کرکے نیکی باتین کرتے جاتے تھے جب بنی قریظہ نے کسی بات کو بگوش دل نہ سنا تو چارون صحابہؓ واپس آئے اور حضرت رسالت پناہ کے حضور مین وہان کی کیفیت من وعن گذارش کردی آپنے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس اثنا مین مشرکون کے لشکر کی پیشانیان دکھائی دین وہ سامنے آگئے مالک بن عوف۔ عقبہ بن حصین اسد اور غطفان و فزارہ کی جماعت لیکر بالائے وادی سے جو مدینے کے پورب واقع ہی آئے اور قریش اور بنی کنانہ وادی زیرین سے پہونچے اُن لوگون کی کثرت اور شوکت دیکھکر مسلمانون کے دل دہل اُٹھے اور آنکھین خیرگی کرنے لگین

کو مسلمانون کو پیدا ہیروساختہ ہی یہ تھا۔ کفار جب خندق کے کنارے آئے اُسکو دیکھکر تعجب و حیرت سے

دریا مین غوطے کھانے لگے کیونکہ عرب مین یہ ایک نیا طریقہ جنگ کا اُنکے دیکھنے مین آیا آخرش مشرکون نے مسلمانون کا محاصرہ کیا جنگ شروع ہو گئی جانبین سے تیر اور پتھر چلنے لگے کفار اپنی اپنی باری لڑنے کو نکلتے اور آنحضرت صلعم کے خیمے کا قصد کرتے مگر سامنے اُنکے خندق تھی اور اصحاب جان نثار کب اُنکو ایسا موقع دیتے تھے کہ وہ خندق پار اُتر آوین صرف ایک مقام پر خندق پورے طور سے درست نہوئی تھی جسکی حفاظت آنحضرت صلعم بذات خاص فرماتے تھے۔ اس غزوہ مین ہوا کی سردی غلہ کی گرانی تنگدستی اور بھوک وغیرہ سے صحابہ کو سخت تکلیف تھی ہر روز جنگ ایک گروہ مشرکون کا جنمین عمرو بن ود عکرمہ بن ابی جہل۔ ہبیرہ بن وہب۔ نوفل بن عبد اللہ۔ ضرار بن الخطاب وغیرہ جو چنے ہوئے دلیران عرب سے تھے خندق کے کنارے آئے ایک جگہ تنگ دیکھکر گھوڑون کو ایڑ لگا کر ایک جست مین خندق کے اس پار آ موجود ہوئے خالد بن الولید و ابو سفیان وغیرہ مع قبایل غطفان و کنانہ و فزارہ لب خندق پر صف بستہ کھڑے تھے۔ عمرو بن ود جو عرب مین بڑا نامی پہلوان اور بہادر مشہور تھا وہ لوگ اُسکو ہزار مرد جنگی کا مقابل جانتے تھے اور درحقیقت وہ ایسا ہی تھا کہ ہزارون مین ہاتھ مار کر نکل آوے غزوہ بدر مین سخت زخمی ہو کر بھاگا تھا جنگ احد مین کسی وجہ سے شامل نہو سکا اس چڑھائی مین تلافی مافات کے لیے قبائل کے ساتھ چلا آیا اور گھوڑا کودا کر میدان مین اپنا مقابل طلب کرنے لگا مجاہدین اُسکی بہادری سے آگاہ تھے اُسکو دیکھکر ایسا خشک ہو گئے گویا کسی کے بدنمین خون باقی نہ تھا اُنمین سے کوئی اُسکے مقابلہ کو نہ اُٹھا پس آنحضرت صلعم نے فرمایا کوئی ہی جو اس شریر کا شر دفع کرے۔ کسی نے جواب نہ دیا حضرت سید الاولیا قوت بازوے مصطفے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپ سنکر خاموش رہے پھر اُسنے اپنا مبارز طلب کیا تو جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے حضور صلعم سے اجازت مانگی اجازت حاصل نہوئی تیسری مرتبہ عمرو بن ود نے کہا کیا کوئی تم لوگون مین ایسا مرد نہین جو میدان جنگ مین میرے سامنے آوے اب علی مرتضی بیتاب ہو کر اجازت کے خواستگار ہوئے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اُدنُ یا علی نزدیک آؤ یا علی آپ حضور صلعم کے نزدیک گئے تو آپنے اپنی تلوار ذو الفقار اُنکو عنایت فرمائی اور عمامہ اپنا دست خاص سے اُنکے سر پر باندھا اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر فرمانے لگے بار خدایا عبیدہ بن الحارث کو بدر مین اور حمزہ بن عبد المطلب کو احد مین تو نے مجھسے لے لیا اور اُنکو مجھسے جدا کر دیا یہ علی برادر عم زاد میرا ہی فلا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین۔ اسکے بعد حضرت علی پیادہ پا اُسکے مقابلہ کے لئے چلے اور وہ گھوڑے پر سوار چلا آتا تھا حضرت علی نے اُسکو راہ مین لیا اور کہنے لگے مین نے سنا ہی کہ تو کہتا ہی جو شخص مجھسے دو چیز کی درخواست کرے تو مین ایک درخواست اُسکی ضرور قبول کرتا ہون عمرو نے کہا بیشک یہی میرا مقولہ ہی حضرت علی نے کہا دو بات کا تجھسے خواستگار ہون ١ اسلام قبول کر ورنہ ٢ مسلمانون سے لڑائی نکر اپنے گھر کو واپس جا عمرو نے کہا اسلام کا قبول کرنا بہت دشوار کام ہی جنگ سے

واپس جانے مین عرب کی عورتین نہ کہین گی مین بغیر اپنی نذر پوری کئے پیچھے ہٹنے کا نہین مین نے نذر مانی ہی کہ جب تک محمد سے بدر کا بدلہ نہ لیلون اپنے سر مین تیل نہ لگاؤن گا حضرت علیؓ نے فرمایا جبکہ تو اپنے قول پر ثابت نہ رہا اور میری دو باتون سے ایک بھی تو نے منظور نہ کی اب میرا تیرا فیصلہ جنگ سے ہوگا عمرو بن ود ہنسکر کہنے لگا اسکا مجھے گمان بھی نہ تھا کہ عرب کے دلیرون مین سے کوئی بہادر یہ درخواست مجھسے کریگا یہ ایک نئی بات ہی جو تمسے سنتا ہون تم اپنی جگہہ کو واپس جاؤ تم تو صاحبزادے ہو ابھی اتنے نہین ہوئے کہ مردون کے مقابلہ مین جنگ کے لئے کھڑے ہو علاوہ اسکے میرے اور تمھارے والد ابیطالب کے درمیان دوستانہ اور برادرانہ تھا مین نہین چاہتا کہ تمھارا خون میرے ہاتھ پر پڑے حضرت علیؓ نے کہا اگر تو ایسا نہین چاہتا نہ سہی مین تو چاہتا ہون کہ تیرا خون زمین پر گراؤن عمرو بن عبدود یہ سنکر جل بھن گیا غضبناک اپنے گھوڑے سے اُتر کر اُسکے پانون کاٹ ڈالے جیسے کوئی غیر کی بدشگونی کی غرض سے اپنی ناک کاٹ ڈالتا ہی۔ پھر عمرو نے اپنی تلوار میان سے کھینچکر حضرت علیؓ پر سخت حملہ کیا آپنے سپر سر پر رکھ لی اُسکی تلوار نے سپر کاٹ کر سر مبارک پر تھوڑا اثر اپنا پہونچایا تو حیدر کرار زخمی شیر کی طرح اُس وبا خصلت پر آپڑے اور ایک ہی وار ذوالفقار سے اسکا سر اُتار کر اُسکے جسم ناپاک کو ہلکا کر دیا اور باواز بلند آپنے تکبیر کہی یہان آنحضرت صلعم نے آپکی آواز سنکر فرمایا کہ علیؓ نے عمرو بن ود کو قتل کیا بعد ازین ضرار بن الخطاب اور ہبیرہ بن وہب دونون نے علی مرتضیٰؓ کا قصد کیا تو آپ بھی انکی طرف متوجہ ہوئے ضرار تو حیدر کرار کی صورت ہی دیکھتے فرار کو قرار پر ترجیح دیکر چھو ہو گیا مشرکون نے اُس سے پوچھا کیون بھاگتا آرہا ہی وہ بولا موت مجسم جب دو بدو آ کھڑی ہو تو کیونکر نہ بھاگون۔ ہبیرہ بن وہب تھوڑی دیر تک مقابلہ مین ٹھہرا مگر وہ بھی ذوالفقار کی آنچ برداشت نکر سکا اپنی زرہ پھینکی اور لمبا ہوا۔ نوفل بن عبد اللہ مخزومی صف جنگ سے بھاگا اور گھوڑے سے خندق مین جا گرا مجاہدین اُسکو سنگسار کرنے لگے وہ چیخا کہ اس سے تو قتل ہی کرنا بہتر ہی علی مرتضیٰؓ خندق مین کودے اور ایک ہی وار ذوالفقار سے اُس کو دو کر دیا۔ عثمان بن جبیر عبدری زخمی ہو کر مکے کو بھاگا وہین اُسکو بحالت زخم ملک الموت نے گرفتار کر کے مالک داروغہ جہنم کے سپرد کیا کہتے ہین کہ زبیر بن العوام نے عین جنگ مین عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن وہب کو ایسی ڈانٹ بتائی کہ وہ دونون بدحواس بھاگے ہبیرہ کی زرہ اور عکرمہ کا بھالا گر گیا بھاگتے کی لنگوٹی بھلی زبیر نے زرہ اور بھالا اُٹھا لیا۔

روایت ہی۔ کہ ابو سفیان بعد قتل عمرو بن ود اور نوفل کے ایسا بھاگا کہ منزل عقیق تک کہین نہ ٹھہرا۔ الغرض جب علی مرتضیٰؓ نے عمرو بن ود کا سر حضور کے زیر قدم ڈال دیا آپنے فرمایا مبارزۃ علی بن ابیطالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ کل صحابہ کرام کو خوشی حاصل ہوئی صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما نے اُٹھکر حضرت علی کے سر کا بوسہ لیا عبد اللہ بن مسعود مارے خوشی کے

کفی اللہ المومنین القتال بعلی وکان اللہ عزیزا حکیما پڑہنے لگے۔

روایت ہی کہ اُسی روز یا اُسکے دوسرے دن ابوسفیان وغیرہ منزل عقیق سے لوٹے اور لشکر اسلامی پر یکبارگی دہاوا کردیا ہر طرف خندق سے تیر و پتھر مارنے لگے اور اس دن [illegible] مین یہود بنی قریظہ اُن لوگون کے ساتھ شامل تھے صبح سے شام تک لڑائی کی آگ بھڑکتی رہگئی مشرکون نے مجاہدون کا ایسا محاصرہ کیا کہ وہ اپنی جگہہ سے ہل نہ سکے کئی وقت کی نمازین فوت ہوگئین بعد فرو ہونے آتش جنگ کے بلالؓ نے بحکم جناب رسالتمآب اذان کہی پھر سبنے بترتیب نماز قضا پڑہی محمد بن اسحاق کہتے ہین کہ بروز خندق مسلمانون کو سخت مشکل پیش آئی کہ وہ لوگ عاجز آگئے تھے مگر خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ایک امر عجیب ظاہر کیا یعنے نعیم بن مسعود بن عامر غطفانی اشجعی جو مشرکون کا ہمدوش تھا اُس کے دل کو کفر سے پھیر کرکے اُسمین نور ایمان بھر دیا وہ از خود آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر آیا اور بنا اسلام ظاہر کیا کلمہ توحید اور تصدیق رسالت کے بعد عرض کرنے لگا کہ اُبتک میری دوستی قریش اور بنی قریظہ سے تھی کوئی میرے مسلمان ہونے سے واقف نہین ہی مین ہر طرح کی تدبیر اور یکارسازی کرسکتا ہون بخدائے لایزال جیسا حضور فرماوینگے ویسا ہی کرونگا آپنے فرمایا کہ تو کفار کے درمیان تفرقہ ڈال سکتا ہی کہ اُن کی جماعت منتشر ہوجاوے نعیم نے عرض کیا بیشک یہ کام کرسکتا ہون اگر حضور والا مجھے اجازت اس کی دیوین کہ جو میرے دل مین آوے وہ کہون آپنے نعیم کو اجازت دی اور فرمایا الحرب خدعۃ اب نعیم بنی قریظہ کے پاس آئے۔

نعیم اے بنی قریظہ تمکو معلوم ہی جیسی محبت مجھکو تمھارے ساتھ ہی۔

بنی قریظہ ہمکو بخوبی معلوم ہی۔

نعیم قریش اور غطفان محمدؐ سے لڑنے کو آئے ہین۔

بنی قریظہ یہ بھی ہمکو معلوم ہی اور ہم اُنکی مدد کو آئے ہین۔

نعیم تمھارے اور اُنکے درمیان کیا نسبت ہی وہ تمسے دور رہتے ہین۔

بنی قریظہ گو قریش اور غطفان ہمسے دور کے رہنے والے ہین مگر محمدؐ تو ہم دونون کے دشمن ہین جب وہ قابو پاوینگے ہم دونون کو نچھوڑینگے۔

نعیم قریش اور غطفان کا مطلب حاصل ہو یا نہو وہ کسی نکسی روز اپنے اپنے وطن واپس جاوینگی تمھارا گھر بار تو یہین محمدؐ کے زیر سایہ رہیگا۔

بنی قریظہ پھر ہم کیا کرین۔

نعیم تم قریش کا ساتھ چھوڑو محمدؐ اور محمدیون کی عداوت کا دروازہ بند کرلو۔

بنی قریظہ ہم تو قریش سے ہات ہار چکے ہین ہم اُنکو کیا منھ دکھائینگے۔

نعیم تم نے تو محمدؐ سے عہد کیا تھا وہ عہد کہاں ہی محمدؐ سے تم نے کسی وجہہ کے ساتھ عہد شکنی کی ہوگی ذرا اپنے دل مین سوچو کاش قریش لڑنے اور محاصرہ سے تنگ ہو کر بلا حصول مقصد اپنے وطن کو واپس گئے تم تو یہین رہوگے۔

بنی قریظہ آپ سچ کہتے ہین۔

نعیم پھر محمدؐ اور اُنکے یار تم سے کیا برتاؤ کرینگے۔

بنی قریظہ محمدؐ اور اُن کے یار ہم سے عہد شکنی کا بدلہ لینگے ہم کو قتل کرینگے ہمارے زن بچونکو گرفتار کرینگے۔

نعیم یہ بات تمھارے ہی سوچنے کے لایق ہی اور جو ہونا ہی وہی تمھاری زبان سے نکلتا ہی۔

بنی قریظہ ہم آپکے ممنون منت ہین آپنے ہمارے اوپر بڑی مہربانی کی اور حق دوستی کا جیسا چاہئے آپنے ادا کیا اب کوئی تدبیر آپ ہی بتاوین۔

نعیم میری رائے ہی کہ اولاً بنی غطفان کے چند سرداران کو بحیلہ حفاظت اپنے قلعہ کے اپنے زیر دامن کرلو پھر محمدؐ سے جنگ کرنے مین قریش ور غطفان کا ساتھ دو۔

بنی قریظہ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔

نعیم شاید قریش اور غطفان بلا حصول مقصود واپس چلے جاوین تو تمھارے پاس جو چند سردار غطفانیونکے موجود رہینگے اُس حالت مین اگر محمدؐ تمھارا قصد کرینگے تو غطفانی اپنے سردارونکے بچانیکے لئے ضرور تمھاری مدد کرینگے محمدؐ کے ضرر سے تمکو بچاوینگے۔

بنی قریظہ توریت شریف کی قسم تمھارا کہنا قرین صواب اور مستحسن ہی ہم ایسا ہی کرین گے سرمو اُس سے تجاوز نہو گا۔

جب نعیم بنی قریظہ کی طرف سے مطمئن ہوئے تو سرداران قریش کے پاس آئے۔

نعیم میرے اور محمدؐ کے عداوت کا حال اور میرے اور تمھارے درمیان جو خلوص ہی تمکو معلوم ہوگا۔

قریش ہمکو معلوم ہی اس کہنے کی ضرورت ہی کیا ہی۔

نعیم ایک خبر مین نے سنی ہی وہ تم سے کہنا چاہتا ہون۔

قریش کہو وہ کیا ہی۔

نعیم شرط یہ ہی کہ اس خبر کو پوشیدہ رکھو خصوصاً بنی قریظہ پر کسی طور سے ظاہر نہو۔

قریش ہم تمھاری خبر کو دل مین رکھینگے کسی سے نہ کہینگے وہ کیا بات ہی۔

نعیم بنی قریظہ محمدؐ سے عہد شکنی کرکے پشیمان ہین اُنکا ارادہ ہی کہ چند سردار قریش اور غطفان کسی حیلہ سے اپنے قبضہ مین کرکے اپنی عہد شکنی کے جرمانہ مین محمدؐ کے روبرو شتران قربانی کے طور اُنکو کھڑا کردین تاکہ محمدؐ اُنکو قتل کریں ور محمدؐ بھی اسبات پر راضی ہین۔

قریش اس مین تمھاری کیا راے ہی۔

نعیم میری راے ہی کہ اگر بنی قریظہ تمھارے سرداران مین سے کسی کو طلب کرین اُنکے دینے سے انکار کرو کوئی شریف اور وضیع تمھارا اُنکے پاس نجاوے۔

قریش ہم ایسا ہی کرینگے جو تم نے ہم کو صلاح دی۔

ہرگاہ نعیم کی دلجمعی قریش کی جانب سے بھی ہوئی وہان سے غطفان کے پاس آئے اور جو باتین قریش سے کی تھین وہی اُن سے بھی کہین اتفاقًا وہ روز جمعہ تھا جب کہ نعیم نے یہ کارسازی کی بعد اُس کے رات کو ابوسفیان نے بنی قریظہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم کو یہان پڑے ہوئے بہت دن ہوگئے آدمیون اور مویشیون کو نہایت ہی تکلیف پہونچتی ہی بہتر ہوگا کہ آج ہی رات کو جنگ کی تیاری ہو ہے علی الصباح ہم اور تم بالاتفاق محمدؐ سے جنگ کرین۔ بنی قریظہ نے بجواب پیغام ابوسفیان کو کہا کہ کل یوم شنبہ ہی شنبے کے روز ہم کوئی کام نہین کرتے ہم اُسوقت تمھارے ساتھ ہوکر محمدؐ سے لڑینگے جب تم چند سردار و اشراف اپنے قبیلے کے ہم کو سپرد کردوگے شاید محاصرہ مین طوالت ہو اور تم گھبرا کر العود احمد کہکر اپنے وطن کو چلتے ہو اور ہم کو محمدؐ کے ہاتھ مین چھوڑ دو وہ ہم پر آپڑین تو ہم کسکو پکارینگے اگر تمھارے سردار ہمارے پاس موجود ہونگے تو وہ لوگ ہماری مدد کرینگے۔ قریش نے جب بنی قریظہ کا جواب سنا اُنکے کان کھڑے ہوئے کہنے لگے جو بات نعیم نے کہی وہ سب سچ ہی بعد اُس کے قریش نے بنی قریظہ کے پاس کہلا بھیجا ہم کیسکو تمھارے سپرد نکرینگے اگر تم کو ہمارے ساتھ ہوکر محمدؐ سے لڑنا ہی تو اچھا ورنہ ہم اپنے وطن کو جانے کے لیئے تیار ہین یہان تم ہو اور محمدؐ ہین۔

بنی قریظہ قریش کا جواب سن کر کہنے لگے واللہ جو کچھ نعیم غطفانی نے کہا وہ سب راست بے کم و کاست ہی ہم ہرگز محمدؐ سے جنگ نکرینگے قریش اور بنی غطفان بنی قریظہ کی گفتگو سنکر واپسی پر آمادہ ہوئے۔ تدبیر نعیم غطفانی تو کارگر ہو گئی اب تقدیر یزدانی بھی سنئے۔ جابر بن عبد اللہ انصاری راوی ہین کہ جناب رسالتمآبؐ نے قبل از ہزیمت کفار ناہنجار تین روز پیہم مشرکون کی ہزیمت کے لئے دعا فرماتے رہے آخر بروز چہارشنبہ آپ کا تیر دعا ہدف اجابت پر لگا باری النسیم مرسل الریاح عز اسمہ نے باد صبا کو فرمایا اُس نے لشکر کفار مین زلزلہ ڈال دیا نہایت سرد اور تیزی کے ساتھ ہوا چلنے لگی ایسی آندھی آئی کہ دشمنون کے خیمے اوکھڑ گئے اور آگ بجھ گئی دیگیین چولھون پر اوندھی ہوگئین فرشتون نے ڈیرون کی طنابین کاٹ دین میخون کو اُکھاڑ دیا دشمنون کے دل مین خوف اور رعب بیٹھ گیا اُن کی آنکھین اندھی ہوگئین سواے بھاگنے کے اور کوئی تدبیر اُنکو نہ سوجھی بھوت بھگکر سب نے اپنی اپنی راہ لی چنانچہ اس بارہ مین قرآن مجید ناطق ہی یا ایہا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروھا وکان اللہ بما تعملون بصیرا ابن کثیر اپنی تفسیر مین لکھتے ہین اگر ذات بابرکات رسول الثقلین کو ارحم الراحمین رحمۃ للعالمین قرار ندیتا تو اس ہوا کو کئے درجہ باد عاد سے سخت تر کردیتا ـــہ

یارب تو رحیمی و رسول تو رحیم
صد شکر کہ ہستیم میان دو رحیم

اس غزوہ مین چھ غازی رتبۂ شہادت سے فائز ہوئے جنکا ذکر آتا ہی۔ سعد بن معاذ خندق کے کنارہ پر کھڑے تھے کہ حبان ابن العرقہ نے صف کفار سے ایک تیر سعد پر مارا اور کہا خذہا انا ابن العرقہ سعد نے کہا عرق اللہ وجہک فی النار۔ وہ تیر سعد کے رگ اکحل پر لگا خون جاری ہوا سعدؓ سمجھ گئے کہ یہ زخم کاری ہی وہ خدا کی درگاہ مین ہاتھ اٹھاکر دعا کرنے لگے خداوندا اگر کوئی جنگ تیرے حبیب اور قریش کے درمیان باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ کہ مین تیرے حبیب کے ساتھ ہوکر قریش سے لڑون ورنہ مجھکو جام شہادت سے ایک گھونٹ پلادے اور اسی تیر کو میری شہادت کا سبب گردان مگر اس قدر مہلت مجھکو ضرور دے کہ بنی قریظہ کا انجام کار دیکھ لون وہ ایام جاہلیت کے میرے حلیف ہین راوی کہتا ہی کہ فی الحال سعدؓ کے زخم کا خون تھم گیا پورا حال آپ کا غزوہ بنی قریظہ کے ساتھ مذکور ہوگا کہتے ہین درحقیقت اس غزوہ کے بعد قریش نے حضور صلعم سے لڑنے کا ارادہ نہین کیا آنحضرت صلعم فتح و فیروزی کے ساتھ مدینے کو تشریف فرما ہوئے۔

اسماء شہداء خندق رضی اللہ عنہم

غزوہ خندق مین چھ شخصون کے شہید ہونے کا ذکر ارباب سیر نے کیا ہی مگر نام پانچ ہی شہیدون کا لکھا گیا ہی۔
۱ سعد بن معاذؓ ۲ انس بن اوسؓ ۳ عبد اللہ بن سہیلؓ ۴ طفیل بن نعمانؓ ۵ کعب بن زیدؓ۔
چھٹے کا نام کسی نے نہین لکھا علاوہ ان پانچ کے دو شخصون کی نسبت اختلاف ہی ۱ سلیم بن حارث ۲ طفیل بن مالک یہ سب ملاکر سات ہوتی ہین چنانچہ ان سب کا ذکر اس مقام پر کیا جاتا ہی والعلم عند اللہ۔

۱ سعد بن معاذ انصاری اوسی اشہلی ہین آپ کا نسب غزوہ احد مین آپ کے برادر انس بن معاذ کے ساتھ مذکور ہوا آپ کے زخمی ہونے کا ذکر غزوہ خندق مین اس سے پہلے ہو چکا ہی بقیہ حال آپ کا غزوہ بنی قریظہ مین انشاء اللہ آوے گا۔

۲ انس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن الحارث الانصاری الاوسی صحابہ احد سے ہین بروز جنگ خندق خالد بن الولید کے تیر سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۳ عبد اللہ بن سہل بن رافع الانصاری الاوسی الاشہلی البدری بنی زعورا سے ہین اور بعض نے کہا کہ آپ غسانی حلیف بنی عبد الاشہل کے ہین بہرحال آپکے اوسی اشہلی ہونے مین کوئی کلام نہین آپ بروز خندق شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۴ طفیل بن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب الانصاری الخزرجی العقبی البدری برادر عم زاد طفیل بن مالک کے ہین جنکا ذکر آتا ہی بقول ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ آپ جنگ خندق مین شہید ہوئے

رضی اللہ عنہ **طفیل** بروزن زبیر۔

۵ کعب بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری البدری ضرار بن الخطاب کے تیر سے بروز خندق شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۶ طفیل بن مالک بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب الانصاری الخزرجی العقبی البدری الاحدی ہین جنگ احد مین آپ کے جسم پر تیرہ زخم لگے تھے جو مندمل ہو گئے مگر خندق کی لڑائی مین بقول ابن ابی حاتم آپ نے وحشی بن حرب کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش کیا رضی اللہ عنہ **طفیل** مصغر بموزن زبیر۔

۷ سلیم بن الحارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری صحابہ بدر سے ہین کہتے ہین کہ آپ بروز خندق شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور بعض کہتے ہین کہ آپنے بروز احد شربت شہادت نوش کیا ہی چنانچہ شہدائے جنگ احد مین بھی آپ کا ذکر آیا ہی واللہ اعلم **سلیم** بموزن زبیر۔

قریظہ قاف مضموم و رائے بے نقطہ مفتوح و یائے مثناۃ تحتیہ و ظائے منقوط و ہائے تانیث بموزن جہینہ یہود خیبر سے ایک قبیلہ کا نام ہی

ساتوان مشہد

غزوہ **بنی قریظہ** کے ذکر مین۔ بنی قریظہ کی عہد شکنی کا ذکر غزوہ خندق مین ہو چکا ہی اُن مردودون کے حال خسران مآل کی تفصیل یہ ہی کہ جب رسول اللہ صلعم بعد ہزیمت قریش غزوہ خندق سے مظفر و منصور دار الاسلام مدینہ پر سکینہ کو واپس تشریف لے آئے اور جسم اطہر کو گرد و غبار سفر سے صاف و پاک کرنے کیلئے سر مبارک دہو رہے تھے اور مجاہدین خندق بھی اپنے گھرون مین جاکر ہتیار کھول بیٹھے تھے کہ دفعۃً جبرئیل امین عم شتر رہوار پر سوار شمشیر برہنہ بشکل دحیہ کلبی منبر شریف کے قریب آکر کھڑے ہوئے تو اُنکو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دیکھ لیا اور آنحضرت صلعم سے عرض کیا آپ اس خبر کے سنتے ہی باہر نکل آئے اور حامل وحی کے گرد و غبار کو ردائے مبارک سے جھاڑنے لگے اور اُنسے پوچھا کیا حال ہی جبرئیل عم نے کہا کہ اللہ تعالی آپسے عفو فرماوے ابھی تک فرشتون نے اپنے ہتیار نہین کھولے اور آپنے ہتیار رکھدئے اللہ تعالی کا حکم ہی کہ آپ اسی وقت بنی قریظہ کیطرف تشریف لیجاوین اللہ تعالی اُنکو تنگ کرنے والا ہی جسطرح کوئی مرغی کے انڈے کو پتھر پر پٹکے تباہ ہی یہ حال سنکر آنحضرت صلعم نے بلال سے فرمایا کہ مہاجرین و انصار مین ندا کر دو سب تیار ہو جاوین چنانچہ بلالؓ نے پکار کے کہا یا خیل اللہ ارکبوا اے اللہ والو ہوشیار ہو سوار ہو جاؤ پھر جناب رسالتمآب نے سید الاولیا علی مرتضی کو نشان نبوی حوالہ کر کے فرمایا کہ آپ گروہ مہاجر و انصار کو لیکر بنی قریظہ کی طرف جائین مین بھی آتا ہون

حضرت سید الاولیا ادہر کو روانہ ہوئے تو آنحضرت صلعم بھی جھٹ پٹ امور ضروریہ سے فارغ ہو کر سواری طلب فرمائی اور سوار ہو کر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا سب لوگ عصر کی نماز بنی قریظہ کے محلے مین پڑہین چنانچہ بہتون نے وہین جا کر نماز پڑہی اور بعض اپنے مقام ہی پر نماز پڑھکر روانہ جانے مقصود ہوئے اور اس کام مین کسی سے آنحضرت صلعم نے کچھ نہین فرمایا جب آپکا گذر محلہ بنی غنم مین ہوا آپنے سب کو مستعد لشکر کھڑے ہوئے منتظر پایا تو فرمایا تمکو کسنے خبر دی اُن لوگون نے عرض کیا ابھی دحیہ کلبی اس طرف سے نکلے اُنھون نے کہا کہ تم لوگ بھی تیار رہو رسول اللہ صلعم تشریف لئے آتے ہین آپنے فرمایا وہ جبرئیل عم تھے پھر وہ سب لوگ حضور صلعم کی جلو مین چلتے ہوئے۔ قبل از رونق افروزی آنحضرت صلعم کے جناب سید الاولیا زیر قلعہ بنی قریظہ پہونچ گئے اور اپنا جھنڈا گاڑ دیا قلعہ کے یہودیون مین سے کسی نے پکار کر کہا یہ عمرو بن ود کا قاتل آپہونچا یہود مردود صحابہ اور آنحضرت صلعم اور ازواج مطہرات کی شان مین واہیات باتین بکنے لگے اس اثنا مین حضور صلعم کی سواری نظر آئی حضرت علی مرتضیٰ رض ابو قتادہ کو نشان کی حفاظت پر چھوڑ کر آگے بڑھے اور حضور صلعم سے عرض کیا کہ آپ ابھی تامل فرماوین یہود کے قریب نہ جاوین آپ نے فرمایا کیا تمنے کوئی بات ناشایستہ یہودیون سے میری نسبت سنی ہے جسکو میرا سننا تمکو ناگوار ہے حضرت علی رض نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ مین نے ایسی ہی باتین سنین ہین آپنے فرمایا چلو وہ میرے مقابلہ مین ایسی بات نہ کہینگے جب آپ قلعے کے نزدیک تشریف لے آئے یہود اوپر سے جھانکنے لگے اور پکار کر کہا کہ اے ابو القاسم کیون آئے ہو کیا چاہتے ہو آپنے فرمایا یا اخوۃ القردۃ تمکو یہان سے دور ہو یہود بولے اے ابو القاسم آپ تو ایسے بدزبان نہ تھے جو اسوقت کہتے ہین اسکے سننے سے آنحضرت صلعم پیچھے کو ہٹے اور آپ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ دست مبارک سے نیم نیزہ یا چابک گر گیا اور دوش اطہر سے چادر لٹک گئی آپ تھوڑی دیر تک سکوت مین رہے پھر سعد بن ابی وقاص نے آپکے حکم سے یہودیون کی طرف تیر چلایا یہود بھی تیر چلانے لگے اسکے بعد آپ کے حکم سے سب مجاہدین اپنی اپنی فرودگاہ کو واپس آئے اسی طرح پندرہ بیس روز تک یہود کا محاصرہ رہا اور باخودہا تیر اور پتھر چلتے رہے۔ اثنائے محاصرہ مین ایک یہودی نے جسکا نام بنانہ تھا بالائے قلعہ سے چکی کا پاٹ خلاد بن سوید کی سر پر پھینکدیا وہ شہید ہو گئے آپ کی شہادت کا ذکر مفصل انشاء اللہ کیا جائے گا جب طوالت محاصرہ سے یہود کو ہر کام مین تکلیف نے اپنا مونھ دکھایا اور منجانب اللہ اُنکے دلون پر خوف مسلط ہو گیا تو یہود نے اپنا ہاتھ جنگ سے کھینچ لیا اور نباش بن قیس کو جناب رسالتمآب کے حضور مین بھیجکر عرض کرایا کہ ہم بھی یہود بنی نضیر کیطرح جلائے وطن کے لئے حاضر ہین ہماری جان بخشی فرماوین تو ہم اپنے بال بچے لیکر باہر نکل جاوین اس معروض کو آنحضرت صلعم نے منظور نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ وہ قلعہ سے نکل آوین جو کچھ تمکو کرنا ہے کرینگے اسکے بعد یہودیون نے پیغام بھیجا کہ ہم اپنے مال و متاع سے دست بردار ہوتے ہین حضور فرماوین تو ہم زن و

فرزند کو لیکر کسی طرف کو چلے جاوین یہ درخواست بھی اُنکی بارگاہ نبوی مین منظور نہوئی نباش واپس گیا اور حکم نبوی سے یہود کو آگاہ کیا وہ سب متحیر اور عاجز ہوگئے **کعب** بن اسد سردار بنی قریظہ نے اشراف اپنی قوم کے بلا کر یکجا کئے حیی بن اخطب سرگروہ بنی نضیر بھی موافق اپنے وعدہ کے پہلے ہی سے وہان موجود تھا جب ساری محفل مجتمع ہوئی۔

کعب اے سرداران یہود بخدا تم سب جانتے ہو کہ محمد رسول خدا اور پیغمبر آخر الزمان ہین مگر ہم لوگ براہ حسد اُنپر ایمان نہ لائے اور نہ اُنکی تصدیق کی اب تین کامون سے ایک کرنا چاہئے۔

یہود وہ کیا ہین۔

کعب ایک یہ ہی کہ محمد پر ایمان لے آؤ اُنکی فرمان برداری کرو تاکہ تمھارا مال و متاع اور تمھارے بال بچے اور تمھاری جانین محفوظ رہین۔

یہود ہم اپنا دین آبائی نچھوڑینگے اور نہ توریت شریف پر کسی دوسری کتاب کو ترجیح دینگے۔

کعب دوم یہ کہ عورتون اور بچون کو اپنے ہاتھون قتل کرکے قلعہ سے باہر نکلو اور مسلمانون سے لڑو اگر تم مغلوب ہوئے تو بال بچے تمھارے تمھارے بعد ذلت وخواری سے بچ جائینگے اور اگر تم غالب آئے تو عورت اور لڑکے بہت ہو جائینگے۔

یہود کسی بے گناہ کے قتل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا اور کون سنگدل اس کام پر رضی ہوگا کہ اپنے جگر پارونکو قتل کرکے کوئی منفعت حاصل کرے۔

کعب تیسرا کام یہ ہی کہ آج سنیچر کی رات ہی مسلمان لوگ ہماری طرف سے بےخطر ہونگے رات ہی کو اُنپر شبخون پڑین اُنکو زیر زبر کردین۔

یہود سنیچر کی بزرگی ہم کیونکر باطل کرسکتے ہین ہم سے اگلے لوگون نے سنیچر کی تعظیم نہین کی وہ مسخ ہوئے بندر بنائے گئے الغرض۔

یہود بنی قریظہ نے تشدد ہوکر حضور مین جناب رسالتمآب کے التجا کی کہ ابو لبابہ بن المنذر اوسی کو کہ ہمارے حلیف اور دوست ہین ہمارے پاس آنے کی اجازت دیجئے تو ہم لوگ اپنے کام مین اُنسے مشورہ کرین رسول اللہ صلعم نے اُنکی استدعا قبول فرمائی ابو لبابہ قلعہ مین گئے یہود اُنکا استقبال کرکے بڑے اکرام احترام کے ساتھ اُنکو اندر لے گئے اُنکی عورتین اور لڑکے ابو لبابہ کے گرد آبیٹھے اور اپنا حال زار کہنے لگے ابو لبابہ کو اُن پر رحم آیا سرداران بنی قریظہ نے جب ابو لبابہ کو رحم دل پایا تو اُنسے کہنے لگے کہ اسمین آپکی کیا رائے ہی ہم لوگ بموجب حکم محمدؐ کے قلعہ سے اُترین یا نہین ابو لبابہ نے کہا ہان اور اپنی حلق کیطرف ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے تم لوگ قتل ہوگے ابو لبابہ کو اپنے فعل سے کمال ندامت حاصل ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگے کعب بن اسد نے کہا تمکو کیا ہوا وہ بولے مین نے خدا اور اُسکے رسول کی خیانت کی

یہ کہکر روتے ہوئے قلعہ سے اوترے گریہ وزاری نے اُن پر ایسا غلبہ کیا کہ اُنکی ڈاڑھی آنسوؤن سے تر ہو گئی اسی شرمندگی کے باعث آنحضرت صلعم اور صحابہ سے نہ ملے اودھر ہی سے مدینہ کا راستہ پکڑا اور مسجد نبوی کے ستون سے اپنے تئین مضبوط باندھا اور سب کو کہدیا کہ مجھکو کوئی نہ کھولے مگر نماز کیوقت جبتک میری توبہ اللہ تعالیٰ قبول نکرے بندھا رہون کہتے ہین کہ وہ پندرہ روز تک بندھے رہے اُنکی دختر آتی اور اُنکے منھ مین خرما رکھ دیتی اُسکو کھا لیتے۔ جب رسول اللہ صلعم نے اُنکا حال سنا فرمایا اگر ابولبابہ پہلے ہی ہمارے پاس آتے تو ہم اُنکے لئے خدا سے آمرزش مانگتے اب اُنکو ہم بھی نکھولینگے جبتک حق تعالیٰ اُنکی توبہ قبول نفرمائے گا پندرہ روز بعد ابولبابہ کی توبہ قبول ہوئی وحی نازل ہوئی آپنے اُسکا ذکر ام سلمہ سے کیا وہ کہنے لگین کیا مین یہ خوشخبری ابولبابہ کو سنا دون آپنے فرمایا ہان ام المومنین ام سلمہ نے اپنے حجرے کے دروازہ سے ابولبابہ کو خوشخبری سنا دی ابولبابہ نے کہا کوئی مجھکو بند سے رہا نکرے حضور ہی اپنے دست خاص سے مجھکو رہا فرماوین آنحضرت صلعم نے ویسا ہی کیا۔ آخر کار مجبور ہوکر بنی قریظہ قلعے سے اُترے تو محمد بن مسلمہ نے بحکم آنحضرت مردون کی مُشکین باندھین اور عبداللہ بن سلام نے عورات اور اطفال اور اسلحہ وغیرہ کا تعلیقہ کیا پندرہ سو تلوار اور اسی قدر ڈہال اور تین سو زرہ اور سات سو پچاس عورتین اور لڑکے شمار مین آئے اثاث البیت اور برتن کثرت سے اور اونٹ اور بکریان چوپائے وغیرہ مویشی بیشمار تھے سب ضبط ہوئے۔ اب ایک معاملہ اور پیش آیا وہ یہ کہ سرداران انصار بنی اوس کے چند اشخاص نے حضور صلعم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو مظہر لطف واحسان ہین بنی نضیر کے حق مین جو ابن ابی کے حلیف تھے آپنے احسان کیا کہ اُنکی سفارش سے سات سو مرد زرہ پوش کی جان بخشی کی بنی نضیر کو چھوڑ دیا بنی قریظہ ہمارے حلیف ہین نقض عہد سے وہ سب شرمندہ اور پشیمان ہوئے ہماری عرض ہے کہ اُن پر بھی حضور احسان کرین اور اُن کے جرم سے درگذر فرماوین۔ آنحضرت صلعم نے بنی اوس کی استدعا کا کچھ جواب ندیا جب اوسیون نے اپنی درخواست پر اصرار کیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر مین لوگون مین سے کسیکو اس معاملہ مین حکم مقرر کردون تو تمکو کیا عذر ہوگا تم اُسکے حکم ہونے پر راضی ہوگے اوسیون نے عرض کیا یہ بات ہم کو بسر و چشم منظور اور قبول ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا جس کو مین حکم مقرر کیا چاہتا ہون وہ سعد بن معاذ ہین جو فیصلہ وہ کرین اُسکو فریقین تسلیم کرین اوسیون نے کہا بالراس والعین بعد اسکے آنحضرت نے کسی کو روانہ کیا کہ سعد بن معاذ کو حاضر لاوے اور سعد بن معاذ بسبب زخم خندق کے اپنے گھر مین رہ گئے تھے چنانچہ لوگون نے سعد کو دراز گوش پر سوار کیا اور روانہ ہوئے بنی قریظہ کے سفارشی آگے بڑھکر راستے ہی مین سعد بن معاذ کو آملے اور کہنے لگے یا ابا عمرو بنی قریظہ ہمارے تمہارے پورانے حلیف اور دوست ہین اور اُنکے احسان ہم سب پر ہین تمکو بھی معلوم ہے رسول اللہ صلعم نے اُن لوگون کے فیصلے کے لئے

تمکو حکم قرار دیا ہی اسلئے ہم آپ سے ملتجی ہین کہ بنی قریظہ کے احسانون کو فراموش نہ کیجیئے گا سعد نے کہا وہ زمانہ گذر گیا زمانہ جاہلیت کے عہود کو اسلام نے توڑ دیا جب سعد مجلس اقدس کے قریب آئے آنحضرت صلعم نے حضار محفل کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا قوموا السیدکم اُٹھو اپنے سردار کے لئے مہاجر اور انصار خزرج اس خیال سے کہ سعد بن معاذ اُنسے نہ تھے نہین اُٹھے بنی عبد الاشہل جو سعد کے ہم قوم تھے اُٹھے اور اُنکو سواری سے اُتار کر محفل نبوی مین حاضر کیا تو وہان ایک گروہ اوسیون کا جو محفل اقدس مین بیٹھنے کی مجال رکھتے تھے موجود تھا اُس گروہ والے کہنے لگے اے ابو عمرو رسول اللہ صلعم نے کارروائی فیصلہ بنی قریظہ کی تمہارے قبضہ اختیار مین دیدی ہی بخیال اُنکے حقوق سابقہ کے اُنکی نسبت طریق شفقت اور احسان کا برتنا لازم ہی سعدؓ نے جواب دیا کہ اگلی باتون کو جانے دو اب عہود اور مواثیق اللہ تعالی اور اُس کے رسول اللہ صلعم کی تم پر واجب التعمیل ہین جو رائے مین دونگا اُسپر تمکو راضی ہونا چاہیئے تو کیا کہتے ہو اوسیون نے کہا بیشک ہم تمہاری رائے پر راضی ہونگے اُسکی پابندی کرینگے بعد ازان سعد بن معاذ نے بکمال ادب اور تعظیم سر جھکا کر آنحضرت صلعم کے حضور مین عرض کیا کہ اوسی تو میرے فیصلہ پر اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین بندہ کا ان حضور کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا جو تمہاری رائے ہوگی وہی میرا حکم ہی۔ سعدؓ نے کہا میری رائے یہ ہی کہ بنی قریظہ کے مردان جنگی مارے جاوین اور زن بچے اُن کے لونڈی غلام بنائے جاوین مال و متاع اُنکا مسلمانون مین تقسیم ہو آنحضرت صلعم نے فیصلہ سنکر فرمایا اے سعد تمنے وہ فیصلہ کیا ہی جو اللہ تعالی نے سات آسمان کے اوپر حکم دیا ہی۔ اس کے بعد جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا کہ بنی قریظہ کے مردون کو اسی طرح مُشک بستہ لے چلو اور اسامہ بن زید کے گھر مین محبوس کرو اور لڑکون و عورتون کو رملہ بنت الحارث خزرجیہ نجاریہ کے گھر مین زیر نگرانی رکھو جب وہ قیدی مدینے مین پہونچے آنحضرت صلعم نے کئی ڈھیر خرمے کے اُنکے روبرو رکھوا دیا کہ وہ لوگ اُسکو کھائین وہ مشک بندھے تھے اسوجہ سے قیدی چوپایون کی طرح خرمے کے ڈھیرون سے لگ گئے اور منہ سے اُٹھا کر خرمے کھانے لگے رات ہوئی تو وہ لوگ توریت پڑھنے لگے۔ اور آپس مین ایک دوسرے کو ثابت قدمی کی وصیت کرتے جاتے تھے علی الصباح آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی جگہہ تجویز کر کے ایک گڈھا کھودا جائے چنانچہ قریب احجار الزیت کے جو مدینے مین بازار لگنے کی جگہہ تھی گڈھا کھودا گیا تب قیدیون کو غول غول کر کے اسامہ کے گھر سے باہر لائے آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ علی مرتضیؑ اور زبیر حواری رسول خدا اُنکو جہنم کا راستہ بتا دین دونون صاحبون نے اپنی اپنی تلوارین نکال کر گڈھے کے کنارہ پر اُن ملعونون کی گردن مارنے لگے اُنکے خون سے گڈھا بھر گیا جب حیی بن اخطب مفسد اور سردار بنی نضیر کی باری آئی وہ دست بستہ حضور کے روبرو پیش کیا گیا آپنے اُس سے فرمایا اے خدا کے دشمن کیا تجھکو خدا نے ذلیل و خوار نہین کیا آخر کار تو میرا قیدی بنا حیی نے کہا ہر ذی روح موت کا مزہ چکھنے والا ہی میرے لئے بھی ایک وقت مقرر تھا کہ اُس سے مین تجاوز نہین کر سکتا

تمھاری عداوت پر مین اپنے نفس کو ملامت نہین کرسکتا لاکن من خذل یخذل مین اپنی ذاتی عزت کا خواہان تھا خدا نے آپ کو فتح دی تو اسکا کچھ اندیشہ نہین اسطرح کے مصائب اور بلیات بنی اسرائیل پر اکثر پڑتے آئے ہین آج مین دنیا سے جدائی کرتے ہوئے گواہی دیتا ہون کہ تم جھوٹے ہو اور مین بے شبہ تمھارا دشمن ہون آنحضرت صلعم نے اشارہ فرمایا حیدر کرار نے میان سے ذوالفقار نکالی حیی نے کہا میرے کپڑے نا اتارے جاوین حضرت علیؓ نے فرمایا یہ کام آسان ہی پھر حیی نے گردن جھکائی حیدر کرار نے ذوالفقار چلائی اور اُس کو اسفل السافلین کی طرف روانہ کیا اُسکے بعد کعب بن اسد سردار بنی قریظہ کو آپ کے سامنے لے آئے تو آپنے فرمایا ابن اسید ابن جلاس کی نصیحت پر تونے عمل نکیا کہ تجھکو فائدہ ہوتا اُسنے تجھکو میری متابعت کی نصیحت کی تھی کعب نے جواب دیا کہ ابو القاسم توریت کی قسم اگر یہودیہ نکہتے کہ کعب بخوف قتل مسلمان ہو گیا ہی تو مین بیشک آپ کی تصدیق کرتا اور آپ کی خدمت بجالاتا مگر کیا کرون یہود کی طعنہ زنی نے مجھے روک رکھا اس لیئے یہود کے دین پر جان دیتا ہون آپنے فرمایا اس کو بھی اُس کے یارون کے پاس پہونچا دو وہ بھی قتل ہوا اُس روز تمام دن دونون صاحبون نے بنی قریظہ کو قتل کیا جو اشخاص باقی رہگئے تو مشعل کی روشنی مین اُن کی زندگی کا دن شام ممات سے بدل دیا۔ اُن مقتولون کی تعداد مین علما نے اختلاف کیا ہی چار سو چھ سو نو سو تک تعداد اُنکی بیان کی گئی ہی واللہ اعلم۔

روایت ہی کہ منجملہ اسیران بنی قریظہ کے ایک بوڈھا یہودی زبیر بن باطا تھا اُسنے بروز جنگ بعاث ثابت بن شماس کے ساتھ کسی قسم کی بھلائی کی تھی چنانچہ زبیر مذکور نے ثابت کو وہ بات یاد دلائی تو ثابت آنحضرت کے حضور مین حاضر ہوئے اور زبیر کے احسان کا ذکر کرکے عرض کیا کہ مین اُسکا بدلہ دینا چاہتا ہون اگر حضور پسند فرماوین تو زبیر کو مجھے بخشدین آپنے ثابت کی التماس منظور فرمائی ثابت نے اُس کی رہائی کی خوشخبری زبیر کو سنائی زبیر نے کہا جو بوڈھا آدمی اپنے زن و فرزند سے جدا ہو کر زندہ رہا تو کیا مزہ اپنی زندگی سے پاوے گا ع چہ حظ برد خضر از عمر جاودان تنہا ثابت نے یہ بات بھی حضور مین جاکر عرض کی آپنے فرمایا کہ اُس کے عیال و اطفال آزاد کردئے جاوین حسب الحکم حضور والا اُس کے بال بچے اُس کو سپرد کر دئے گئے پھر زبیر نے ثابت سے کہا کہ جس بوڈھے عیالدار کے پاس ایک حبہ نہو وہ کیونکر بسر اوقات کر سکتا ہی آنحضرت صلعم نے اُس کا مال و متاع بھی اُس کو بخشدیا تب اُس پیر جہاندیدہ نے ثابت سے دریافت کیا۔

زبیر کعب بن اسد ہمارا سردار کہان ہی۔

ثابت وہ مارا گیا۔

زبیر حیی بن اخطب لڑائی کی آگ بھڑکانے والا کہان ہی۔

ثابت وہ بھی قتل ہوا۔

SAULAT PUBLIC LIBRARY RAMPUR STATE صولت پبلک لائبریری رامپور سٹیٹ

زبیر نباش بن قیس ہمارا ایلچی کہان گیا۔

ثابت اُسنے بھی عدم کا راستہ پکڑا۔

زبیر دیگر اشراف اور علما اور احبار بنی قریظہ کہان ہین۔

ثابت وہ سب جہنم کو سدہارے

زبیر خدا کی قسم دوستون کی جدائی موت سے زیادہ تلخ ہی۔

ثابت بیشک سچ کہتے ہو۔

زبیر میری خواہش ہی کہ بعوض حق سابق مجھکو بھی میرے یارون سے ملادے۔

ثابت تیری خواہش پوری کرتا ہون۔

چنانچہ ثابت نے زبیر بن باطا کا ہاتھ زبیر بن العوام کے ہاتھ مین دیدیا اُنھون نے اُس مردود کو ایک ہی ہاتھ سے دارالبوار کا راستہ بتادیا۔ اسکے بعد بنی قریظہ کے مال غنیمت سے ستر گھوڑے چنکر اُنکو آنحضرت نے اپنے اہل مین تقسیم کردیے اور بندیون سے ریحانہ بنت عمرو کو اپنی ملک یمین مین شرف اختصاص بخشا اور بقیہ مال اور بندیون کو نصفا نصف کرکے ایک نصف سعد بن عبادہ کو سپرد کیا اور ملک شام کیطرف روانہ فرمایا اور دوسرا نصف انسؓ بن قینطی کو حوالہ کرکے سرزمین بنی غطفان کی طرف بھیجا اور دونون شخصون سے فرمایا کہ ان کے بدلہ مین نرینہ گھوڑے لے آوین اُنھون نے ایسا ہی کیا یعنی اچھے اچھے راس کلان گھوڑے لے آئے اُن کو آنحضرت صلعم نے مسلمانون کے درمیان بغرض جہاد مقرر رکھا اور خمس سے اپنا حصہ مسلمانون کو تقسیم کردیا۔ اب سعدؓ بن معاذ کا تیر دعا نشانہ اجابت پر لگا وہ مجروح جنگ خندق چت لیٹے ہوئے تھے ناگاہ ایک بکری دوڑتی آپکے جسم پر ہوکر گذری اُس کی کھری زخم پر پڑ گئی زخم پھٹ گیا خون اُسکا بند نہوا جب وقت نزع کا آ پہونچا آنحضرت صلعم تشریف لے آئے اور سعد کا سر اپنے زانوئے مبارک پر رکھکر فرمانے لگے الہ العالمین تیری راہ مین سعد نے زحمت اُٹھائی اور تیرے رسول کی تصدیق کی اور حقوق اسلام کو ادا کیا خداوندا اُس کی روح کے ساتھ ویسا ہی کر جیسا کہ اپنے دوستون کی روح کے ساتھ کرتا ہی سعدؓ نے آپ کی آواز سنکر آنکھ کھولی اور السلام علیک یارسول اللہ کہکر اپنا سر زانوے مبارک سے علٰحدہ کرلیا آنحضرت صلعم نے اُن کو اُن کے گھر بھجوادیا ایک ساعت بعد جبرئیل امین عم آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ کے صحابہ مین کسنے وفات پائی ہی آسمان کے دروازہ اُسکی روح کے لئے کشادہ ہوگئے عرش اعظم ہل گیا آپنے فرمایا ابھی مین سعدؓ کے پاس تھا اُنکو عالم سکرات مین چھوڑ آیا ہون پھر آنحضرت صلعم سعد کے گھر گئے اُنکی تجہیز وتکفین فرمائی یارون نے جنازہ اُٹھایا بقیع کو لے گئے آپکے جنازہ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ ابو سعیدؓ خدری کہتے ہین کہ مین سعدؓ کی قبر کھودرہا تھا اُس مین سے مشک کی بو آتی تھی۔

ترمذی مین انسؓ سے مروی ہی کہ جب سعدؓ کا جنازہ اُٹھایا گیا منافقین مین سے کوئی کہنے لگا کیا ہی ہلکا جنازہ ہی سعد کا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اُسکا جنازہ فرشتے اُٹھائے ہین اسکے سوا آپ کے فضائل کتب سیر اور احادیث مین بہت کثرت سے مذکور ہین رضی اللہ عنہ۔

ذکر شہادت خلاد بن سوید کا جو اس غزوہ مین شہید ہوئے

خلاد بروزن جواد۔ سوید بروزن زبیر۔ آپ کا نسب یہ ہی خلاد بن سوید بن ثعلبۃ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس الانصاری الخزرجی الحارثی العقبی البدری الاحدی الخندقی آپ بروقت محاصرہ بنی قریظہ زیر دیوار قلعہ سایہ مین بیٹھے تھے کہ ایک عورت یہودیہ نے جسکا نام بنانہ تھا چکی کا پتھر آپ کے سر پر قلعہ کے اوپر سے پھینک دیا اُس کے صدمہ سے آپ کا سر پھٹ گیا آپ شہید ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے حق مین کہ ان لہ اجر شہیدین رضی اللہ عنہ پھر وہ عورت بنی قریظہ کے مردون کے ساتھ قتل کی گئی سوا اُسکے اور کوئی عورت بنی قریظہ کی ماری نہین گئی پورا حال اُسکا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہی کہ ایک عورت بنی قریظہ کی میرے پاس بیٹھی ہوئی ہنس رہی تھی ناگاہ کسی نے باہر سے آواز دی کہ فلانہ کہان ہی وہ عورت بولی مین یہان ہون پکارنے والے نے کہا ادھر آ باہر نکل وہ اُسی طرح ہنستی کھکھلاتی اُٹھی اور کہا کہ مجھے قتل کرنے کے لئے بلاتے ہین مین نے اُس سے کہا کہ عورتون کے قتل کرنے کا دستور تو نہین ہی تجھکو یہ اختصاص کیونکر حاصل ہوا اُس نے کہا کہ مین ایک یہود بنی قریظہ کی جورو ہون سوائے رشتۂ زوجیت کے ہم دونون مین محبت عاشقانہ تھی جب محاصرہ بڑھگیا میرے شوہر نے کہا اگر محمد ہم پر قابو پاوینگے تو مردون کو قتل اور عورتون کو قید کرکے لونڈی بنا دینگے مین نے کہا کہ افسوس وصال کا زمانہ عنقریب منقضی ہونے والا ہی اور بلائے فراق آنیوالی ہی تیری جدائی مین زندگی مجھکو خوش نہ آویگی میرا شوہر بولا اگر تو سچ کہتی ہی تو ایک جماعت مسلمانون کی زیر دیوار قلعہ سایہ مین بیٹھی ہی چکی کا پاٹ اُنکے اوپر ڈال دے شاید کوئی اُنمین سے مرجائیگا تو تجھکو اُسکے بدلہ مین مسلمان قتل کرینگے مین نے ایک پتھر دیوار سے پھینکا وہ خلاد کے سر پر پڑا وہ مرگئے اُنکے قصاص مین مجھے قتل کرنے کے لئے بلاتے ہین۔ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھین کہ مدت ہوئی اُسکا ہنسنا کھلکھلانا بوقت قتل مجھکو نہین بھولتا۔

آٹھوان مشہد

ذی قرد اور غابہ کے نام مشہور ہین قرد قاف و را غیر منقوط دونون مفتوح اور آخر مین دال غیر منقوط یا دونون حرف اول کے مضموم یا قاف مضموم اور را مفتوح ذی قرد ایک آبشار کا نام ہی

جو مدینہ منورہ سے ایک دن کی مسافت یا بارہ میل کے فاصلہ پر قریب سرزمین بنی غطفان کے واقع ہی غابہ غین منقوط اور الف اور بار موحدہ مفتوحہ آخر مین تا تانیث قریب مدینہ طیبہ کے ایک جنگل واسطے کاٹنے لکڑی اور گذران آدمیون وغیرہ کے غیر محفوظ تھا۔ اس غزوہ کو کوئی غزوہ ذی قرد کوئی غزوہ غابہ کہتے ہین وجہ اُس کی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم کی اونٹنیان کبھی غابہ اور کبھی ذی قرد مین بوجہ قرب دونون مقامون کے چرا کرتی تھین یا یہ کہ واردات غارتگری کی مقام غابہ مین ہوئی اور آنحضرت صلعم اور صحابہ نے غارت گرونکا تعاقب ذی قرد تک فرمایا بہرحال آنحضرت صلعم کی بیس اونٹنیان دودھار قریب زائیدگی ابو ذر غفاری اور اُنکا بیٹا ذر اور ابو ذر کی زوجہ لیلی جنگل مین چراتے تھے کہ عینیہ بن حصن فزاری شب چہارشنبہ ماہ ربیع الاول سن چھ ہجری کو چالیس سوارون کے ساتھ آکر ڈاکہ پڑا اور ذر بن ابی ذر غفاری کو قتل کرکے اونٹنیون کو ہانک لیا اور زوجہ ابوذر کو بھی لے گئے اس کی تفصیل سلمۃ بن الاکوع کی روایت مین ہے۔

سلمۃ بن الاکوع اسلمی راوی ہین کہ ایک روز مین ابو طلحہ انصاری کے گھوڑے پر سوار علی الصباح مدینے سے باہر نکلا اور میرے ساتھ رباح مولی رسول اللہ صلعم تھے ناگاہ وقت طلوع آفتاب کے عینیہ بن الحصن فزاری مع چند سوارون کے چراگاہ مین جہان رسول اللہ صلعم کی اونٹنیان چرتی تھین ڈاکہ پڑا اور چرواہے کو قتل کرکے بیس اونٹنیان شیردار آنحضرت صلعم کی ہانک لے چلا یہ حال دیکھکر مین نے اپنی سواری کا گھوڑا رباح کو دیکر کہا کہ جلد جاکر آنحضرت صلعم کو اس واقعہ کی اطلاع دے اور مین ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور تین مرتبہ یاصباحاہ پکار کر کہا پھر مین تیر کمان تلوار سمیت لٹیرون کے پیچھے دوڑا جب قریب پہنچا تو اُن لوگون کو تیر مارنے لگا اور ہر تیر مین ایک کو زخمی کرتا تھا اور اُس جنگل مین درخت بکثرت تھے جب کوئی سوار میرا قصد کرتا مین درختون کی آڑ سے اُسکو تیر مار کر کہتا خذھا وانا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع اور کبھی پہاڑ پر چڑھ جاتا وہان سے اُنکو پتھر مارتا جب وہ میرے ہاتھون سے تنگ ہوئے تو آنحضرت صلعم کی اونٹنیان چھوڑ کر میرے روبرو سے دور ہوئے مین نے اونٹنیون کو مدینے کی جانب ہانک دیا پھر مین کافرون کے پیچھے دوڑا اور اُنکو تیر مار مار کر عاجز اور پریشان کردیا وہ اپنے نیزے اور چادرین پھینکتے جاتے تھے تاکہ مین اُن چیزون کے اُٹھانے مین مشغول ہون اور اُن کی جنگ سے باز رہون مگر مین اُن کے نیزون اور چادرون پر پتھر رکھکر اُنکا پیچھا کئے جاتا تھا چنانچہ تیس نیزے اور تیس چادرین اُنکی میرے ہاتھ آئین اب تک جماعت دوسری کافرون کی مدد کو آپہونچی اُن مین چند آدمی میری طرف متوجہ ہوئے مین پہاڑ پر چڑھ گیا اور پیچھے پھر کر دیکھا تو سواران اسلام درختون کی اوجھل مین دکھائی دئے سب کے آگے اخرم اسدی اُن کے پیچھے ابو قتادہ شہسوار اور اُن کے پیچھے مقداد بن اسود کندی بطور ہراول آرہے تھے اور اُن سب کے پیچھے سوارون کا پرا چلا آتا تھا کفار سواران اسلام کو آتے دیکھکر بھاگے اخرم نے اُنکا تعاقب کیا

تب مین پیادہ سے اوتر کر اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی اور اُنسے کہا کہ جلدی نکرو رسول اللہ صلعم اور صحابہ کے تشریف لے آنے تک صبر کرو اخرم نے مجھسے کہا کہ اگر تو خدائے عزوجل اور قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہی بہشت اور دوزخ کو حق جانتا ہی تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہو مین نے فورًا گھوڑے کی باگ چھوڑدی اخرم نے گھوڑا دوڑا کر عبد الرحمن کو جا لیا اور جاتے ہی اُسپر نیزے کا وار کیا مگر کارگر نہوا عبد الرحمن لوٹ پڑا اور اخرم کو ایسا نیزہ مارا کہ وہ شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ عبد الرحمن اپنے گھوڑے سے اوتر کر اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوگیا اتنے مین ابو قتادہ انصاری گھوڑا دوڑا کر عبد الرحمن کے قریب پہونچے عبد الرحمن نے اُن کو نیزے سے زخمی کر دیا تو ابو قتادہؓ اُسکو ایک ہی ضرب نیزے سے جہنم کو روانہ کرکے اُسکے گھوڑے پر سوار ہوگئے۔ سلمہؓ کہتے ہین کہ جب عبد الرحمن جہنم کو روانہ ہوا ہم سب نے کافرون کا تعاقب کیا وہ ایک گھاٹی مین پہونچے جہان اور مشرک بھی تھے وہ سب چشمے سے پانی پیا چاہتے تھے ہمی نکلے۔ قریب پہونچا وہ سب وہان سے بھی فورًا بھاگے مین آفتاب ڈوبنے تک اُنکا تعاقب کرتا گیا اور دو گھوڑے اُن کے لے کر واپس آیا جب مین چشمہ ذی قرد پر پہونچا دیکھا کہ جناب رسالتمآب صلعم بجمعیت پانچ سو آدمیون کے وہان رونق افروز ہین اور بلالؓ ایک اونٹ ذبح کرکے جگر اور کوہان اُسکا آنحضرت صلعم کے لئے کباب کر رہے تھے مین نے آنحضرت صلعم کے حضور مین عرض کیا کہ اگر حضور اجازت دین تو مین ان سوارون سے سو سوار چنکر مخالفون کے پیچھے جاؤن اور ایک کو بھی اُنمین سے زندہ نچھوڑون آپنے فرمایا تو ایسا ہی کرے گا مین عرض کیا قسم ہی اُس خدا کی جس نے آپ کو معزز اور مکرم کیا ہی مین ایسا ہی کرون گا میری بات سنکر آنحضرت صلعم نے تبسم فرمایا کہ آپ کے دندان مبارک کا نور ظاہر ہوا پھر فرمایا کہ یا ابن الاکوع اذا ملکت فاسجح اُسی وقت ایک شخص قبیلہ غطفان سے آیا وہ کہنے لگا فلان ایک غطفانی کے پاس پہونچے تو اُسنے ان کی مہمانداری کے لئے ایک اونٹ ذبح کیا اُسکو وہ ذبح کر رہے تھے کہ اتفاقًا غبار اُٹھتا دیکھا وہ سب سمجھے کہ رسول اللہ صلعم کا لشکر آرہا ہی بیٹھے وہان سے بھی فورًا بھاگے صبح ہوئی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خیر فرساننا الیوم ابو قتادہ وخیر رجالتنا سلمۃ بعد اسکے سوار اور پیادہ کا حصہ مال غنیمت سے مجھکو عنایت فرمایا اور مجھکو اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کرکے مدینے کو روانہ ہوئے جب مدینے کے قریب آئے ایک انصاری نے آواز دی کہ کوئی شخص ہی جسکے ساتھ مین مدینے تک دوڑون مین نے آنحضرت صلعم سے اجازت لی اور اُس کے ساتھ دوڑا تو اُس سے آگے ہو گیا۔

اکوع کا نام سنان بن عبد اللہ بن قشیر الاسلمی ہی۔

اخرم لقب اور نام آپ کا محرز بن نضلۃ بن عبد اللہ بن مرۃ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمۃ اسدی اور کنیت **ابو نضلہ** ہی۔

اخرم بخاء منقوط و راء غیر منقوط بوزن اکرم۔

محرز حا و را دونون غیر منقوط اور آخر مین زا نقطہ دار ہموزن مخلص۔
نضلہ نون بعد اُسکے ضاد منقوط ساکن و لام مفتوح و تاء تانیث۔
آپ بدری احدی خندقی مہاجرین اور حلفاء بنی عبد شمس سے ہین۔

نوان مشہد

ذو القصہ بفتح قاف و صاد غیر منقوط مشدد ایک گانون کا نام ہی جو مدینے سے چوبیس میل کے فاصلہ پر ربذہ کی راہ سے واقع ہی ماہ ربیع الاول سن چھ ہجری مین محمد بن مسلمہ بن خالد الانصاری الاوسی الحارثی (ابو عبد الرحمن) کا سریہ بنی ثعلبہ پر ذو القصہ کو بھیجا گیا جسمین محمد بن مسلمہ کے سوا اور دس صحابی تھے ادہر بنی ثعلبہ کو سریہ کے روانہ ہونے کی خبر معلوم ہوگئی تھی وہ سب پہلے ہی سے سو آدمی کی جماعت کے ساتھ گھات مین لگ رہے تھے ادہر سریہ اسلام رات کے وقت منزل مقصود کو پہونچا۔ سردار سریہ مع اپنے ہمراہیون کے وہان پہونچکر سو گئے دشمنون نے مسلمانون کو خواب غفلت مین پاکر اجل ناگہانی کے طور گھیر لیا محمد بن مسلمہ نے ہمراہیون کو جگایا جانبین سے تیر اندازی ہونے لگی جب ایک مشرک مارا گیا تو سارے مشرکون نے مسلمانون پر یکبارگی حملہ کرکے بھالون پر رکھ لیا وہ سب کے سب شہید ہوگئے رضی اللہ عنہم محمد بن مسلمہ زخمی بیحس پڑے رہے اور مشرکین نے شہیدون کے کپڑے بدن سے اتار لئے اور لے کر چلتے ہوئے ناگاہ کوئی مسلمان مشہد پر وارد ہوا اُسنے شہدا کو دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا محمد بن مسلمہ نے اُسکی آواز سنکر ہاتھ پانون ہلائے تو اُس مسلمان دردمند نے اُنکو اپنی پیٹھ پر لادا اور مدینے مین لے آیا آنحضرت صلعم ابو عبیدہ بن الجراح کو چالیس غازیون کے ساتھ واسطے سزا دہی بنی ثعلبہ کے روانہ فرمایا وہ سب ابو عبیدہ کے پہونچنے سے پہلے ہی بھاگ گئے تھے اُنکے اونٹ بکریان ابو عبیدہ مدینے کو ہانک لے آئے۔

دسوان مشہد

سریہ عرنیہ کے ذکر مین تفصیل اس اجمال کی علامہ سیر نے یون تحریر کیا ہی کہ جمادی الاول سن چھ ہجری مین ایک گروہ سات آٹھ آدمیون کا قبیلہ عکل اور عرینہ سے آکر حضور مین جناب رسالتمآب صلعم کے اسلام کو قبول کیا۔ آب ہوا مدینے کی موافق اُنکے مزاج کے نہ آئی بیمار ہوگئے اُن کے پیٹ پھول اُٹھے یا آنکہ وہ اپنے وطن ہی سے بیمار آئے ہون آنحضرت صلعم نے اُن سب کو ناحیہ ذی الجدر کو جو توابع قبا سے کوہ عیر کے قریب ہے روانہ فرمایا کہ وہ لوگ دودہ اور پیشاب اونٹنیون کا پیکر اپنا علاج کرین اور بقول بعضے حرہ کو روانہ فرمایا بالجملہ اُس چراگاہ مین آنحضرت صلعم کے اونٹ زیر نگرانی یسار مولی رسول اللہ صلعم کے چرائی کے لئے رہا کرتی تھی۔ وہ لوگ چند روز تک وہان رہے اور اونٹنیون کا دودہ پیشاب پیکر اچھے چنگے ہوگئے

پھر اُنکی گردنون پر ارتداد سوار ہوا اسلام سے برگشتہ ہو کر دغا بازی پر کمر بستہ ہوئے ایک روز علی الصباح سب کے سب متفق ہوئے اور پندرہ اونٹ خاص آنحضرت صلعم کے ہانک لے چلے حضرت یسار رُکے پیچھے دوڑے وہ سب یسار پر پھر پڑے اور اُنکو گرفتار کر لیا اُن کے ہاتھ پانون کاٹ ڈالے آنکھون مین کانٹے چبھائے جس کے صدمہ سے یسار شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم نے اس واردات کی خبر سنکر کرزؓ بن جابر فہری کو مع بیس سوارون کے اُنکے تعاقب مین روانہ فرمایا وہ اُن ملعونون کے پیچھے گھوڑے دوڑاتے چلے جاتے تھے راستہ مین ایک عورت اونٹ کا شانہ لئے ہوئے ملی اُس سے پوچھا تونے یہ کہان پایا اُسنے کہا مین ایک قوم کے پاس پہونچی جو ایک اونٹ ذبح کر چکی تھی اُسمین سے یہ ایک شانہ اُنھین نے مجھکو دیا ہی اور وہ سب اسی پڑاو پر جو آگے ملے گا ٹھہرے ہین کرزؓ نے وہان سے دھاوا کر کے اُنکو گرفتار کر لیا اور اُنکی مشکین باندھ لین ایک اونٹ وہ ذبح کر چکے تھے بقیہ اونٹ ہنکوا لئے اور سیدھے مدینے آئے آنحضرت صلعم اُسوقت غابہ مین تشریف رکھتے تھے کرزؓ بن جابر اُن مرتد لٹیرون کو سیدھے لے کر غابہ کی طرف روانہ ہوئے راہ مین آنحضرت صلعم سے ملاقات ہوئی اور حکم الٰہی انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الآیۃ نازل ہوا پھر آپ کے حکم سے اُن مرتد لٹیرون کے ہاتھ پانون کاٹے گئے اور اُن کی آنکھون مین سلائی پھیری گئی وہ اندھے کر دئے گئے پھر وہ سولی پر چڑھائے گئے بعض روایت مین آیا ہی کہ نزول آیۂ کریمہ کا بعد سزا پانے مجرمون کے ہوا ہی یہی وجہ ہی کہ آنحضرت صلعم نے پھر کسی کی آنکھ مین سلائی پھیرنے کا حکم نہین دیا۔

یسار نوبی ملک نوبہ کے رہنے والے آنحضرت صلعم کے حلقہ بگوشون مین تھے وہ نماز کو تمامی ارکان کے ساتھ بخوش اسلوبی پڑھا کرتے تھے ایک روز آنحضرت صلعم نے اُنکو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپنے اُنکو غلامی سے آزاد کر دیا تو وہ آنحضرت صلعم کے اونٹ چرایا کرتے تھے جنکو عرنیون نے شہید کیا جیسا پہلے مذکور ہوا ہی۔

عکل بضم عین بے نقطہ وسکون کاف آخر مین لام ایک گروہ ہی بنی قضاعہ سے۔

عرنیہ بعین غیر منقوط مضموم وسکون راء بے نقطہ وکسر نون ویاء تحتانیہ مشدد آخر مین تاء تانیث علم ہی ایک قبیلہ کا بنی بجیلہ سے۔

گیارہوان مشہد

سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ یہ سریہ بغرض تجارت بھیجا گیا تھا جب وادی القریٰ مین جو ایک گانون ہی مدینے کے قریب جانب شام ماہ رجب سن چھ ہجری مین زید بن حارثہ موضع مذکور ہو کر گذرے کفار بنی فزارہ مزاحم ہوئے تو دونون فریق مین جنگ ہونے لگی کچھ کافر مارے گئے اور

بہت مسلمان کافرون کے ہاتھ سے قتل ہوئے از انجملہ۔
ورو بن عمرو بن مرداس رضی اللہ عنہ ہین اور زید بن حارثہ زخمی زندہ بچے۔

بارھوان مشہد

غزوہ خیبر کے ذکر مین خیبر خاء نقطہ دار و یاء مثناہ تحتیہ و باء موحدہ آخر مین راء غیر منقوط بوزن حیدر سر زمین یثرب مین ایک خطہ ہے جو اپنے قلعون اور نخلستان اور مزارع کے ساتھ مشہور و معروف مدینہ سے آٹھ منزل کے فاصلہ پر بجانب شام واقع ہے۔ ارباب سیر لکھتے ہین کہ سن سات ہجری مین جب جناب رسالتمآب صلعم سفر حدیبیہ سے واپس تشریف لے آئے بیس روز تک مدینہ منورہ مین رونق افروز رہے بعد ازان بمقتضائے ارشاد ربانی وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونہا الآیۃ سرداران مہاجر و انصار و دیگر صحابہ کبار سے فرمایا کہ ہم جنگ خیبر کی تیاریان کرین اور کوئی شخص بہ نیت حطام دنیاوی ہمارے ہمراہ نجاوے جسکو محض بہ نیت جہاد جانا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے یہ خبر سنتے ہی منافقین اور یہود مدینہ کی چھاتی پر سانپ لوٹنے لگا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے جو معاملہ مسلمانون نے بنی قریظہ اور بنی نضیر سے کیا ہے وہی معاملہ خیبریون کے ساتھ کرینگے۔ خصوصًا مدینے کے رہنے والے یہود نہایت ہی مسلمانون پر غضبناک ہوئے جن یہودیون کے بعض مسلمان قرضدار تھے اُن یہودیون نے واسطے ایصال زر قرضہ کے مسلمانان مقروض پر سخت پیادے تعینات کر دئے جس سے مسلمانان مقروض کا ناک مین دم آگیا چنانچہ ابو شحم یہودی کا عبد اللہ انصاری اسلمی کو تنگ کرنا اور عبد اللہ کا وعدہ کرنا کہ بعد فتح خیبر تیرا قرضہ دونگا اور ابو شحم یہودی کا آشفتہ ہوکر جا بیجا کہنا اور آنحضرت صلعم کے حضور مین مستغیث ہونا اور آنحضرت صلعم کا فرمانا کہ عبد اللہ اُسکا قرض ادا کرے پھر عبد اللہ کا اپنے تن کے کپڑے فروخت کرکے یہود مذکور کو دینا اور بعد فتح خیبر عبد اللہ کا ایک لونڈی یہودنی حصہ مین پانا جو ابو شحم یہودی کی رشتہ دار تھی اور اُس لونڈی کو ابو شحم سے منمانی قیمت لیکر فروخت کرنا بتصریح تمام کتب سیر مین مرقوم ہے۔ ہرگاہ سامان جہاد صحابہ جان نثار نے تیار کر لیا آنحضرت نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ کی خلافت پر چھوڑا اور خود بدولت چودہ سو مردان غازی اور دو سو گھوڑے جنمین تین گھوڑے خاصہ شریف کے تھے اور بیشمار اونٹونکو ہمراہ لے کر مدینے سے باہر رونق افروز ہوئے عکاشہ بن محصن اسدی کو مقدمۃ الجیش مقرر فرمایا اور عباد بن بشر انصاری اوسی اشہلی کو بیس سوارون کے ساتھ برسم طلیعہ آگے کو روانہ کیا۔ عمر بن الخطاب کو میمنہ پر اور کسی دوسرے صحابی جلیل القدر کو میسرہ پر متعین فرماکر بڑی شان و شوکت کے ساتھ جانب خیبر روانہ ہوئے ادھر عبد اللہ بن ابی سلول منافق نے یہود خیبر کے پاس پیغام بھیجا کہ محمد مع لشکر جرار کے

تم لوگون پر آتے ہین ہوشیار رہو رہو اور تمکو لازم ہی کہ لڑنے مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہو کھلے میدان مین دل کھول کر مسلمانون سے لڑو۔ خیبریون نے مخبر منافق کا پیغام سنتے ہی کنانہ بن ابی الحقیق وہوذہ بن قیس وغیرہ کو اپنے حلیفون بنی غطفان وغیرہ کی طرف بطلب امداد روانہ کیا تو وہ لوگ چار ہزار کی جمعیت لیکر یہود کی مدد کو روانہ ہوئے مگر اللہ تعالی نے اُنکے دلون پر ایسا رعب غالب کردیا کہ وہ سب راستے ہی سے اپنے گھرون کو واپس گئے۔ یہودیون نے اپنے سردار سلام بن مشکم سے مشورہ کیا کہ ہم لوگ میدان پکڑ کر محمدؐ سے جنگ کرین یا قلعہ مین رہکر لڑین سلام نے کہا جو رائے عبداللہ بن ابی سلول کی ہی وہی رائے میری بھی ہی قلعہ مین رہکر لڑنا گویا اپنے کو آپ ہی قیدی بنا دینا ہی۔ چونکہ ارادہ الٰہی سب ارادون پر غالب ہوتا ہی یہود مغضوب علیہم نے سلام کی صلاح کو سلام کیا نہ تسلیم یعنے سلام کی رائے پر عمل نکیا قلعہ ہی کے استحکام اور درستی مین مشغول ہوگئے پھر باہر نکلنے کی فرصت نہ پائی مگر یہ ضرور کیا کہ چند سواران مسلح قلعہ کے باہر بغرض خبر رسانی فوج ظفر موج اسلام کے تعینات کر رکھا تھا قادر کریم کی قدرت کاملہ دیکھنے کے لائق ہی اُن خوابیدہ بخت سوارون پر خواب غفلت کو سوار کردیا وہ ایسا سوئے کہ صبح تک نہ جاگے حس وحرکت ہی اُن مین باقی نرہی مرغ سحر نے بھی اُن بن مرغیون کو نہ جگایا جب صبح ہوئی قلعہ کے یہود بستر خواب غفلت سے اُٹھے اور حوائج ضروریہ کیلئے باہر نکلے تو دیکھا کہ لشکر اسلام نے مانند مرگ مفاجات کے اُنکو گھیر لیا ہی فوراً اُلٹے پانون پھرے اور بآواز بلند پکارنے لگے واللہ محمد والجیش آنحضرت صلعم نے اُنکا حال دیکھکر فرمایا خربت خیبر انا اذا انزلنا بساحتہ فساء صباح المنذرین جب سلام بن مشکم کو خبر ورود لشکر ظفر پیکر اسلام کی معلوم ہوئی اُسنے قوم سے کہا اگرچہ تمنے پہلے میری صلاح پر عمل نہ کیا تو اب بھی کچھ نہین گیا لڑنے مرنے مین کوشش کرو جنگ مین مارا جانا جان ومال سے ہاتھ اُٹھانا قید ہوکر ذلیل وخوار ہونے سے بہتر ہی چنانچہ یہود نے لڑائی پر کمرین باندہین اور اپنے بال بچون کو مع سامان خورد ونوش کے قلعہ ناعم اور قلعہ صعب مین پہونچا کر خود بغرض مقابلہ ومقاتلہ اسلام قلعہ نطاۃ مین مجتمع ہوئے سلام بن مشکم باوجودیکہ امراض لاحقہ نے اُسکو نیم جان کردیا تھا وہ بھی قلعہ نطاۃ مین داخل ہوا مگر قبل از فتح قلعہ اُسنے قعر دوزخ مین جاکر پناہ لی مر کر واصل جہنم ہوا۔ ادہر آنحضرت صلعم مسلمانون کو تحریص جنگ کرتے اور فرماتے تھے اگر تم لوگ صبر کروگے فتح پاؤگے ثواب اخروی تمھارے ہاتھ آوے گا۔ اہل اسلام نے جنگ شروع کردی کافرون پر تیر باری کرنے لگے جو تیر کفار کے اسلامی لشکر مین آتے مجاہدین اُنھین تیرون کو بقول شخصے عطائے تو بلقائے تو بخشیدم کافرون پر مارتے تھے اسی اثنا مین کنانہ بن ابی الحقیق نے بمشورہ مرحب پہلوان محمود بن مسلمہ انصاری کے سر پر ایک پتھر قلعہ سے ڈال دیا وہ شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ ذکر آپ کا انشاء اللہ تعالی شہدائے خیبر کے ساتھ ہوگا۔ ایک

رات کا ذکر ہی کہ سیدنا عمر فاروق غازیون کی افسری پر تھے ایک یہودی کو جو قلعہ سے باہر آیا تھا مسلمانون نے گرفتار کر لیا حضرت فاروق نے اُسکے قتل کا حکم کیا تو یہودی مذکور نے کہا تھوڑی دیر کے لئے میری جان بخشی ہو اور مجھے اپنے پیغمبر کے حضور مین لے چلو کچھ مجھے اُنسے عرض کرنا ہی حضرت فاروق اُسکو حضور صلعم کی خدمت مین لے آئے تو وہ حضور سے عرض کرنے لگا ابو القاسم اگر آپ مجھکو امان دین اور میری جان بخشی فرما دین تو مین قلعہ کا حال راست بے کم و کاست حضور مین گذارش کرون جناب رسالتمآب صلعم نے اُسکو امان دی یہودی نے کہا مین ابھی قلعہ نطاۃ سے چلا آتا ہون جہان کی سچی خبر یہ ہی کہ وہ سب مسلمانون کی جان بازی اور شجاعت دیکھکر سخت حیران و پریشان ہین خصوصاً آج کی جنگ کا خوف اُنکے دلون پر ایسا چھا گیا ہی کہ اُن مین ہمت باقی نہین رہی اور اُن لوگون نے مصمم ارادہ کر لیا ہی کہ آج کی رات قلعہ شق کو چلے جاوین مین اُنکے ہتھیارون اور غلے کے مخزن سے واقف ہون کل کے روز جب قلعہ مفتوح ہو جائیگا وہ مخزن حضور کے فرمان بردارون کو بتا دونگا آنحضرت صلعم نے فرمایا انشاء اللہ تو یہودی نے بھی کہا انشاء اللہ بعد اُسکے یہودی مذکور نے عرض کیا میرے بال بچے قلعہ نطاۃ مین ہین اُنکو مجھے بخشدیجئے آپنے فرمایا بخشدیا اُسکے دوسرے روز قلعہ نطاۃ فتح ہوا یہود وہان سے بھاگ کر قلعہ شق مین پناہ گیر ہوئے اُسکو بھی عدو فگن مسلمانون نے فتح کیا اور یہودی مذکور اپنے توابع سمیت مسلمان ہو گیا۔ جب غازیون نے قلعہ شق کو فتح کر لیا تو یہود قلعہ صعب مین جا گھسے اُسکا محاصرہ بہت بڑھ گیا مسلمانون خصوصاً انصار سلمیون کے پاس کوئی شئے خورد و نوش کی باقی نہ رہی گرسنگی نے اُنکو عاجز کر دیا تب آنحضرت نے نشان حباب بن المنذر الخزرجی السلمی (حباب حاء غیر منقوط مضموم) کو دیکر فرمایا یہود پر حملہ کرو چنانچہ سب مسلمانون نے یکبارگی قلعہ کا دھاوا کر دیا پہلے وہی گروہ قلعہ کے دروازہ پر پہونچا جسکو بھوک کی شکایت تھی وہ سب قلعہ والون سے لڑنے لگے حکم الٰہی سے قلعہ صعب بھی فتح ہوا گویا بھوکھون کے لئے رزق کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے کھولدیا اُس قلعہ سے مال و اسباب اور کھانے پینے کی چیزین بکثرت مجاہدون کے ہاتھ لگین شراب کئی مٹکے جسکو مسلمانون نے زمین پر لنڈھا دیا مگر عبد اللہ بن حمار کہ اُنکو باوجود حرام ہونے خمر کے شراب نوشی کا شوق تھا چند جرعہ شراب مذکور سے نوش کر گئے مسلمان اُنکو بجرم شراب نوشی ماخوذ کر کے آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر لائے تو آنحضرت صلعم نے بدست خاص نعلین شریف سے اُنکی تادیب فرمائی پھر کیا دیر تھی چارون طرف سے جوتیان پڑنے لگین صحابہ کے جوتے اور عبد اللہ کا سر تھا سیدنا عمر فاروق عبد اللہ کو لعنت ملامت کرنے لگے اور فرمایا کتنا ہی اُسکو سمجھایا گیا مگر یہ اپنی حرکت ناشایستہ سے باز نہین آتا اسپر خدا ہی لعنت کرے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا اے عمر ایسا نہ کہو وہ خدا اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہی اور خدا اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہین بعد فتح کرنے قلعہ صعب کے مسلمانون نے قلعہ قموص کو جا گھیرا آنحضرت صلعم بسبب لحوق درد سر بذات خود

شریک محاصرہ نہ ہوسکے اسلئے ہر روز کسیکو اعیان مہاجرین واشراف انصار سے انتخاب فرما کے اسلامی نشان اُسکے حوالہ فرماتے اور اُسکو جنگ کے لئے روانہ کرتے قلعہ قموص بنسبت دیگر قلعون کے زیادہ تر مستحکم اور مضبوط تھا اُسکا مفتوح ہونا مشکل نظر آیا- ایک روز سیدنا عمر فاروق رضؓ کی باری آئی آپ نشان اسلام ہاتھ مین لئے ہوے مع مجاہدین قلعہ کے قریب ہونچکر بہت کچھ کوشش کی مگر فتح کا چہرہ آئینہ مراد مین دیکھائی ندیا دوسرے روز سیدنا ابو بکر صدیق رضؓ نے نشان اسلام اُٹھایا اور گروہ بہادرونکا ہمراہ لیکر کفار کے مقابلہ کو تشریف لے گئے سخت لڑائی فریقین سے ہوئی اُس روز بھی مطلب برآری نہوئی تیسرے روز پھر سیدنا فاروق رضؓ مع مجاہدین جان باز کے رزمگاہ کو تشریف فرما ہوئے اور بعد کوشش مزید بلا فتح واپس آئے- کہتے ہین کہ ایک روز یہود کی جماعت سے مرحب پہلوان مسلمانون کے مقابلے کو نکلا وہ بڑا بہادر زور آور سخت گیر تیر انداز تھا اُس روز مرحب دو زرہ پہنے اور دو تلوار لٹکائے اور دو عمامے سر پہ باندھے خود اُسکے اوپر رکھے ہاتھ مین نیزہ لئے ہوئے جسکی بوئی تین من کی وزنی تھی رجز پڑھتا ہوا مسلمانون کے مقابلہ مین آیا اُس روز انصاریون کے سردار سعد بن عبادہ اور مہاجرین کے سپہ سالار سیدنا فاروق رضؓ تھے ادہر مسلمان مرحب کی ہیئت کذائی اور اُسکا ٹھاٹھ دیکھکر بودے اور اُنکے ہاتھ پانون ڈھیلے ہوگئے مرحب کی ہمت بڑھی وہ مسلمانون کو اُنکے فرودگاہ تک ہٹا لایا اُسوقت آنحضرت صلعم بذات خاص مع صحابہ موجودین یہود کے مقابلہ کے لئے اُٹھکر آگے بڑھے محمود بن مسلمہ انصاری اور کئی صحابہ شہید اور سعد بن عبادہ کے بھتیجے زخمی ہوئے- محمد بن مسلمہ اپنے بھائی محمود بن مسلمہ کو یاد کرکے ملول خاطر ہوئے اور آنحضرت صلعم سے عرض کرنے لگے کہ آج کا سا روز مصیبت مین نے کبھی نہین دیکھا آپنے فرمایا کہ یہود بھی آج کی سی فیروزی آئندہ ہمپر نہ پاوین گے صبر کرو حق تعالی ہمکو حسب وعدہ خود یہود پر فتحیاب کریگا- اُسی رات کو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کل کے روز ایسے شخص کرار غیر فرار کو نشان دونگا جس کے ہاتھون پر اللہ تعالی اس قلعہ کو فتح کریگا- روایت ہے کہ جناب سید الاولیا قوت بازوے مصطفے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بوجہ لحوق آشوب چشم وقت روانگی لشکر ظفر پیکر آنحضرت صلعم کے ہمراہ آنسکے مدینہ مین رہگئے تھے مگر آپ کو آنحضرت صلعم کی جدائی خصوصًا ایسے وقت مین درد چشم سے زیادہ تر تکلیف دہ تھی اور اس جدائی مین درد چشم نے اور بھی ترقی کی آپ کو آنحضرت صلعم سے جدا رہنا پسند نہ آیا اُسی حالت مین آپ نبردگاہ خیبر کو روانہ ہوئے اور منزل مقصود تک جسطرح ہوسکا پہونچ گئے- سہل بن سعد ساعدی راوی ہین کہ جس شب کو رسول اللہ صلعم نے عطائے نشان کی نسبت گفتگو فرمائی اُس رات کو تمامی صحابہ کرام مین ہل چل پڑگئی ایک دوسرے سے کہتے تھے دیکھئے نشان فتح کسکو عطا ہوتا ہی اور ہر مقرب بارگاہ نبوی اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ نشان فتح مجھی کو ملیگا

مین

ہین دریچہ خیال یہ فلک درجہ خیال صحابہ قریش آپس مین کہتے کہ بظاہر اسلام نبوی سے علی بن ابیطالب مراد نہین ہو سکتے کہ انکی آنکھین درد مند ہین شدہ شدہ صحابہ قریش کی گفتگو علی مرتضیٰ کے گوش زد ہوئی تو آپ نے فرمایا اللھم لا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت الغرض صبح ہوتے ہی بہادران فرزد جنگ سلطان لی مع اللہ کے در دولت پر حاضر ہوے اور ہر شخص خیالی پلاؤ اپنے دل مین پکا رہا تھا کہ یہ دولت سرمد مجھی کو ملے گی سعد بن ابی وقاص آنحضرت صلعم کے مواجہہ مین دو زانو بیٹھے اور فوراً اٹھ کھڑے ہوے اس خیال سے کہ شاید آنحضرت صلعم کی نظر مبارک میری طرف متوجہ ہو اور مجھی کو نشان فتح عنایت فرماوین سیدنا عمر فاروقؓ بولے یارو مین امارت پسند نہین کرتا مگر آج کی۔

ہر گاہ جناب رسول اللہ صلعم خیمہ شریف سے باہر تشریف لے آئے فرمایا علی بن ابیطالب کہان ہین حضار در دولت ہر طرف سے بول اُٹھے اُنکی آنکھین بشدت درد کرتی ہین کہ وہ پانون رکھنے کی جگہ نہین دیکھ سکتے آپنے فرمایا اُنکو کوئی جاکر لے آوے سلمۃ ابن الاکوع فوراً اُٹھے اور امیر دستگیر کا ہاتھ پکڑے ہوئے حضور صلعم کی خدمت مین حاضر کر دیا آنحضرت صلعم نے فرمایا علیؓ نزدیک آؤ پھر آپکا سر اپنے زانوئے مبارک پر رکھکر لعاب دہن شریف اُن کی آنکھ مین لگایا آشوب چشم جاتا رہا آپنے آنکھین کھول دین پھر عمر بھر آپ کو وہ عارضہ نہین ہوا بعد ازان آنحضرت صلعم نے نشان فتح حضرت سید الاولیا خیبر کشا کے ہاتھ مین دیا اور اپنی زرہ پہنائی ذوالفقار اُنکی کمر سے لگا دی اور فرمایا جاؤ فتح کرو حضرت امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اُنسے کب تک جنگ کرون آپنے فرمایا جب تک وہ سب توحید خدا اور میری رسالت کی تصدیق نکرین حضرت امیر نے کہا یا رسول اللہ مین اُنسے لڑونگا تاانکہ وہ میرے مثل یعنے مسلمان ہو جاوین حضرت امیر آگے بڑھے جب قلعہ **قموص** کے قریب آپ نے وہان ایک ڈھیر پتھرون کا تھا اُسپر آپنے نشان محمدی کھڑا کر دیا ایک یہودی بالائے قلعہ سے بولا اے صاحب نشان کون ہین آپ کا نام کیا ہے حضرت امیرؓ نے کہا مین ہون علی بن ابیطالب وہ اپنی قوم کو آواز بلند پکار اُٹھا قسم ہے توریت کی تم سب مغلوب ہوئے الغرض جنگ چھڑ گئی سب سے پہلے حارث برادر مرحب پہلوان آگے بڑھا اُسنے دو مسلمانون کو شہید کر دیا ادہر امیر خیبر کشا کے جسم مین رگ ہاشمی نے حرکت کی آپنے حارث کو ایک ہی ضرب سے جہنم کا راستہ بتا دیا اب مرحب پہلوان اپنے برادر عزیز حارث جہنم پذیر کے بدلہ لینے کی غرض سے مع توابعین رجز پڑھتا ہوا قلعہ سے باہر آیا تو کوئی اُسکے مقابلہ کیلیے نہ اُٹھا شاہ خیبر کشا مرحب کے مقابلہ کو اُٹھ کھڑے ہوئے وہ آپ پر وار کیا ہی چاہتا تھا کہ آپ اُسپر سبقت لے گئے یعنے ایک ضربت ذوالفقار اُسکے سر پر لگائی تو سپر اور خود اور دستار کو کاٹتی ہوئی قربوس زین تک پہونچی مرحب مردود دو پارہ ہو کر مر گیا۔

بعض اہل سیر لکھتے ہین کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ انصاری نے اپنے برادر محمود بن مسلمہ کے عیوض مین قتل کیا

یہ روایت ضعیف اور قابل اعتبار نہین شاہ مردان کے ہاتھ سے مرحب کا مارا جانا صحیح ہی واللہ اعلم بالصواب اسکے بعد سب مسلمان یہودیون پر ٹوٹ پڑے کشتون کے پشتے زخمیون کے ڈھیر لگا دیے سات سردار یہود کے شاہ مردان کے ہاتھون ملحق جہنم کو راہی ہوئے بقیۃ السیف بھاگے جناب امیر نے اُنکا تعاقب کیا اس اثنا مین کسی مخالف نے آپ کے ہاتھ پر ضرب لگائی تو دست مبارک سے ڈھال گر گئی اُسکو دوسرا یہودی اُٹھا کرے بھاگا آپ نہایت خشمناک ہو کر قلعہ کی خندق پھاند گئے اور قموص کے دروازے پر جا پہونچے اُسکو اُکھاڑ کر بجائے سپر استعمال کرنے لگے پھر اُسکو اپنے پیچھے اسّی بالشت کے فاصلہ پر پھینک دیا سات شخص زور آور مسلمانون نے چاہا اُسکو اولٹ پلٹ دین او لٹ نہ سکے پھر چالیس آدمیون نے اُسکو اُٹھایا تو اُنسے بھی اُٹھ نہ سکا۔ جب یہودیان خیبر نے در قموص کی حالت دیکھی سب کے سب ششدر رہ گئے ناچار قلعہ کے اوپر سے الامان الامان کی جھنڈیان ہلانے لگے حضرت امیر نے باشارہ رسول اللہ صلعم کے اُنکو اس شرط پر امان دی کہ ہر شخص ایک بار شتر علیٰحدہ لیکر باہر نکل جائے اور کل مال ومتاع از قسم نقد وسلاح وغیرہ مسلمانون کے لئے چھوڑ جاوین اور کوئی چیز نہ چھپاوین اگر کوئی چیز چھپا دینگے اور پھر ظاہر ہوگی تو امان بھی اُن کی مانند اُنکے ایمان کے سلب ہو جائیگی۔

روایت ہی کہ جب سید الاولیا خیبر کشا فتح نصیب رسول اللہ صلعم کی خدمت کو روانہ ہوئے جناب رسالتمآب صلعم نے خیمہ شریف سے باہر قدم رنجہ فرما کر آپ کا استقبال کیا اور کنار شفقت مین لیکر آپ کی پیشانی چومی اور فرمایا رضی اللہ عنک ورضیت عنک حیدر کرار پر رقت نے غلبہ کیا آنحضرت صلعم نے سبب گریہ دریافت کیا آپنے عرض کیا یہ خوشی کا رونا ہی اور مین خوش اور شادان کیون نہون جب کہ اللہ تعالی اور اُسکا رسول مجھسے راضی ہی اس سے زیادہ کون خوشی ہوگی رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علیؓ مین اور میرا خدا اور اُسکے سارے فرشتے تمسے راضی ہین۔ بعد فتح قلعہ قموص کے سو جوشن چار سو تلوار ایک ہزار نیزے پانچ سو کمان کے علاوہ بہت مال اور اسباب برآمد ہو کر ضبطی مین آیا جو حسب دستور تقسیم ہوا۔

روایت ہی کہ جب قلعہ نطاۃ فتح ہوا تھا اُسوقت کنانہ بن ابی الحقیق نے جو فرمان روا اُس قلعہ کا تھا ایک اونٹ کی کھال کا تھیلہ بنا کر اُسمین اپنا زر و زیور وجواہر بھر کر مسلمانون کے خوف سے کسی ویرانہ مین دفن کر دیا تھا اور خود مشمول یہود قلعہ قموص مین آ رہا جب قلعہ قموص فتح ہوا اور آنحضرت صلعم قلعہ کے اندر تشریف لے آئے کنانہ کو دیکھا تو اُس سے پوچھا وہ خزانہ کہان ہی جو مکے والون کے اشیاء مرہونہ سے تیرے باپ نے جمع کیا تھا کنانہ اور اُسکے تابعین بولے ابو القاسم وہ سب لڑائی مین صرف ہو گیا کچھ باقی نہین بچا آپنے فرمایا اگر بعد ازین وہ مال ظاہر ہوگا تو تمھارا خون

مباح ہوجائیگا امان باقی نرہیگی اُنھون نے کہا بیشک ایساہی ہونا چاہئے آنحضرت صلعم نے سیدنا صدیق اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہما وغیرہم صحابہ جلیل القدر اور دس یہود سرغنہ کو اس معاملہ مین گواہ قرار دیا اس اثنا مین ایک یہودی نے کنانہ سے کہا ابھی اچھا ہی جو کچھ ہو صاف تبلادے ورنہ ابوالقاسم کو حق تعالی آگاہ کر دیگا تو پھر تجھکو سوائے ذلت اور رسوائی کے کیا حاصل ہوگا اور بہت اُسکو سمجھایا لیکن ع قضائے نبشتہ نباید شستہ موت اُسکی گردن پر سوار تھی کنانہ نے کچھ خیال نکیا اب دیکھئے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کو جائے دفینہ بذریعہ الہام یا کسی مخبر کے بیان سے تبلادی آپنے زبیر بن العوام کو مع چند مسلمانون کے جائے دفینہ پر روانہ فرمایا وہ وہان گئے اور مال مدفون کھودلائے آنحضرت صلعم نے کنانہ کو محمد بن مسلمہ انصاری کے سپرد کر دیا کہ وہ اپنے بھائی محمود بن مسلمہ کے عوض مین اُسکو قتل کرین اُنھون نے اُسکی گردن ماردی پھر آپنے بقیہ یہود کو مع زن بچے کے آزاد کر دیا اور فرمایا کہ وہ سرزمین خیبر سے نکل جاوین وہ سب روئے گڑگڑائے عرض کرنے لگے کہ اللہ تعالی نے مسلمانون کو اس سرزمین کا مالک کر دیا ہی اُنکو مزدورون کیرون کی ضرورت ہوگی ہماری التجا ہی کہ وہ ہمین کو مزدورون مین رکھے رہین ہم اُنکے باغون کھیتون کا کام کرینگے ہمکو ملکیت سے کوئی تعلق نہین یہود مردود تو پہلے ہی مغضوب علیہم کا تمغا پہن چکے تھے اب ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے خوان پر ناپرسان مہمان کیطور ٹوٹ پڑے آنحضرت صلعم نے جنکا خمیر سراسر ترحم تھا اور تاج ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فرق مبارک پر رکھے تھے فرمایا کہ جو زمین یہودیون کی ہی اُسکی پیداوار سے نصف بیت المال مین داخل کرین اور نصف اپنے کام کی مزدوری مین لیا کرین جب تک ہم چاہین یہ حکم نافذ ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ وہ جسکو چاہتا ہی عزت دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی ذلت دیتا ہی اُس وقت سے ابتک اللہ تعالے نے یہود کو کسی مملکت مین ملکیت زمین کی نہ دی وہ لوگ تجارت اور نوکری سے اپنی شکم پری کرتے ہین غیرون کی سلطنت مین خانہ بدوش دست فروش ہوکر بسر اوقات کرتے پھرتے ہین یا کسی بادشاہ کی رعایا حلقہ بگوش ہین یہ اُن کے اعمال کی سزا ہی یعنے قتل انبیاعم اور تحریف کلام الہی وغیرہ وغیرہ بد اعمالیان جنسے کتب سیر اور تواریخین مملو ہین۔ اس غزوہ مین پندرہ مسلمانون نے شربت شہادت نوش کیا اور ترانوے یہودیون نے جہنم کے دروازہ پر دستک دیکر اسفل السافلین مین داخل ہوئے۔ بعد فتح خیبر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیون کے حبشہ سے آکر بمقام خیبر زمین بوس خدمت نبوی کا شرف حاصل کیا تو آنحضرت صلعم بڑی خوشی کے ساتھ اُن سے ملے اور فرمانے لگے مین آج کے روز کس کس بات کی خوشی مناؤن خیبر کی فتح کی یا برادر عزیز جعفر کے آنے کی بقیہ حال آپ کا سریہ موتہ مین انشاء اللہ مذکور ہوگا۔

ذکر ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا

صفیہ بنت حیی بن اخطب بن شعبۃ بن ثعلبۃ بن عبیہ بن کعب بن ابی ضبیب قبیلہ یہود بنی نضیر سے اور بنی نضیر اسباط لاوی بن یعقوب علیہ السلام سے ہین اور لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین ہارون بن عمران برادر موسی علیہ السلام تھے اُنھین کی ذریات مین یہود بنی نضیر ہین جنمین سے صفیہ ہین اولاً آپ کا نکاح سلام بن مشکم کے ساتھ بعد ازان کنانہ بن الحقیق یا کنانہ بن الربیع کے ہوا جب کنانہ جنگ خیبر مین مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوا منجملہ اسیرون کے صفیہ بھی گرفتار ہو کر آئین تو جناب رسالتمآب صلعم نے اُنکو شرف آزادی بخش کر اپنے نکاح سے مشرف فرمایا جسکا ثبوت صحیحین مین بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ موجود ہی۔

ذکر زہر کھلانے یہودیہ کا آنحضرت صلعم کو

زینب بنت حارث یہودنی نے سنا تھا کہ آنحضرت صلعم بکری کے دست اور شانے کا گوشت رغبت کے ساتھ تناول فرماتے ہین اُسنے ایک حلوان ذبح کیا اور اُسکے دست اور شانے کو زہر آلود کر کے کباب بنائے۔ آنحضرت صلعم بعد فتح جانماز پر بیٹھے صحابہ کرام سے باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ زینب یہودنی کباب زہر آلودہ اور روٹیان مع دیگر نان خورش کے لے آئی اور آپ کے روبرو رکھدیا آپنے فرمایا یہ کیا ہی اُسنے کہا یا اباالقاسم آپ کے لئے ہدیہ لے آئی ہون آپنے ہم لوگون پر بڑا احسان کیا ہی کہ ہماری جان بخشی فرمائی آنحضرت صلعم نے صحابہ حاضرین سے فرمایا بسم اللہ کھاتے جاؤ اور آپنے ایک لقمہ دہن شریف مین رکھکر تھوڑا مضغ فرمایا تو صحابہؓ نے بھی ہاتھ بڑھایا پھر فوراً آپنے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو وہ اسکو پھینکدے یہ گوشت زہر آلودہ ہی گوشت مجھسے کہتا ہی کہ مین زہر آلودہ ہون پس جسکے ہاتھ مین جو لقمہ تھا اُسنے پھینکدیا مگر بشر ابن البراء خزرجی جنھون نے لقمہ منہ مین رکھ لیا تھا وہ اپنا لقمہ نگل گئے اُنکا ذکر بعد ازین تحریر ہوگا پھر آنحضرت صلعم نے زینب یہودنی کو بلوا کر پوچھا کہ تونے غذا اچھی پکائی مگر اسکو کیون خراب کر دیا یہودنی کہا کیا آپ کو معلوم ہوگیا فرمایا ہان اُسی گوشت نے مجھسے کہا کہ مین زہر آلودہ ہون تب یہودیہ نے بقسم بیان کیا مجھے منظور ہوا کہ مین آپ کو آزماؤن آپ صادق ہین یا کاذب اگر آپ سچے نبی ہونگے خدا ہی آپ کو میرے فعل سے آگاہ کر دیگا اور اگر جھوٹے ہین تو آپ کی موت سے اپنی قوم کو مژدہ سناؤن گی اور خلائق آپسے خلاصی پاوے گی اب مجھکو معلوم ہوا کہ آپ سچے پیغمبر ہین اور آپ کو اور سارے حاضرین مجلس اقدس کو گواہ قرار دیتی ہون کہ مین دین اسلام مین داخل ہوئی پھر اُس عورت نے کلمہ شہادت پڑھا تو آنحضرت صلعم نے اُس سے درگذر فرمایا اور بعض کا قول ہی کہ اُسکو قتل

گیا اور بعض نے کہا کہ بعد قتل کے اُسکو سولی پر چڑھایا علمائے محدث اس معاملہ مین دو فرقے ہین ۱ حدیث عفو کو ترجیح دیتے ہین ۲ حدیث قتل کو ۔ اور تیسرا فریق محدثون کا توفیق بین الروایتین کرکے کہتا ہی کہ آنحضرت صلعم نے اپنی ذات خاص سے عفو فرمایا اور بشر ابن البراء جو لقمہ زہر آلود کھانے سے جان بحق ہوئے تھے اُنکے عوض مین آپنے یہودیہ کو قتل کیا اس قیاس مین بھی شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ہی جو کتب فقہ کے دیکھنے سے ظاہر ہو سکتا ہی۔

انوار محمدیہ ملخص مواہب لدنیہ مین ہی کہ آنحضرت صلعم نے یہودیہ زہر دہندہ کو اُسکے وارثون کے حوالہ کردیا اُن لوگون نے اُسکو قصاصًا قتل کیا پھر آنحضرت صلعم نے اپنی رگ کاہل کی حجامت فرمائی۔

ذکر بشر ابن البراء

بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سابق بن سنان بن عبیہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردۃ بن یزید بن جشم بن الخزرج الانصاری الخزرجی السلمی رضی اللہ عنہ آپ صحابہ عقبہ و بدر و احد سے ہین بعد فتح خیبر وہین لقمہ مسمومہ کھاکر جان بحق ہوئے بعض کہتے ہین کہ اُسی زہر کے اثر مین ایک سال تک مبتلا رہکر فوت ہوئے آپ بڑے تیر انداز تھے۔ ایک روز آنحضرت صلعم نے انصار بنی سلمہ سے پوچھا تمھارا سردار کون ہی اُنھون نے کہا کہ ہمارا سردار جد بن قیس ہی آپنے فرمایا اُسکو کیون سردار قرار دیتے ہو بنی سلمۃ نے عرض کیا وہ زیادہ تر مالدار ہی اور معہذا وہ بخیل ہی آپنے فرمایا کون بیماری بخل سے بڑھکر ہی وہ تمھارا سردار نہین ہو سکتا تب اُن لوگون نے عرض کیا پھر ہمارا سردار کون ہی آپ نے فرمایا بلکہ تمھارا سردار بشر بن البراء بن معرور ہی

ضبط لبعض الفاظ

حقیق بضم حاء غیر منقوط اور دو قاف کے درمیان یاء مثناۃ تحتانیہ بروزن زبیر۔

حیی بضم حاء غیر منقوط بعد اُسکے یاء مثناۃ تحتانیہ مفتوح مخفف و آخر مین یاء مثناۃ تحتیہ مشددہ۔

مشکم بکسر میم و سکون شین منقوط بفتح کاف عربی و سکون میم۔

صفیہ بفتح صاد غیر منقوط و کسر فا بعد اُس کے یاء مثناۃ تحتیہ مشددہ مفتوحہ اور آخر مین تاء تانیث

بشر بکسر باء موحدہ و سکون شین منقوطہ اور آخر مین راء غیر منقوط۔

براء بفتح باء موحدہ و راء غیر منقوط اور آخر مین الف ممدودہ یا مقصورہ۔

معرور بفتح میم و سکون عین غیر منقوط و راء غیر منقوط مضموم و سکون واو اور آخر مین راء غیر منقوط بروزن مسرور۔

عبید مصغر عبد۔

سلمۃ بفتح سین غیر منقوط وکسر لام ومیم مفتوح اور آخر مین تا، تانیث اور بحالت نسبت لام اُسکا مفتوح ہوجاتا ہی۔

جد بفتح جیم ودال غیر منقوط مشدد

نطاۃ بنون مفتوح وطا، غیر منقوط بعد اُس کے الف اور آخر مین تا، تانیث نام ہی ایک قلعہ کا قلعات خیبر سے۔

شق بفتح شین نقطہ دار وقاف مشدد نام ہی ایک قلعہ کا منجملہ قلاع خیبر کے۔

ناعم بنون والف وعین غیر منقوط مکسورہ وآخر مین میم خیبر کے قلعون مین سے ایک قلعہ کا نام ہی۔

ذکر شہداء خیبر رضی اللہ عنہم

اُسلم حبشی بعض نے اسلم راعی لکھا ہی اُن مین دونون وصف تھے یعنے وہ حبشتان کے رہنے والے اور بکریان چراتے تھے آپ کا اسم نقطون سے خالی تھا جس طرح آپ کا باطن لوث دنیا سے دفعۃً پاک وصاف ہوگیا پھر وہ مصداق اور بموزن اکرم کیون نہون۔ کہتے ہین کہ آپ عامر یہودی کے غلام تھے اُسنے آپ کو بکریان چرانے کا کام سپرد کر دیا تھا قبل اس کے کہ غازیان اسلام قلعہ نطاۃ کے دروازے پر پہونچکر جنگ شروع کرین اسلم نے قلعہ والون کو دیکھا کہ وہ سب مسلح ہو رہے ہین تب اُنھون نے قلعہ والون سے پوچھا تمھارا کیا ارادہ کیون تیاری کرتے ہو اُن لوگون نے کہا ہمارا ارادہ یہی ہی کہ اُس شخص سے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہی جنگ کرین اس بات کے سنتے ہی اسلم کے دل مین عجیب حالت پیدا ہوئی فوراً اُنکا دل بھر گیا بکریان کون چراوے اسلام کی رسی اُنکے گلے پڑی وہ بکریان ہانکتے رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے محمدؐ آپ کس بات کے ساتھ دعوت کرتے ہین آپنے فرمایا توحید الٰہی اور اپنی رسالت کی گواہی کے ساتھ اسلم نے کہا کس طور آپنے فرمایا کہہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ اسلم نے فوراً کلمہ شہادت پڑھا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ بکریان بطور امانت میری سپردگی مین ہین میری نیت مین ہی کہ اُنکو اُنکے مالک کے پاس پہونچا دون آپنے فرمایا بکریون کو لشکر کے باہر لیجا کر اُنکو ہانک دے اور تھوڑی کنکریان بکریون کے پیچھے پھینک مار بیشک اللہ تعالیٰ تجھکو اس امانت سے بری الذمہ کر دیگا اسلم نے ویسا ہی کیا تو بکریان بھاگ کر اپنے مالک کے گھر مین گھس گئین جب بکریان عامر یہودی کے مکان مین آگئین اُنکے پیچھے چرواہے کو نہ دیکھا

تو وہ سمجھ گیا کہ اسلم مسلمان ہو گیا القصہ اسلم ہتھیار لیکر صف جنگ مین مسلمانون کے ساتھ داخل ہوئے اور کفار نابکار سے لڑکر درجہ شہادت کو پہونچے مسلمان اُنکو اُٹھا لائے اور کسی خیمہ مین رکھدیا اور اُنکے حال سے جناب رسالتمآب صلعم کو اطلاع دی تو آپنے فرمایا عمل قلیلا واجر کثیرا اُنھونے کام کیا اور مزدوری بہت پائی۔ اور یہ بھی مروی ہی کہ آپ اسلم کا حال سنکر خود بدولت اُس خیمے کے پاس تشریف لے آئے اور سر مبارک خیمہ کے اندر لیجا کر فرمانے لگے تحقیق اللہ تعالی نے اس بندہ حبشی کا اکرام کیا اُسکو بہشت مین پہونچا دیا مین دیکھتا ہون کہ دو حور اُس کے سرہانے بیٹھی ہین۔ رشاطی اپنی کتاب الانساب مین لکھتے ہین کہ اسلم حبشی بروز خیبر مسلمان ہو کر خدا کے دشمنون سے لڑے اور شہادت کا درجہ پایا رسول اللہ صلعم نے اُن کے حق مین فرمایا ان معہ الآن زوجتہ من الحور العین حالآنکہ ایک وقت کی بھی نماز پڑھنی نصیب نہوئی تھی کہ اس رتبہ کو پہونچے سبحان اللہ وبحمدہ یہ کیسی بندہ نوازی ہی کجا حبشی کہان حور عین یہ اُسکی قدرت کاملہ کا ظہور ہی ادہر کلمہ شہادت پڑھا ادہر شربت شہادت کا مزہ چکھا ع اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار۔

۲ ربیعہ بن اکثم بن شخبرہ بن عمرو بن لکیز بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ الاسدی آپ مہاجرین و حلفائے بنی عبد شمس سے اور صحابہ بدر سے ہین آپ کو حارث یہودی نے بعمر تیس برس قلعہ نطاۃ مین شہید کیا رضی اللہ عنہ۔

ربیعہ راے غیر منقوط مفتوح و بائے موحدہ مکسور و یاے دو نقطہ زیرین ساکن و عین غیر منقوط مفتوح و تاء تانیث کنیت آپکی ابو زید تھی۔

اکثم ہمزہ و کاف و ثاء مثلثہ و میم بروزن اکرم۔

خزیمہ خائے منقوط اور ایسا ہی زا بعد اُسکے یاے دو نقطہ زیرین اور میم و تائے تانیث تصغیر خزمہ کنیت اُسکی ابو اسد تھی اسی نے ہبل بت کو کعبہ مین نصب کیا تھا۔

۳ سلیم بن ثابت بن وقش الانصاری الاوسی آپ صحابہ احد اور خندق سے ہین بقول ابن الکلبی خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

سلیم بروزن زبیر۔

۴ طلحہ غیر منسوب بقول ابن اسحاق خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵ اوس بن عائذ الانصاری بقول ابن عبد البر خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۶ اوس بن قاعد یا ابن فاتک یا ابن فاکہ انصاری اوسی بنی عمرو بن عوف سے ہین ابن اسحاق نے آپ کو شہدائے خیبر مین لکھا ہی رضی اللہ عنہ۔

۷ اوس بن قتادہ انصاری بقول ابن اسحاق خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸ عبد اللہ بن ہبیب بن وہب بن سحیم بن نمیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ اللیثی الکنانی حلیف بنی اسد کے ہین بقول ابونعیم اور ابن مندہ وغیرہ آپ خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ امام واقدی کہتے ہین کہ عبد اللہ اور اُنکے بھائی عبد الرحمان پسران ہبیب غزوہ احد مین بدرجۂ شہادت فائز ہوئے۔ ابن حجر نے اصابہ مین لکھا ہے والاول اولی یعنی ابونعیم وغیرہ کا قول بہتر ہے واللہ اعلم۔

ہبیب ہا اور دو باے موحدہ کے درمیان یاے مثناۃ تحتانیہ بروزن زبیر۔

۹ عدی بن مرۃ بن سراقۃ بن خباب بن عدی بن الجد بن العجلان البلوی حلیف انصار بروز خیبر آپ کے سینے پر برچھا لگا آپ شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ۔

عدی بفتح عین وکسر دال دونون غیر منقوط اور آخر مین یاء مثناۃ تحتانیہ مشددہ۔

۱۰ عمارہ بن عقبہ بن حارثہ الکنانی الغفاری بقول ابن اسحاق خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

عمارہ بضم عین غیر منقوط و میم مفتوح مخفف والف و راء غیر منقوط اور آخر مین تاء تانیث۔

عقبہ عین غیر منقوط مضموم وکاف ساکن و باء موحدہ و تاء تانیث۔

۱۱ عروہ بن مرہ بن سراقہ الانصاری الاوسی بقول ابوعمرو آپ خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

عروہ عین مضموم و راء ساکن دونون غیر منقوط و واو مفتوح و تاء تانیث۔

مرہ میم مضموم و رائے غیر منقوطہ مشددہ مفتوحہ و تاء تانیث

۱۲ فضیل (مصغر) ابن النعمان الانصاری السلمی بقول ابن اسحاق آپ خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۳ محمود بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعۃ بن حارثہ بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس الانصاری الاوسی حارثی محمد بن مسلمہ کے بھائی احدی خندقی حدیبی ہین آپ نے بروز خیبر سخت جنگ کی شدت جنگ اور حرارت ہوا اور ہتھیارون کے بوجھ سے تھک گئے قلعہ ناعم کے سایہ مین اس خیال سے کہ وہان کوئی دشمن نہ ہوگا بیٹھ گئے تو نیند اُن پر غالب آئی سو گئے کنانہ بن الحقیق یا مرحب پہلوان نے قلعہ کے اوپر سے ایک پتھر اُنکے سر پر پھینک دیا پتھر کیا پیغام اجل تھا وہ آپ کے خود پر پڑا اُسکے صدمہ سے آپ کی پیشانی کی کھال منھ پر اُتر آئی اُنکو رسول اللہ صلعم کی خدمت مین اُٹھا لائے آنحضرت صلعم نے دست مبارک سے اُسکو اُسکی جگہہ پر لاکر کپڑے کی پٹی سے باندھ دیا محمد بن مسلمہ اُنکی حالت دیکھکر افسردہ خاطر اور ملول کھڑے تھے رسول اللہ صلعم نے

انکو تسلی دی اور فرمایا کہ کلمہ تیرے بھائی کا قاتل مارا جاویگا چنانچہ ویسا ہی ہوا محمود تین روز تک زندہ رہکر جنت کو سدھارے رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ محمد بن مسلمہ نے بروز سوم مرحب پہلوان کو ادھ مرا کردیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُسکو جہنم کا راستہ بتایا جس روز محمود جنت نصیب ہوئے اُسی روز عامر بن الاکوع نے بھی رتبہ شہادت پایا دونون ایک ہی خاندان سے تھے اسلئے دونون ایک ہی قبر مین مدفون ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۴۴ عامر بن الاکوع (سنان) ابن عبد اللہ بن قشیر (القشیری) السلمی المعروف بابن الاکوع۔

بعد فتح قلعہ شق مسلمانون نے قلعہ صعب کا محاصرہ کیا تو مرحب یہودیون کا پہلوان قلعہ سے باہر نکلکر میدان جنگ مین ٹہلنے لگا عامر بن الاکوع اُسکے مقابلہ کو کھڑے ہوے مرحب نے عامر پر تلوار کا وار کیا عامر نے اپنے سر پر ڈھال رکھ لی مرحب کی تلوار سپر کاٹ کر عامر کے سر پر ٹھہری عامر نے بھی تلوار چلائی تو خطا کر گئی بلکہ وہی وار خود عامر کے زانون یا ساق پر پڑا کہ وہ اپنی ہی تلوار سے مجروح ہوکر شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ جب عامر شہید ہوگئے اکثر اشخاص کہنے لگے کہ عامر کا فعل باطل ہوگیا وہ اپنی تلوار سے مرا ہے یہ سنکر سلمہ بن الاکوع جو عامر کے بھتیجے یا بھائی تھے افسردہ خاطر اور ملول ہوئے آنحضرت صلعم نے سلمہ کو افسردہ خاطر دیکھکر سبب افسردگی کا دریافت فرمایا سلمہ روکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ اکثر لوگ کہتے ہین کہ عامر کا فعل باطل ہوگیا آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ بات غلط اور کہنے والا خاطی ہے پھر فرمایا کہ عامر کو دو چند ثواب ملیگا اور دونون انگلیان اپنی ملاکر فرمانے لگے۔

انہ لجاھد مجاھد۔ اب ایک اختلافی واقع ہے جسکا حل اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ عامر بن الاکوع کو کسی نے سلمہ ابن الاکوع کا چچا اور کسی نے بھائی کہا ہے اور سلمہ بن عمرو بن الاکوع اسلمی صحابہ حدیبیہ سے ہین وہ بڑے شہسوار تھے گھوڑ دوڑ مین سب سے آگے جاتے تھے انھون نے حدیبیہ مین تحت الشجرہ مرجانے پر بیعت کی ہے بالجملہ بظاہر اس اختلاف کے دو سبب پائے جاتے ہین ۱ حذف ہونا نام عمرو کا نسب سے اور مشہور ہونا سلمہ بن الاکوع کے ساتھ ۲ یہ کہ سلمہ سے قصہ خیبر مین دو روایت مروی ہین ۱ سلمہ نے کہا کہ بروز خیبر میرے بھائی عامر نے سخت جنگ کی چنانچہ اسکی تلوار اُسی پر اولٹ پڑی اور اُسکو قتل کردیا تو بعض آدمی کہنے لگے حبط عملہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کذب من قالہ انہ لجاھد مجاھد الحدیث ۲ سلمہ نے کہا میرا چچا عامر مرحب پہلوان کے مقابلہ مین آیا تو دونون مین تلوار چلی مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اور عامر کی تلوار الٹ کر اُسکی ساق پر پڑی تو لوگون نے کہا حبط عملہ آنحضرت صلعم نے فرمایا بل لہ اجرہ مرتین پس دونون روایتین مین اسطور سے توفیق ہوسکتی ہے کہ عامر سلمہ کے برادر مادری قرار دیجاوین یعنی اکوع نے زوجہ عمرو مادر سلمہ سے نکاح کرلیا ہو جیسا زمانہ جاہلیت مین رائج تھا آخر سلمہ اور عامر نے ایک ہی

عورت کا دودھ پیا ہو بصورت اول عامر سلمہ کے چچا اور بصورت دوم بھائی ہوتے ہین شجرہ نسب یہ ہی۔

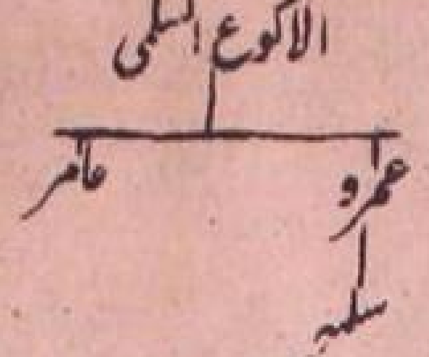

ہرگاہ اکوع نے بموجب رواج جاہلیت عمرو کی زوجہ یعنی مادر سلمہ سے نکاح کرلیا اور اُس کے بطن سے عامر پیدا ہوئے تو دونون برادر مادری قرار پائے اور چچا ہونا عامر کا شجرہ سے ظاہر ہی واللہ اعلم۔

۱۵ مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری الخزرجی الزرقی صحابہ بدر اور احد سے ہین بقول ابو نعیم آپ جنگ خیبر مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ مگر واقدی کہتے ہین کہ وہ بیر معونہ مین قتل ہوئے والعلم عند اللہ۔

تیرھوان مشہد

سریہ بشیر بن سعد بن ثعلبۃ بن جلاس (بضم جیم و تخفیف لام یا خلاس بفتح خائے نقطہ دار و تشدید لام) بن زید بن مالک بن ثعلبۃ بن کعب بن الخزرج الانصاری الخزرجی البدری رضی اللہ عنہ یہ سریہ تیس آدمیون کا جسکے سرگروہ بشیر (بروزن امیر) تھے بنی مرہ کی جانب شعبان سن سات ہجری مین بھیجا گیا اور بنی مرہ قریب موضع فدک رہتے تھے جب بشیر مع اپنے گروہ کے موقع کے متصل پہونچے بنی مرہ کے چرواہے سے بنی مرہ کو دریافت کیا چرواہے نے کہا وہ سب جنگل مین ہین بشیر نے خالی میدان پاکر بنی مرہ کے مویشی مدینہ کی طرف ہانک لے چلے اثنائے راہ مین بنی مرہ کو معلوم ہوا کہ اُنکے مویشی مدینہ کی طرف لیے جاتے ہین تو وہ ایک بھاری جماعت لیکر مسلمانون کے پیچھے دوڑے اور راتون رات مسلمانون کو راستے مین گھیر لیا مسلمانون نے تیرون سے اُنکی خبر لی جب مسلمانون کے ترکش مین تیر باقی نہ رہے کفار نے مسلمانون پر یکبارگی حملہ کردیا سخت جنگ ہوئی اکثر اہل اسلام ہمراہیان بشیر بن سعد شہید ہوگئے رضی اللہ عنہم مگر اُنکے نام معلوم نہین۔ بشیر زخمی مدینہ کو واپس آئے فدک ایک گانون ہی مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر۔

چودھوان مشہد

سریہ اخرم ابن ابی العوجار السلمی رضی اللہ عنہ یہ سریہ ماہ ذی الحجہ سن سات ہجری مین پچاس مرد

جنگی بازیر امارت اخرم بمقابلہ سلیم (صفر) روانہ کیا گیا اس سریہ مین بنی سلیم کا ایک جاسوس خفیہ طور پر تھا اُسنے بنی سلیم کو آگے بڑھکر خبر دیکہ تمہارے اوپر مسلمانون کی فوج آتی ہی وہ سب ہوشیار ہو گئے اور بڑی جماعت لیکر مقابلہ اسلام کے لئے آئے تو اخرم نے پہلے اُنکو اسلام قبول کرنیکی دعوت دی اُن لوگون نے کہا ہمکو اُس کی حاجت نہین پھر وہ سب تیر مارنے لگے ادہر سے بھی مسلمانون نے تیر مارنے شروع کردئے آخر کافرون نے ہر چہار طرف سے مسلمانونکو گھیر لیا فریقین مین سخت جنگ ہوئی اکثر یا کل مسلمان مع امیر سریہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہم اور بعض نے کہا کہ امیر سریہ یعنے اخرم زخمی بچ گئے تو اُنکو مدینہ اُٹھا لائے۔

پندرھوان مشہد

سریہ کعب بن عمیر الغفاری رضی اللہ عنہ ماہ ربیع الاول سن آٹھ ہجری مین یہ سریہ پندرہ آدمیونکا بامارت کعب ذات الاطلاح کی طرف جو سرزمین شام مین ہی بھیجا گیا وہ سب رات کو چلتے اور دن کو چھپ کر مقام کرتے تھے تا آنکہ قریب موقع پہونچے مخبر نے مخالفون کو خبر دی کہ سریہ مین تھوڑے آدمی ہین بجز کعب کے سوار مسلمانون کی طرف آئے تو مسلمانون نے اُنکو اسلام قبول کرنیکو کہا مخالفون نے بجائے اجابت تیرون سے جواب دیا آخر وہان سخت جنگ ہوئی سب مسلمان شہید ہوگئے رضی اللہ عنہم صرف ایک مرد مسلمان زخمی بچ گیا بقول ابن سعد امیر سریہ زندہ بچ گیا جسکو مدینہ مین اُٹھا لے آئے آنحضرت صلعم کو یہ واقعہ نہایت شاق گذرا آپنے دوسرے سریہ کے روانہ کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ مخالفون کے منتشر ہو جانیکی خبر سنی گئی اسلئے سریہ ثانی کی روانگی ملتوی رہی۔

سولھوان مشہد

سریہ موتہ اور اُسکے شہیدون کے بیان مین موتہ بضم میم و ہمزہ ساکن بشکل واو بعدہ تا بوزن یا بضم میم وسکون واو بلا ہمزہ جسکے قایل اکثر اشخاص ہین اور ہمزہ کے ساتھ بعض کی روایت ہی ایک گانون کا نام ہی بلقا یا کرک کے قریب سرزمین شام مین وہان سے بیت المقدس دو منزل کے فاصلہ پر ہی سریہ مذکور ماہ جمادی الاولی سن آٹھ ہجری مین ظہور پذیر ہوا۔ اس سریہ کو بعض اہل مغازی نے غزوہ موتہ لکھا ہی اسلئے کہ آنحضرت صلعم نے ثنیۃ الوداع تک اس سریہ کی مشایعت فرمائی ہی۔ بخاری اور ابن اسحاق نے اس سریہ کے غزوہ کہنے کی وجہ کثرت جیش اسلام قرار دی ہی اگرچہ آنحضرت صلعم اسمین شریک نہ تھے۔

سبب اس سریہ کا یہ ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک خط بنام حاکم بصریٰ جو ہرقل شاہ روم کی طرف

وہان کا عامل تھا لکھوا کر حارث بن عمیر ازدی لہبی کو دیکر فرمایا کہ اسکو لیجاؤ مکتوب الیہ کے پاس لیجا جب کہ حارث مقام موتہ مین پہونچے تو شرجیل بن عمرو غسانی نے انکی راہ روکا اور پوچھنے لگا تم کون ہو کہان جاؤ گے حارث نے کہا مین فرستادہ رسول اللہ صلعم کا ہون بصرے جاؤنگا شرجیل نے جو بادشاہ روم کیطرف سے موتہ کا عامل تھا اُسنے حارث کو گرفتار کر کے قتل کیا سوائے حارث کے کوئی نامہ بر آنحضرت صلعم کا کہین قتل نہین ہوا۔ حاکم بصری کا حارث بن شمر غسانی تھا **بصری** بضم بائے موحدہ و سکون صاد مہملہ و فتح رائے مہملہ و الف مقصورہ

لہبی بکسر لام و سکون ہا و کسر بائے موحدہ و سکون یائے تحتانیہ۔

الغرض جب رسول اللہ صلعم کو حارث نامہ بر کے قتل ہوجانیکی خبر پہونچی آپ نہایت آشفتہ خاطر ہوکر صحابہ کو بارادہ جنگ شرجیل بلایا اور انکو حارث نامہ بر کے مارے جانے کی خبر سنائی اور فرمایا کہ تم سب مدینہ سے باہر چلکر ٹہرو۔ چنانچہ حسب الحکم نبی صلعم سب مدینہ کے باہر آئے تو تین ہزار کی جمعیت ملاحظہ اقدس مین پیش ہوئی وہان آنحضرت صلعم نماز ظہر کی ادا فرماکر بیٹھے اور سب لوگ آپ کے گرد آ بیٹھے تو آپنے فرمایا کہ زید بن حارثہ کو تمہارا امیر مقرر کرتا ہون اتنے مین جعفر ابن ابی طالب نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو ایسی امید نہ تھی کہ آپ زید بن حارثہ کو میرے اوپر امیر قرار دینگے آپنے فرمایا جعفر تمکو معلوم نہین کس بات مین تمہاری بہتری ہے یہ وہ خاموش ہوئے پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر زید شہید ہون تو جعفر بن ابیطالب نشان اسلامی اُٹھاوین اگر وہ بھی شہید ہون تو عبد اللہ بن رواحہ نشان اُٹھاوین اور اگر وہ بھی شہید ہوجاوین تو جسکو سب مسلمان امیر بناوین وہ نشان اپنے ہاتھ مین لے اس درمیان مین ایک یہودی جو وہان حاضر تھا کہنے لگا یا ابا القاسم تم لوگ اپنے امارت کے ساتھ نامزد کیا ہے یہ سب مارے جاوینگے انبیائے بنی اسرائیل عم جب کسی کو لڑائی پر امیر کرتے تو وہ مارے جاتے تھے اگر درحقیقت آپ سچے نبی ہین تو ایسا ہی ہوگا جو مین کہتا ہون پھر وہی یہودی زید بن حارثہ سے کہنے لگا اگر ابو القاسم سچے نبی ہوینگے تو تم ضرور مارے جاؤ گے زید نے جواب دیا کہ آنحضرت صلعم بیشک سچے نبی ہین۔ بعد اُسکے آنحضرت صلعم نے سفید نشان زید بن حارثہ کے ہاتھ مین دیا اور سب مسلمانون سے جو اس سریہ مین شامل تھے فرمایا کہ تم لوگ مقتل حارث بن عمیر مین جاکر وہان کے لوگون کو اسلام کی دعوت کرو اگر وہ دعوت قبول کرین بہتر ورنہ اللہ تعالی پر بھروسہ کر کے اُنسے لڑو پھر آپ اُس سریہ کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک تشریف لیگئے وہان سب لشکری صف بستہ بغرض رخصتی سلام لیے کھڑے ہوئے تو آپنے فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالی کے واسطے اپنے دشمنون سے جو ملک شام مین ہین جنگ کر کے انکو قتل کرو مگر اُن آدمیون سے جو خلائق سے علیحدہ اپنی عبادت گاہون مین گوشہ گزین ہون اور عورتون اور لڑکون اور نہایت بوڑھے آدمیون سے مزاحم نہونا اور اُن کے درخت نہ کاٹنا

اور اُنکے گھر نگرانا یہ وصیت کرکے آپ مدینے کی طرف متوجہ ہوئے اور زید بن حارثہ مع اپنے لشکر کے موتہ کو روانہ ہوئے ادہر شرجبیل غسانی قاتل حارث نامہ بر کو مسلمانون کی روانگی کی خبر پہونچی تو اُسنے بھی جنگ کی تیاری کی اور ایک بڑا لشکر مسلمانون کے مقابلہ کے لئے مہیا کیا ہرگاہ لشکر اسلام وادی القریٰ مین پہونچا اور اُدہر شرجبیل نے اپنے بھائی سدوس کو مع پچاس نفر سپاہیان جنگی کے بطور طلیعہ روانہ کیا تھا چنانچہ وادی القریٰ کے مقام مین لشکر اسلام اور طلیعہ کفار سے مقابلہ ہوا تو سدوس برادر شرجبیل مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوا بقیہ اُسکے ہمراہی بھاگ کر شرجبیل کو سدوس کے مارے جانیکی خبر سنائی شرجبیل کے دل پر باوجود کثرت لشکر کے من جانب اللہ ایسا رعب چھا گیا کہ وہ مرعوب خائف و ترسان دم دبا کر قلعہ مین جا چھپا وہان سے اپنے دوسرے بھائی کو ہرقل قیصر روم کے پاس بھیجا جو مقام بلقا ایک لاکھ فوج کے ساتھ ٹھہرا تھا اُسنے قیصر سے امداد طلب کی وہان کیا دیر تھی قیصر نے بہت بڑی جماعت سپاہیون کی اُسکے ساتھ کر دی کہتے ہین کہ سب لشکر کفار کا مع امداد قیصر کے دو لاکھ ہو گیا اُس کے سوا پچاس ہزار متنصرہ عرب قبائل بنی بکر اور بنی لخم اور بنی جزام سے بطور کومک کے اُن مین آکر شامل ہوئے مسلمان کثرت فوج کفار سنکر گھبرائے کیونکہ صرف تین ہزار مسلمان تھے اُدہر ڈھائی لاکھ فوج چنانچہ موضع معان مین مسلمان ٹھہر کر آپسمین مشورہ کرنے لگے کہ ہم بھی اپنے مالک یعنے آنحضرت صلعم کو اطلاع دین وہ ہمکو واپس بلا دین یا ہماری مدد کرین عبد اللہ بن رواحہ نے سبکو سمجھایا اور تسلی دے کر کہا کہ تم لوگون نے جس فضیلت کے حاصل کرنے کے لیئے اپنا گھر بار چھوڑ دیا اور ما فیہا سے مونھ موڑا اُسکو مکروہ جانتے ہو جنگ بدر کا دن یاد کرو ہم تھوڑے اور مشرک بہت تھے باوجود اسکے اللہ تعالی نے ہمکو فتح دی تمکو چاہیئے کہ جنگ کرنے پر سب یکدل ہو جاؤ دشمنون سے لڑو ہمارا لڑنا دو حال سے خالی نہ ہوگا ۱ شہادت ۲ ظفر اگر ہم غالب ہوئے فہو المراد اور اگر شہید ہوئے تو وہ بھی فتحمندی سے کم نہین شہادت کا تمغا پہنے ہوئے اپنے بھائیون سے بہشت مین جا ملینگے عبد اللہ کی بات سنکر مسلمان ہوش مین آئے اور بہ تسلّی تمام سب لوگ بول اُٹھے آمنا وصدقنا اور معان سے کوچ کر کے موتہ کے مقام مین پہونچے ادہر کفار کی فوج بیشمار اُنکا انتظار کرتی تھی جب مسلمانون نے اُنکے ہتھیار چمکدار اور سوارون کے پہرے دیبا اور حریر کی پوشاکین پہنے اور زیورات طلائی سے آراستہ دیکھا حیران ہو رہے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہین کہ جب میری نظر بروقت شرجبیل کے لشکر پر پڑی کافرون کی کثرت اور اُن کے ہتیارون اور پوشاک چمک دمک دیکھکر میری آنکھون مین چکاچوند چھا گئی آنکھین تلملانے لگین ثابت بن اقرم انصاری نے میری حالت دیکھکر کہا اے ابو ہریرہ کیا دشمنون کی کثرت دیکھکر آپ حیران ہو گئے مین نے کہا ہان تب ثابت نے کہا کہ آپ غزوہ بدر مین حاضر نہ تھے ورنہ آپ کو معلوم ہوتا کہ حق تعالی نے باوجود کثرت دشمنون کے

کیسی مدد دی القصہ لڑائی شروع ہوگئی پہلے زید بن حارثہ پھر جعفر ابن ابیطالب اُنکے بعد عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہم اُنکے بعد خالد بن الولید نے نشان اپنے ہاتھ مین لیا اور کافرون کو بھگایا ان چارون امیر لشکر کا ذکر انشاء اللہ بعد کو لکھا جائیگا۔

روایت ہی۔ کہ جب اسلام اور کفر کی جنگ موتہ کے میدان مین چھڑ گئی اُسوقت آنحضرت صلعم مدینہ منورہ کی مسجد مین یارون سمیت رونق افروز تھے حق تعالی شانہ نے درمیانی پردا اُٹھا کر معرکہ موتہ کو آپ کے سامنے کردیا آپ ایک ایک کا حال ملاحظہ کرکے فرماتے جاتے تھے زید بن حارثہ نے نشان اُٹھایا تو شیطان اُنکے روبرو آیا تاکہ زندگی دنیا کی محبت اُنکے دل مین مستحکم کرے اور مرنے سے نفرت دلاوے زید نے کہا یہ وہ وقت ہی کہ ایمان مومن کے دل مین کامل اور راسخ ہوتا ہی اے ملعون تو اسوقت مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہی یہ کہکر آگے بڑھے کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر آنحضرت صلعم زید کے حق مین دعائے خیر کرنے لگے اور صحابہ سے فرمایا کہ تملوگ بھی زید کے حق مین دعائے خیر کرو تحقیق زید بہشت مین ہوکر باغون کی سیر کررہے ہین فرمایا زید کے بعد جعفر نے علم اُٹھایا شیطان اُنکے بھی روبرو آیا اور اُنکے دلمین وسوسہ ڈالنے لگا جعفر نے اُسکی باتون پر التفات نکیا معرکہ جنگ مین شہید ہوئے آنحضرت صلعم نے اُنکے لئے بھی دعا خیر فرمائی اور یارون کو بھی اُنکے استغفار کیلئے ہدایت کی پھر فرمایا کہ جعفر بہشت مین داخل ہوئے اللہ تعالی نے دو بازو یاقوت سرخ کے بعوض دونون ہاتھون کے اُنکو عنایت فرمائے وہ بہشت کے بیچ مین اوڑتے پھرتے ہین آنحضرت صلعم یہ باتین کرتے تھے اور آنکھون سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا جعفر کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے نشان اُٹھایا وہ بھی شہید ہوئے اُن کے بعد سیف من سیوف اللہ ایک تلوار نے خدا کی تلوارون سے نشان اُٹھایا تو اُس کے ہاتھ پر فتح ہوئی اُس تلوار سے خالد بن الولید مراد ہین۔

ضبط بعض الفاظ

شرحبیل بضم شین منقوطہ و فتح رائے غیر منقوط و سکون حائے غیر منقوط و کسرۂ موحدہ و سکون یائے مثناۃ تحتانیہ آخر مین لام۔

ثنیة الوداع ثاء مثلثہ مفتوح و نون مکسور و یاء مثناة تحتیہ مشددہ مفتوحہ و تاء تانیث وداع واو مفتوح و دال غیر منقوط و الف آخر مین عین غیر منقوط۔

وادی القریٰ واو و الف و دال غیر منقوط و یاے مثناة تحتانیہ بضم قاف و رائے غیر منقوط و الف مقصورہ

معان میم مفتوح عین بے نقطہ بعد اُسکے الف و نون۔

غسانی غین منقوط و سین غیر منقوط مشدد بعد اُسکے الف و نون مکسور و یائے نسبت۔

SAULAT PUBLIC LIBRARY RAMPUR STATE
صولت پبلک لائبریری رامپور اسٹیٹ

شہدائے موتہ کا تذکرہ

۱ حارث بن عمیر ہوزن زبیر آپ کا ذکر پیشتر ہوچکا۔

۲ زید بن حارثہ بن شراحیل بن عبد العزیٰ بن زید بن امرء القیس بن عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ودّ بن عوف بن عذرۃ بن زید اللات بن رفیدۃ بن ثور بن کلب بن وبرۃ الکلبی آپ کی والدہ کا نام سعدیٰ بنت ثعلبۃ بن عبد عامر ہے اور وہ بنی معن قبیلہ طی سے تھین زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سابقین اولین اور مہاجرین موالی بنی ہاشم سے ہین بدر اور دیگر مشاہد مین حاضر تھے کنیت آپکی ابو اسامہ ہے۔ آپ کی والدہ سعدیٰ آپ کو لیکر اپنے مایکے والون سے ملنے کے لئے قبیلہ طے مین آئی تھین زید مکان کے باہر لڑکون کے ساتھ کھیل رہے تھے ناگاہ اُچکے آئے زید کو اُٹھا لیا اور چلتے ہوئے پھر زید کو عکاظ کی بازار مین فروخت کرنے کے واسطے لے آئے حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ خاتون بنت خویلد کے لئے زید کو بقیمت چار سو درہم خرید کیا زید خدیجہ کی خدمت مین حاضر رہا کرتے اور اُنکے گھر کا کام کیا کرتے تا آنکہ رسول اللہ صلعم نے خدیجہ خاتون رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے زیدؓ کو آنحضرت صلعم کی نذر کر دیا زید آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر رہتے اور آپ کی خدمت کیا کرتے وہان حارثہ بن شراحیل زید کے والد کا عجب حال تھا فرزند گم گشتہ کی یاد مین کبھی یعقوب وار روتے اور کبھی اشعار فراقیہ پڑھتے جس سے غم فراق کو فراموش کرتے اتفاقاً قافلہ حجاج بنی کلب موسم حج مین مکے کو آیا تو اُس قافلے کے لوگون نے زید کو پہچانا اور زید نے اُنکو پہچانا جب وہ لوگ اپنے وطن کو جانے لگے زید نے چند اشعار تسلی آمیز لکھکر اُنکو دئے اور کہا یہ میرے باپ حارثہ کو دینا چنانچہ قافلہ والے جب وطن کو واپس آئے اشعار کا پرچہ بشیروار حارثہ کو دیا تو اُسکی آنکھین غم آلود کھل گئین قافلہ والون سے اپنے یوسف گم شدہ کا ٹھکانا دریافت کر کے حارثہ مع کعب اپنے بھائی کے تھوڑی پونجی لیکر بغرض دینے فدیہ زید کے مکے کو روانہ ہوئے جب شہر مکے مین پہونچے دریافت کیا کہ محمد بن عبد اللہ کہان ہین لوگون نے کہا وہ مسجد الحرام مین تشریف فرما ہین یہ سنکر حارثہ اور کعب مسجد الحرام مین آئے اور حضور انور سے عرض کرنے لگے اے ابن عبد المطلب اے سردار قوم آپ حرم اللہ شریف کے محافظ اور مجاور ہین ہم لوگ آپ کی خدمت مین واسطے دینے فدیہ اپنے فرزند عزیز کے آئے ہین جسکو آپ اپنی غلامی کا شرف بخشے ہوئے ہین اُسکا فدیہ لے کر ہم پر احسان کیجئے آنحضرت صلعم نے فرمایا وہ کون ہے وہ دونون بولے زید بن حارثہ کے نام سے وہ پکارا جاتا ہے آپنے فرمایا اُسکو میرے روبرو لے آؤ مین اُسکو مختار کرتا ہون چاہے تمھارے ساتھ جاوے یا میرے ساتھ رہے اگر وہ تمکو اختیار کرے تو بلا فدیہ تمھارا ہی ہے اور اگر مجھکو اختیار کرے گا تو قسم خدا کی

مین وہ نہین ہون کہ فدیہ کو بمقابلہ اُسکے جسنے مجھے اختیار کیا اختیار کرون اس کے بعد زید حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو ان دونون کو پہچانتا ہی زید بولے ہان یہ حارثہ میرا باپ اور وہ کعب میرا چچا ہی تب آنحضرت صلعم نے فرمایا مین تجھکو مختار کرتا ہون اسبات پر کہ مجھے اختیار کر یا ان دونون کو زید بولے مین وہ نہین ہون کہ حضور کے مقابلہ مین کسی اور کو اختیار کرون حضور ہی میرے باپ اور چچا ہین۔ حارثہ اور کعب نے کہا زید تجھکو کیا ہوا غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتا ہی زید نے کہا یہ غلامی نہین بلکہ تمام دنیا کی بادشاہی سے زیادہ تر لائق قدر ہی۔ پھر آنحضرت صلعم نے زید کو اپنے گود مین لیکر فرمایا تمام حاضرین گواہ رہین کہ زید میرا بیٹا میرا وارث ہی اور مین اُسکا وارث ہون حارثہ اور کعب یہ ماجرے دیکھکر بخوشی تمام اپنے وطن کو واپس گئے اور مکے مین زید بن محمدؐ کے نام سے زید کو پکارنے لگے جب اسلامی ستارہ اُفق ترقی پر چمکا اور جاہلیت نے نقاب شرمندگی مین مونھ چھپایا اور حاکم قضا و قدر نے ادعوھم لآبائھم کا حکم سنایا اُس روز سے زید بن حارثہ کے نام سے پکارے جانے لگے۔ موالی مین آپ ہی سابق الاسلام ہین آنحضرت صلعم نے آپ کو آزادی کا شرف بخشا اور آنحضرت آپ کو بدرجہ غایت دوست رکھتے چنانچہ زید حِبُّ النبی کے لقب سے مشہور ہو گئے (حب بکسر اول و تشدید ثانی یعنی دوست) اور آیۃ کریمۃ اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ الآیۃ آپ ہی کے حق مین نازل ہوئی اور آنحضرت صلعم بھی فرمایا کرتے تھے احب الناس الیّ من انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ یعنی زید بن حارثہ انعم اللہ علیہ بالاسلام و انعمت علیہ بالعتق عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و عن ابیہما سے مروی ہی کہ آنحضرت صلعم نے جب کسی سریہ مین زید بن حارثہ کو بھیجا تو اُنھین کو امیر مقرر فرمایا اور جب وہ رہ جاتے تو اُنکو اپنا خلیفہ مقرر کرتے سوا اسکے اور بھی فضایل آپکے کتب احادیث و سیر مین مذکور ہین قرآن مجید مین سوائے آپ کے دیگر صحابہ کا نام نہین آیا ق فلما قضی زید الآیۃ پہلا نکاح آپ کا ام ایمن کے ساتھ ہوا اور ام ایمن آنحضرت صلعم کی موروثی لونڈی ہین اُنکے بطن سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے بعد ام ایمن کے آپ کا نکاح زینب بنت جحش سے ہوا جنکی والدہ امیمہ بنت عبد المطلب آنحضرت صلعم کی پھوپھی ہین اور بعد طلاق دینے زید کے آنحضرت صلعم نے اُنسے نکاح کیا جسکا مفصل قصہ کتب سیر مین مذکور ہی۔ سلمۃ بن الاکوع راوی ہین کہ مین آنحضرت صلعم کے ہمراہ سات غزوہ مین حاضر رہا اور زید بن حارثہ کے ساتھ سات سرایا مین موجود تھا جنمین رسول اللہ صلعم نے زید کو امیر کرکے بھیجا تھا۔ سیر اور مغازی کی کتابون سے ظاہر ہوتا ہی کہ زید بن حارثہ سات سرایائے مفصلہ ذیل مین امیر تھے ۱ سریہ قردہ بفتح قاف و سکون رائے غیر منقوط ایک چشمہ کا نام ہی چشمہاے نجد سے یہ سریہ ماہ جمادی الثانی سن تین ہجری مین قافلہ قریش کے مقابلہ کو روانہ ہوا ۲ سریہ جموم یا جموح بفتح جیم ایک ناحیہ ہی بطن نخل مین مدینے سے چار منزل کے فاصلہ پر ماہ ربیع الآخر سن چھ ہجری مین بنی سلیم کے مقابلہ کو بھیجا گیا ۳ سریہ عیص بکسر عین

غیر منقوط و یا رمثناۃ تحتانیہ و صاد غیر منقوط ایک گانون ہی مدینے سے چار منزل کے فاصلہ پر ماہ جمادی الاولی سن تین ہجری مین قریش کے قافلہ کے مقابلہ کے لئے بھیجا گیا ۴ سریہ طرف طا و را دونون غیر منقوط و فا بوزن کتف ایک چشمہ ہی پانی کا مدینے سے چھتیس ۳۶ میل کے فاصلہ پر عراق کی راہ مین ماہ جمادی الثانی سن چھ ہجری مین بمقابلہ بنی سلیم روانہ ہوا ۵ سریہ حسمی بکسر حا و سین دونون غیر منقوط و میم آخر مین الف مقصورہ ایک زمین ہی بنی جذام کے وادی القری کے قریب جانب شام ماہ جمادی الثانی سن چھ ہجری مین بنی جذام کے مقابلہ مین روانہ ہوا۔

جذام بضم جیم و ذال منقوط و الف و میم ایک قبیلہ ہی بنی معد کا کوہستان حسمی مین ۶ سریہ ام قرفہ فزاریہ قرفہ بکسر قاف و سکون راے غیر منقوط و فا و تار تانیث وہ ربیعہ بن بدر فزاری کی دختر اور بنی فزارہ کی ملکہ تھی اور وہ ناحیہ وادی القری مین مدینے سے سات منزل کے فاصلہ پر رہتی تھی اُسکے مقابلہ مین بماہ رمضان سن چھ ہجری مین یہ سریہ روانہ ہوا۔ مفصل حال و مآل ان سرایا کا کتب سیر مین درج ہی خیال تطویل نے اُسکی گنجایش اس مقام مین موقع ندیا ۷ سریہ موتہ بمقابلہ شرجیل غسانی ماہ جمادی الاولی سن آٹھ ہجری مین روانہ ہوا القصہ جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ میدان موتہ مین پہونچے پہلے اپنی صفون کو برابر کر کے دشمنون کے مقابلہ مین استادہ کیا پھر نشان ہاتھ مین لیکر کافرون سے لڑے کشتون کے پشتے لگا دے آخر بعمر پچپن ۵۵ سالہ کافرون نے تیرون سے اُنکو شہید کیا رضی اللہ عنہ۔ زید بن حارثہ وہ صحابہ جلیل القدر ہین جنسے انسؓ بن مالک اور براءؓ بن عازب اور عبد اللہ بن عباسؓ اجلہ صحابہ اور اسامہ بن زید بن حارثہ حدیثون کی روایت کرتے ہین۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ کسی غنیمت مین میرے والد عمر فاروقؓ نے اپنے عہد خلافت مین اسامہ بن زید کو مجھسے زیادہ حصہ دیا تو مین نے اپنے والد سے زیادہ دینے کی وجہ دریافت کی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسامہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک تجھ سے زیادہ تر محبوب تھا اور اُسکا باپ زید بھی تیرے باپ عمرؓ سے آنحضرت صلعم کے نزدیک زیادہ تر محبوب تھا اس روایت سے قطع نظر جلالت شان زید بن حارثہ کی انصاف فاروقی اور آپ کی حق شناسی کا مرتبہ ظاہر ہوتا ہی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اس وقت ایک حکایت یاد آئی جسکا ذکر اس موقع پر خالی از لطف نہین۔

حکایت زید بن حارثہ نے مقام طائف مین سواری کے لئے ایک خچر کرایہ مین لیا کرایہ دار نے یہ شرط کر لی تھی کہ جہان میرا جی چاہیگا وہین تمکو سواری سے اُتار دونگا زید نے اس شرط کو منظور کر لیا اور سوار ہو کر آگے قدم بڑھایا راہ مین ایک کھنڈل ملا جہان بہت لاشین پڑی تھین کرایہ دار نے کہا بس اب سواری سے اُترئیے ناچار زید بن حارثہ بپابندی شرط سواری سے اُترے تو کرایہ دار اُنکے قتل پر آمادہ ہوا زید نے دیکھا کہ اجل سامنے آگئی کرایہ دار سے کہنے لگے مجھکو دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے

وہ بولا نماز پڑھ لو تجھ سے پہلے لوگوں نے بھی نماز پڑھی تھی جنکی لاشیں پڑی ہیں نماز سے اُنکو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا غرض کہ زید نے دو رکعت نماز ادا کی تو کرایہ دار نے اُنکے قتل کرنے کو آستینیں چڑھائیں زید نے دونوں ہاتھ اوپر کو اُٹھا کر یا ارحم الراحمین کہا تو غیب سے لا تقتلہ کی صدا سنائی دی قاتل گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا کسی کو نہ پایا پھر قتل کرنے پر آمادگی ظاہر کی تو زید نے بھی اپنے ارحم الراحمین کو پکارا تو وہی لا تقتلہ کی ندا قاتل کے گوش زد ہوئی اُسکا ہاتھ رک گیا جب تیسری مرتبہ قاتل نے چھرے بدل کر زید کے مارنے کو ہاتھ اُٹھایا تو زید نے ادرکنی یا ارحم الراحمین کہا ناگاہ ایک اسپ سوار نیزہ دار کود پڑا جسکے نیزہ کی بوڑی نہایت چمکدار اور اُسکی انی سے آگ کے شعلہ بھڑکتے تھے اُسنے ایک ہی ہول میں کرایہ دار کو دیرہ دوزخ تک پہونچا دیا پھر وہ سوار زید سے کہنے لگا جب تو نے پہلے مرتبہ یا ارحم الراحمین کہا تو میں ساتویں آسمان پر تھا اور جب دوسری مرتبہ تو نے ارحم الراحمین کہا تو میں آسمان دنیا پر آ پہونچا اور تیسری ندا میں تیرے پاس پہونچ گیا۔

سعدی سین عین دال غیر منقوط آخر میں الف مقصورہ بوزن حبلی۔

عکاظ عین غیر منقوط اور کاف الف ظا منقوط بروزن غراب ایک بازار کا نام ہے عرب جاہلیت کی بازاروں سے سال بھر میں ایک مرتبہ وہ جمع ہوتا تھا ہر چہار طرف سے بغرض خرید و فروخت آتے علاوہ اُسکے عرب والے باہم اشعار فخریہ پڑھتے تھے۔

۳ جعفر بن ابیطالب (عبد مناف) ابن عبد المطلب (شیبۃ الحمد) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (مغیرہ) بن قصی (زید) القرشی الہاشمی۔ ابوطالب کے چار فرزند ۱ طالب اُنکی اولاد باقی نہیں ۲ عقیل ۳ جعفر ۴ علی مرتضی۔ ان چاروں کی ولادت میں دس دس برس کا تفاوت تھا یعنی طالب عقیل سے دس برس اور عقیل جعفر سے دس برس اور جعفر علی مرتضی سے دس برس بڑے تھے القصہ جعفر رضی اللہ عنہ سابقین اولین سے ذوہجرتین ہیں بقول ابن اسحاق پچیس مردوں کے بعد اور بقول بعضے اکتیس مردوں کے بعد آپنے اسلام قبول کیا۔ ہجرت اول آپ کی مع اپنی زوجہ اسماء بنت عمیس کے جانب حبش ہوئی وہاں بہت روز آپنے قیام فرمایا نجاشی بادشاہ حبش مع اپنے تابعین کے آپ ہی کے ہاتھوں پر مسلمان ہوا اور وہیں اسماء بنت عمیس کے بطن سے آپ کے تین فرزند پیدا ہوئے ۱ عبد اللہ ۲ محمد جو زمانہ اسلام میں پہلے آپ ہی اس نام پاک سے موسوم ہوئے ۳ عون۔ دوسری ہجرت آپ کی مدینہ منورہ کی طرف ہوئی آپ اپنی زوجہ اسماء بنت عمیس اور تینوں صاحبزادوں کے ساتھ مدینہ کو آئے کل جماعت مہاجرین چھتیس آدمیوں کے ہمراہ تھی جنمیں تیرہ مرد چھ عورتیں سات لڑکے تھے اُن دنوں آنحضرت صلعم قلعجات خیبر کی قلع و قمع کیلئے سرزمین خیبر میں تشریف فرما تھے جعفر نے جب آپکو مدینہ میں نہ پایا تو فوراً خیبر کو روانہ ہوئے اور جس روز آپ خیبر میں پہونچے اُسی روز خیبر فتح ہو گیا تھا جناب

رسالتمآب صلعم نے اُٹھکر جعفر کا استقبال کیا اور دونون آنکھون کے درمیان بوسہ لیا اور فرمانے لگے آج مین کس بات کی خوشی ظاہر کرون فتح خیبر کی یا جعفر سے ملنے کی آنحضرت صلعم کے حکم سے فیما بین جعفر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کے بھائی چارا ہوگیا۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہی کہ سیدنا جعفرؓ مسکین نواز تھے مسکینون کو دوست رکھتے اسیلئے جناب رسالتمآب جعفر کو ابو المساکین کہا کرتے تھے حضرت جعفر کے لئے اس سے زیادہ کون فضیلت ہی کہ آنحضرت صلعم نے آپ کو فرمایا اشبہت خلقی و خُلقی ہجری ۸ موتہ مین بعد شہادت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے آپنے نشان امارت اُٹھایا آپ کی سواری مین سرنگ گھوڑی تھی اُس سے کود پڑے اور گھوڑی کے پانون کاٹ دئے اس خیال سے کہ بعد میری شہادت کے مبادا کوئی کافر اسیر اپنا آسن جماوے آپ اول اُن لوگون سے ہین جنکے گھوڑے کے پانون زمانہ اسلامی مین کاٹے گئے پھر تو آپ جلادت ہاشمی کا ہاتھ آستین شجاعت سے باہر نکال کر دشمنون کو تہ تیغ کرنے لگے جب داہنا ہاتھ آپ کا شہید ہوا تو آپنے بائین ہاتھ سے نشان کو تھاما وہ بھی شہید ہوا تو دونون بازو سے نشان سنبھالا اس اثنا مین ایک دشمن نے آپ کی کمر پر تلوار ماری آپ شہید ہوگئے اُسوقت آپ کی عمر اکتالیس برس کی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ مین غزوہ موتہ مین حاضر تھا جعفر کی لاش تلاش کی تو اُنکے جسم پر نوسے سے زیادہ برچھے اور تیرون کے زخم دیکھے گئے۔ بعد شہادت جعفر کے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جعفر کو مین نے فرشتون کی طرح بہشت مین اڑتے ہوئے دیکھا اور اُنکا درجہ نہایت بلند دکھائی دیا اور زید بن حارثہ کو اُنسے کم درجہ مین پایا تو مین نے اپنے دل مین کہا کہ مجھے یہ امید نہ تھی کہ زید کا درجہ جعفر سے کم ہوگا اتنے مین جبرئیل امین آئے اور کہا کہ حق تعالی نے بوجہ شرف قرابت آپکے جعفر کو یہ فضیلت اور زیادت درجہ عطا فرمایا ہی۔

روایت ہی کہ آنحضرت صلعم بعد شہادت جعفر محزون ہوئے پھر اُنکے گھر تشریف لے گئے اور اُنکے فرزندونکو گلے لگایا اور اُنکی پیشانی چومی اور تسلی دی اُسوقت آپکی آنکھون سے آنسو جاری تھے کہ ریش مبارک تر ہوگئی پھر فرمایا کہ اولاد جعفر کے لئے کھانا تیار کیا کرے اُن لوگون کو مصیبت پیش آئی ہی جس سے وہ کھانا پکانے کی پرواہ نہین کرتے اور یہ بھی مروی ہی کہ آنحضرت صلعم نے اولاد جعفر کو تین روز تک غم کرنیکی اجازت دی بعد اس کے اُن کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ آج سے میرے بھائی کے لئے کوئی نہ روئے۔

۱۴ عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبۃ بن امرء القیس بن عمرو بن امرء القیس الاکبر بن مالک الاغر بن ثعلبۃ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج الانصاری الخزرجی الحارثی۔ کنیت آپ کی ابو محمد یا ابو رواحہ یا ابو عمرو آپ کی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو صحابیہ خزرجیہ ہین۔

رواحہ رائے غیر منقوط مفتوح و واو و الف و حائے غیر منقوط مفتوح اور آخر مین تائے تانیث آپ انصار مین

سابقین اولین سے منجملہ بارہ نقیبون کے ہین بدر سے تا عمرۃ القضا ہر موقع مین آپ موجود تھے آنحضرت صلعم کے حکم سے مقداد بن الاسود اور آپ کے درمیان بھائی بندی قرار پائی تھی۔

صحابہ مین ابن عباس اور اسامۃ بن زید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے آپ سے حدیث کی روایت اور تابعین مین ابو سلمۃ بن عبد الرحمن وعکرمہ وعطاء بن یسار آپ سے حدیث مرسل کی روایت کی ہے آپ رسول اللہ صلعم کے منشیون اور شاعرون سے ہین آپ ہی نے سب سے پہلے فتح بدر کی خوشخبری مدینہ مین پہونچائی تھی رسول اللہ صلعم نے آپ کے حق مین فرمایا نعم الرجل عبد اللہ بن رواحہ حدیث مین وارد ہی رحمت کرے اللہ تعالی ابن رواحہ پر کہ وہ دوست رکھتے ہین اُن مجلسون کو جن کے ساتھ فرشتے فخر کرتے ہین۔ آپ کا دستور تھا کہ جب گھر سے کہین جاتے تو پہلے دو رکعت نماز پڑھکر باہر نکلتے اور جب واپس آتے تو دو رکعت نماز پڑھتے یہ معمول اُن سے کبھی فوت نہ ہوتا تھا اور غزوات وسرایا مین سب کے پہلے روانہ ہوتے اور سب کے پیچھے واپس آتے۔ آپ شعراء محسنین مین سے ہم زبان حسان بن ثابت اور کعب بن مالک کے ہین جو رسول اللہ صلعم کی مدح اور آپ کی ہجو کو رد کیا کرتے تھے ہر گاہ آیت کریمہ والشعراء یتبعہم الغاوون نازل ہوئی عبد اللہ بن رواحہ افسردہ خاطر ہو کر کہنے لگے کہ اللہ تعالی نے مجھے بھی اُنھین شاعرون مین شمار فرمایا تب اللہ تعالی نے الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کے حکم سے شعراء مومنین صالحین کو مستثنی کر دیا تو وہ افسردگی رفع ہوئی۔ مرزبانی معجم الشعراء مین لکھتے ہین کہ عبد اللہ بن رواحہ شاعر زمانۂ جاہلیت اور اسلام مین عظمت قدر اور منزلت کے ساتھ تھا ایسا تھا انھون نے بہو اشعار مدحیہ رسول اللہ صلعم کی شان مین لکھے ہین ازانجملہ منتخبہ نمونہ از خروارے یہ شعر ہی ؎

لولم تكن فيه آيات مبينة
كانت بديهته تنبئك بالخبر

منقول ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ سے فرمایا کہ کوئی شعر حسب حال اوقت کہو عبد اللہ نے برجستہ یہ شعر کہے ؎

انی تفرست فیک الخیر اعرفه
والله یعلم ان ما خانني البصر
انت النبي ومن یحرم شفاعته
یوم الحساب فقد ازری به القدر
فثبت الله ما آتاک من حسن
تثبیت موسی ونصرا کالذی نصروا

یہ اشعار سنکر آنحضرت صلعم نے وانت ثبتک اللہ یا ابن رواحہ فقرہ دعائیہ ارشاد فرمایا جسکا اثر بروز موتہ عبد اللہ کے حق مین ظاہر ہوا کہ باوجود کثرت اعدا اور قلت اپنی جماعت کے کلام الٰہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ پر بھروسہ کرکے ثابت قدم رہے انس رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم بارادہ اداے عمرۃ القضا مکہ معظمہ مین داخل ہوئے عبد اللہ بن رواحہ آپ کے آگے آگے یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

؎ خلوا بنی الکفار عن سبیله ٭ الیوم نضربکم علی تاویله ٭ ضربا یزیل الهام عن مقیله ٭ ویذهل الخلیل عن خلیله

سیدنا عمر بن الخطاب کو کب اسکی تاب تھی سنتے ہی کہنے لگے ادب کر اے ابن رواحہ حرم شریف مین رسول اللہ صلعم کے روبرو ایسے اشعار پڑھتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا اے عمر اُسکو منع نہ کرو شعر پڑھنے دو

قسم ہی اُسکی جسکے قبضہ مین میری جان ہی بیشک ابن رواحہ کے اشعار آج کے روز مشرکون کے دل پر تیر کی انیون سے زیادہ سخت ہین۔

جب ابو رافع یہودی بحکم آنحضرت صلعم قتل کیا گیا تو یہود نے اسیر بن رزام کو خیبر کا امیر مقرر کیا اور وہ بنی غطفان وغیرہ کی طرف بغرض فراہم کرنے فوج کے گیا تاکہ رسول اللہ صلعم سے جنگ کرے آنحضرت صلعم کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو آپنے عبداللہ بن رواحہ کو تیس مردون کے ساتھ اسیر بن رزام کی طرف روانہ فرمایا کہ اُس شور بخت کو دار البوار کی طرف روانہ کرین چنانچہ وہ دشمن خدا و رسول عبداللہ بن انیس کی تلوار سے مارا گیا اور تیس آدمی جو ابن رزام کے توابع سے تھے اُن مین سے صرف ایک آدمی بچا اور سب مسلمانون کے ہاتھ سے جہنم مین داخل ہوئے مسلمان سب صحیح وسالم واپس آگئے۔ عبداللہ بن رواحہ سریہ موتہ کے تیسرے امیر ہین جیسا کہ سابق ازین مذکور ہو چکا ہی جب وہ موتہ کو جانے لگے بہت روئے لوگون نے پوچھا کیون روتے ہو اُنھون نے کہا واللہ مجھکو محبت دنیا کی نہین ہی مگر مین نے رسول اللہ صلعم کو آیۂ کریمہ وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا پڑھتے سنا ہی پس مین نہین جانتا کہ میرا حال دوزخ مین کیا ہوگا یہی سبب ہی میرے رونے کا۔ زید بن ارقم کہتے ہین کہ مین یتیم تھا عبداللہ بن رواحہ کے آغوش پرورش مین اپنی زندگی بسر کرتا تھا جب وہ موتہ کو روانہ ہوئے مجھکو بھی اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر لے چلے ایک رات کا ذکر ہی کہ اُنھون نے رواروی مین چند اشعار ایسے پڑھے جن سے شہادت کی بو پیدا تھی وہ سنکر مین رونے لگا تو عبداللہ نے مجھے تسکین دیکر کہا تیرا کیا نقصان ہی اگر اللہ تعالی مجھکو سعادت شہادت سے سربلند کرے تو مین دنیا کے حوادث اور مصائب سے فراغت اور راحت حاصل کرون پھر وہ سواری سے اُترے اور چند رکعت نماز پڑھی اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھایا اور بعد فراغ میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اے فرزند اللہ تعالی نے بیشک میری دعا قبول کی مجھکو شربت شہادت پلاویگا۔ کہتے ہین کہ عبداللہ بن رواحہ نے تین روز سے کوئی غذا نہ کھائی تھی اُس روز گوشت اُنکے سامنے رکھا گیا تو اُنھون نے ایک لقمہ مونھ مین رکھا تھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنی فوراً لقمہ کو اوگل دیا اور اپنے نفس سے کہنے لگے کہ جعفر دنیا سے کوچ کر گئے اور تو ابتک دنیا کے ساتھ مشغول ہی پھر نشان لے کر نبردگاہ مین آئے اور کافرون سے جنگ کرنے لگے آپ کی اُنگلی پر زخم لگا وہ لٹک پڑی آپ گھوڑے سے اُترے اور اُنگلی کو پانون کے تلے دبا کر جسم سے علیحدہ کر دیا اور اپنے نفس سے کہا کہ اے نفس اگر تجھکو زوجہ منکوحہ سے دل بستگی ہی تو مین نے اُسکو طلاق دیا اگر غلامون اور لونڈیون سے تیرا لگاؤ ہی تو مین نے اُنکو آزاد کر دیا اور اگر باغ اور زراعت کی محبت ہی تو مین نے کل جائداد اپنی رسول اکرم صلعم کو نذر کر دی اب دنیا مین تیرے لیے کیا باقی رہا جو شہادت سے مونھ موڑتی ہی بعد ازان کافرون سے جنگ مین مشغول ہوئے مصعب بن بن شیبہ راوی ہین کہ بروز موتہ عبداللہ بن رواحہ کسی کافر کی برچھی سے مجروح ہوئے خون آپ کے ہاتھ پر

تھا تو اسکو اپنے چہرے پر ملکر دونون صفون کے درمیان مین گر پڑے اور کہنے لگے اے مسلمانون اپنے بھائی کا گوشت بچاؤ یعنے کفار میری لاش کو خراب کرنے نپاوین چنانچہ مسلمان انکو اٹھانے لگے کہ آپ کی روح روضہ رضوان کو پہونچی اُسی جگہ شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ۔ بعد شہادت عبد اللہ بن رواحہ کے ثابت بن اقرم نے نشان امارت اٹھاکر خالد بن الولید کو دیا جن کے ہاتھون پر اللہ نے دولت اسلام کو فتح نمایان دی اسکی تفصیل انشاء اللہ تعالی خالد کے تذکرہ مین مذکور ہوگی۔

۵ حارثہ بن النعمان بن اساف بن نضلہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری ابن اسحاق نے آپ کو موتہ کے شہیدون مین ذکر کیا ہی مگر عدوی نے کہا کہ آپ بدر اور احد وغیرہ مشاہد مین حاضر تھے آخر معرکہ موتہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۶ حنیف بن رئاب بن الحارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی صحابہ احد سے ہین جنگ موتہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

حنیف حائے غیر منقوط دونون و یاء مثناۃ تحتیہ و فا بروزن زبیر۔

رئاب راے غیر منقوط بعد اسکے ہمزہ بعدہ الف اور باء موحدہ اور بجاے ہمزہ یاء مثناۃ تحتیہ بھی پڑھنا روا ہی بہرحال بروزن کتاب ہی۔

۷ خالد بن ثابت انصاری اوسی بقول ابن عساکر جنگ موتہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸ خالد بن النعمان بن الحارث بن رزاح بن ظفر بن الخزرج بن عمرو بن الاوس الانصاری الاوسی الظفری بقول ابن عساکر جنگ موتہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۹ زید بن عبید بن المعلی بن لوذان الانصاری الاوسی عدوی نے آپ کو صحابہ بدر مین شمار کیا ہی مگر شہادت موتہ مین عدوی اور ابن سعد متفق ہین رضی اللہ عنہ۔

۱۰ سراقہ بن عمرو بن عطیۃ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی النجاری بدر اور احد وغیرہ مشاہد مین آپ حاضر تھے معرکہ موتہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

سراقہ سین غیر منقوطہ مضموم و راے غیر منقوط مفتوح و قاف مفتوح اور آخر مین تاء تانیث۔

۱۱ وہب بن سعد بن ابی سرح بن ربیعۃ بن ہلال بن مالک بن ضبۃ بن الحارث بن فہر الفہری العامری المہاجری رسول اللہ صلعم کے حکم سے آپ اور ۱۲ سوید بن عمرو الانصاری کے درمیان بھائی چارہ تھا وہ بھائی بندی آخیر تک اللہ تعالی نے نباہ دی یعنی دونون صاحب معرکہ موتہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔ وہب بن سعد احد اور حدیبیہ اور خندق اور خیبر مین حاضر تھے جب موتہ مین شہید ہوئے انکی عمر چالیس برس کی تھی۔

۱۳ **عباد** بن قیس بن عبسۃ بن امیۃ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج الانصاری الخزرجی الزرقی آپ صحابہ عقبہ اور بدر اور احد سے ابو درداء صحابی مشہور کے چچا ہین بروز موتہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

عباد بعین غیر منقوط و باء موحدہ مشددہ و الف و دال غیر منقوط بروزن سجاد اور بعض نے عبادہ بضم عین غیر منقوط و تخفیف باء موحدہ و الف اور آخر مین تاء تانیث لکھا ہے والعلم عند اللہ۔

۱۴ **عباد** بن ماعص بن قیس بن خلدۃ بن عامر بن زریق الانصاری الخزرجی الزرقی جنگ موتہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۵ **عمرو** بن سعد اور آپ کے بھائی ۱۶ **عامر** بن سعد بن الحارث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبۃ بن اقصی بن حارثہ دونون جنگ موتہ مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۱۷ **ہوبجہ** بن بجیر بن عامر بن سفیان بن اسید بن زائدۃ بن حصین بن عیاش بن شبیب بن عبد قیس بن علباد بن قیس بن عائذۃ بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبۃ الضبی پہلے آپ بطور وفود مدینہ مین آئے پھر بہ نیت ہجرت مدینہ مین رہگئے جنگ موتہ مین شہید ہوئے کہتے ہین کہ بعد شہادت آپ کا جسم مفقود ہوگیا رضی اللہ عنہ۔

تذکرہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

ناظرین رسالہ دل مین خیال کرینگے کہ ابھی ہم خالد بن الولید کو ابو سفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ مشرکین قریش کے ساتھ احد سے حدیبیہ کے میدان تک مسلمانون سے لڑتے جھگڑتے بصف عدو مین اکڑتے دیکھ آئے پھر وہ کب اور کیونکر اسلامی جھنڈے کے سایہ مین کھڑے ہو کر جنگ موتہ کی فتح خداداد بمقابلہ ڈھائی لاکھ آدمیون کے صرف تین ہزار غازیون کے زور بازو سے حاصل کرکے سیف اللہ کے خطاب سے سرفراز ہوئے اسلئے ضرور ہوا کہ ہم خالد کی مختصر سوانح عمری ناظرین کے روبرو پیش کرین تاکہ رفع انتظار ناظرین ہو اور یاد آئے کہ اللہ تعالی نے اسی طرح شاؤل (طالوت) کو جن کے ساتھ صرف تین سو تیرہ مرد جان سپار تھے بمقابلہ جالوت جسکا لشکر ایک لاکھ سے زاید تھا فتح دی تھی یہ کوئی نئی بات نہین **خالد** بن الولید رضی اللہ عنہ بن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومی کنیت آپکی ابو سلیمان اور لقب اسلامی سیف اللہ ہے آپ کی والدہ لبابہ صغری بنت حارث بن حرب ہلالی ہین جنکی بہن لبابہ کبری عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہین اور یہ دونون لبابہ ام المومنین میمونہ بنت حارث کی بہنین ہین۔ خالد زمانہ جاہلیت مین سرغنہ اور اشراف قریش تھے سب لڑائیون مین جو مسلمانون اور قریشیون سے ہوئین آپ قریش کے ساتھ رہے جنگ احد مین بعد ہزیمت مشرکین

آپ ہی نے پیچھے سے آکر مسلمانون مین ہل چل ڈال دی تھی ہمیشہ قریش مشرکین کے سوارون کے طلیعہ ہوتے تھے حدیبیہ مین بھی بہت کچھ تاک جھانک کی کہ مسلمانون کو کوئی ضرر پہونچا دین مگر موقع نہ پایا۔ ساتوین سال ہجری یا آٹھوین سال قبل فتح خیبر یا بعد فتح آپ اسلام سے مشرف ہوئے جسکی تفصیل خالد ہی کی روایت سے ظاہر ہوتی ہے وہ کہتے ہین کہ جن دنون آنحضرت صلعم (ذی قعدۃ سن چھ ہجری مین) بہ نیت ادائے عمرہ مکے کو متوجہ ہوئے اور عسفان کے مقام مین پہونچے ادہر قریش بغرض روکنے اور واپس کرنے آپ کے مکے سے باہر نکلے اور آپ کے قریب پہونچ گئے تو مین نے آنحضرت صلعم کو مع صحابہ کے صلوٰۃ الخوف پڑھتے دیکھا میرے دل مین آیا کہ اچھا موقع ہے مسلمانونکو کوئی مضرت پہونچانی چاہئے مگر میری ہمت نے مجھے یاری ندی دل مین سوچا کہ آپ اور آپ کے صحابہ کا نگہبان اللہ تعالےٰ ہے بیشک وہ اپنے دشمنون پر غالب آوینگے اور انھین کی فتح ہوگی اور قریش مین بھی اگلی سے قوت اور شوکت باقی نرہی اب کیا کرنا چاہئے نجاشی کے پاس حبشہ کو بھی نہین جاسکتا وہ بھی آپ کا مطیع و فرمان بردار ہے قیصر روم کی خدمت مین جاکر عیسائی بنون یا کسی یہودے ملکر دین یہود اختیار کرون اسی پس و پیش مین تھا آخر مین نے اپنے دل مین مقرر کرلیا کہ اپنے ہی مرز بوم مین رہنا بہتر ہے دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اور گردش زمانہ کا اونٹ کس کل بیٹھتا ہے بعد اس کے جب رسول اللہ صلعم (ماہ ذی قعدہ سن سات ہجری مین) واسطے ادائے عمرۃ القضا کے مکے مین رونق افروز ہوئے تو مین روپوش ہوگیا میرا بھائی ابوالولید جو آنحضرت صلعم کے ساتھ آیا تھا اسنے مجھے ہرچند مکے مین تلاش کیا نہ پایا تو وہ ایک خط میرے نام لکھکر کسی کو دے گیا جسکا مضمون یہ تھا کہ حضرت مقدس نبوی صلعم آپ کی نسبت فرماتے تھے کہ خالد صاحب عقل ہے وہ ایسا شخص نہین کہ اسلام کی حقیقت اسپر پوشیدہ رہے اگر وہ مسلمان ہوکر اپنی شجاعت کو باتفاق اہل اسلام مشرکون پر ظاہر کرے بیشک اس کے لئے بہتر ہوگا اے برادر آپ آگے اور اس دولت جاوید کو حاصل کیجئے ابتک بہت بھلائیان آپ سے فوت ہوئی ہین والسلام ہرگاہ مین نے اپنے بھائی کے خط کا مضمون سنا دفعۃً رغبت اسلام نے میرے دل پر غلبہ کیا چنانچہ مین نے عزم بالجزم کرلیا کہ اب مدینہ سکینہ کو چلنا چاہئے مگر چونکہ الرفیق ثم الطریق مقولہ مسلم ہے پہلے مین صفوان بن امیہ کے پاس گیا اور اس سے کہا یا ابا وہب تو نہین دیکھتا کہ ہم لوگ ایک لقمہ سے زیادہ نہین رہگئے اور دولت محمدی کے ڈنکے کا آوازہ عرب و عجم مین سن پڑنے لگا اگر تیری صلاح ہو تو محمد صلعم کی خدمت مین جاکر شرف اسلام حاصل کرین اور درحقیقت انکا شرف ہمارا ہی شرف ہے صفوان نے میرے سینے پر سخت ہاتھ مارا اور کہا کہ اگر میرے سوا کوئی متنفس قریش مین باقی نرہے تو بھی مین محمد کی فرمان برداری قبول نکرون مین نے اپنے دل مین کہا کہ صفوان ہرگز میرا ساتھ نہ دیگا اس کے باپ بھائی بدر مین رہگئے ہین بعد اس کے مین عکرمہ بن ابی جہل کے پاس گیا اور اسکو بھی طریق مستقیم کی دعوت کی اسنے بھی

انکار کیا اُسکو اپنے باپ ابوجہل کا بدر مین مارا جانا یاد آگیا جب مجھکو ان دونون سے ناامیدی کامل طور پر حاصل ہوئی تو مین نے عثمان بن طلحہ عبدری سے مدینہ چلنے کو کہا اُسنے میرا کہنا مان لیا ہم دونون مدینے کو چلے جب وہان پہونچے تو عمرو بن العاص سے ملاقات ہوئی اُنھون نے ہمسے مدینہ آنے کا سبب دریافت کیا تو ہمنے صاف صاف اپنے آنے کا سبب عمرو بن العاص سے کہدیا عمرو بن العاص نے کہا کہ میرے آنے کا بھی یہی سبب ہی چنانچہ تینون شخص مدینے مین ایک ہی جگہہ مقیم ہوئے اور آنحضرت صلعم کو ہمارے آنے کی خبر مل گئی تو آپ صحابہ سے فرمانے لگے لوگو مکہ نے اپنے جگر گوشون کو تمھارے پاس بھیجدیا۔ خالد کہتے ہین جب ہم لوگ مدینے پہونچے سفر کے کپڑے اُتار کر اچھے کپڑے پہن کر آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہونے کو اپنے مقام سے روانہ ہوئے راہ مین میرا بھائی ابو الولید ملا وہ کہنے لگا جلد چلو آنحضرت صلعم تمھارے منتظر بیٹھے ہین مین نے جلد جلد چلنے مین کوشش کی جب مین مجلس اقدس مین پہونچا تو آنحضرت صلعم نے مجھے دیکھکر تبسم فرمایا پھر مین نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا تو آپنے نہایت ہی خوشی کے ساتھ میرے سلام کا جواب دیا بعد اُس کے مین نے آپ کے حضور مین کلمہ شہادت پڑھا آپنے فرمایا شکر ہی اُس خدا کا جسنے تجھکو ہدایت کی پھر فرمایا اے خالد مین امید رکھتا تھا کہ تیری عقل سلیم تجھکو نیک بات پر دلالت کریگی خالد کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھسے بحالت کفر خدا کے ساتھ اکثر مخالفت ظاہر ہوئی ہی حضور میرے لئے دعا کیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ میرے گناہون کو عفو فرمادے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے خالد اسلام پچھلے گناہون کو مٹا دیتا ہی مین نے عرض کیا حضور کا فرمودہ سچ ہی پر میرے لئے حضور کی شفاعت درکار ہی چنانچہ آپنے ہاتھ اوٹھاکر دعا کی خداوندا تو خالد کے گناہون سے درگذر فرما جو اُس سے قبل از اسلام سرزد ہوئے ہین اسکے بعد عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ نے شرف اسلام حاصل کیا۔ بعد مشرف ہونے اسلام خالد کا پہلا مشہد موتہ ہی۔

روایت ہی کہ بعد شہادت عبداللہ بن رواحہ امیر سوم کے ثابت بن اقرم انصاری نے جھپٹ کر نشان اسلام اُٹھا لیا اور کہا یا معشر المسلمین متفق ہوکر کسیکو اپنا امیر مقرر کرو سب نے کہا کہ آپ ہی ہمارے امیر ہون ثابت نے انکار کیا تو سب نے بالاتفاق خالد بن الولید کو امیر قرار دیا ثابتؓ خالد کے پاس نشان لے گئے خالدنے کہا کہ آپ ہی اس کام کے لائق ہین آپ جنگ بدر مین حاضر تھے اور مجھسے عمر مین بھی بڑے ہین ثابتؓ نے کہا بہادری اور پہلوانی آپ ہی کا کام ہی مین نے آپ ہی کے لئے نشان اٹھایا تھا آخر کار خالد نے نشان امارت ہاتھ مین لیا اور کفار سے لڑنے کو آمادہ ہوئے ادہر مسلمانون نے جب کثرت اعدا اور انکا زرق برق ٹھاٹھ اور اُنکے لباس حریر اور دیبا کی چمک دمک دیکھا آنکھین جھپک گئین [illegible] سے مونھ چھپانے لگے خالد ہر چند سمجھاتے اور ثابت قدمی پر جرأت دلاتے تھے مگر کون سنتا تھا اتنے مین قطبہ بن عامر انصاری نے للکار کر کہا یا معشر المسلمین اپنے دلون مین سوچو جنگ مین بھاگنا

دشمن مارا جانا بہتر ہی یا بحالت جنگ فرار کرنا اس بات سے مسلمانون کے دل پر بڑا ہی اثر پڑا وہ سب پھر کھڑے ہوئے اور باتفاق خالد دشمنون پر سب نے حملہ کیا سخت جنگ ہوئی شام تک فریقین کشش اور کوشش کرتے رہے رات کو جنگ بند رہی صبح ہوتے ہی خالد نے اپنا لشکر آراستہ کیا جنگی لوگون کی وضع بدل دی مقدمۃ الجیش کو ساقہ اور ساقہ کو مقدمہ میمنہ کو میسرہ اور میسرہ کو میمنہ کے مقام پر لائے دشمن فوج اسلامی کا تغیر تبدل دیکھکر گھبرائے اور سمجھے کہ مدد اسلامی آ پہونچی سب کے سب خوف زدہ بھاگے خالد نے اُنکا تعاقب کیا مگر کافر کافور ہوگئے خالد فتح کا پھریرا اوڑاتے ہوئے فرودگاہ کو واپس آئے خالد رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اس روز آپ کے ہاتھ مین نو تلوارین لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین دسوین تلوار صفیحہ یمانیہ باقی رہی جس سے کافرون پر فتحیاب ہوئے یہان مدینے مین آنحضرت صلعم کے روبرو وسیلہ خداوند کریم نے حجاب اُٹھادیا آپ ہر ایک کا حال بچشم دید سب کو سناتے جاتے تھے پھر فرمایا کہ بعد عبداللہ کے یک تلوار نے خدا کی تلوارون سے نشان اُٹھایا اُسیکے ہاتھ پر فتح ہوئی یعنے خالد بن الولید نے فتح پائی یہی وجہ ہی کہ آپ سیف اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے سوا اسکے اور کسی موقع پر بھی آنحضرت صلعم نے خالد کے حق مین۔ نعم عبد اللہ ھذا سیف من سیوف اللہ فرمایا ہی آنحضرت صلعم کے ساتھ صرف فتح مکہ اور غزوہ حنین و طائف مین حاضر تھے سوا اسکے سریہ ہدم عزی اور سریہ بنی خزیمہ اور سریہ دومۃ الجندل مین آنحضرت صلعم کے حکم سے امیر ہوکر گئے جسکی تفصیل کتب سیر مین موجود ہی۔ خلیفہ اول جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد مین مرتدون کا قلع قمع فارس اور روم پہ لشکر کشی دمشق کی فتح مسیلمہ کذاب کا قتل آپ کے ہاتھون سے ہوا ملک شام مین امیر تھے حضرت عمرؓ نے بسبب خالد کی خودرائی کے اُنکو معزول کیا پھر آپ نے ہر چند چاہا کہ خالد کوئی کام کرین وہ انکاری کرتے رہے اور ہمیشہ مسلمانون کو جہاد کی رغبت دلاتے رہے اور دل مین تمنا رکھتے تھے کہ کسی جنگ مین قتل ہون مگر تقدیر الٰہی نے اُن کا خاتمہ بستر بیماری پر کیا سن اکیس ہجری مین بعہد خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حمص یا مدینہ منورہ مین جان بحق ہوئے اور قبل از وفات وصیت کر گئے تھے کہ میرا گھوڑا اور ہتیار فی سبیل اللہ دیدیا جاوے علماے نسابہ کا اس بات پر اتفاق ہی کہ خالد کی اولاد مین کوئی باقی نہین رہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سترھوان مشہد

فتح مکہ معظمہ زاد اللہ تشریفًا و تعظیمًا یہ وہ فتح ہی جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین متین اور اپنے نبی کریم اور بلد امین اور حرم حریم کو عزت دی اور اپنے گھر کو بتون اور مشرکون کی نجاست سے پاک و صاف کیا یہ وہ فتح ہی جسکی سبب کفار فوج فوج اسلامی احاطہ کے اندر داخل ہونے لگے یہ وہ

فتح ہوئی جس سے عرب و عجم مین اسلامی فتوحات کا پھریرا اوڑنے لگا۔ ارباب سیر نے اس غزوہ کا سبب یون بیان کیا ہے سن چھ ہجری مین رسول اللہ صلعم اور مشرکین مکہ کے درمیان بمقام حدیبیہ صلحنامہ بشرائط ذیل تحریر ہوا تھا ۱ محمد بن عبد اللہ اسی جگہ سے مدینہ کو واپس جائین سال آئندہ مین آکر عمرہ قضا کرین مگر تین دن سے زیادہ مکے مین نرہین اور تلوار میان سے نہ نکالین ۲ مسلمان قریش اور اُنکے ہم عہدون سے جنگ نکرین اور قریش مسلمانون اور اُنکے ہم عہدون سے نہ لڑین ۳ اگر کوئی قریشی مسلمان ہوکر مسلمانون مین چلا جاے اور اُسکا ولی اُسکے مسلمان ہونے پر راضی نہو تو محمد بن عبد اللہ اُس کی حمایت نکرین اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہوکر مکے کو چلا آوے قریش اسکو اپنے مین شامل کر لینے کے مجاز ہین ۴ صلحنامہ ہذا میعادی دس برس کا فریقین مین قرار پایا گو اس صلحنامہ سے عموماً تمامی صحابہ اور خصوصاً سیدنا فاروق خوش نہ تھے مگر سب نے بپاس امتثال حکم نبوی صلعم اُسپر عمل کیا اور اُسی مقام مین آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام نے قربانی کی کسی نے سارا سر منڈایا کسی نے بال کترائے۔ بنی خزاعہ رسول اللہ صلعم کے ہم عہد اور بنی بکر قریش مشرکین کے ہم عہد تھے اور ان دونون قومون مین قدیم سے عداوت چلی آتی تھی زمانہ جاہلیت مین اکثر باہم خانہ جنگیان کرتے رہتے جب ستارہ اسلام چمکا اور رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے تو سارے مشرک اسلام کی مخالفت پر کمر بند ہوکر عداوت باہمی کو بھول گئے اسلام کے مقابلہ مین یک جان دو قالب ہوگئے صلحنامہ حدیبیہ کے بعد پھر وہی راگ گانے لگے تخم عداوت قدیمہ اُنکے مزرعہ دل مین از سر نو اوگا رگ جاہلیت حرکت مین آئی کیونکہ اسلام کی طرف سے صلحنامہ حدیبیہ نے اُنکو مطمئن کر دیا۔

الغرض بموجب دفعہ دوم صلحنامہ مذکورہ کے فریقین کے ہم عہدون کو عمل کرنا چاہئے تھا مگر ایک شخص بنی بکر سے آنحضرت صلعم کے لشان مین بے ادبانہ باتین زبان پر لایا بنی خزاعہ کے ایک غلام نے اُسکی بدزبانی سنکر اُس کو منع کیا وہ اپنی بدکلامی سے باز نہ آیا تو غلام خزاعی نے اُسکو زد و کوب کیا مضروب اپنی قوم مین جاکر مستغیث ہوا بنی بکر نے اپنے معاہدین قریش سے مدد مانگی تو عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ اوباش قریش پوشیدہ ہوکر بنی بکر کے شریک ہوئے بنی خزاعہ اور بنی بکر مین سخت خانہ جنگی ہوئی یہانتک کہ لڑتے لڑتے حرم کے اندر پہونچ گئے تب بنی خزاعہ والون نے نوفل سے جو بنی بکر کا سردار تھا کہا اے نوفل خدا سے ڈر حرم شریف کی بزرگی کا خیال کر خونریزی سے باز آ نوفل نے جواب دیا آج خدا ترسی کا دن نہین ہے بیس خزاعی اس جنگ مین مارے گئے اور بقیہ مغلوب ہوئے اس حادثہ کی خبر آنحضرت صلعم کو الہاماً معلوم ہوگئی تھی تیسرے دن عمرو بن سالم خزاعی مدینہ مین آیا اور ایک قصیدہ حسب حال حضور صلعم کے روبرو پڑھا آپنے فرمایا کفیت یا عمرو یہی کافی ہے مجھکو اے عمرو پھر آپ صلعم اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مجھے مدد نہ دیجائے اگر مین بنی خزاعہ کی مدد نکرون جسطرح اپنی مدد کرتا ہون وہان مکے والے قریش اپنی حرکت ناشائستہ سے پشیمان ہوکر ابو سفیان بن حرب کو کہ انکا عقل کل اور سردار قوم تھا آگے بھیجا ادہر کہنے لگے کہ ہم

خطا تو ہو گئی اب اسکی درستی کے لئے کوئی تدبیر کرنی ضروری ہے ورنہ لشکر اسلام ہم لوگون پر ٹوٹ پڑیگا اور وقت بیخبری مین آئے گی ناچار ابو سفیان خود مدینہ مین آیا اور پہلے اپنی دختر ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کے گھر گیا حضرت ام المومنین نے اپنا بستر لپیٹ لیا تو ابو سفیان براہ تعجب کہنے لگا اے قرۃ العین مجھسے اس فرش کو بچاتی ہی ام المومنین بولین ابا جان تم مشرک ہو انما المشرکون نجس اور یہ بستر حضرت سید الطاہرین والطیبین کا ہی ابو سفیان نے کہا اے میرے بیٹی تمہاری عادت تبدیل ہو گئی ام المومنین نے فرمایا ابا جان آپ ایسے دانا اور سردار قوم ہو کر اسلام کیون قبول نہین کرتے بتون کو پوجتے ہو جو نہ دیکھین نہ سنین اپنے بدن کی مکھی بھی اوڑا نہ سکین ابو سفیان جھنجھلا کر باہر نکلے اور حضور اقدس نبوی مین آئے صلح آمیز باتین کرنے لگے مگر کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا پھر حضرت صدیق اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمت مین گئے وہان کیا تھا بجز اس کے کہ رسول اللہ صلعم مختار مالک ہین اور ہم لوگ ان کے مطیع فرمان بردار بعدہ ابو سفیان سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور بہت کچھ لجاجت کی رشیدہ نے فرمایا کہ مین عورت ہون عورات سفارش کرنے کی مجاز نہین پھر حسنین رضی اللہ عنہما کو پھسلایا وہان بھی گوہر مدعا ہاتھ نہ آیا وہ شیر خدا کے بیٹے سید الانبیا کے نواسے ابو سفیان ایسے روباہ خصال کے پیچھے مین کب آسکتے تھے بعد ازان ابو سفیان علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے وہی دکھڑا رو دیا آپ نے فرمایا کہ تو کہدے مین نے دونون طرف سے امن قائم کر دی اور اپنے گھر کو چلا جا ابو سفیان نے مجمع عام مین پکار کر ویسا ہی کہدیا اور مسجد نبوی مین آکر آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ مجھے امید نہین کہ آپ میری قایم کی ہوئی امن کو توڑین رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ باوجود ایسی عقل اور فہمید کے ایسا کہتا ہی جب ابو سفیان مکے مین واپس آیا لوگون نے اسکو چٹکیون پر اوڑا کر کہنے لگے کہ ابو طالب کے بیٹے نے تجھکو خوب ہی ذلیل کیا جب ابو سفیان اپنے گھر گئے ان کی زوجہ ہندہ نے ہزارون صلواتین سنائین بات اور لات سے کوئی خواری اٹھا نہ رکھی۔ یہان حکم قضا توام جناب رسالتمآب صلعم صادر ہوا کہ غازیان جنگ آزما و مجاہدان نصرت لوا سامان جنگ درست و تیار کرین اور منتظر حکم کے رہین علاوہ اس کے احکام حاضری بنام نبی اسلم غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و سلیم وغیرہ ہمسایگان کے ایوان نبوت سے جاری ہوئے چنانچہ سب اپنی جماعت لیکر مدینے ہی مین حاضر ہوئے بعض ان مین راہ مین آملے۔ رسول اللہ صلعم نے ابوذر غفاری ن مکتوم کو مدینہ منورہ مین اپنا خلیفہ مقرر فرما کر بروز چہار شنبہ دوسری یا دسوین رمضان المبارک سن آٹھ ہجری کو مدینہ منورہ سے کوچ کر کے ابو عنبہ کے کوئین کے قریب نزول اجلال فرمایا اور ازواج مطہرات مین صرف ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے ساتھ تھین فرودگاہ مذکورہ مین لشکر ظفر پیکر کا جائزہ لیا گیا تفصیل ذیل لشکر اسلامی شمار مین آیا۔

نام گروہ	تعداد مردان جنگی	تعداد سواری کے گھوڑون کی
مہاجرین	۷۰۰	۳۰۰
انصار	۴۰۰۰	۵۰۰
مزینہ	۱۰۰۰	۵۰۰
بنی اسلم	۴۰۰	۳۰
بنی عمرو	۵۰۰	+
میزان	۶۶۰۰	۱۳۳۰

جب ملصل کی منزل مین نزول اجلال فرمایا تو زبیر بن العوام کو دو سو مردان کار آزما کے ساتھ بطور طلیعہ آگے روانہ کیا اور منزل قدید مین پہونچکر رایات ظفر آیات مرتب کرکے مہاجرین اور انصار کو عنایت فرمایا اسی مقام مین بنو سلیم قریب ایک ہزار آدمیون کے آکر شامل ہوئے جو سب نیزہ دار اور اکثر اُن مین اسپ سوار تھے مر الظہران پہونچنے تک تعداد لشکر دس یا بارہ ہزار ہو گئی - اثنار راہ مین بمقام جُحفہ حضرت عباس ابن عبد المطلب عم مکرم رسول اللہ صلعم مع اہل و عیال مہاجرانہ آملے جو اتبک سقایۃ الحاج کا کام مکے مین انجام دیتے تھے اور رسول اللہ آپ سے اس کام پر راضی تھے -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا چچا جان آپ خاتم المہاجرین ہین جیسے کہ مین خاتم النبیین ہون بال بچون کو آپنے مدینہ کو روانہ کیا اور خود آنحضرت صلعم کے ساتھ ہوئے - جب فوج ظفر موج بمقام مر الظہران جو مکے سے چار فرسنگ کے فاصلہ پر ہے بوقت عشا پہونچی حضرت شاہ رسالت پناہ کے حکم سے لشکریون نے دس ہزار جگہہ پر آگ جلائی جسکی روشنی دور سے دکھائی دیتی تھی اب تک قریش کو آپکی تشریف آوری کی خبر معلوم نہ تھی مگر سب کے دلون مین کھٹکا تھا کہ آنحضرت صلعم ضرور ہمپر چڑھائی کرینگے آگ کی روشنی سے مکے والے قریش تاڑ گئے کہ کوئی امر ناگہانی پیش آنیوالا ہے سب نے مشورہ کرکے واسطے تفتیش حال کے ابوسفیان بن حرب کو آگے روانہ کیا اور کہدیا کہ اگر محمدؐ سے ملاقات ہو تو سب کے لئے اُنسے امان کے خواستگاری کرنا اتفاق وقت کی بات اُدہر ابوسفیان مقام مر الظہران مین آپہونچا

ادہر عباسؓ بن عبد المطلب کے دل مین صلہ رحم نے جوش پیدا کیا دل مین خیال کیا کہ اگر قبل از حاضر ہونے اور امان طلب کرنے قریش کے لشکر اسلام مکے مین جا پہونچا تو قریش کو بڑی مشکل پیش آئیگی بلکہ وہ سب نیست و نابود ہو جائینگے پس عباسؓ خچر خاص آنحضرت صلعم پر سوار ہو کر لشکر سے باہر آئے اور دلمین سوچتے تھے کہ شاید کوئی لکڑی والا یا دودھ بیچنے والا ملےگا تو اُسکی زبانی مکے والون سے صورت حال ظاہر کر دونگا تاکہ وہ کوئی فکر اپنے لیے کرین دفعۃً وہان پر ابوسفیان کی آواز سنائی دی تو عباس نے کہا یا ابا حنظلہ ابوسفیان نے بھی آپکی آواز سنکر کہا یا ابا الفضل عباسؓ نے کہا ہان ابوسفیان نے کہا یہ کیا ہے عباسؓ نے

کہا افسوس تیرے حال پر یہ رسول خدا دس ہزار فوج لے کر آئے ہین ابو سفیان نے گڑگڑا کر کہا ہمارے لئے کوئی تدبیر کرنی چاہئے عباسؓ نے کہا میرے پیچھے اسی خچر پر سوار ہو تا کہ مین تجھکو حضور پیغمبر صلعم مین لیجا کر تیرے لئے امان کا خواستگار ہون چنانچہ ابو سفیان عباسؓ کے پیچھے سوار ہو لیا عباسؓ فرماتے ہین کہ جب مین ابو سفیان کو اپنے پیچھے سوار کر کے لشکر کے اندر آیا جس قوم کی آگ کے قریب میرا گذر ہوتا اُس قوم کے پہرہ والے اُٹھ کھڑے ہوتے اور کہتے کون ہے آنیوالا پھر جب وہ مجھکو پہچانتے تو اپنی جگہہ مین بیٹھ جاتے اور کہتے حضور صلعم کے چچا جان حضور صلعم کے خچر پر سوار جاتے ہین پھر کوئی مجھے تعرض نکرتا ناگاہ عمر فاروقؓ کے خیمہ کے قریب پہونچا تو وہان سب مقامون سے زیادہ آگ جل رہی تھی حضرت فاروقؓ نے مجھکو پہچان کر کچھ نکہا جب اُنکی نظر ابو سفیان پر پڑی فوراً اُٹھے اور کہنے لگے تو یہہ دشمن خدا کا عباسؓ کے ساتھ جا رہا ہے الحمد للہ اچھا موقع ہاتھ آیا نہ اُسکے پاس ایمان ہے نہ میرے پاس اسکو امان فاروقؓ یہ کہتے شمشیر برہنہ میرے پیچھے چلے جا رہے تھے کہ مجھ سے پہلے آنحضرت صلعم کے حضور مین پہونچکر ابو سفیان کے قتل کے لئے اجازت حاصل کرین مگر مین سوار وہ پیادہ کب پہلے پہونچ سکتے تھے مین نے خچر کو ایڑ لگائی اُنسے پہلے خیمہ انور مین پہونچ گیا مگر فوراً میرے پیچھے ہی فاروقؓ بھی آ پہونچے اور حضور سے عرض کرنے لگے کہ یہ ابو سفیان دشمن خدا ہے اگر حکم ہو تو اُسکو قتل کر دون مین نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ ابو سفیان کو امان دیکر مین اپنی پناہ مین لے آیا ہون فاروقؓ اُس کی گردن مارنے پر آمادہ ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا اے ابو سفیان اسلم تسلم اسلام قبول کر سلامت رہیگا ابو سفیان بولا لات وعزی کو کیا جواب دونگا یہ سنتے ہی فاروقؓ نہایت غضبناک ہو کہنے لگے کہ ابو سفیان اگر خیمہ حضور کے باہر ہوتا تو یہ بات نہ کہہ سکتا یہ تلوار اور تیری گردن ہوتی اُسوقت حضور صلعم کی مجلس کا لحاظ کرتا ہون عباسؓ نے کہا کہ اے عمرؓ ابو سفیان عبد مناف کی اولاد سے ہے اگر بنی عدی سے ہوتا تو آپ اسقدر مبالغہ نکرتے حضرت فاروقؓ نے کہا آپ ایسا نفرماوین جس روز آپ مسلمان ہوئے مین آپ کے مسلمان ہونے سے اسقدر خوش ہوا کہ اگر میرا باپ زندہ ہوتا اور مسلمان ہوتا تو مجھے اتنی خوشی نہوتی کیونکہ آپ کے مسلمان ہونے سے رسول اللہ صلعم خوش ہوئے عباسؓ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے تسکین دی اور فرمایا کہ آجکی رات ابو سفیان کو اپنے خیمہ مین رکھو صبح اُسکو لے آنا چنانچہ عباسؓ حسب الحکم حضور صلعم ابو سفیان کو اپنے خیمہ مین لیگئے اور علی الصباح ابو سفیان کو حضور مین حاضر کیا آنحضرت صلعم نے ابو سفیان سے کہا کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو جانے سوائے اللہ تعالیٰ کوئی معبود لائق پرستش کے نہین ابو سفیان بولا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون آپ کے کرم وحلم وصلہ رحم سے مجھے یقین ہوا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہین پھر آپنے فرمایا کیا وہ وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ مین رسول خدا ہون ابو سفیان پس و پیش کرنے لگا

عباس نے کہا کیون دیر کرتا ہی اسلام قبول کرو ورنہ عمر فاروقؓ ابھی آتے ہین اُنکی تلوار اور تیری گردن ہوگی ابوسفیان نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدؐ رسول اللہ بعد اسکے عباسؓ نے آنحضرت صلعم کے حضور مین عرض کیا کہ ابوسفیان سردار اپنی قوم کا ہی فخر اور شرف کو دوست رکھتا ہی اسکے ساتھ کوئی خصوصیت فرمایئے کہ وہ مکہ والون کے درمیان سرفراز ہووے آپنے فرمایا من دخل دار ابی سفیان فہو امن ومن القی السلاح فہو امن ومن اغلق بابہ فہو امن ومن دخل المسجد الحرام فہو امن اسکے بعد ابوسفیان اجازت لیکر مکے کو واپس جانے لگا کچھ دور نکل گیا عباسؓ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ ابوسفیان کی طرف سے مجھے اطمینان نہین مبادا وہ مکہ جاکر مرتد ہوجاوے آپنے فرمایا بہتر ہی اُسکو کہین ایسی جگہہ روکو جہان سے تمام لشکر گذرے تاکہ وہ تمامی لشکر اسلامی کو دیکھے اور ہیبت اُنکی اُسکے دل مین بیٹھ جاوے عباسؓ نے پیچھے سے ابوسفیانؓ کو پکارا تو وہ ڈر گیا اور کہنے لگا اے بنی ہاشم کوئی فریب تمھارے دل مین ہی کہا عباسؓ نے کہا نہین بلکہ اہل بیت نبوت کبھی فریب نہین کرتے مین چاہتا ہون کہ تو کسی جگہہ ٹھہر کر اللہ تعالی شانہ کے لشکر کا معاینہ کرے کہ کتنے مرد جانباز کیسے کیسے ہتیار خدا کے دشمنون کے لیے مہیا کر رہے ہین چنانچہ عباسؓ نے ابوسفیان کو ایک تنگ راہ مین لاکر کھڑا کر دیا جوق جوق لشکر اسلام آنے لگا ابوسفیانؓ ہر گروہ کو عباسؓ سے پوچھتا تھا کہ یہ کون ہین عباسؓ ہر ایک کو بتاتے جاتے ابوسفیانؓ سب کو دیکھ کر کہتا جاتا ہمکو انسے کوئی کام نہین اتنے مین آنحضرت صلعم کی سواری باجاہ وجلال نمودار ہوئی آپ ناقہ قصوے پر سوار تھے ایکطرف آپ کے یار غار صدیق اکبرؓ دوسری طرف اسیدؓ بن حضیر جلوہ ریز سعادت تھے اور آپ دونون صاحبون سے باتین کرتے جاتے تھے اور سب مہاجر اور انصار باوقار بعضے پیدل اور کوئی سوار مسلح ومکمل اللہ اکبر کہتے ہوئے چلے جاتے تھے جب ابوسفیانؓ نے لشکر اسلام کو اس شوکت وشان سے دیکھا اُسکی آنکھین تلملانی لگین بولا عباسؓ تیرے بھتیجے کا ملک بہت بڑھ گیا عباسؓ نے کہا اے ابوسفیانؓ ابتک تو اسکو ملک کہتا ہی یہ سلطنت اور مملکت نہین بلکہ نبوت ورسالت ہی کہتے ہین اُس روز سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انصاریون کا نشان اُٹھائے ہوئے ایک ہزار انصار جان نثار کے ساتھ ابوسفیانؓ کے سامنے سے گذرے اور کہتے چلے آج کا دن قتل اور خون ریزی کا ہی آج کا دن وہ دن ہی کہ اہل حرم کی حرمت بچائی جاوے اور قریش ذلیل وخوار ہون پھر سعدؓ نے گروہ انصار کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے گروہ اوس وخزرج آج احد کا بدلہ دشمنون سے لو تب ابوسفیانؓ نے باواز بلند آنحضرت صلعم کے حضور مین عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلعم آپنے اپنی قوم کے قتل کا حکم صادر فرمایا ہی ارشاد ہوا نہین ابوسفیان نے کہا کہ سعدؓ بن عبادہ تو کہتے ہین ارشاد ہوا کہ سعد سے خطا ہوئی جو ایسا کہا بلکہ آج کا دن مہربانی کا دن ہی اور آج وہ دن ہی کہ اللہ تعالی قریش کو عزت بخشیگا آج وہ دن ہی کہ اللہ تعالی خانہ کعبہ کی بزرگی کو زیادہ کریگا پھر آنحضرت صلعم نے علی مرتضیؓ کو حکم دیا کہ سعد سے علم لے لیوین حضرت علیؓ نے سعد سے علم لیکر اُنکے بیٹے قیسؓ کے حوالہ کر دیا ہرگاہ تمامی لشکر اسلام ابوسفیانؓ کے روبرو سے

گذر گیا حضرت عباسؓ نے ابو سفیانؓ سے کہا اب تم مکے کو جاؤ اور مکے والون کو سمجھاؤ کہ وہ لوگ اپنے بچنے کی فکر کرین اسلام قبول کرین ورنہ سب کے سب ایکدم سے ہلاک ہونگے پس ابو سفیانؓ افتان خیزان مکہ کو روانہ ہوئے اور ادہر لشکر اسلام بانتظار رسول اللہ صلعم کے مقام ذی طوی مین متوقف ہوا کہ آنحضرت صلعم بھی وہان آپہونچے اُس روز گرد و غبار نے پہاڑون کو ڈھانک لیا تھا بقول نظامی ؎

ز سم ستوران دران پہن دشت
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

ابتلک بھی قریش کو رسول خدا صلعم کی آمد کی خبر نہ تھی جب اُن لوگون نے ابو سفیانؓ کو تعجیل کے ساتھ آتے دیکھا تو اُن کی پیشوائی کی اور پوچھنے لگے تیرے پیچھے کیا ہی اور یہ گرد و غبار کیسا ہی ابو سفیان نے کہا واے بر حال تمھارے تمکو معلوم نہین کہ محمدؐ بڑا بھاری لشکر لے کر آپہونچے جو سب لوہے مین غرق ہین اور کوئی اُنکا مقابلہ نہین کر سکتا ابھی اچھا ہی کہ جو شخص میرے مین داخل ہو یا کہ ہتیار اپنے پھینکدے یا اپنا دروازہ بند کرلے یا مسجد الحرام مین جا بیٹھے وہ امان مین ہوگا مکے والے خفا ہو کر ابو سفیان کو کہنے لگے قبحک اللہ یہ کیسی خبر ہمارے لئے لایا ہی۔ ابو سفیان کی جورو جسکا نام ہند تھا گھر سے بڑے طیش کے ساتھ نکلی اور اپنے شوہر کی داڑھی پکڑ کر لٹک پڑی اور بہت بُری طرح پیش آئی اور کہنے لگی اسے اولاد غالب اس بڈھے احمق کو قتل کرو تا کہ ایسی بات نہ کہے ابو سفیانؓ نے کہا بی بی جان جو کچھ کہنا ہو مجھے کہو قسم کے رو سے کہتا ہون اگر مسلمان نہوگی تیرا سر کاٹا جائیگا اپنے گھر کو جا اور دروازہ بند کرکے بیٹھ رہ اسی مین خیر ہی۔

روایت ہی کہ جب آنحضرت صلعم نے لشکر اسلامی کو اس آراستگی کے ساتھ دیکھا آپ کو ہجرت کا زمانہ یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہان سے کس حالت مین لے گیا تھا اور اب کئی ہزار سوار جرار اور فوج بیشمار کے ساتھ وہین لئے جاتا ہی تو آپنے سواری ہی پر سجدہ شکر حق تعالیٰ کی درگاہ مین ادا کیا اور زبیرؓ بن العوام کو حکم دیا کہ تم گروہ مہاجرین کے ساتھ بلندی مکہ سے داخل ہو کر حجون مین نشان قائم کرو اور ہمارے آنے تک قدم کو آگے نہ بڑھاؤ اور سعد بن عبادہ سے فرمایا کہ انصار کا گروہ لیکر ثنیہ کی راہ سے روانہ ہو اور خالد بن الولید کے لئے حکم ہوا کہ تم اسلم و غفار و جہنیہ و مزینہ کا گروہ لیکر اسفل مکہ سے آؤ اور ابو عبیدہ بن الجراح اُن لوگون کے ساتھ جنکے پاس ہتیار نہین ہین بطن الوادی کے راستے سے آوین اور سب گروہ والون کو قطعی حکم سنا دیا کہ کوئی کسی مکے والے سے جنگ نہ کرے مگر جو تم سے لڑنے پر آمادہ ہو اُس سے لڑو چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ و سہیل بن عمرو نے بنی بکر اور بنی حارث اور ہذیل وغیرہ کی جماعت لیکر خالد بن الولید کو سر راہ آلیا اور خندمہ کے مقام مین خالد سے بھڑ گئے لڑائی شروع کردی خالد بقول شخصے مرتا کیا نکرتا سو اسکے سیف اللہ کا خطاب پا ہی چکے تھے ضرورۃ میان سے تلوار نکالی تو بھی جنگ ہونے لگی لڑتے لڑتے مسجد الحرام کے دروازہ تک پہونچ گئے بیس آدمی بکر کے اور چار شخص

ہذیل کے خالد کے ہمراہیون نے قتل کیے اور دو مسلمان خالد کی فوج کے کافرون کے ہاتھ سے شہید ہوئے جنکا ذکر انشاء اللہ آئندہ ہوگا۔ جب آنحضرت صلعم نے تلوار اور نیزہ کی چمک دیکھی فرمایا یہ کیا ہو رہا ہی کسی نے عرض کیا کہ خالد سیف اللہ کی تلوار چمک رہی ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اُنسے لڑنے پر آمادہ ہوا ہی جس سے ضرورۃً خالد لڑتے ہین آنحضرت صلعم نے کسی صحابی کی زبانی خالد کو کہلا بھیجا ارفع عنہم السیف اُٹھا لے اُنسے تلوار کو یعنے مکے والون کو قتل نکر چنانچہ وہ شخص خالد کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہین ضع فیہم السیف رکھ اُن مین تلوار کو یعنے اُنکو قتل کر الحاصل خالد بن الولید نے اُس روز ستر آدمیون کو قتل کیا۔

روایت ہی کہ آنحضرت صلعم نے اس واردات کے بعد خالدؓ بن الولید پر عتاب کیا اور فرمایا کہ باوجود ممانعت کے تو نے کیون یہ کام کیا خالد نے عرض کیا کہ حضور ہی کے فرستادہ نے مجھسے کہا کہ ضع فیہم السیف پس مین کیا کرتا آپنے اپنے فرستادہ کو طلب کرکے فرمایا کہ مین نے تجھسے کیا کہا تھا اُس نے عرض کیا آپنے فرمایا تھا ارفع عنہم السیف اور مین ایسا ہی کہا چاہتا تھا مگر ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ سر اُسکا آسمان مین اور پاؤن زمین پر تھے ایک ہتیار ہاتھ مین لیکر میرے سینے سے لگا دیا اور کہنے لگا خالد سے کہہ ضع فیہم السیف ورنہ تجھکو اسی حربہ سے ہلاک کرونگا یہ بات سنکر آنحضرت صلعم نے فرمایا صدق اللہ وصدق رسولہ سچا ہی اللہ اور سچا کیا اسپنے رسول کو بروز احد جب مشرکون نے میرے چچا حمزہؓ کو قتل کیا تھا تو مین نے کہا تھا کہ جب قریش پر قابو پاؤنگا ستر آدمی اُنکے قتل کرونگا اُس روز اللہ تعالی نے مجھے منع فرمایا مگر آج کے روز اُسنے چاہا کہ جو بات اُسکے پیغمبر کی زبان سے نکلی تھی راست کرے پس یہ قتل اُسیکے لئے ظاہر ہوا اور اللہ تعالی نے اپنا کرشمہ دیکھایا بعدہ ارشاد ہوا کہ بنی خزاعہ نماز ظہر تک بنی بکر اپنے دشمنون سے عیوض لے لین بعد اُسکے حضور پر نور شوکت وعظمت شاہانہ کے ساتھ مکے مین داخل ہوئے جب حجر اسود کے قریب پہونچے چھڑی سے حجر کا بوسہ لیا اور اللہ اکبر کہا اور آپکی تکبیر سنکر سب صحابہ کرام نے تکبیر کہی جس سے فضائے حرم شریف گونج اُٹھا پھر آپنے سواری ہی پر طواف کیا اور کعبے کے گرد تین سو ساٹھ بت سیسے سے جڑے ہوئے تھے جسکی طرف آپ نیم نیزہ یا چھڑی سے اشارہ فرماتے وہ سرنگون یا چت گرجاتا تھا اور زبان مبارک سے فرماتے جاتے تھے جاء الحق وزھق الباطل اور جو اصنام کہ بلند جگہ پر تھے اُن کے توڑنے کے واسطے آپنے اپنے قوت بازو علیؓ مرتضی کو فرمایا کہ تم میرے کندھے پر پاؤن رکھکر اُنکو توڑ دو حضرت علیؓ نے کہا کہ یہہ کمال بے ادبی ہی آپنے فرمایا کہ نبی ولایت کا بوجھا اُٹھا سکتا ہی ولی نبوت کا بوجھا نہین اُٹھا سکتا ناچار حضرت علیؓ نے الامر فوق الادب خیال کرکے حضور کے دوش مبارک پر قدم رکھا اور بتون کو معدوم کردیا بعد اُسکے حضور نے سیدنا فاروقؓ کو کعبے کے اندر بھیجا کہ وہ فرشتون اور نبیون کی تصاویر کو جو دیوار کعبہ پر منقش تھین مٹا دیوین چنانچہ حضرت فاروقؓ اندر گئے ہو

حملہ تصاویر کو محو کر دیا مگر ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی تصویرون کو ویسا ہی رہنے دیا جب آنحضرت صلعم کعبے کے اندر تشریف فرما ہوئے اور یہ دونون تصویرین دیکھین تو حضرت فاروقؓ سے فرمایا کہ مین نے آپ کو تصویرون کے مٹانے کے لیئے حکم دیا تھا حضرت فاروقؓ نے عرض کیا براہ ادب انکو نہین مٹا سکا آپنے فرمایا انکو بھی مٹا دو پھر آپنے زعفران منگوا کر وہ تصویرین دھو ڈالین اور سب مکے والون کی خطائین معاف کردی آپ کی یہ مہربانی دیکھکر بعض انصاریون کے دل مین خیال گذرا کہ حضور والا اپنے قوم اور قبیلہ کی طرف مائل ہوئے اور وطن اصلی کی طرف راغب ہوگئے تو آنحضرت صلعم کو انصار کا خیال الہاماً معلوم ہوگیا آپنے انصاریون سے خطاب کر کے فرمایا کہ جیسا تم میری نسبت خیال کرتے ہو سو مین کبھی ایسا نکرونگا مین خدا کا بندہ اور اسکا پیغمبر ہون میرا جینا مرنا تمھارے ہی پاس ہوگا مدینہ میرا ہجرت گاہ اور وہی میرا مسکن اور وہی میرا مدفن ہی انصار جان نثار یہ کلمات ترحم آیات سن کر رونے لگے تو آنحضرت صلعم نے انکی تشفی فرمائی۔

فتح مکہ کے شہیدون کا ذکر

۱ حبیش الاشعر بعض نے جیش بن الاشعر لکھا ہی حالانکہ اشعر آپ کا لقب ہی۔ حبیش (حاے غیر منقوط و باء موحدہ و یاء مثناۃ تحتانیہ و شین منقوط مصغر) بن خالد بن سعد بن ربیعہ بن احرم بن خبیس (خاے و باء موحدہ و یاء مثناۃ تحتانیہ و سین غیر منقوط مصغر) بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو الخزاعی کنیت آپ کی ابو صخر ہی آپ ام معبد کے بھائی ہین ام معبد وہ عورت ہی جس کے خیمہ مین وقت ہجرت رسول اللہ صلعم مع اپنے یار غار صدیق اکبرؓ کے پہونچے اور اُس سے دودھ مانگا تو اُس نے ایک بوڑھی بکری پیش کی پورا قصہ اسکا کتب سیر مین مذکور ہی۔ موسی بن عقبہ وغیرہ لکھتے ہین کہ حبیش بن خالد بن سعد بروز فتح مکہ مشرکون کے ہاتھ سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲ کرز بن جابر بن حسل بن لاحب بن حبیب بن عمرو بن سفیان بن محارب بن فہر القرشی الفہری آپ قبل از قبول کرنے اسلام کے مشرکون کے سرگروہ تھے ایک بار آپنے مدینے کے نواح مین لوٹ مار کی تو آنحضرت صلعم نے اُن کی تلاش کے لیئے خود تکلیف اُٹھائی اور مقام سفران تک تشریف لے گئے مگر کرز بن جابر ہاتھ نہ آئے بھاگ نکلے اسی کو غزوہ بدر اولیٰ کہتے ہین پھر کچھ دن بعد کرز پکے مسلمان ہوگئے آنحضرت صلعم نے اُن کو قوم عرنیین کے مقابلہ مین امیر سریہ کر کے بھیجا چنانچہ کرز نے اُن لوگون کو گرفتار کر کے حضور مین حاضر کر دیا۔ موسی بن عقبہ اور ابو الاسود اور ابن اسحاق وغیرہ نے کہا ہی کہ منجملہ ہمراہیان خالد بن الولید کے کرز بن جابر اور حبیش الاشعر بروز فتح مکہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔

انصار جوالان

اٹھارہوان مشہد

غزوہ حنین بہ حاے غیر منقوط ونون ویا رمثناہ تحتانیہ ونون بروزن حسین ایک جنگل ہی درمیان کعبہ اور طائف کے وہان سے مکہ تین رات کے فاصلہ پہ ہی۔ اس غزوہ کو غزوہ ہوازن بھی کہتے ہین کیونکہ گروہ ازن وہان پر واسطے مقابلہ اہل اسلام کے یکجا ہوئے تھے۔

ہوازن ایک بڑا گروہ بدوی عربون کا ہی جس مین کئی بطون ہین وہ سب ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن الیاس بن مضر کی اولاد مین ہین جو بڑے سرکش اور لڑاکے تھے۔

خصفہ بہ خائے منقوطہ وصاد غیر منقوط وفا وتا ر تانیث بالتحریک۔

عیلان بعین غیر منقوط ویاء مثناۃ تحتیہ نام ہی لقب اُس کا الناس بنون مشدد تھا۔

غزوہ حنین اُن غزوات سے ہی جن مین اللہ تعالیٰ نے غازیون کی امداد ملائکہ کے نازل کرنے سے فرمائی ہی **ق** لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ تحقیق مدد کی تمھاری اے مسلمانون اللہ نے بہت لڑائیون مین اور وہ لڑائیان بدر۔ بنی نضیر۔ بنی قریظہ۔ خندق۔ حدیبیہ۔ خیبر ہین۔ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم اور بروز حنین جبکہ تعجب مین ڈالا تمکو تمھاری بہتایت نے۔ حنین کی چڑھائی مین کثرت فوج اسلامی کی دیکھکر کسی صحابی وارستہ مزاج نے کہا کہ آج ہم مغلوب نہ ہونگے آنحضرت صلعم نے یہ بات پسند نفرمائی چنانچہ پہلے ہی دھاوے مین مسلمانون کو شکست نے مونھ دیکھایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلم تغن عنکم شیئاً پس تمھاری کثرت نے غلبہ دشمن سے کسی چیز کو دور نہ کیا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین اور تنگ ہو گئی تمپر زمین حنین کی باوجود اپنی کشادگی کے پھر تم پھر چلے پیٹھ پھیرے ہوئے دشمنون سے جب یہ حالت مسلمانون کی آنحضرت صلعم نے دیکھی تو اپنے چچا عباسؓ بن عبد المطلب کو جو بلند آواز تھے فرمایا انکو پکارو کہان جاتے ہین حضرت عباسؓ نے جب بھگیڑونکو للکارا تو وہ لوگ لوٹ پڑے اسی درمیان مین آنحضرت صلعم نے ایک مشت خاک زمین سے اٹھاکر کافرون کی طرف پھینکی تو کوئی دشمن نہ بچا جسکی آنکھ اور مونھ مین وہ خاک نہ پڑی ہو جس سے وہ سب پریشان ہو کر بھاگے تو مسلمانون کو دلجمعی حاصل ہوئی ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین وانزل جنودا لم تروھا پھر نازل کیا اللہ نے تسکین کو اپنے رسول اور مسلمانون پر اور نازل کیا اللہ نے لشکرون کو جو تمنے نہین دیکھا تھا انکو اور وہ لشکر فرشتون کا تھا جو سفید کپڑے پہنے اور سرخ پگڑیان باندھے تھے جنکے چھوڑے دونون مونڈھون کے بیچ مین لٹکتے تھے اُنکی تعداد پانچ ہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار بیان کی گئی الغرض وعذب الذین کفروا وذلک جزاء

الکافرین اور عذاب کیا اللہ نے کافرون کو اور یہی جزا ہی کافرون کی یعنے وہ کفار قتل ہوئے اور اُنکے لڑکے بالے مسلمانون نے گرفتار کر لیا - ارباب سیر رحمۃ اللہ علیہم نے تفصیل اس غزوے کی یون بیانکی ہی کہ بعد فتح مکہ معظمہ کے جبکہ سب قبایل عرب مطیع اور منقاد اسلام کے ہوگئے آنحضرت صلعم نے رمضان ہی کے مہینے مین مدینہ منورہ کے واپس جانے کا ارادہ فرمایا تھا کہ آپ کو مخبران صادق البیان کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ہوازن اور ثقیف کے گروہ مسلمانون سے لڑنے کو آمادہ اور مستعد ہو رہے ہین اور اُنکے سردار کہتے ہین کہ محمد نے مردمان شہری سے جنگ کی ہی جنکو لڑائی کا ڈھنگ معلوم نتھا ہمسے محمد اُن لوگون پر غالب آگئے مبادا وہ ہمارا قصد کرین تو بہتر ہی کہ ہمیں پیش قدمی کر کے مسلمانون سے مقابلہ کرین چنانچہ مالک بن عوف نضری سردار ہوازن اور کنانہ بن عبد یالیل ثقفی سردار ثقیف مع اپنی جماعتون کے بارادہ جنگ کرنے آنحضرت صلعم کے مقابلہ مین نکل کھڑے ہوئے اور اُنکے ہمسایہ بدوی و بنی نضر - بنی جشم - بنی سعد - بنی ہلال وغیرہ بھی آکر اُنسے ملے مگر بنی کلاب اور بنی کعب نے اُنکا ساتھ نہ دیا کہتے ہین کہ سب قبایل کی جماعت بقول زرقانی بیس ہزار اور بعض کے نزدیک تیس ہزار تھی مگر درحقیقت وہ سب چار ہزار تھے علاوہ اسکے وہ لوگ سارا مال اور مویشی اور بچے بالے اپنے ساتھ لے کر جنگ کرنے کو نکلے تھے - ہرگاہ رسول اللہ صلعم کو خبر اجتماع ہوازن اور ثقیف کی معلوم ہوئی آپنے عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کو بغرض جاسوسی کے حنین کی طرف روانہ فرمایا اور خود بدولت طیاری لشکر کی جانب متوجہ ہوئے - عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس اموی کو عامل اور معاذ بن جبل انصاری خزرجی کو معلم فقہ و شرایع مکے مین مقرر فرما کر بارہ یا سولہ ہزار مرد کے ساتھ مکے سے سنیچر کے روز تاریخ چھ شوال سن آٹھ ہجری کو باہر تشریف لے آئے - بارہ ہزار مردان غازی کی تفصیل ارباب سیر نے حسب ذیل بیان کی ہی دس ہزار جان نثار جو مدینے سے آپ کے ہمراہ فتح مکہ کے لیئے آئے تھے اور دو ہزار مکے کے نومسلم تھے علاوہ اُنکے متفرق باشندگان مکہ معظمہ جو محض بغرض طمع غنیمت ساتھ ہو لیئے تھے اور اسی شخص سرداران مشرک جو اُسوقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے بغرض دریافت انجام کار لشکر اسلام کے ساتھ ہو گئے تھے از انجملہ صفوان بن امیہ و سہیل بن عمرو وغیرہ ہین جو بعد کو مسلمان ہوئے یہ سب ملا کر سولہ ہزار آدمیون کی جمعیت بھی ہو سکتی ہی - تفصیل دس ہزار کی حسب روایت انوار محمدیہ مہاجرین انصار - جہینہ - مزینہ - اسلم - غفار - اشجع - ہے - جب لشکر ظفر پیکر اسلام موقع جنگ کے قریب پہونچا تو جناب رسالتمآب نے نشان مہاجرین کا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو اور نشان انصار خزرج کا حباب بن المنذر اور نشان انصار اوس کا اسید بن حضیر کو عنایت فرمایا سوا اسکے دیگر قبایل کے نشان مرتب کر کے ہر ایک کے سردارون کو حوالہ فرما کر خود بدولت دو زرہ اور بیضہ و مغفر زیب جسم اطہر فرما کر بغلہ بیضا پر جسکو بغلہ شہبا بھی کہتے تھے اور نام اُسکا دلدل تھا سوار ہوئے - کہتے ہین کہ کسی صحابی نے

کثرت فوج اسلام اور قلت دشمنون کے دیکھ کر کہا کہ آج کے روز ہم مغلوب نہونگے یہ بات رسول اللہ صلعم کو ناگوار گذری اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس عجب کو پسند نہ فرمایا یہی وجہ ہو کہ غزوہ حنین مین مسلمانون کو پہلے ہی شکست سے مقابلہ کرنا پڑا۔ مالک بن عوف سردار ہوازن نے پہلے ہی سے اپنا لشکر وادی حنین مین جما رکھا تھا اور کچھ فوج گذرگاہون کی کمین گاہ مین چھپا دیا تھا کہ ہرگاہ لشکر اسلام ظاہر ہو دفعۃً اُنپر حملہ کرین۔ ادہر لشکر اسلام نور کے ترکے طیار ہو کر صبح ہوتے ہی حنین کے وادی کو نشیب کی راہ سے روانہ ہوا چونکہ راہ تنگ تھی لشکر کا گذر ایک دفعہ غیر ممکن نظر آیا اسلئے لشکر اسلامی متفرق ہو کر کئے راہون سے وادی حنین مین داخل ہوا۔ خالد بن الولید بنی سُلیم کے مقدمۃ الجیش تھے جب کمین گاہ کے برابر آئے ہوازن جو گھات مین لگے تھے دفعۃً تیر باری کرنے لگے بنی سلیم جنمین اکثر آدمی خالی ہاتھ تھے بھاگے اُنکے پیچھے قریش نو مسلم کا گروہ تھا وہ سب بھاگ نکلے اُنکی دیکھا دیکھی اورون کے بھی پانون اُکھڑ گئے اور آنحضرت صلعم دلدل پر سوار یا انصار اللہ الی این ایہا الناس فرماتے تھے مگر کون سنتا تھا بلکہ قریش نو مسلم جنکا سینہ ہنوز پر کینہ تھا بیہودہ باتین زبان سے نکالنے لگے ایک بدبخت بولا کہ محمدی ایسا بھاگے ہین گویا سمندر کے کنارے پر بھی نہ ٹھہرینگے۔ کلدہ بن حنبل برادر مادری صفوان بن امیہ کہنے لگا آج کے روز سارا سحر محمدی باطل ہو جائیگا پھر کسی نے صفوان بن امیہ سے کہا کہ تجھے خوشخبری سناتا ہون کہ محمدؐ اور اُنکے یار بھاگ نکلے صفوان نے اُسکے جواب مین کہا فضل اللہ فاک اللہ تیرا مونھ توڑے اگر کوئی قریشی ہمارا مالک ہو تو بہتر ہو اُس سے کہ ہوازن ہمارے مالک بنین القصہ جب بھاگنے والون نے نہ سنا تو آنحضرت صلعم نبردگاہ مین ٹھہر گئے اُسوقت چند اشخاص جان باز آپکے ساتھ ثابت قدم رہے جنکی تعداد مین اختلاف ہو کوئی سو کوئی اسّی کوئی بارہ کوئی چار شخص کہتا ہو جن مین تین بنی ہاشم ۱ قوت بازوے مصطفےٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ۲ آپ کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب ۳ ابو سفیان بن الحارث ۴ عبد اللہ بن مسعود ہذلی۔ اول و دوم آنحضرت صلعم کی حفاظت آگے سے کرتے تھے سوم دلدل کی باگ پکڑے تھے چہارم بائین جانب کے محافظ تھے۔

بعض روایت مین آیا ہو کہ علاوہ چار اشخاص مذکورین کے فضل اور قثم دونون فرزند حضرت عباس بن عبد المطلب کے اور جعفر بن ابی سفیان بن الحارث اور ربیعہ بن الحارث و اسامہ بن زید و ایمن بن ام ایمن و عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب و عقیل بن ابی طالب بھی اُس روز ثابت قدم رہے آنحضرت صلعم نے جب دیکھا کہ لشکریان اسلام متفرق ہوگئے کفار پر حملہ کرنے کے لئے سواری کو ایڑ لگائی تو ابو سفیان بن الحارث نے سواری شریف کی باگ پکڑ لی اور عباس بن عبد المطلب نے رکاب پکڑ کر آگے بڑھنے نہ دیا اُس حالت مین جناب رسالتمآب صلعم فرماتے تھے انا النبی لا کذب

وانا ابن عبد المطلب یہ فرمانا آپ کا کمال شجاعت اور نہایت دلاوری پر دلالت کرتا ہی۔

ق ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ آپ کی ثابت قدمی اور جرأت ذاتی پر دال ہی چونکہ حضرت عباسؓ بلند آواز تھے آپ نے اُن سے فرمایا کہ میرے یارون کو پکارو چنانچہ حضرت عباسؓ یا معشر الانصا یا اصحاب السمرۃ یا اصحاب السورۃ البقرہ کہکر پکارا تو سب عباسؓ کی آواز سن کر لبیک کہتے ہوئے عباسؓ کی طرف ایسا دوڑے جس طرح شہد کی مکھیان امیر النحل کی طرف دوڑتی ہین پھر وہ سب کافرون سے لڑنے لگے آنحضرت صلعم سواری سے اُترے اور ایک مٹھی خاک دست پاک سے اُٹھا کر دشمنون کی طرف پھینکا اور شاھت الوجوہ کہتے ہوئے سواری پر سوار ہو گئے کوئی دشمن باقی نہ رہا جس کی آنکھ اور مونھ مین وہ خاک نہ گئی ہو ق وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اسی بات پر مشیر ہی بعد اس کے کل ہوازنی کافر کافور ہو گئے اسلامی فتح کا پھریرا اڑنے لگا۔ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد اللہ بن عبد العزی بن عبد الدار القرشی العبدری الحجبی المکی رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایک جماعت قریش کی حنین کو روانہ ہوئی تو مین بھی اُن سب کے ساتھ اس ارادہ سے ہو لیا تھا کہ ہر گاہ معرکہ حنین مین دونون لشکر مل جاوینگے شاید مجھے پیغمبر صلعم کے قتل کے لئے موقع ملے اور بعوض اپنے باپ اور بھائی کے جو جنگ احد مین مارے گئے ہین پیغمبر صلعم کو قتل کرون اور اُسوقت گو بظاہر مین مسلمان ہو گیا تھا مگر میری دلی نیت یہی تھی کہ اگر تمام عرب و عجم پیغمبر صلعم کے مطیع اور فرمان بردار ہو جاوین تو بھی مین اُنکی تابعداری نکرونگا الغرض جب طرفین مین لڑائی چھڑ گئی اور مسلمان لوگ بھاگ نکلے اُسوقت پیغمبر اپنی سواری سے اُترے مین نے اپنے دل مین کہا کیا ہی موقع ہاتھ آیا پھر مین اپنی تلوار میان سے نکالکر اُنکے داہین طرف سے آیا تو عباسؓ بن عبد المطلب کو دیکھا پھر مین آپ کے بائین طرف جھکا تو ابو سفیان بن الحارث کو پایا جب دونون طرف مطلب براری نظر نہ آئی تو آپ کے پس پشت سے تلوار مارنیکا ارادہ کیا ناگاہ ایک شعلہ آتش میرے اور آپ کے درمیان ظاہر ہوا قریب تھا کہ وہ شعلہ مجھکو جلا کر خاک کر دے چنانچہ اُس شعلے کے خوف سے مین نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھون پر رکھ لیا پھر اسکے بعد آنحضرت صلعم نے میری طرف نظر مبارک اٹھا کر فرمایا شیبہ میرے نزدیک آ جب مین حضور کے قریب گیا تو آپنے دست مبارک اپنا میرے سینے پر رکھ کر فرمایا بار خدایا شیبہ کو شر شیطان سے بچا فوراً اللہ جل شانہ نے میرا خیال ناقص میرے دل سے دور کر دیا واللہ اُسوقت سے آنحضرت صلعم مجھکو میری آنکھ اور کان سے بھی زیادہ پیارے دکھائی دینے لگے بعد ازان جب الحکم حضور اقدس وہی تلوار کافرون پر چلانے لگا اور اپنی جان کو رسول اللہ صلعم کی ڈھال بنالیا اور دل مین کہتا تھا کہ اگر اُسوقت میرا باپ زندہ ہوتا تو اُسکو بھی اسی تلوار سے قتل کرتا جب کل دشمن بھاگ گئے آنحضرت صلعم اپنے خیمہ مین

تشریف

تشریف لے آئے مین بھی آپ کے ساتھ خیمہ مین داخل ہوا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اے شیبہ جو کچھ اللہ تعالے نے تیرے لیئے چاہا بہتر ہی اُس سے جسکی تو خواہش کرتا تھا پھر مین نے اپنی مغفرت کی استدعا کی آپنے فرمایا غفر اللہ لک۔

نقل ہی کہ ایک مشرک جسکا نام ابو جردل اور وہ بڑا بہادر سفاک بیباک مشہور تھا بہادران عرب سے کوئی اُسکے مقابلہ کے لیئے میدان جنگ مین قدم نہ اُٹھاتا اور نہ کوئی اُسکے سامنے ہاتھ جرأت کا آستین جوانمردی سے نکال سکتا تھا وہی ابو جردل بروز حنین اونٹ پر سوار شراب غرور سے مست رجز پڑھتا ہوا اپنا مبارز طلب کرتا آیا ادہر لشکریان اسلام اُسکے مقابلہ مین پہلو تہی کرنے لگے ناگاہ نہنگ دریاے وغا یعنے جناب سید الاولیا علی مرتضی رضی اللہ عنہ جھپٹکر اُسکے مقابل آئے اور ایک وار ذو الفقار سے اُس سرگروہ اشرار کو دار البوار تک پہونچا دیا کہتے ہین کہ اس جنگ مین ستر کافر فاسر جہنم پذیر ہوئے اور چار مسلمانون نے شربت شہادت نوش جان کیا اور بہت مال و مویشی اور قیدی غازیون کے ہاتھ آئے جنکا ذکر انشاء اللہ آیندہ آئیگا۔

غزوہ حنین مین چار صحابی رضی اللہ عنہم رتبہ شہادت سے فایز ہوئے ازان جملہ۔

۱ ایمن بن ام ایمن ہین۔ ابن سعد اور ابن مندہ نے آپکا نسب نامہ اسطرح لکھا ہی۔ ایمن بن عبید بن زید بن عمرو بن بلال بن ابی الحربا بن قیس بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج آپ ام ایمن (برکتہ) دائی کھلائی آنحضرت صلعم کے بیٹے اور اسامہ بن زید بن حارثہ کے مادری بھائی ہین بن ام ایمن کے نام سے مشہور تھے مفصل ذکر اسکا عنقریب آئیگا آنحضرت صلعم کے حضور مین آپ مطہرہ برداری کی خدمت سے سرفراز تھے اور منجملہ اُن آٹھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہین جو بروز حنین رسول اللہ صلعم کی خدمت مین ثابت قدمی کے ساتھ حاضر رہے **۱** عباس بن عبد المطلب **۲** علی بن ابیطالب رض **۳** فضل بن عباس **۴** ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب **۵** اسامۃ بن زید **۶** ابو بکر صدیق **۷** عمر فارق **۸** ایمن بن ام ایمن۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ابن اسحاق نے آپکو شہداے حنین مین ذکر کیا ہی آپکے فرزند حجاج بن ایمن رواۃ حدیث سے ہین۔

ذکر ام ایمن

آپ کا اصلی نام برکتہ بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک بن سلمۃ بن عمرو بن ابی شیخ ہی آپ آنحضرت صلعم کی دائی کھلائی ہین کہتے ہین کہ وہ عبد اللہ بن عبد المطلب والد رسول اللہ صلعم کی کنیزک تھین جن کو آنحضرت صلعم نے وراثۃً پایا پھر وہ شرف آزادی سے مشرف ہوئین۔ آپ کے فضائل احادیث مین آئے ہین آنحضرت صلعم فرماتے تھے ام ایمن میرے ماں ہین بعد میری ماں کے اور اکثر آپ صلعم ام ایمن کے گھر تشریف

لیجاتے ام ایمن (برکتہ) نے زمانہ جاہلیت مین عبید بن زید بن عمرو سے جب وہ مکے مین اگر مقیم ہوئے تھے نکاح کر لیا تھا بعد ازان عبید ام ایمن کو یثرب لے گئے وہان ایمن بن ام ایمن پیدا ہوئے کچھ دنون بعد عبید فوت ہوئے تو ام ایمن مکے کو واپس آئین اور وہان زید بن حارثہ سے نکاح کیا جس سے اسامتہ بن زید پیدا ہوئے۔ ام ایمن نے بڑی عمر پائی جب رسول اللہ صلعم نے دار فانی سے رحلت فرمائی آپ رونے لگین لوگون نے کہا کیون روتی ہو وہ بولین مین اسلئے روتی ہون کہ وحی کا آنا بند ہو گیا۔ علی ہذا جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ابو لولو نے قتل کیا تو ام ایمن نے رونا شروع کیا اور کہنے لگین کہ اب اسلام سست ہو گیا الغرض وہ زمانہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین دنیا سے کوچ کر گئین۔

فائدہ ابو عمرو نے ایمن کو ابن عبید حبشی اور ابن ام ایمن اور برادر مادری اسامتہ بن زید کا لکھا ہی اور ابن ابی خیثمہ نے ایمن بن عبید حبشی اور ایمن بن ام ایمن کو دو شخص علیحدہ قرار دیا ہی ابن حجر عسقلانی نے ابن ابی خیثمہ کے قول کو صواب کہا ہی۔

۱۵ **زہیر** ابن العجوۃ الہذلی بروز حنین قتل ہوئے رضی اللہ عنہ بعض کہتے ہین کہ زہیر آپ کا نام اور عرف عجوۃ ہی۔

۱۶ **زید** رضی اللہ عنہ آپ کے والد کے نام مین اختلاف ہی کوئی ربعہ (راے غیر منقوط و باے موحدہ و عین غیر منقوط و تا تانیث) اور کوئی ربیعہ (راے غیر منقوط و باے موحدہ و یاے مثناۃ تحتیہ و عین غیر منقوط و تا تانیث) اور کوئی زمعہ (زاے منقوط و میم و عین غیر منقوط و تا تانیث) لکھتے ہین بن اسد بن عبد العزی القرشی الاسدی طبری نے آپکو شہداے حنین مین ذکر کیا ہی۔

۱۷ **سراقہ** رضی اللہ عنہ آپ کے والد کے نام مین بھی اختلاف ہی کسی نے سراقہ ابن الحارث اور کسی نے سراقہ بن الحباب لکھا ہی مگر آپکے جد عدی العجلانی مین کسی نے اختلاف نہین کیا ابو عمرو نے دونون کے دو ترجمے لکھے اور لکھا ہی کہ دونون حنین مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔
ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون کو ایک ہی قرار دیا ہی جسکی تصدیق ابن اثیر نے اسد الغابہ مین کی ہی واللہ اعلم بالصواب۔

انیسوان مشہد

سریہ اوطاس ایک وادی ہی سرزمین ہوازن مین جب وادی حنین مین اولیاء دولت اسلام کو فتح خداداد نصیب ہوئی مشرکین مردود تین گروہ ہو کر بھاگے ۱ مالک بن عوف نضری کے ساتھ قلعہ طائف مین پناہ گزین ہوا ۲ بطن نخلہ کی طرف چلا گیا ۳ اوطاس کو جہان ہوازن اور ثقیف کا مال و متاع رکھا تھا روانہ ہوا۔ آنحضرت صلعم نے ایک سریہ زیر حکومت عبید بن سلیم بن حضار بن

حرب (ابو عامر اشعری) کے تیار کرکے جانب اوطاس روانہ فرمایا۔ اس سریہ مین ابو موسیٰ اشعری ابو عامر اشعری کے چچا اور زبیر بن العوام اور سلمۃ بن الاکوع وغیرہم صحابہ جلیل القدر زیر لوائے ابو عامر بھیجے گئے تھے۔ جب غازیان کفر شکن اوطاس مین پہونچے مخالفین مغرور نے لڑائی شروع کر دی طرفین سے بہت آدمی کام آئے۔

ابو عامر امیر سریہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ ابو عامر کی شہادت مین راوی مختلف البیان ہین۔ محمد بن اسحاق نے ذکر کیا ہی کہ ابو عامر اشعری کے مقابلہ مین دس کافر آئے جو سب برادر تھے ابو عامر نے نو بھائیون کو قتل کیا اور ابو عامر قبل از قتل ہر ایک کو اسلام کی طرف دعوت کرتے جب وہ انکار کرتا تو اللھم اشھد علیہ کہکر اسکو جہنم کا راستہ بتا دیتے۔ دسوان اپنی نوبت مین بولا اللھم لا تشھد علی ابو عامرؓ سمجھے کہ یہ مسلمان ہوگیا اپنا ہاتھ کھینچ لیا حریف نے فرصت پاکر ابو عامر پر ہاتھ صاف کیا اور مسلمان ہوگیا۔ آنحضرت صلعم جب اسکو دیکھتے تو فرماتے ہذا شرید ابی عامر (شرید بوزن و معنی طرید یعنے دور کیا ہوا) ایک روایت ہی کہ ابو عامر کو حارث بن جشم کے دونون بیٹون علاء و اوفی نے تیرون سے شہید کیا ہی مگر اصح روایت یہ ہی کہ عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار (ابو موسیٰ اشعری برادر زادہ ابو عامر) نے کہا کہ جب ہم لوگ حنین کے بھگیرون کے پیچھے دوڑے اور مقام اوطاس مین انکو جا لیا اور فریقین مین جنگ شروع ہوگئی اثناے جنگ مین ایک شخص نے بنی جشم سے ابو عامر کے زانو پر تیر مارا تو ابو عامر زمین پر بیٹھ گئے مین انکے پاس گیا اور کہا کہ چچا جان آپ کو تیر کس نے مارا ابو عامر نے انگلی اٹھا کر کہا وہ شخص ہی مین اُس تیر افگن کی طرف چلا تو وہ بھاگ نکلا مین نے اُسکو ڈپٹ کر کہا تجھکو شرم نہین مردون کے مقابلہ سے بھاگتا ہی مقابلے سے موہنہ پھیرتا ہی میری بات سنکر وہ ٹھیر اور تلوار نکالی کہ مین نے اُسپر سبقت کی تیغ دنیاوی سے اُس کو ہلاک کرکے دار البوار تک پہونچا دیا پھر ابو عامر کو اُس کے قاتل کے قتل کرنے کی خوشخبری سنائی تو ابو عامر نے کہا کہ میرے زانو سے تیر نکال چنانچہ تیر نکالتے ہی ابو عامر کے زخم سے خون کا فوارہ اوچھلا ابو عامر زندگی سے مایوس ہوکر کہنے لگے میرے بھتیجے میرا اسلام حضور مین جناب رسالتمآب صلعم کے عرض کرنا اور میری مغفرت کے لئے حضور سے دعا کرنے کی استدعا کرنا پھر ابو عامرؓ نشان امارت میرے ہاتھ مین دیکر دنیا سے کوچ کر گئے اللہ تعالیٰ نے اوطاس کی جنگ مین مجھے فتح نصیب کیا۔ جب رسول اللہ صلعم کے حضور مین حاضر ہوا اوطاس کا قصہ اور ابو عامر کا سلام پیغام حضور صلعم کی خدمت مین عرض کیا تو آنحضرت صلعم نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور دونون ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللھم اغفر لعبید اللہ بن سلیم واجعلہ من اعلی امتی فی الجنۃ بعد اسکے مین نے اپنے لئے دعا کرنیکی التجا کی تو آپنے فرمایا اللھم اغفر لعبد اللہ بن قیس ذنبہ وادخلہ مدخلا کریما۔

واضح ہو کہ اس سریہ مین سواے ابو عامر کے بہت مسلمانون نے شربت شہادت نوش کیا خصوصا بنی رباب زیادہ قتل ہوئے مگر نام ان شہدا کے باوجود تلاش کتب موجودہ مین پائے نہ گئے

بیسوان مشہد

طایف اور وہ ایک شہر ہی تین یا دو منزل پر مکہ معظمہ سے انگور اور خرمے اور دیگر میوہ جات وہان بکثرت ہوتے ہین اُسکی وجہ تسمیہ مین کئی قول منقول ہین اصح یہ ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی تو جبرئیل علیہ السلام بفرمان خداوندی اُس زمین کو ملک شام یا حوالی صنعا سے اپنے پرون پر اُٹھا کر پہلے مکہ مین آئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کر کے اُس زمین کو جہان اب ہی لا رکھا۔ جب ہوازن اور ثقیف نے حنین سے بھاگ کر قلعہ طایف مین پناہ لی آنحضرت صلعم وہین سے طایف کی طرف متوجہ ہوئے اور خالد بن الولید کو ایک ہزار مرد جنگ آزما کے ساتھ مقدمۃ الجیش کر کے روانہ فرمایا اور قبل پہونچنے آنحضرت صلعم کے بنی ثقیف اپنے قلعہ کا استحکام اور ایک سال کی خورد و نوش کا انتظام کر کے لڑنے کے لئے آمادہ ہو بیٹھے تھے۔ ہر گاہ رسول اللہ صلعم وہان پر پہونچے تو پہلے قریب قلعہ کے نزول اجلال فرمایا قلعہ والون نے تیر مارنے شروع کر دئے جس سے اکثر صحابہ مجروح اور کچھ شہید ہو گئے اسلئے آنحضرت صلعم نے اُس مقام سے کوچ فرما کر ایک بلندی پر جہان کہ اب مسجد طائف ہی فرودگاہ لشکر ظفر پیکر کا مقرر فرمایا۔ اٹھارہ یا تیئس یا پچیس روز تک مسلمانون نے قلعہ کا محاصرہ کیا اور فریقین مین جنگ آزمائیان ہوتی رہین مگر فتح کی نوبت نہ آئی تھی کہ ہلال ذی قعدہ نظر آیا اسلئے آنحضرت صلعم نے محاصرہ اُٹھا لیا وہان سے جعرانہ کو جہان مال غنیمت حنین وغیرہ کا رکھا تھا تشریف لے آئے اور اُس کو تقسیم فرمایا جس کا ذکر آئندہ ہوگا۔

روایت ہی کہ ایام محاصرہ مین ایک روز حسب الحکم آنحضرت صلعم منادی نے ندا کی کہ جو غلام اس قلعہ سے اوتر کر لشکر اسلام مین حاضر ہوگا وہ آزاد کر دیا جائیگا یہ ندا سنکر قریب بیس غلامون کے قلعہ سے اتر آئے وہ سب حسب وعدہ آزاد کر دئے گئے پھر آنحضرت صلعم نے اُن غلامون کو ہر ایک صحابہ کے سپرد کر دیا تاکہ وہ سب آزاد شدہ غلامون کی خورد و نوش کی خبر گیری کرتے رہین۔

کہتے ہین کہ چند روز بعد جب بنی ثقیف اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے تو آنحضرت صلعم کے حضور مین اپنے غلامون کے واپس پانے کی استدعا کی آپنے فرمایا۔ اولئک عتقاء اللہ وہ سب اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہین اب تم لوگون کی غلامی مین نہین آسکتے۔ علمائے سیر نے لکھا ہی کہ اس غزوہ مین بارہ

مسلمانون نے شربت شہادت نوش کیا مگر کسی نے شہدائے طائف کے نام نہین لکھے صرف اسیقدر پر اکتفا کی کہ ایک شخص لیثی چار انصاری سات قریشی شہید ہوے کتب اسماء الرجال جو وقت تالیف موجود تھین اُنسے جو نام بارہ شہیدون کے ملے وہ درج ذیل کیجاے ہین والعلم عند اللہ۔

١ **عبد اللہ** بن ابی بکر الصدیق (عبد اللہ) بن ابی قحافہ (عثمان) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی القرشی التیمی رضی اللہ عنہ وعن ابیہ وجدہ آپ اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کے برادر حقیقی ہین ان دونون کی والدہ کا نام قتیلہ (مصغر) بنت عبد العزیٰ تھا جو بنی عامر بن لوی سے تھین۔ عبد اللہ بن ابی بکر صدیقؓ قدیم الاسلام ہین جب آنحضرت صلعم مع اپنے یار غار صدیق رضی اللہ عنہ کے بارادہ ہجرت غار مین رونق افروز تھے اُس حالت مین آپ آنحضرت صلعم اور اپنے والد کے لیے کھانا لیجاتے اور رات کو وہین رہتے اور بڑے تڑکے اُٹھتے اور قریشیون سے جا ملتے اور تمام دن قریش کے حالات دیکھتے سنتے جب شام ہوتی اور اندھیرا چھا جاتا تو آپ غار مین آتے اور قریش کے حالات سے رسول اللہ صلعم اور اپنے والد ماجد کو مطلع کرتے سوائے فتح مکہ وحنین اور طائف کے آپ کسی غزوہ مین شامل نہین ہوئے۔ طائف کے محاصرہ مین محجن ثقفی نے آپ کو تیر مارا جسکا زخم مندمل ہوگیا تھا مگر شان الٰہی نے نہ چاہا کہ آپ شہادت کے ثواب سے محروم رہین ماہ شوال سن گیارہ ہجری مین آپ کا زخم از خود پھٹ گیا اُسی کے صدمہ سے شروع خلافت اپنے والد مین اس جہان بے بود کو پدرود کیا۔ ہر گاہ رسول اللہ صلعم نے رحلت فرمائی تو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ایک چادر کی اُس مین آپ کو دفن کرین مگر کسی وجہ سے چادر مذکور آنحضرت صلعم کے دفن مین صرف نہ ہوئی عبد اللہ نے اُس کو سات دینار دیکر اپنے کفن کے لیے خرید کر رکھا تھا جب عبد اللہ قریب الموت ہوئے کہنے لگے کہ اب اس چادر مین مجھکو نہ کفنانا اگر اس چادر مین کسی قسم کی بہتری ہوتی تو آنحضرت صلعم ضرور اُس مین مکفون کیے جاتے الغرض عبد اللہ رضی اللہ عنہ نماز ظہر کے بعد دفن کیے گئے اور آپ کے جنازہ کی نماز آپکے والد ابو بکرؓ صدیق نے پڑھی اور عبد الرحمن بن ابی بکر آپکے بھائی اور عمر اور طلحہ رضی اللہ عنہم اجمعین آپکی قبر مین اُترے آپکا شمار شہدائے طایف مین ہے۔

٢ **عبد اللہ** بن ابی امیۃ (حذیفہ) بن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومی رضی اللہ عنہ آپ بھائی ہین ام المومنین ام سلمہؓ کے اور آپ کی والدہ عاتکہ بنت عبد المطلب پھوپھی آنحضرت صلعم کی قبل مسلمان ہونے کے آپ مسلمانون سے سخت عداوت اور رسول اللہ صلعم سے نہایت ہی مخالفت رکھتے تھے اُنھین نے آنحضرت صلعم سے کہا تھا لن نومن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل الآیۃ وہ اسی عداوت اور مخالفت پر قایم تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل کو کفر سے پھیر دیا یعنی چند روز پیشتر فتح مکہ سے آپ اور ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب باتفاق مکہ

چھوڑ کر مدینے کو روانہ ہوئے اثنائے راہ مین آنحضرت صلعم سے ملاقات ہوئی تو دونون نے آپ سے حضور مین حاضر ہونے کی خواہش کی آپنے اُن دونون کا حاضر آنا منظور نہ فرمایا وہ روک دیئے گئے تب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دونون کی سفارش کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان آپ کے چچا کا بیٹا اور عبد اللہ آپ کی پھوپھی کا لڑکا اور آپ کا سالا ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے لئے اُن دونون کے ساتھ کوئی حاجت نہین میرے چچا کے لڑکے ابو سفیان نے میری ہجو کی اور میرے سالے نے مکہ مین میرے لئے جو کچھ کہا کہا پھر ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے پھوپھی کے بیٹے کو اشقیا مین داخل نہ فرمایئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابو سفیان سے کہا کہ تم آنحضرت صلعم کے روبرو کھڑے ہو کر تاللہ لقد اثرک اللہ علینا کہنا جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا چنانچہ ابو سفیان نے ویسا ہی کہا آپنے فرمایا لا تثریب علیکم الیوم ادہر رحمت الٰہی نے جوش کیا ادہر ذات پاک نبوی ہمہ تن رحمۃ للعالمین تھی دونون کا قصور معاف ہوا وہ دونون پکے مسلمان ہوئے۔ ابو سفیان منجملہ اُن چار شخصون کے ہین جو آنحضرت صلعم کے ساتھ شکل اور صورت مین مشابہ تھے ۱ جعفر بن ابی طالب ۲ حسن بن علی بن ابی طالب ۳ قثم بن عباس بن عبد المطلب ۴ ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب۔ ابو سفیان کی جان بازی اور ثابت قدمی کا ذکر شہدائے حنین مین ہو چکا ہی۔ عبد اللہ بن ابی امیہ فتح مکہ اور غزوہ حنین اور طائف مین آنحضرت صلعم کے ساتھ حاضر تھے جنگ طائف مین کسی کافر کے تیر سے مجروح ہو کر اُسی روز شہید ہو گئے رضی اللہ عنہم۔

۳ عبد اللہ بن الحارث بن قیس بن عدی بن سُعَید (مصغر) بن سعد بن سہم القرشی السہمی اور آپ کے بھائی۔

۴ سائب بن الحارث سابقین اور مہاجرین حبشہ سے ہین جنگ طایف مین دونون بھائی شہید ہوئے رضی اللہ عنہما اور بعض اہل سیر نے کہا کہ عبد اللہ اور اُن کے بھائی تمیم جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ہین واللہ اعلم۔ بنی حارث بن قیس بن عدی مین کوئی باقی نہین رہا۔

۵ سعید بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس القرشی آپ کی والدہ صفیہ بنت المغیرہ خالد بن الولید اور ابو جہل بن ہشام کی پھوپھی ہین۔ چند روز قبل از فتح مکہ آپنے اسلام قبول کیا تھا اور آنحضرت صلعم نے آپ کو بعد فتح مکہ بازار مکہ کا عامل مقرر فرمایا بقول ابن اسحاق آپ جنگ طائف مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۶ عرفطہ بضم عین غیر منقوطہ و سکون رائے غیر منقوط و ضم فا و فتح طائے غیر منقوط ابن الحباب بحائے غیر منقوط مضموم اور دو بائے موحدہ کے درمیان الف یا جناب بہ جیم و نون و الف و بائے موحدہ

ابن حبیب الازدی آپ قبیلہ ازد سے ہیں حلیف بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی کے ہیں جنگ طائف میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

٧ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبد اللہ بن الحارث بن رفیدۃ بن عنز بن وائل العنزی عنز بسکون نون آپ پہلے بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے بعد اُس کے خطاب بن نفیل القرشی العدوی کے حلیف ہوئے عامر بن ربیعہ آپ کے والد صحابہ کبار اور سابقین ذو ہجرتین سے ہیں اُن کے دو فرزند ١ عبد اللہ اکبر جو بقول زبیر بن بکار اور واقدی کے جنگ طایف میں کسی کافر کے تیر سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ٢ عبد اللہ اصغر جو بعد شہادت اکبر آنحضرت صلعم کی زندگی میں پیدا ہوئے رضی اللہ عنہم۔

٨ رقیم بن ثابت بن ثعلبۃ بن اکال بن الحارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف الانصاری الاوسی اور بعض کے نزدیک رقیم بن ثابت بن ثعلبۃ بن زید بن لوذان بن معاویہ الانصاری ہیں کنیت آپکی ابو ثابت ہی اور سب اہل مغازی متفق ہیں کہ آپ جنگ طائف میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

٩ عبد بن قوال بن قیس انصاری بقول عدوی صحابہ احد سے ہیں جنگ طایف میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

١٠ المنذر بن عمرو بن قوال بن قیس بن وقش الانصاری الخزرجی الساعدی۔ بقول سعد جنگ طایف میں شہید ہوے رضی اللہ عنہ۔

١١ المنذر بن عبد اللہ یا ابن عبد بغیر اضافت یا ابن عباد بن قوال بن وقش بن ثعلبۃ بن طریف بن الخزرج بن ساعدۃ الانصاری الخزرجی الساعدی آپ کے والد کے نام میں ابن اسحاق اور واقدی اور ابو عمرو نے اختلاف کیا ہی اور ابن مندہ نے آپ کے نسب سے قوال کو ساقط کردیا ہی مگر ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق لکھا ہی کہ آپ جنگ طایف میں شہید ہوے رضی اللہ عنہ

١٢ المنذر بن عبد اللہ بن نوفل اس سے زیادہ کتب موجودہ میں آپ کا نسب پایا نہیں گیا واقدی نے آپ کو شہدائے طائف میں شمار کیا ہی شاید آپ یہی ہوں العلم عند اللہ۔

حنین وغیرہ کی غنیمت کا تقسیم ہونا

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم طایف سے واپس تشریف لاتے وقت مقام جعرانہ میں وارد ہوئے جہاں حنین کی غنیمت محفوظ تھی اُسی میں اوطاس اور طائف کا مال بھی شامل کر کے تقسیم کرنے کو فرمایا۔

تفصیل مال غنیمت

بردہ یعنے عورت و لڑکے	اونٹ	چاندی	بکریاں
۶۰۰۰	۲۴۰۰۰	۴۰۰۰ - اوقیہ[لہ]	۴۰۰۰۰ - سے زاید

زید بن ثابت نے بہ تعمیل حکم نبوی شمار کیا تو فی کس چار اونٹ اور چالیس بکریاں حصہ قرار پایا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پہلے اشخاص مولفۃ القلوب کو دیا جاوے۔ کہتے ہیں کہ اُس وقت آنحضرت صلعم کے روبرو چاندی کا ڈھیر دیکھ کر ابوسفیان بن حرب کے مونھ میں پانی بھر آیا اور کہا یا رسول اللہ صلعم آج تو آپ سب قریشیوں سے زیادہ مالدار دکھائی دیتے ہیں آنحضرت صلعم نے ابوسفیان کی بات سنکر تبسم فرمایا پھر ابوسفیان نے عرض کیا کہ اس مال سے مجھے بھی دیجئے آنحضرت صلعم نے چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ ابوسفیان کو دئے بعد ازاں ابوسفیان نے کہا میرے بیٹے یزید کو بھی دیجئے تو آپ نے اتنا ہی یزید بن ابی سفیان کو دلوایا تو ابوسفیان نے اور بھی ہاتھ پھیلایا کہنے لگے میرا دوسرا بیٹا معاویہ کیوں محروم رہے آپ نے اُسیقدر معاویہ بن ابی سفیان کو بھی دلوایا جب ابوسفیان کی آرزو پوری ہوئی بولے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں واللہ آپ جنگ اور صلح دونوں حال میں کریم ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حکیم ابن خرام کو سو اونٹ دئے تو اُنھوں نے سو اونٹ اور مانگے ارشاد ہوا کہ سو اونٹ اور دو بعد اس کے نضر بن حارث اسید بن جاریہ ثقفی۔ حارث بن ہشام برادر ابوجہل۔ صفوان بن امیہ۔ قیس بن عدی۔ سہیل بن عمرو۔ حویطب بن عبد العزی۔ اقرع بن حارث تمیمی عیینۃ بن حصن کو فی کس سو اونٹ عطا کئے۔ اور علاء بن جاریہ ثقفی۔ مخرمۃ بن نوفل۔ سعید بن یربوع۔ عثمان بن نوفل ہشام بن عمرو عامری کو فی کس پچاس اونٹ عطا کئے۔

رافع بن خدیج راوی ہیں کہ جب آنحضرت صلعم نے مولفۃ القلوب کو فی کس سو اونٹ دئے اور عباس بن مرداس کو سو سے کم دئے تو اُس نے چند ابیات فی البدیہہ کہے جن سے اس تقسیم پر اُس کی ناخوشی کا اظہار ہوتا تھا آنحضرت صلعم نے سید الاولیا علی مرتضیٰ کو فرمایا اقطع عنی لسانہ حضرت علیؓ نے عباس کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ میرے ساتھ چل راہ میں عباس بن مرداس بولا یا علیؓ کیا میری زبان کاٹو گے حضرت علیؓ نے کہا تو میرے ساتھ چلا آ میں آنحضرت صلعم کے حکم کی تعمیل کرونگا الغرض آپ عباس بن مرداس کو اونٹوں کے گلے میں لے گئے اور اُس سے کہا کہ سو اونٹ اُن میں سے اپنی پسند کے چن لے اُس نے سو اونٹ چن لئے۔

[لہ] اوقیہ بہمزہ مضمومہ و واو ساکن و قاف مکسور و یائے تحتانیہ مشدد مفتوح وہائے تانیث چالیس درہم کا اور درہم آدھے مثقال اور پانچویں حصہ مثقال کا ہو اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا اور ماشہ آٹھ رتی کا ہوتا ہے بارہ ماشہ کا ایک تولہ ہوتا ہے فقط

انصار کی آزردگی اور آنحضرت کی دل جوئی

روایت ہی کہ جب جناب رسالتمآب صلعم نے بغرض تالیف قلوب سرداران قریش اور روساے عربکو انعام وافر دیا انصار اس نوازش غیر مترقب سے افسردہ خاطر ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ اس قسم کے عطایا اور عواطف جو بحال قریش وغیرہ آنحضرت صلعم نے روا رکھے ہم لوگون کے ساتھ یہ برتاو نہین فرمایا حال آنکہ مشرکون کا خون ہماری ہی تلوارون سے ٹپک رہا ہی شدہ شدہ یہ خبر آنحضرت صلعم کی سمع مبارک تک پہونچی تو آپنے ارشاد فرمایا کہ انصار ایک خیمہ مین مجتمع ہون سواے انصاریون کے کوئی اور انکے ساتھ نہ آنے دے چنانچہ حسب الحکم اقدس جملہ انصار ایک خیمے مین یکجا ہوئے تو رسول اللہ صلعم مع اپنے برادر مکرم کے اُس خیمے مین تشریف لے آئے اور بعد حمد وثناے حق تعالیٰ کے فرمایا ایہا الانصار یہ کیسی بات ہی جو منجانب تم لوگون کے میری سماعت مین آئی ہی تمنے کہی ہی یا نہین انصاریون نے عرض کیا ہمارے بزرگون اور سردارون نے تو کچھ نہین کہا مگر نوجوانون نے بمقتضاے عمر ایسی باتین جو حضور نے سنی ہین البتہ کہی ہی۔

رسول اللہ صلعم اے انصاریو کیا نہین آیا مین تمھارے پاس جبکہ تم لوگ آتشی پہاڑ کے کنارے پہونچ گئے تھے اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمکو اُس آتشی پہاڑ سے نجات دی۔

انصارؓ ایک زبان سچ ہی یا رسول اللہ صلعم۔

رسول اللہ صلعم کیا مین اُس حالت مین تمھارے پاس نہین آیا جب تم گمراہ تھے حق تعالیٰ نے میرے سبب سے تمکو ہدایت کی۔

انصارؓ سچ ہی یا رسول اللہ صلعم۔

رسول اللہ صلعم کیا تم سب آپس مین دشمن نہ تھے مقلب القلوب نے میرے سبب تمھارے درمیان الفت اور محبت پیدا کردی۔

انصارؓ سچ ہی رسول اللہ صلعم۔

رسول اللہ صلعم کیا تمھاری تعداد کم نہ تھی اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تم کو کثیر التعداد کر دیا۔

انصارؓ صدقت یا رسول اللہ صلعم۔

اسکے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا اے انصار باوقار تم لوگون نے کسی بات کا جواب نہ دیا۔

انصار وفادار مان باپ ہمارے آپ پر قربان ہون۔ جو کچھ حضور نے زبان مبارک سے فرمایا اُس سے بھی زیادہ احسانات آپ کے ہمارے اوپر ہین۔

رسول اللہ صلعم اگر تم سب میری باتون کے جواب مین یون کہتے تو بے کم و کاست سچ ہوتا یعنے کہ آپ ہمارے پاس ایسی حالت مین آئے تھے جب آپ کی قوم والے آپ کی تکذیب کرتے تھے ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ آپ اپنے وطن سے بے سروسامان ہمارے یہان آگئے تھے ہم نے آپ کو جگہہ دی۔ آپ فقیر اور محتاج ہمارے شہر مین آگئے تھے ہم لوگ سخاوت اور جود کے ساتھ آپ سے پیش آئے۔ آپ خائف تھے ہم نے آپ کو بے خوف کر دیا۔ یہ کلام معجز نظام آپ کا سنتے ہی سب **انصار جان نثار** چیخ مار کر رونے لگے اور اُن کے بڑے بوڈھون نے آپکا دست مبارک چوما اور آنکھون سے لگایا پھر سب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم لوگ خدا اور اسکے رسول مقبول صلعم سے راضی اور خوش ہین اگر حضور چاہین تو ہمارے ذاتی مال و متاع کو تقسیم کر دین ہم زبان نہ ہلائینگے ہم لوگ بہرحال تابع فرمان ہین حضور کی فرمان برداری کے مقابلہ مین مال و متاع دنیا کیا مال ہی اگر ہم کو اندیشہ ہی تو صرف حضور کی جدائی کا ہی نہ کہ مال کا۔

رسول اللہ قریش ضلالت اور جہالت کی مصیبت مین پھنسے تھے ابھی وہ لوگ ضلالت کے چنگل سے نکلے ہین مین نے چاہا کہ تدارک اُن کی مصیبت کا کرون اور اُن کے دلون کو الفت و محبت اسلامی کی طرف مائل کرون۔ انصار یو کیا تم سب اس کام سے راضی اور خوش نہ ہوگے کہ مال پانیوالے اونٹ اور بکریان لیکر اپنے گھرون کو جائینگے اور تم رسول اللہ صلعم کے ساتھ اپنے وطن کو مراجعت کروگے تمکو معلوم ہی کہ جعیل بن سراقہ ضمری فقرائے صحابہ صفہ سے ہین اور اکثر غزوات مین میرے ساتھ حاضر رہے انکو اس غنیمت سے مین نے کچھ بھی نہین دیا اور قبایل عیینہ اور اقرع کو محض بنظر تالیف قلوب سو سو اونٹ دیئے ورنہ بمقابلہ ایمان جعیل کے ان مولفۃ القلوب کو کیا رتبہ حاصل ہی اسکے بعد آنحضرت صلعم نے انصار اور انکی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لئے دعائے خیر و برکت کی تو جملہ انصار خوشی کا رونا اسقدر روئے کہ اُن کی ڈاڑھیان تر ہو گئین اور سب اللہ تعالی کا شکر کرتے ہوئے اپنے فرودگاہ کو واپس گئے۔

ہوازن اور ثقیف کا انجام کار

اسکے بعد مالک بن عوف نضری سردار ہوازن مع جمیع قبایل کے آکر مسلمان ہوئے رضی اللہ عنہم اور اپنے مال غنیمت اور اسیرون کے واپس پانے کی استدعا کی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تمھارے آنیکا بہت انتظار کیا گیا جب تم نہ آئے تو سارا مال غنیمت مع اسیرون کے مسلمانون کو تقسیم کر دیا گیا۔ عورت اور لڑکے تمھارے جسقدر میرے اور بنی ہاشم کے حصہ مین آئے ہین وہ سب واپس کر دونگا اور جو دیگر مسلمانون کے حصے مین پڑے ہین اگر وہ لوگ واپس کرینگے تو انکو مال سے معاوضہ دیدونگا حکم نبوی

صلعم سنکر مہاجرین بولے جو کچھ ہمنے پایا ہی وہ سب حضور ہی کا ہی جسکو چاہین بخشدین بعد ازان انصار رض نے بھی ایسا ہی عرض کیا آخرکار سب مسلمانون نے اپنے اپنے حصے کے بردے ہوازن کو واپس کردیے ہوازن کے ساتھ بنی سعد بھی شامل تھے از انجملہ شیماء (جذافہ بنت الحارث بن عبد العزیٰ بن رفاعہ سعدیہ دائی حلیمہ سعدیہ کی دختر قیدیون کے ساتھ گرفتار ہوئی تھین جب وہ آنحضرت صلعم کے حضور مین پیش کی گئین تو شیماء نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ مین آپ کی ہمشیر (رضاعی بہن) ہون آپنے فرمایا تمھارے پاس کیا ثبوت ہی شیماء نے عرض کیا جب آپ لڑکے تھے مین آپ کو کھلا رہی تھی آپنے میری پیٹھ مین دانت کاٹا تھا وہ نشان موجود ہی چنانچہ آنحضرت صلعم نے اُس علامت کو شناخت فرماکر مرحبا کہا اور اُٹھ کھڑے ہوے اور اپنی چادر شیماء کے لیے بچھادی اور اُسپر شیماء کو بٹھایا اور آپکی آنکھون مین آنسو بھر آئے بعد ازان آنحضرت صلعم نے اُنکے والدین کا حال دریافت کیا شیماء نے کہا مدت ہوئی وہ دونون دنیا سے کوچ کر گئے آنحضرت صلعم نے سنکر تاسف کیا اور فرمایا کہ تمکو اختیار دیتا ہون چاہو میرے پاس محبت اور اکرام کے ساتھ بسر کرو اور چاہو تو مین تمکو انعام دیکر باعزاز تمام رخصت کرون تم اپنے وطن اور قوم کو واپس جاؤ شیماء نے بزبان حال عرض کیا ؎

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد
می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

بالجملہ شیماء نے کلمہ شہادت پڑھکر عرض کیا کہ مین اپنے وطن اور قبیلہ کو جانا چاہتی ہون تب آپنے انکو ایک اونٹ اور چند بکریان اور ایک غلام جسکا نام مکحول تھا اور ایک لونڈی دیکر وطن کو رخصت فرمایا محمد بن المعلیٰ ازدی نے کتاب الترقیص مین ذکر کیا ہی کہ شیماء بنت الحارث آنحضرت صلعم کو گود مین لیکر ہلاتی کھلاتی اور یہ اشعار پڑھتی تھین

اشعار

یا ربنا ابق محمدا
حتی اراہ یافعا و امردا
ثم اراہ سیدا مسودا
واکبت اعادیہ معا والحسدا
واعطہ عزا یدوم ابدا

محمد بن المعلیٰ نے یہ بھی لکھا ہی کہ جب ابو عروہ ان اشعار کو پڑھتے تو کہا کرتے تھے کیا اچھی دعا تھی شیماء کی جسکو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ بعد ازان مقام جعرانہ سے آنحضرت صلعم نے احرام باندھا او مکے مین آکر بعد ادائے مناسک حج مدینہ منورہ کی جانب کوچ فرمایا اور وہان پہونچ کر صحابہ رضوان اللہ علیہم سے فرمایا کہ بعد گذر جانے ماہ ہائے حرام کے طائف کی تیاری ہوگی یہ سنکر مالک بن کعب انصاری نے چند اشعار موزون کیے جو صاف صاف بنی ثقیف کو دھمکاتے ڈراتے تھے ہرگاہ طایف والونکو آنحضرت صلعم کی دوبارہ چڑھائی کرنے کا ارادہ معلوم ہوا اور اُنھون نے مالک بن کعب کے اشعار بھی سنے تو اہل طائف ترسان و خائف ہوکر اپنے ایلچی بدرخواست صلح بارگاہ نبوت کو روانہ کیے

جب طایف کے ایلچی جناب رسالتمآب کے حضور مین باریاب ہوئے اور پیغام صلح پیش کیا تو ارشاد ہوا کہ صلح ممکن ہی مگر کس بات پر تم لوگ صلح کرنا چاہتے ہو بجواب سوال نبوی ایلچیون نے شرائط ذیل پیش کین ۱ ہم لوگ جہاد کے لئے طلب نہ ہون ۲ ہم سے رقم عشر وصول نہ کی جاوے ۳ ہم نماز کے مقید نہ کئے جاوین ۴ ایک سال تک ہم لوگ لات پرستی کے مجاز رہین۔

آنحضرت صلعم نے شرائط مذکو سنکر فرمایا وہ دین جس مین رکوع اور سجود نہ ہو لائق صلح نہین ہوسکتا ایلچیون نے دوبارہ نماز کے باب مین گفتگو کی ارشاد ہوا کہ بدون اختیار کرنے نماز کے ہرگز صلح منظور نہ ہوگی آخرکار بعد ردوقدح ایلچیون نے نماز پڑھنا قبول کیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اب شرط اول ودوم لائق منظوری ہین مگر اُس حالت مین کہ تم سے نماز ساقط ہو اور شرط چہارم ہرگز لائق منظوری نہین ایلچیون نے کہا بدون منظوری شرط چہارم کے ہم لوگ اسلام کو قبول نکرینگے آنحضرت صلعم نے اس بات کو نہ مانا وہ لوگ دیر تک لات پرستی کے لئے اپنا دماغ بجاتے رہے آنحضرت صلعم کی جانب سے انکار ہی ہوتا رہا تاآنکہ وہ سمجھ گئے کہ آپ ہرگز اس کام کی اجازت نہ دینگے اتنے مین کسی انصاری نے اُٹھکر ایلچیون سے کہا کہ تم نے لات کا ذکر کرکے ہمارے دلون مین سوزش پیدا کردی خدا تمھارے کلیجون کو آگ مین جلاوے رسول اللہ صلعم ہرگز سرزمین اسلامی مین بت پرستی کی اجازت نہ دینگے ہم لوگ اُسکو مسلمان نہین جانتے جو بت پرستی پر لات نہ مارے اور لات پرستی پر راضی ہو تم لوگ خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو اور لات کو لاتون کے تلے کچلو ایلچیون نے کہا ہم لات کو اپنے ہاتھون نہ توڑینگے یہ کام کسی دوسرے کو سپرد ہو پس آنحضرت صلعم نے کسی صحابی کو فرمایا کہ وہ لات شکنی کا کام انجام کو پہونچاوے الغرض سارے بنی ثقیف مسلمان ہوگئے مگر کنانہ بن عبد یالیل بنی ثقیف کے سردار کو شقاوت ازلی نے شرافت اسلامی حاصل کرنے نہ دیا وہ قسطنطنیہ کو چلا گیا اور وہان سگ زرد برادر شغال اپنے ہم خیال ابو عامر فاسق سے میل جول کرکے رہ گیا جب ابو عامر مرا ہرقل نے اُسکا متروکہ کنانہ کو دیا وہ بھی اپنے بھائی کی گٹھڑی سر پر رکھکر جہنم کو روانہ ہوا۔

خاتمۃ الکتاب

میرا ارادہ تھا کہ نسب نامے مہاجرین انصار کے ساتھ اس کتاب کو تمام کرون چنانچہ بافضال الٰہی وہ بھی مکمل ہوگیا مگر نسابون کے اختلافات نے کمر ہمت کو ڈھیلی کردیا اور کتاب کی طوالت نے بھی ارادے کو آگے بڑھنے نہ دیا اب اسی کے ساتھ بہتر ہی کہ بارگاہ غفار الذنوب وستار العیوب مین دونون ہاتھ اُٹھا کر عرض کرون الہ العالمین تو اپنے فضل وکرم سے بطفیل مہاجرین وانصار

واصحاب کبار وآل اطہار واولیائے ابرار مؤلف کے گناہون سے درگذر فرما اور ناظرین با تمکین کو توفیق دے کہ وہ اس سرمایہ کاسد کو بنظر خطا پوشی ملاحظہ فرماکر مؤلف کے حق مین دعائے خیر کرین اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد المختار وآلہ واصحابہ الکبار وبعدد المہاجرین والانصار والتابعین الابرار

والحمد للہ اولا و آخرا

تکملہ فتح مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا وتعظیما

فتح مکہ کے ذکر مین دو امر فروگذاشت ہوگئے تھے جو بوقت نظر ثانی یاد آئے ایک حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لکھنا بنام سرداران قریش مکے والے واجب التعمیل اشخاص کا انجام کار اسلئے یہ دونون امر دو انتباہ مین لکھے جاتے ہین **انتباہ اول** ہرگاہ حسب الحکم بارگاہ رسالت پناہ مہاجرین انصار یا ذفار خفیہ طور پر سامان سفر مہیا کرنے لگے اور مدینے سے مکے جانیوالون کا راستہ بند کیا گیا تو حاطب بن ابی بلتعہ جو ایک دانشمند دور اندیش اور حاضر جواب مہاجرین حلفائے بنی اسد بن عبد العزی سے ہین تاڑ گئے کہ یہ سامان مکے کی چڑھائی کا ہی اُنھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ سب مہاجرین کے اعزہ اور اقارب مکے مین موجود ہین جو اُنکے مال وعیال کی بہرحال حفاظت کرینگے مین غیر کفو ہون میرا وہان کوئی نہین کہ میرے مال وعیال کی حفاظت کرسکے اسلئے حاطب نے چاہا کہ اس خبر رسانی کے ذریعے سے مکے والے قریشی سرداران کو اپنا احسان مند بناؤن تاکہ وہ میرے مال واہل وعیال کی نگرانی رکھین بالجملہ حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک خط بنام قریش مکہ تحریر کرکے سارہ لونڈی کو دیا جو مکے جانے والی تھی جس کا ذکر مفصل آگے آئیگا اور اُسکو دس دینار دیکر سمجھا دیا کہ اس خط کو کوئی دیکھنے نپاوے اور شارع عام ہوکر نہ جانا وہان چوکیدار متعین ہین اور اس خط کو عکرمہ بن ابی جہل کے ہاتھ مین دینا۔ سارہ نے خط کو اپنے جوڑے مین چھپا لیا اور مکے کو روانہ ہوئی ادہر آنحضرت صلعم کو جبرئیل ؑ نے اس حال سے مطلع کردیا تو آنحضرت صلعم نے علی مرتضی اور زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود یا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ آپ تینون صاحب روضہ خاخ کو جائین وہان ایک عورت ملے گی اُس کے پاس ایک خط ہی اسکو لے آئی چنانچہ تینون صحابہ کرام روضہ خاخ کو روانہ ہوگئے وہان سارہ ملی اُس سے خط مانگا اُسنے قطعًا انکار کیا اور بولی میرے پاس کوئی خط کسی کا نہین ہرچند اُسکے اسباب کی تلاشی لی مگر خط برآمد نہوا تو ہمراہیون نے کہا اب مدینے کو واپس چلنا چاہیے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ بولے خدا کی قسم رسول اللہ صلعم نے ہمسے جھوٹہ بات نہین کہی اور نہ وہ کبھی جھوٹہ بولتے ہین ہم کچھ کرکے یہان سے جائینگے پھر تلوار میان سے نکالکر سارہ سے کہنے لگے جا رہ تلاشی دے ورنہ اسی تلوار سے تیرا کام تمام کرتا ہون سارہ نے جب شیر خدا کی آواز خون ریز سنی سمجھی کہ موت مجسم سامنے آپہونچی ہے پانون تک درخت

لرزان کیطرح کانپتے ہوئے فورا خط کو جوڑے سے نکالکر شیر خدا کے سامنے رکھدیا تو جناب
ولایتمآب نے خط اٹھا لیا اور مدینہ طیبہ کو واپس آئے اور حضور پرنور کے روبرو پیش کردیا آنحضرت صلعم
نے خط کھولا تو اسمین لکھا تھا۔ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے سہیل بن عمرو و صفوان ابن امیہ و عکرمہ
بن ابی جہل کو لکھا جاتا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم ایک لشکر کی تیاری فرمارہے ہین اور قبائل مین منادی کردی ہی
کہ ہم جنگ کے لئے جاتے ہین میرا گمان ہی کہ سوائے مکے کے دوسری جگہ نجاوینگے اور بخیال اسکے
کہ بر احق آپ لوگون پر ظاہر رہے یہ خبر لکھتا ہون والسلام۔ دوسری روایت مین خط کا مضمون یون
مذکور ہی یا معشر القریش کہ رسول اللہ صلعم بہت بڑا رات کی طرح گھیرنے والا جوآب رواں کے مانند
چلتا ہی تم لوگون پر لئے آتے ہین قسم خدا کی اگر وہ اکیلے ہی مکے کو آتے تو بھی خدا اُن کی مدد کرتا اور اپنے
وعدے کو پورا کرتا تم لوگ اپنے لیئے فکر کرو والسلام۔ جب یہ خط آنحضرت صلعم کے حضور مین پڑھا گیا آپنے
حاطب سے خطاب ہوکر فرمایا تجھکو کسنے اس کام پر آمادہ کیا حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نسبت
جلدی نفرمائیے مین قسمیہ عرض کرتا ہون کہ مین خدا اور اسکے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہون مین نے اپنے دین کو
تبدیل نہین کیا نفاق اور ارتداد کو اپنے دلمین جگہ نہین دی مین غریب الوطن یمن کا رہنے والا قریش
کا حلیف ہون نہ قریش مکے مین میرا کوئی حامی اور مددگار نہ تھا اسلیئے مین نے سوچا کہ مین کوئی حق
اپنا قریش مکہ پر ثابت کرون تاکہ وہ سب میرے اہل و عیال کی حمایت اور حفاظت کرین اسی غرض نے
مجھے خط لکھنے پر آمادہ کیا اور کوئی بات نہین یہ سنکر آنحضرت صلعم نے صحابہ حاضرین سے فرمایا کہ حاطب نے
سچ سچ کہدیا۔ سیدنا عمرؓ کو ایسی باتون کی برداشت کہان تھی آپنے آنکھین بدلکر فرمایا قاتلک اللہ
یا حاطب خدا کی مار تجھپر اے حاطب تو جانتا تھا کہ رسول اللہ صلعم کی جانب سے اخفائے خبر مین یہانتک
قدغن ہی کہ مکے جانے والون کا راستہ بند کردیا گیا اور تو قریش مکہ کو تحریر بھیجکر آگاہ کرتا ہی یا رسول اللہ
مجھے اجازت دیجیئے کہ اس منافق کی گردن مارون آپنے فرمایا عمر ذرا ٹھہر جائیے ایسی جلدی نکیجیے
حاطب بن بلتعہ اُن مردون مین سے ہی جو غزوہ بدر مین جان و مال سے حاضر تھے ان اللہ قد اطلع
علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا تھا کہ سیدنا عمرؓ
کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اور کہا اللہ و رسولہ اعلم۔ اعملوا ما شئتم الخ سے صحابہ بدر
رضوان اللہ علیہم کے لئے اباحت معاصی کی سند سمجھنی نچاہئے بلکہ وہ بیان ہی اُن کی بزرگی اور اکرام کا
یعنے صحابہ بدر رضی اللہ عنہم مین وہ حالت پیدا ہوئی تھی اُنکو وہ مرتبہ حاصل ہوا جسکے سبب اُنکے گذشتہ
گناہ تو بخش ہی دیئے گئے علاوہ اُسکے وہ اس لائق ہوئے کہ آیندہ گناہ اُنکے بفرض وقوع کے
اعمال حسنہ اور توبہ کرنے سے بخشدئے جاوین چنانچہ عمرو بن غزیہ انصاری خزرجی بدری کا قصہ
مشہور ہی کہ اسکے حق مین ان الحسنات یذھبن السیئات نازل ہی۔ واضح رہے کہ حکم آیہ کریمہ

گو عمرو بن عزیہ کے قصہ مین نازل ہی مگر کل مسلمانون کے حق مین خیال کرنا چاہیے اُسکی شرح یہان گنجایش نہین کر سکتی انشاء اللہ رسالہ الحسنات مین تفصیل تمام لکھی جائیگی دوسری روایت ہی کہ آنحضرت صلعم نے بعد سماعت مضمون خط کے حاطب کو مسجد سے نکالدینے کا حکم دیا تو یہان کیا دیر تھی حاضرین حاطب کو کشان کشان لے چلے حاطب اُسی حالت مین پیچھے پھر پھر دیکھتے جاتے تھے کہ شاید آنحضرت انکی یہ حالت دیکھکر کچھ مہربانی فرماوین اتنے مین دریاے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین جوش زن ہوا آپنے فرمایا حاطب کو میرے پاس لے آؤ جب وہ حضور کے روبرو آکر کھڑے ہوئے ارشاد ہوا کہ مین نے تیرا قصور معاف کیا اب تو اپنی مغفرت کے لئے خداوند کریم کی درگاہ مین دعا کر اور بارہ دیگر ایسی حرکت تجھسے ظاہر نہو۔ ق یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الایۃ اسی باب مین نازل ہی تاکہ آئندہ کوئی مسلمان حاطب کے مانند ایسے کام پر جرأت نہ کرے اور یہ بھی ظاہر ہی کہ یا ایھا الذین آمنوا کے خطاب مین حاطب رضہ بھی شامل ہین یہ اُن کے مومن ہونے پر پوری شہادت ہی۔

حاطب بن ابی بلتعہ کی مختصر سوانح عمری

حاطب بن ابی بلتعہ (عمرو) بن عمیر بن سلمۃ بن صعب بن سہل بن العتیک بن سعاد بن راشدۃ (خالفہ) بن اذب بن جزیلہ بن لخم بن عدی اللخمی رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ یا ابو محمد آپ کی کنیت ہی بعض ارباب سیر نے آپ کو بنی مذحج سے کہا ہی مگر صحیح طور پر وہ لخمی یمنی ہین زمانہ جاہلیت مین بڑے شہسوار اور نامی شاعر مشہور تھے فسطاط مصر مین جامع راشدہ آپکے بزرگون کی طرف منسوب ہی زمانہ کی گردش جب کہ جاہلیت عالمگیر تھی آپ کو مکے مین لے آئی تو پہلے بنی اسد بن عبد العزی کے حلیف ہوئے پھر زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کے ہم قسم بنے۔ بعض کہتے ہین کہ حاطب عبید اللہ بن حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبد العزی القرشی الاسدی کے غلام مکاتب تھے چنانچہ بروز فتح مکہ آپ زر کتابت ادا کرکے آزاد ہوگئے۔ عبید اللہ بن حمید بن زہیر غزوہ احد مین ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا دیکھو فہرست احد کے مقتولون کی تو حاطب نے زر کتابت بروز فتح مکہ کسکو دیا مگر ابن حمید کے ورثہ کو دینے کا احتمال ہوتا ہی۔ اصابہ جلد دوم عدد نو ہزار چھ سو چونسٹھ ۹۶۶۴۔ عبید اللہ بن حمید کا بھائی عبد اللہ احد مین مارا گیا اور وہ بچ گیا تاانکہ اُسکا بیٹا زبیر بن عبید اللہ سات روز قبل وفات ابو بکر صدیق رضہ کے پیدا ہوئے اور سیدنا صدیق رضہ تیرہ ہجری مین فوت ہوئے اس سے ظاہر ہی کہ عبید اللہ فتح مکہ کے دن حی القائم تھے جنکو حاطب نے زر کتابت حوالہ کیا اور فہرست مقتولین احد مین عبید اللہ کا نام محض سہو کاتب ہی واللہ اعلم منہ

الغرض حاطب بن ابی بلتعہ ایک جلیل القدر صحابی مہاجرین خلفائے بنی اسد سے بدری حدیبی تھے

بھی تقاضائے بشریت ہی جو اُسے ایسی لغزش سرزد ہوئی جس کو اللہ اور رسول اللہ نے معاف فرمایا وہ چند احادیث کے راوی ہین گمان ہوتا ہی کہ آپ کا اسلام قبول کرنا زبیر بن العوام کے ساتھ یا اُسسے آگے پیچھے ہوا ہو۔ حاطب نے حارث بن عائذ کو بروز بدر عین جنگ مین گرفتار کیا جو بادائے فدیہ رہا ہوا۔ منقول ہی کہ ایک روز کوئی غلام حاطب کا آنحضرت صلعم کے حضور مین حاطب کی شکایت کرنے لگا اثنائے شکایت مین اُسنے کہا یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار البتہ حاطب دوزخ مین داخل ہوگا آپنے فرمایا لا فانہ شہد بدرا والحدیبیۃ نہین تحقیق ہی کہ حاطب بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا دوسری حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لا یلج النار من شہد بدرا والحدیبیۃ نہ داخل ہوگا دوزخ مین وہ مسلمان جو بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا۔ رسول اللہ صلعم نے حاطب رضی اللہ عنہ کو سن ۶ ہجری مین مقوقس عیسائی بادشاہ اسکندریہ کے پاس مع ہدایت نامے کے روانہ فرمایا وہ اسکندریہ پہونچکر پہلے بادشاہ کے دربان سے ملے اُسنے انکو بڑی توقیر سے لیا اور اُنکے آنے کی مقوقس کو اطلاع کی تو اُسنے حاطب کو اپنے روبرو طلب کیا جب آپ اُسکے سامنے گئے دیکھا کہ بادشاہ کے دربار مین بڑے بڑے ذی عزت سردار بیٹھے تھے آپنے اسلامی کا سلام کیا بادشاہ نے آپ کو اُس جگہہ بٹھایا جہان بادشاہون کے سفیر بٹھائے جاتے تھے اسکے بعد حاطب نے والا نامہ پیش کیا بادشاہ نے نامۂ نبوت کو بڑے اعزاز کے ساتھ لیا اور پڑھوا کر سنا پھر بولا بیشک پیغمبر آخر الزمان پیدا ہونگے جن کی پیدایش کی خبر عیسیٰ عم نے دی ہی مگر وہ ملک شام مین ہونگے نہ عرب مین۔ حاطب پانچ روز تک اسکندریہ مین مقیم رہے ازان بعد واپس جانے کی استدعا کی مقوقس نے والا نامے کا جواب بمضمون بالا لکھوا کر حاطب کے حوالہ کیا اور آنحضرت صلعم کے لئے تحائف ذیل اُنکے ساتھ کر دئے ۱ ماریہ قبطیہ ۲ ماریہ کی ہمشیر سیرین ۳ ایک عورت نام نامعلوم ۴ یعفور نام دراز گوش ۵ بغلہ جسکا نام دلدل تھا ۶ ایک نیزہ ۷ حلہ حریر ۸ سونا ایک ہزار مثقال۔ اُسکے سوا حاطب کو سو مثقال سونا علیحدہ انعام دیکر رخصت کیا جب حاطب مدینے کو واپس آئے رسول اللہ صلعم کی خدمت مین تحائف کو پیش کر دئے آپنے تحفون کو قبول فرمایا۔ ماریہ قبطیہ کو اپنی خدمت مین رکھا جنکے بطن سے سیدنا ابراہیم پیدا ہوئے۔ سیرین کو حسان بن ثابت کو دیدیا جسکے بطن سے عبد الرحمن پیدا ہوئے۔ کنیز نام نامعلوم کو جہم بن حذیفہ کو عنایت کیا یعفور دراز گوش خاص سواری مین تھا جو سفر حجۃ الوداع مین مرگیا۔ دلدل بھی خاص سواری مین تھا کچھ دن بعد سید خیبر کشا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو عنایت ہوا بعد آپکے سیدنا حسن ؓ اُسپر سوار ہوتے تھے زمانہ امارت امیر معاویہ مین مرگیا۔

بڑا معجزہ ہی کہ مقوقس نے ایک روز حاطب سے پوچھا کیا تمھارے مالک پیغمبر ہین حاطب نے کہا بیشک وہ پیغمبر ہین مقوقس نے کہا جب قریش نے اُنکو وطن سے نکالا اُنھون نے خدا سے دعا کیون

زندگی کہ سارے قریش تمام ہوجاتے حاطب نے کہا آپ عیسیٰ عم کو پیغمبر سمجھتے یا کیا مقوقس نے کہا بیشک وہ پیغمبر ہین بلکہ انکا رتبہ پیغمبری سے بھی بڑھا ہوا ہی حاطب نے کہا جب عیسیٰ کی قوم انکو سولی پر چڑھانے لگی تو انھون نے اپنی قوم کے لئے کیون دعا نکی حاطب کا جواب سنکر مقوقس نے سر جھکا کر کہا سچ کہتا ہی تو حکیم اور تیرا بھیجنے والا حکیم ہی۔ حاطبؓ نے پینسٹھ برس کی عمر پاکر سن تینتیس ہجری مین بزمانہ خلافت سیدنا عثمانؓ رحلت کی اور خلیفہ وقت نے اُنکے جنازہ کی نماز پڑھی رضی اللہ عنہما۔

ضبط بعض الفاظ

حاطب حائے مہملہ و الف و طائے مہملہ و بائے موحدہ بروزن کاتب۔

بلتعہ بائے موحدہ مفتوح و لام ساکن اور تائے دو نقطہ بالائی بعد اُس کے عین بے نقطہ دونون مفتوح آخر مین تائے تانیث۔

سارہ سین مہملہ بعد اُس کے الف پھر رائے مہملہ مشدد آخر مین تائے تانیث قریش کی لونڈی کا نام ہی اور بعض نے سائرہ الف اور را کے درمیان ہمزہ کہا ہی۔

خاخ اول و آخر خائے منقوط دونون کے بیچ مین الف ایک جگہہ کا نام ہی حمراء الاسد کے قریب جو حمراء الاسد مدینے سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہی۔

مقوقس میم مضموم و قاف مفتوح بعد اُس کے واو ساکن پھر قاف مکسور آخر مین سین غیر منقوط اور بعض نے دونون قاف کو مفتوح کہا ہی۔

سعاد سین اور عین دونون غیر منقوط مفتوح مگر عین مشدد اُس کے بعد الف آخر مین دال غیر منقوط۔

جزیلہ جیم و زائے منقوط و یائے دو نقطہ زیرین و لام و تائے تانیث بروزن وسیلہ۔

دلدل دو دال دونون غیر منقوط اور دو لام بروزن بلبل۔

یعفور یائے دو نقطہ زیرین مفتوح و عین غیر منقوط ساکن و فائے مضموم و واو ساکن آخر مین رائے غیر منقوط

مذحج میم و ذال منقوط و حائے غیر منقوط آخر مین جیم بروزن مسجد، ایک قبیلہ۔

فسطاط بضم فا بعد اُسکے سین غیر منقوط ساکن اور دو طائے غیر منقوط کے درمیان الف ملک مصر مین ایک شہر کا نام ہی

انتباہ دوم جب مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما اولیائے دولت اسلام کے قبضہ اقتدار مین درآیا تو جناب رسالتمآب صلعم نے سارے مخالفین کو امان دے کر اُن کی جان بخشی فرمائی مگر چند اشخاص مرد عورتون کو امان سے مستثنی کرکے اُن کی نسبت ارشاد ہوا کہ وہ جہان

خواہ حرم مین جہان جسکو ملین قتل کیے جاوین - ان واجب القتلون کی تعداد کسی نے دس مرد دو عورتین کسی نے چودہ کسی نے پندرہ کسی نے سترہ لکھی ہے جسکا بیان دو جملون مین ہوگا **جملہ اول** مردون کے انجام کا بیان **ازانجملہ** ابو سلیمان عکرمہ بن ابی جہل بن ہشام بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومی - ابو جہل کا نام عمرو تھا اور اُسکی کنیت ابو الحکم تھی بارگاہ نبوت سے اُسکی کنیت ابو جہل قرار پائی تو وہ اسی کے ساتھ مشہور ہوگیا اصلی نام مع کنیت کے لوگون نے فراموش کر دیا - زمانہ جاہلیت مین باپ بیٹے دونون آنحضرت صلعم اور مسلمانون کے سخت دشمن تھے باپ کا ستارہ جہالت تو چاہ بدر مین ڈوب گیا رہا بیٹا - الولد سر لابیہ کا مصداق کامل بڑا ہی جوانمرد شہسوار نیزہ باز دست راز جو ہر معرکہ مین مشرکون کا شریک اور معین رہتا تھا بدر مین کتنے ہی مسلمانون کو جنت کا راستہ بتایا احد مین عبد اللہ بن جبیر رض سر خیل تیر اندازان اسلام کو نشانہ شہادت بناتا ہوا لشکر اسلامی کی پشت پر آپڑا جسکے سبب مسلمانون کے پانون میدان جنگ سے اکھڑ گئے تو بھی کفار آگے بڑھ سکے اپنا سا منھ لے کر اپنے وطن کو واپس گئے **خندق** مین بھی گھوڑا کدوایا اور اُسکو جاتا جہنم کا آگیہ بھی کی دنیا نظر آیا مگر شیر خدا علی مرتضی کا سامنا نکر سکا الغرض کوئی بات تکلیف دہی کی جناب رسالتمآب کے حق مین اُسنے اُٹھا نہ رکھی اُسکے باپ کے مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہونے نے اور بھی اُسکی شقاوت جبلی کو زور دے رکھا تھا بروز فتح مکہ ابو سفیان کی فہمایش مصلحت آمیز کو باد ہوائی سمجھا چند اوباشون کے ساتھ حضرت خالد بن ولید کے مقابلہ مین آیا مگر سیف اللہ کی آب و تاب چمک دمک کے روبرو کب اُسکی تاب و طاقت تھی کہ ٹھہرتا بھاگ نکلا یمن کا راستہ پکڑا باینہمہ اُسکو معلوم تھا کہ سلطان رسالت کے دفتر مین میرا نام واجب القتلون کے ساتھ درج ہو اسلیے اُسنے ٹل جانے ہی کو ذریعہ جان بری سمجھکر فرار کو قرار پر ترجیح دی - اُسکی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام جو عکرمہ کے چچا کی بیٹی تھی پہلے ہی زیور اسلام سے آراستہ ہو چکی تھی اُس کو تعلق زوجیت نے ابھارا وہ آنحضرت صلعم کے حضور مین آکر عرض کرنے لگی میرے چچا کا بیٹا میرا شوہر عکرمہ جان بچا کر بارگاہ نبوت کے خوف سے یمن کی طرف بھاگ گیا اگر حضور اُسکی جان بخشی فرماوین تو مین اُسکو واپس لے آؤن یہان دریاے رحمت امنڈ رہے تھے کیا دیر تھی فرمایا لے آؤ ہمنے تیرے شوہر کو امن دی ام حکیم شوہر کے پیچھے دوڑی جب دریا کے کنارہ پہونچی دیکھا کہ وہ کشتی پر سوار ہو گیا قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیے دفعتہ دریا مین طوفان آیا کشتی ڈگمگا گئی پھر تو کشتی والے گھبرائے تب کسی نے عکرمہ سے کہا کہ اسوقت تجدید اخلاص کر راہ مین صدق دل کے ہاتھون سے پکڑ آیا ہے تو اس مصیبت کے پنجے سے خلاصی ملے عکرمہ نے کہا وہ کیا کشتی والے بولے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان سے کہنا اور دل سے اُسکو جاننا عکرمہ یہ کلمہ سنکر بولا یہی تو ہے جسکا مارا بھاگا پھرتا ہون مگر دل مین یہ سننے کے ساتھ ہی نور ایمان نے اپنا گھر کرلیا پیچھے پھر

دیکھا تو اُسکی زوجہ ام حکیم اپنی چادر کی جھنڈی بنا کر دریا کے کنارے پر کھڑی ہلا رہی ہے جھنڈی دیکھتے ہی کشتیبان نے لنگر ڈالدیا عکرمہ چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر کنارہ آیا تو ام حکیم نے کہا مین نے تیرے لئے رسول اللہ صلعم سے امان مانگی اُنھون نے تجکو امان دیدی تیرا واپس چلنا بہتر ہے چنانچہ عکرمہ ام حکیم کے ساتھ مکے کو روانہ ہوا جب دونون میان بی بی در دولت نبوت پر پہونچے ام حکیم اندر گئی اور آنحضرت صلعم کی خدمت مین عرض کیا عکرمہ حاضر ہے آنحضرت صلعم ام حکیم کی عرض سنتے ہی اس جلدی کے ساتھ اُٹھے کہ ردائے مبارک دوش اقدس سے گر گئی ادہر عکرمہ نے مسبقت کرکے آپ کی انگلیون کا بوسہ لیا تو آپنے عکرمہ کو چھاتی سے لگا کر فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر عکرمہ نے سر جھکا کر عرض کیا کہ یہ جگہ امن پانیوالے اور پناہ پکڑنے والون کی ہے اگر حضور میرے قتل کا حکم دینگے تو مین گنہگار خطاوار ہون اسی کا سزاوار ہون اور اگر معاف فرمائینگے تو حضور کو معاف فرمانا ایک قرابت والے کو لائق بحال اسکے ہے پھر عکرمہ کلمہ شہادت پڑھکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہر کام مین سچے اور نیکوکار ہین مین نے براہ شقاوت حضور کی تکذیب مین کیا کیا نہ کیا اب حضور میرے حرکات ناشایستہ سے درگذر فرما کر خداوند کریم کی بارگاہ مین میری بے ادبیون اور گستاخیون کی معافی کے لئے دعا کیجئے آپنے دست مبارک اٹھا کر عکرمہ کے حق مین دعا کی کیون نہو رسول اللہ صلعم نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے اللھم صل وسلم علیہ پھر کیا تھا عکرمہ سچے اور پکے مسلمان ہوگئے اور صلحائے مومنین مین آپکا شمار ہونے لگا رضی اللہ عنہ ؎ بیک لحظہ بیک لمحہ بیک دم * دگرگون میشود احوال آدم ؎ کہتے ہین کہ عکرمہ نے جب سے خلعت اسلام زیب بدن کیا ہمیشہ جہاد پر کمر بستہ رہے اور اسی کار خیر مین انکی عمر گذری سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین عکرمہ کو عمان کے مرتدون کی سرکوبی کیواسطے امیر لشکر کرکے روانہ کیا تو عکرمہ مرتدون پر غالب آگئے پھر یمن کے مرتدون کے مقابلے مین بھیجا وہان بھی کامیاب ہوئے ازان بعد ملک شام کے جہاد کو بھیجے گئے اور اسی جہاد مین آپنے شربت شہادت نوش کیا۔ آپ کی جائے شہادت مین علمائے سیر اور تواریخ مختلف الاقوال ہین کوئی اجنادین کوئی یرموک کوئی یوم الصفر کوئی حمص کہتے ہین علی ہذا زمانہ شہادت مین بھی اختلاف ہے کوئی زمانہ خلافت صدیق اکبر اور کوئی زمانہ خلافت عمر فاروق قرار دیتا ہے۔

ذکر مفصل آپکی شہادت کا

یہ ہے کہ جب سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدون کی جنگ سے فراغت پائی تو روم کے جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور اُس لشکر کا سپہ سالار ابو عبیدہ رض کو مقرر فرمایا پھر ابو عبیدہ کو معزول کرکے خالد بن الولید کو انکی جگہ سپہ سالار مقرر کیا اور اُس لشکر مین عکرمہ بن ابی جہل اور حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہم شامل تھے جنھون نے اپنی جانون کو جہاد کے لئے وقف کردیا تھا اور یہ لوگ ہر ایک

فتوحات شام مین حاضر رہے تا اینکہ جناب خلافت مآب ابو بکر صدیق رضہ نے تاریخ بائیس جمادی الآخر سنہ کی رات کو سن تیرہ ہجری مین رحلت فرمائے دار البقا ہوئے اور امر خلافت حضرت عمر فاروق رضہ کے ساتھ قرار پایا۔ حضرت عمر رضہ نے ابو عبیدہ کو دوبارہ سپہ سالار لشکر اسلام کرکے خالد بن الولید کو انکا ماتحت کردیا جب مسلمانون نے ملک شام کے بقیہ شہرون کو مثل بعلبک وغیرہ کے فتح کرلیا رومی عیسائی سارے مقامات مفتوحہ اسلام چھوڑ کر حمص مین بڑی کثرت کے ساتھ مجتمع ہوئے تو مسلمانون کا لشکر جرار انکا پیچھا کرتے حمص مین پہونچا وہان سخت لڑائی کا سامنا ہوا بہت آدمی طرفین کے کام آئے۔ بعد قیس بن ہبیرہ کے عکرمہ بن ابی جہل مع جماعت بنی مخزوم کے میدان مین آئے اور بڑی جوانمردی کے ساتھ سینہ سپر ہوکر رومی نیزہ بازون کیطرف قدم بڑھایا تو اُنکے ہمراہیون مین سے کسی نے کہا ذرا سنبھل جائے اور اپنی جان پر مہربانی کیجئے عکرمہ نے کہا اے میری قوم والو تمکو معلوم ہی کہ جب مین بتون کیطرف سے لڑتا تھا کبھی کسی معرکہ مین پیچھے پھر کر نہین دیکھا تو مین خدا اور اُس کے رسول صلعم کی طرف سے جان بکف لڑنے کو آیا ہون میرے قریب وہ حورین آ پہونچین ہین اگر اُنمین سے ایک حور اپنی کلائی ظاہر کرے تو سارے دنیا والے اُسکی خواہش مین اپنی جانین نثار کردین اور مین دیکھتا ہون کہ ایک حور ریشمی پگڑی اور جواہر سے بھرا ہوا پیالہ لئے ہوئے کہہ رہی ہی کہ عکرمہ جلدی کر ہمارے شوہر ہونے کے لئے ہم تمہارے مشتاق ہین پھر عکرمہ نے کہا کہ رسول اللہ نے ہمسے سچا وعدہ کیا تھا جو ہمارے پیش نظر ہی۔

القصہ عکرمہ رجز پڑھتے شمشیر برہنہ آگے کو بڑھے اور کافرون کے بیچ مین گھس گئے تو انکی دلیری اور جوانمردی دیکھکر رومی سپاہی تنگ ہوگئے اتنے مین ہربیس بطریق نے رومیون کی فوج بڑھکر نیزے کا وار کیا جو عکرمہ کے سینے پر پڑا جسکے صدمہ سے عکرمہ بیجان زمین پر گرے رضی اللہ عنہ عکرمہ کا شہید ہونا تھا کہ اسلامی فوج سے سعید بن زید (عشرہ مبشرہ) نے بطریق مذکور کو دوزخ تک پہونچا دیا اُسکے قتل ہوتے ہی رومیون کی فوج بھاگ نکلی فتح حمص نصیب اولیائے اسلام ہوئی اس دن کی جنگ مین پانچہزار مخالف دین مارے گئے اور دو سو پینتیس ۲۳۵ مسلمانون نے شربت شہادت نوش کیا رضی اللہ عنہم عکرمہ رضی اللہ عنہ کے لاولد شہید ہونے سے ابو جہل کی اولاد پسری کا تو خاتمہ ہوگیا دختری اولاد باقی رہی جسکا کوئی نام لیوا نہین شعر

نہ گور سکندر نہ ہی قبر دارا
مٹے ناموں کے نشان کیسے کیسے

اس موقع پر دو روایتین یاد آئین جنسے عکرمہ رضی اللہ عنہ کا علو مرتبہ اور سچا مسلمان ہونا ظاہر ہی اور انکے نسبت مخبر صادق علیہ السلام کی پیشین گوئی صادق آتی ہی ۱ کہتے ہین کہ بروز فتح مکہ قبل از قبول اسلام عکرمہ نے کسی مسلمان کو قتل کیا یہ خبر آنحضرت صلعم کے حضور مین پہونچی تو آپنے تبسم فرمایا حاضرین محفل اور سب نے تعجبانہ سبب دریافت کیا آپنے فرمایا مین نے عالم غیب مین دیکھا کہ قاتل و مقتول دونون ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے جنت کو جا رہے ہین ۲ ام المومنین ام سلمہ رضہ سے مروی ہی کہ آنحضرت صلعم نے ایک روز خواب مین

دیکھا کہ مین جنت پہونچا وہان ایک درخت خرمے کا دیکھا جو اور درختون سے بھلا معلوم ہوتا تھا مین نے پوچھا یہ کسکا درخت ہی غیب سے ندا ہوئی کہ یہ ابو جہل کا درخت ہی آپ فرماتے ہین یہ بات مجھے نہایت ناگوار گذری ابو جہل اور اُسکا درخت جنت مین جب عکرمہؓ مسلمان ہوئے تو آنحضرت خوش ہو کر ام سلمہؓ سے کہنے لگے یہ درخت ابو جہل کا وہی درخت ہی جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا۔

ضبط بعض الفاظ

عکرمہ عین غیر منقوط مکسور کاف ساکن و رائے غیر منقوط مکسور و میم مفتوح آخر مین تاے تانیث۔

ہرمیس ہائے ہوز و رائے غیر منقوط مکسور و میم مفتوح آخر مین دو نقطہ زیرین و سین غیر منقوط

حمص حائے غیر منقوط مکسور و میم مشدد مفتوح و صاد غیر منقوط۔

بطریق بائے موحدہ مکسور و طا و را دونون غیر منقوط و یائے دو نقطہ زیرین و قاف سرہنگ، وہ جسکے زیر حکم دس ہزار مرد جنگی ہوتے ہین۔

ازانجملہ ابو وہب یا ابو امیہ **صفوان** بن امیہ بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی ہی جسکی مان صفیہ بنت معمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح قرشیہ جمحیہ تھی۔ صفوان کا باپ امیہ بن خلف کافرون کے ساتھ مسلمانون کے ہاتھ جنگ بدر مین مارا گیا وہ آنحضرت صلعم اور مسلمانون کا سخت دشمن اور مالدار طمعی تھا اسی سے اُسکو اُسکے ہمعصر شدادالبطحا کہا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت ازلام کا مہتمم تھا جسکی وجہ سے وہ مالدار ہو گیا الغرض صفوان اُن دس شخصون مین سے تھا جنکی طرف جاہلیت کی شرافت منتہی ہوتی ہی۔ اُسکی زوجہ فاختہ بنت الولید بن المغیرہ بروز فتح مکہ سب عورتون کے ساتھ مسلمان ہو گئی تھی مگر صفوان کا نام اُسی طور واجب القتل اشخاص کی فہرست مین لکھا رہ گیا جسکے خوف سے وہ بروز فتح روپوش ہو کر جدے کیطرف بھاگ گیا تو اُسکے چچا کا بیٹا عمیر بن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح نے آنحضرت صلعم کے حضور مین آکر عرض کیا یا رسول اللہ صفوان اپنی قوم کا سردار حضور کے خوف سے بھاگا ہی غالبا وہ دریا مین ڈوب مرے گا آپنے تو ہر نیک و بد کو امان دی ہی اُسکو بھی امان دیجئے آپنے فرمایا عمیر تو اُس کے پاس جا کر کہو کہ مین نے اُسکو دو مہینے کی امان دی عمیر نے عرض کیا کہ مجھکو کوئی ایسی نشانی عنایت ہو جس سے وہ جانے کہ درحقیقت اُسکو حضور نے امان دی ہی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر کو اپنا وہ عمامہ عنایت کیا جسکو بروز فتح مکہ سر مبارک پر باندھے تھے۔ عمیر اُس عمامہ مبارک کو لیکر صفوان کے پاس اُس وقت پہونچے کہ وہ کشتی پر سوار ہوا چاہتا تھا صفوان نے عمیر کو دیکھتے کہا میرے سامنے سے دور ہو مجھسے کچھ نہ کہہ عمیر بولا میری مان باپ تجھپر قربان ہون ذرا میری بات تو سنلے مین ایسے

شخص کے پاس سے آیا ہون جو بہترین خلائق اور تیرے چچا کا بیٹا ہی اسکی عزت تیری عزت اور اُس کی بزرگی تیری بزرگی ہی اسکی بعد عمیر نے عمامہ شریف صفوان کو دیکھا کر کہا تو میرے ساتھ چل رسول کریم صلعم سے جنکی ذات سراپا رحمت ہی تجھکو دو مہینے کی امان اختیاری دی ہی یہ سنتے ہی صفوان عمیر کے ساتھ مکے کو چلا جب وہ آنحضرت صلعم کے حضور مین پہونچا تو وہان کھڑے ہو کر باواز بلند کہنے لگا یا محمد عمیر کہتا ہی کہ آپ نے مجھکو دو مہینے کے لئے امان دی ہی جناب رسالتمآب نے فرمایا عمیر سچ کہتا ہی اب مین تجھکو چار مہینے کی مہلت اختیاری دیتا ہون ہر گاہ جناب نبوت پناہ غزوہ حنین کے لئے تشریف فرما ہونے لگے صفوان سے چالیس ہزار درہم قرض لیا اور چند زرہ اور ہتیار جو اُسکے پاس تھے مانگا تو صفوان بولا کیا غصباً آپ لیا چاہتے ہین آپ نے فرمایا نہین بلکہ عاریۃً لیتا ہون جو بعد کارباری کے واپس دے جاوینگے ورنہ اُن کا تاوان دیا جاوے گا چنانچہ صفوان نے زر قرض اور ہتھیار حاضر کر دیا اور خود بھی بحالت شرک غازیون کے ساتھ جنگ ہوازن کو روانہ ہوا جب ہوازن کا غلبہ دیکھا مسلمان منہزم اور منتشر ہونے لگے تو صفوان کا مادری بھائی کلدۃ بن الحنبل بکنے لگا لو اب تو سارا سحر محمدی باطل ہو گیا صفوان نے جھڑک کر کلدۃ کو کہا اب چپ رہ خدا کی قسم اگر ہمارا اور وارث قریش سے ہو تو وہ بہتر ہی اس سے جو ہمارا مالک نبی ہوازن سے ہو۔ ہر گاہ خداوند کریم نے بگڑی ہوئی بنائی فرشتون کی مدد آئی مسلمان فتح نصیب ہوئے رسول مکرم صلعم نے بخشش کا ہاتھ مال غنیمت کو لگایا تین سو اونٹ صفوان کو بخشے اور صفوان کو آنحضرت صلعم اُس گھاٹی کی طرف لے گئے جہان غنیمت کے بیشمار چوپائے چرتے تھے صفوان اُن چوپایون کو پھر پھر کر دیکھتا جاتا تھا رسول اللہ صلعم تاڑ گئے کہ اس طمع کے منہ مین پانی بھر آیا تو آپنے فرمایا صفوان کیا یہ چوپائے تجھکو بھلے معلوم ہوتے ہین صفوان بولا جی ہان سچ ہی یہ چوپائے مجھے بھلے معلوم ہوتے ہین تب آنحضرت صلعم نے وہ کل چوپائے صفوان کو بخشدئے صفوان کے دل مین یہ بات جم گئی کہ ایسی بخشش جو آنحضرت صلعم نے کی کوئی بادشاہ نہین کر سکتا بیشک یہ کام نبی کا ہی اُسیوقت صفوان نے کلمہ شہادت پڑھکر سچا مسلمان ہو گیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ آپ میرے خیال مین پہلے جیسے کہ ابغض الناس تھے اب ویسے ہی احب الناس ہین پھر کیا تھا صفوان کا نام واجب القتلون کی فہرست سے خارج کرکے مولفۃ القلوب کی فہرست مین داخل کر دیا گیا رضی اللہ عنہ۔

روایت ہی کہ جب صفوان مکے مین آکر اپنے مکان مین رہنے لگے لوگون نے اُنسے کہا لا اسلام لمن لا ہجرۃ لہ یہ سنکر مکے سے مدینے کو آئے اور آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ اسلام بدون ہجرت کے کامل نہین ہوتا اسلئے مین مکے سے ہجرت کرکے یہان آیا ہون آپنے فرمایا لا ہجرۃ بعد الفتح تم مکے کو واپس جاؤ اپنے مکان مین رہو چنانچہ صفوان بن امیۃ رضی اللہ عنہ

مکے کو واپس آئے اور وہین عمر بسر کی سن بیالیس ہجری مین بزمانہ امارت امیر معاویہ فوت ہوئے صفوان سے اُنکے بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن وغیرہ راویون نے احادیث کی روایت کی ہے۔

ازلام جمع زلم کی ہے جسکے اصلی معنے تیر قمار بازی کے ہین - زمانہ جاہلیت مین عرب والون نے چند تیر بنے ہوئے اور بغیر گانسی کے تیار رکھے تھے جن کو وہ لوگ ازلام (یا نسیم) کہتے تھے جب اُن کو کوئی حاجت پیش آتی تو پہلے اُنھین تیرون سے فال لیتے اور فال ہی کے مطابق عمل کرتے - طریقہ فال لینے کا یہ تھا کہ تین تیر اُنھین تیرون سے کپڑے کی تھیلی مین رکھکر ھُبل بت کے مجاور کے ہاتھ مین دیتے اور اِن تینون تیرون مین سے ایک تیر پر امرنی ربی دوسرے پر نہانی ربی لکھا ہوتا تھا تیسرے پر کچھ نہ لکھتے وہ خالی رہتا جسکو وہ اپنی اصطلاح مین منیح کہتے تھے بروقت ضرورت حاجتمند مجاور مذکور کے پاس مع تحایف کے آتا تحفہ کو مجاور کی نذر کرتا اور تیرون کی تھیلی مین ہاتھ ڈالکر ایک تیر نکالتا اگر امرنی ربی کا تیر اُس کے ہاتھ آتا تو فوراً اُس کام کو کرگذرتا اور اگر نہانی ربی کا تیر ہاتھ لگتا تو اُس کام کو ایک سال تک نکرتا اور اگر خالی تیر ہاتھ آتا تو پھر تھیلی مین ہاتھ ڈالتا اسیطرح کرتا جاتا جب تک ہان نہین کا تیر اسکے ہاتھ نہ لگتا۔

ضبط الفاظ

اُمیّہ بالضم ہمزہ و فتح میم و تشدید یا دو نقطہ زیرین مفتوحہ و تا تانیث۔

خلف خاء منقوط بعد اسکے لام دونون مفتوح آخر مین فا۔

حذافہ حاء غیر منقوط مضموم و ذال منقوط مخفف بعد اسکے الف اور فا اور تا تانیث۔

جمح جیم مضموم اور میم مفتوح آخر مین حاء غیر منقوط۔

منیح میم اور نون اور یا دو نقطہ زیرین بروزن مسیح۔

از انجملہ ابو یحییٰ عبد اللہ

بن سعد بن ابی سرح بن الحارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری قریش ظواہر سے سیدنا عثمان بن عفان کے برادر رضاعی ہین قبل از فتح مکہ معظمہ مدینہ طیبہ مین آکر اعزاز اسلامی حاصل کیا چونکہ عبد اللہ بن سعد کا شمار عقلاء قریش مین تھا علاوہ اسکے لیاقت تحریر بھی پورے طور کی رکھتے تھے اسلئے آنحضرت صلعم نے اُنکو کتاب وحی مین بھرتی کر لیا مگر طباعی و چالاکی عبد اللہ کی رگ و پے مین خلقی تھی مزید برآن شقاوت نے اُنکا دامن پکڑا تو وہ اپنی عادت جبلی سے باز نرہ سکے - آنحضرت صلعم جنکی شان مین ما ینطق عن الہویٰ نازل ہے اگر سمیعاً بصیراً لکھاتے تو عبد اللہ

علیما حلیما لکھ لیتے اور جب آپ علیہ السلام علیما حکیما لکھاتے تو وہ غفورا رحیما لکھتے اسی قسم کی خیانتیں عبداللہ سے کتابت وحی مین سرزد ہونے لگین تا اینکہ عبداللہ بڑبڑانے لگے کہ محمد نہین جانتے جو کچھ کہتے ہین میں جو چاہتا ہون لکھ دیتا ہون ایسی ہی حرکتون سے رسول اللہ صلعم کا مزاج مبارک اُن کی طرف سے مکدر اور بدظن ہوگیا تو وہ مدینہ مین نہ رہ سکے مکے کی راہ لی اور وہان جاکر مرتد ہوگئے اس لئے آنحضرت صلعم نے عبداللہ کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔

دوسری یہ روایت ہی۔ کہ جب عبداللہ لقد خلقنا الانسان من سلالۃ الآیۃ لکھنے سے فارغ ہوئے تو دفعۃً فتبارک اللہ احسن الخالقین انکی زبان سے نکل آیا آنحضرت صلعم نے فرمایا اسکو لکھو ایسی ہی آیت نازل ہوئی ہی پھر تو شیطان عبداللہ کے سر چڑھ بیٹھا وہ کہنے لگے اگر محمد وحی نازل ہونے کی وجہ سے نبی ہین تو مین بھی نبی ہون میرے اوپر بھی وحی نازل ہوتی ہی اسی خیال فاسد نے عبداللہ کو مرتد بنا دیا وہ مکے جاکر کہنے لگے محمد کو مین جسطرف چاہتا تھا پھیر دیتا تھا القصہ بروز فتح مکہ عبداللہ کو معلوم ہوا کہ مین بھی اب واجب القتل قرار دیا گیا ہون تو اُس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی پناہ کا دامن پکڑ کر اُن سے اپنی جان بخشی کی سفارش کا ملتجی ہوا کہ آنحضرت صلعم اُس کے قتل سے درگذر فرماوین چنانچہ سیدنا عثمان رضؓ نے عبداللہ کو مجلس اقدس نبوی مین حاضر کرکے عرض کیا کہ اسکی امان کا حق میرے ذمہ ہی اسکو امان ملے آنحضرت صلعم نے روئے مبارک اپنا پھیر لیا اور کچھ نہ فرمایا ایسا ہی کئی مرتبہ عثمان رضؓ نے عرض کیا کچھ جواب نہ پایا آخرکار عثمان رضؓ آنحضرت صلعم کے نزدیک جاکر بہت گڑگڑائے اور آبدیدہ ہوکر سر مبارک آنحضرت صلعم کا اپنے بغل مین لیکر عرض کیا یارسول اللہ آپ نے عبداللہ کو امان دی تب آپنے فرمایا ہان (امان دی) ہرگاہ عثمان ذوالنورین رضؓ اور عبداللہ مجلس اقدس نبوی سے باہر گئے آپ نے حاضرین محفل سے فرمایا جب مین نے مونھ پھیرا اور کچھ نہ کہا تو کونسا امر مانع ہوا کہ تم لوگون مین سے اُٹھ کر عبداللہ کی گردن ماردیتا عباد بن بشر انصاری رضؓ جو پہلے سے نذر مان رکھی تھی کہ جب عبداللہ کو دیکھونگا جیتا نہ چھوڑونگا آستین چڑھائے شمشیر علم کئے کھڑے تھے عرض کرنے لگے یارسول اللہ قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو سچا رسول کرکے دنیا مین بھیجا ہی مین تو اسیکا منتظر تھا کہ حضور والا گوشہ چشم سے اشارہ فرما دینگے تو مین عبداللہ کو جیتا نہ چھوڑون گا بجواب اُس کے آپنے فرمایا گوشہ چشم سے اشارہ کرنا پیغمبرون کا کام نہین ہی۔ کہتے ہین کہ عبداللہ باوجود امان پانے اور ایمان لانے کے جب آنحضرت صلعم کو دیکھتے کنی کاٹ کر ادہر ادہر چلے جاتے ایک روز عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہرگاہ میرا برادر رضاعی آپ کو دیکھتا ہی ٹل جاتا ہی آنحضرت تبسم کرکے فرمانے لگے کیا مین نے اُس سے بیعت نہین لی یا اُسکو امان نہین دی عثمان رضؓ نے عرض کیا آپ نے تو اُس سے بیعت لی اور امان دی مگر اُسکو اپنا فعل یاد آتا ہی تو وہ بوجہ شرم آپ سے چار چشم نہین ہوسکتا آپنے فرمایا الاسلام یہدم ما کان قبلہ۔ سیدنا عثمان رضؓ نے عبداللہ سے آنحضرت صلعم

کی گفتگو کہدی تو بھی عبد اللہ کے دل سے وہ شرم نگئی مسلمانون کے غول مین شامل ہوکر آنحضرت صلعم کو سلام کرلیا کرتے رضی اللہ عنہ۔ سن پچیش ہجری مین سیدنا عثمان ؓ نے عبد اللہ کو مصر کا حاکم مقرر کیا تو انھون نے ملک افریقیہ کو فتح کیا جسکے مال غنیمت سے فی سوار تین ہزار مثقال سونا اور فی پیادہ ایکہزار مثقال سونا حصہ ملا۔ سن اکتیش ہجری مین ملک نوبہ کے زنگیون پر فتح پائی۔ عبد اللہ بن سعد کے آخری یہ دعا تھی اللہم اجعل خاتمۃ علی الصلوۃ وہ دعا انکی مجیب الدعوات نے قبول فرمائی۔

منقول ہی کہ عبد اللہ نے سن چھتیس ہجری مین بمقام عسقلان صبح کی نماز پڑھی دوسری رکعت تمام کرکے بائین طرف سلام کیا چاہتے تھے کہ پیغام اجل آپہونچا عبد اللہ نے گردن تسلیم جھکا دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فائدہ حُجیب بضم حائے غیر منقوط بروزن زُبیر۔

حسل بکسر حاء غیر منقوط و سین غیر منقوط ساکن۔

قریش البطاح قصیٰ بن کلاب اور کعب بن لوی کی اولاد ہین اور انکے سوا سب قریش الظواہر ہین۔

از انجملہ کعب بن زہیر المزنی

شاعر ابن الشاعر بلکہ سارا گھر اسکا شاعر تھا لڑکپن ہی سے اُس کی طبیعت موزون تھی چنانچہ اُس کا قصہ نابغہ ذبیانی کے ساتھ کتب سیر اور تواریخ مین مذکور ہی۔ کعب کا باپ زہیر تو زمانہ جاہلیت ہی مین مرگیا تھا مگر اُسکے دونون بیٹے کعب اور بجیر زمانہ اسلام سے مشرف ہوئے جنکا ذکر معرض بیان مین آتا ہی۔ کعب اُن شعرا مین سے تھا جو آنحضرت صلعم کی ہجو مین اشعار لکھا کرتے تھے اسلئے وہ بھی واجب القتلون مین معدود کیا گیا۔ فتح مکہ کے روز بخوف جان کعب بھی مثل اورون کے روپوش ہوگیا۔ کعب کا بھائی بجیر تھا اُسنے اپنے باپ زہیر سے سنا تھا کہ زمانہ بعثت پیغمبر آخر الزمان کا قریب ہی۔ جب رسول اکرم صلعم فتح مکہ وغیرہ سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کو تشریف فرما ہوئے، تو دونون بھائی کعب اور بجیر مدینہ کو چلے جب وہ دونون مقام **ابرق العزاف** (سرچشمہ آب ہی بنی سعد کا درمیان مدینہ اور ربذہ کے) کو پہونچے تو بجیر نے کعب سے کہا تو یہان ٹھہر مین اس مرد (رسول مکرم صلعم) کو جاکر دیکھون سنون کیا کہتا ہی اور اُس کے پاس کیا چیز ہی جسکے سبب سب لوگ اُسکے گرویدہ ہوتے جاتے ہین بالجملہ بجیر مدینہ منورہ کو آئے اور آنحضرت صلعم کا کلام سنتے ہی مسلمان ہوگئے اور کعب کو لکھا کہ محمد صلعم کی نبوت سچی ہی مین تو ایمان لایا اور مسلمان ہوگیا تو بھی آکر اسلام قبول کر جب کعب نے بجیر کی تحریر پڑھی طیش مین آکر چند اشعار بجیر کو لکھے جسمین آنحضرت صلعم کی مذمت مترشح ہوتی تھی بجیر نے وہ اشعار آنحضرت صلعم کے حضور مین پیش

کر دیئے جناب رسالتمآب نے صحابہ حاضرین سے فرمایا جسکو کعب بن زہیر کہین ملے اُسکو قتل کر دے بجیر نے یہ حکم نبوی سنکر کعب کو لکھا کہ رسول اللہ صلعم نے اُن شاعرون کو جو آپ کی ہجو لکھا کرتے تھے اور اُنکو توبہ نصیب نہین ہوئی قتل کر ڈالا تیرے لئے بھی ایسا ہی حکم ہے اگر تجھکو اپنی جان پیاری ہے تو جلد رسول اللہ صلعم کے حضور مین حاضر ہو کر توبہ کر اور اپنے قصور کی معافی کے لئے ملتجی ہو آنحضرت صلعم توبہ کرنیوالے کو ہرگز قتل نہین کرتے اگر تجھکو یہ بات منظور نہین تو اپنے بچاؤ کے لئے کوئی تدبیر سوچکر نکال۔ بجیر کی تحریر دیکھتے ہی کعب کے ہاتھ پانون پھول اُٹھے زمین اُسکے لئے تنگ ہو گئی بہت کچھ سوچ بچار کیا مگر کوئی صورت بچاؤ کی سوائے اسلام کے نظر نہ آئی تو مدینہ کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر کسی جہنی کے مکان پر جو اُسکا ملاقاتی تھا مقیم ہوا۔ ہر گاہ آنحضرت صلعم نماز صبح سے فارغ ہو کر بیٹھے جہنی مذکور کعب کو آنحضرت صلعم کے حضور مین لے گیا اور اشارہ سے بتادیا کہ یہی رسول اللہ صلعم ہین نزدیک جا کر اُنسے امان کا خواہان ہو کعب فوراً آنحضرت صلعم کے روبرو جا بیٹھا اور اپنا ہاتھ آپ کے دست مبارک پر رکھکر عرض کیا یا رسول اللہ کعب بن زہیر تائب اور مسلمان ہو کر آپ کی خدمت مین امان مانگنے آیا ہے اگر مین اُسکو حضور کی خدمت مین لے آؤن تو آپ اُسکی توبہ قبول فرما دینگے یا کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہان اُس کی توبہ قبول کیجائیگی پھر تو کعب کہل پڑے کہنے لگے یا رسول اللہ صلعم مین ہی کعب بن زہیر ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ بعد اُس کے کعب نے وہ قصیدہ پڑھنا شروع کیا جو قصیدہ بانت سعاد کے نام سے مشہور ہے جب کعب نے شعر

ان الرسول لنور یستضاء بہ   مہند من سیوف اللہ مسلول

پڑھا آنحضرت صلعم نے اپنی ردائے مبارک جسم اطہر سے اوتار کر کعب کو اوڑھادی وہی چادر امیر معاویہ نے کعب کے مرنیکے بعد اُنکے وارثون سے بیس ہزار درہم دیکر خرید کیا جسکو خلفاء بنی امیہ یکے بعد دیگرے اعیاد مین اوڑھا کرتے تھے پھر اُن کے بعد ردائے شریف خلفاء بنی عباس کے قبضہ مین آئی اور اب سلاطین آل عثمان کے توشہ خانہ مین موجود ہے الغرض کعب سن نو ہجری مین مشرف باسلام ہوئے رضی اللہ عنہ۔

مؤلف نے بعض ثقات کی زبانی سنا ہے کہ جب کعب نے ان الرسول النور پڑھا تو آنحضرت صلعم نے بجائے لنور کے لسیف فرمایا اور لسیف کا لفظ مہند من سیوف اللہ کے ساتھ زیادہ چسپان ہے واللہ اعلم۔

زہیر زائے منقوط وہاء ہوز ویاء دو نقطہ زیرین وراء غیر منقوط بروزن امیر۔

بجیر باء موحدہ مضموم وجیم ویاء دو نقطہ زیرین بروزن زبیر۔

ازانجملہ ہبار بن الاسود

بن المطلب بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی القرشی الاسدی ہین۔ زمانہ جاہلیت مین جب آنحضرت صلعم

مکہ معظمہ مین رونق افروز تھے ہبار نے بہت کچھ بے ادبی اور ایذا رسانی آستانہ نبوت کے ساتھ کی تھی جسکی تفصیل طوالت سے خالی نہین منجملہ اُسکے حرکات ناشایستہ کے ایک یہ ہے (جس کو مشتے نمونہ از خروار سمجھنا چاہیئے) کہ ابوالعاص بن الربیع شوہر زینب بنت رسول اللہ صلعم معرکہ بدر مین مشرکون کے ساتھ مسلمانون کے ہاتھ گرفتار ہوئے تو آنحضرت صلعم نے بدون لینے فدیہ کے اُنکو رہا فرمایا مگر شرط یہ قرار پائی تھی کہ ابوالعاص مکے پہونچکر زینب کو آنحضرت صلعم کے حضور مین روانہ کردے چنانچہ جب ابوالعاص مکے مین پہونچے تو موافق اقرار کے زینب رضی اللہ عنہا کے لئے ہودج تیار کرایا اور اُسپر زینبؓ کو سوار کرکے ابورافع اور سلمہ کے ساتھ کردیا جو مدینہ سے واسطے لیجانے زینب کے آئی تھی جب سواری بنت رسول اللہ صلعم کے مکے سے باہر نکلی ہبار نے جو پہلے سے مع چند اوباشون کے سرراہ گھات مین لگا تھا نیزہ زینبؓ کی ہودج پر مارا تو زینبؓ ہودج سے زمین پر گرین جسکے صدمہ سے اُنکا حمل ساقط ہوگیا ہبار کی اس حرکت ناشایستہ نے آنحضرت صلعم کے مزاج مبارک کو بدرجہ غایت برہم کردیا تا اینکہ آپ نے اُسکی نسبت فرمایا کہ وہ جہان جسکو ملے اُسکے ہاتھ پانون کاٹ کر قتل کرے اور اُسکی لاش کو آگ مین جلادیوے پھر ارشاد ہوا جلانے کی ضرورت نہین اِنَّمَا یُعَذِّبُ بِالنَّارِ رَبُّ النَّارِ ۔ بروز فتح مکہ معظمہ لوگون نے ہرچند ہبار کی جستجو کی مگر وہ نملا روپوش ہوگیا جب ابرِ دولت نبوی دار السکینہ مدینہ طیبہ کو واپس آیا ایک روز حضور پر نور رحمت ظہور مجمع صحابہ کرام مین رونق افروز تھے کہ ہبار دور سے نظر آیا اور وہ بآواز بلند کہتا ہوا آتا تھا اے محمد مین اسلام کا مقر ہون جو اس سے پہلے گمراہ اور منکر تھا اب صدق دل سے کہتا ہون کہ خدا ایک ہی اور محمد صلعم اُسکے بندہ اور اُس کے رسول برحق ہین اور مین وہی گنہگار شرمسار حضور کے روبرو حاضر ہون اپنے قصورون کی معافی چاہتا ہون۔ اُس کی گفتگو سنکر جناب رحمت مآب نے سر مبارک جھکالیا آپ کا غصہ فرو ہوا ؎ حق تو یہ ہے انسان اُنھین کا نام ہے جو رحم کرنا جنکا دائم کام ہے آپ نے ہبار کا اسلام قبول فرماکر اُس کے قصور معاف کئے اور ارشاد ہوا کہ اے ہبار خداوند کریم نے تیرے ساتھ بھلائی کی جو تجھکو اسلام کی ہدایت دی اور اسلام مٹادیتا ہے پہلی بُرائیون کو۔

از انجملہ ابوالعاص

بن الربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی عبشمی آپ کی والدہ ہالہ بنت خویلد ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہین۔

ابوالعاص قبل از بعثت آنحضرت صلعم کے ساتھ بڑی محبت اور برادرانہ رکھتے تھے اور اکثر رات کیوقت کا کھانا حضرت ہی کے دولت خانہ مین کھایا کرتے حالانکہ وہ مکے والون مین نامور مالدار اور تاجر تھے مکے والے آپ کے پاس اپنا مال وغیرہ امانت رکھتے تھے اسی سے وہ الامین کے لقب سے مشہور تھے

اور چونکہ اُن مین شجاعت ذاتی تھی اسلیئے اُنکا دوسرا لقب جرو البطحا رہم عصرونکا زبان زد تھا بہرحال جملہ اوصاف سے زیادہ یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کے داماد اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلعم کے شوہر تھے۔

آپ کا نام لقیط لام قاف یاء تحتانیہ طاء غیر منقوط کے ساتھ بروزن امیر ہی اور بعض نے زبیر زاء منقوط و باء موحدہ یاء تحتانیہ و راء غیر منقوط بصیغہ تصغیر اور بعض نے ہشیم ہائے ہوز اور شین منقوط و میم بروزن حکیم اور بعض نے مہشم بکسر میم و سکون ہائے ہوز و فتح شین منقوط اور بعض نے بضم میم و فتح ہاء ہوز و کسر شین مشدد اور بعض نے یاسر یاء تحتانیہ و الف و سین و راء غیر منقوطتین کہا ہے واللہ اعلم بالصواب علی ہذا آپکے مقام گرفتاری اور نام گرفتار کنندہ اور رہائی اور وقت اسلام لانے مین اختلاف راویون کا ہے۔

کوئی کہتا ہے کہ ابو العاص اُس قافلہ تجارت قریشی مین گرفتار ہوئے جو ملک شام کو جا رہا تھا اور کوئی کہتا ہے کہ جنگ بدر مین گرفتار ہوئے عبد اللہ بن جبیر بن نعمان نے یا خراش بن الصمۃ نے اُنکو گرفتار کیا اور بعض کے نزدیک قافلہ تجارت مین ابو بصیر ثقفی نے گرفتار کیا۔

بی بی زینب کے سفارش پر آپ رہا ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ ابو العاص کے بھائی عمرو بن الربیع نے فدیہ دیکر رہا کرایا۔ اور ممکن ہے کہ آپ کی گرفتاری دو مرتبہ وقوع مین آئی ہو بدر مین عبد اللہ بن جبیر نے یا خراش بن الصمۃ نے اور قافلہ شام مین ابو بصیر نے گرفتار کیا ہو اور ایک مرتبہ بی بی زینب کی سفارش سے اور ایک مرتبہ عمرو بن الربیع کے فدیہ دینے سے رہا ہوئے ہون۔

الغرض جب ابو العاص رہا ہو کر مکے مین آئے سب کی امانت سپرد کر کے لوگون سے کہا کہ اب تو کسی کی امانت میرے ذمہ باقی تو نہین ہے سبنے بالاتفاق کہا کہ نہین اُسوقت اُنھون نے مکے والون سے کہا کہ تم سب گواہ رہو کہ مین مسلمان ہو کر ہجرت کرتا ہون اور کلمہ پڑھکر بعد معرکہ حدیبیہ قبل از فتح مکہ ہجرت کر کے مدینہ مین آکر آنحضرت صلعم کے حضور مین اسلام لائے تو آنحضرت صلعم نے زینب رضی اللہ عنہا کو بنکاح سابق یا بتجدید نکاح ابو العاص کو سپرد کر دیا۔

ابو العاصؓ زمانہ خلافت سیدنا ابو بکر صدیقؓ مین بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲ بارہ ہجری فوت ہوئے رضی اللہ عنہ

زینب بنت رسول اللہ صلعم سب صاحبزادیون مین بڑی اور دس برس قبل از بعثت پیدا ہوئین اور سب لڑکیون سے پہلے وہ ابو العاص کے ساتھ منعقد ہوئین اُنکے بطن سے ۱ علی نام فرزند پیدا ہوئے جو بروز فتح مکہ آنحضرت صلعم کے ساتھ ناقہ قصویٰ پر ردیف تھے اور بالغ ہو کر فوت ہوئے ۲ امامہ نام دختر پیدا ہوئین جنکو آنحضرت صلعم بہت پیار کیا کرتے تھے مذکور ہوا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے امامہ کو صبح کی نماز مین اپنے دوش مبارک پر بٹھا لیا جب رکوع مین جاتے تو امامہ کو زمین پر بٹھا دیتے اور سجدے مین

پھر بدستور دوش اطہر پر بٹھا لیتے بعد وفات حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے امامہ کے ساتھ نکاح کیا۔

بالجملہ بی زینب رضی اللہ عنہا کی ہجرت مین بھی اختلاف رواۃ ہے۔

بعض کہتے ہین کہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی والدہ کے ساتھ ہی یا کچھ دن بعد ہی مدینہ کو ہجرت کر آئین اور ابو العاص بدستور اپنے دین پر قائم مکے مین رہے اور بعض روایت مین ہے کہ وہ مکے ہی مین تھین جب ابو العاص گرفتار ہوئے اور زینب کے مدینہ روانہ کرنے کی شرط پر رہا ہوئے عائشہ صدیقہ راوی ہین کہ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیون کا فدیہ روانہ کیا تو زینب بنت رسول اللہ صلعم نے بھی واسطے رہائی اپنے شوہر ابو العاص کے اپنے گلے کا ہار اُتار کر مدینہ کو بھیجا یہ وہ ہار تھا جسکو ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بروقت رخصت زینب کو پہنا کر ابو العاص کے گھر بھیجا تھا جب رسول اللہ صلعم کی نگاہ اُس ہار پر پڑی تو بی خدیجہ یاد آئین آپ کو سخت رقت طاری ہوئی آبدیدہ ہو کر مسلمانون سے فرمایا تم کو اختیار ہے اسکا قیدی رہا کرو اور ہار واپس دو سب مسلمانون نے بالاتفاق ابو العاص کو بغیر لینے فدیہ کے رہا کیا اور ہار مذکور واپس کر دیا مگر یہ شرط قرار دی تھی کہ وہ مکے پہونچکر زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ بھیج دیوین۔ زینب شروع سن آٹھ ہجری مین رحلت فرما ہوئین۔

ضبط الفاظ

ہَبّار بفتح ہاء ہوز و تشدید باء موحدہ بعد اُس کے الف اور آخر مین راء غیر منقوط بروزن جبّار۔

عاص عین غیر منقوط و الف و صاد غیر منقوط۔

ہودج بفتح ہاء ہوز و دال غیر منقوط مفتوح و جیم عربی اونٹ کا وہ کجاوہ یا عماری جو عورتون کی سواری کے لیے مخصوص ہے اور اسکو محمل بروزن مغرب بھی کہتے ہین۔

جرو بکسر جیم عربی و سکون راء غیر منقوط آخر مین واو کسی درندہ حیوان کا بچہ۔

البطحاء بفتح باء موحدہ و سکون طاء غیر منقوط و حاء حطی مفتوح و الف ممدودہ وہ میدان جسمین سنگریزہ ہون اور وہ گذرگاہ سیلاب کا ہو۔

عبشمی عین مفتوح و باء موحدہ ساکن و شین منقوطہ مفتوح عبد شمس کیطرف منسوب ہے۔

امامہ بہمزہ مفتوحہ و میم بعد اُسکے الف بعد میم مفتوح آخر مین تاء تانیث نام ہے بی بی زینب کی دختر کا۔

انا نخملہ عبد اللہ بن الزبعری

بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص القرشی السہمی اُس کی مان عاتکہ بنت عبد اللہ

قرشیہ جمیہ تھی وہ ایک بڑا شاعر قریش مین کا سخت دشمن آنحضرت صلعم اور اُن کے یارون کا تھا اور مسلمانون کی ہجو کیا کرتا اور مشرکون کو مسلمانون سے لڑنے پر ابھارتا جب فتح مکہ کے روز اُسنے سنا کہ مین بھی واجب القتلون مین ہون مع ہبیرہ بن ابی وہب کے بھاگ کر نجران کو چلا گیا چند روز وہان رہا پھر اپنے افعال گذشتہ پہ پشیمان ہوا ہر گاہ اسلام کا نور اُسکے دل پہ چمکا تو وہ متوجہ آستانہ نبوی کا ہوا آنحضرت صلعم نے اُسکو دور سے دیکھکر فرمایا وہ زبعری کا بیٹا آرہا ہی جب وہ نزدیک آیا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ وانک عبدہ و رسولہ یا رسول اللہ حق تعالی نے مجھے اسلام کی ہدایت کی میرے تقصیرات بہت ہین اور بے ادبیان حضور کے خدام کی نسبت مجھسے سرزد ہوئی ہین جس سے نہایت شرمندہ ہون آئندہ جو آپ کی مرضی ہو آپنے فرمایا الحمد للہ الذی ہداک الی الاسلام اور اسلام جرائم گذشتہ کو مٹا دیتا ہی۔

زبعری بکسر زاء منقوط اور فتح بار موحدہ و سکون عین غیر منقوط بعد اُسکے رار غیر منقوط اور آخر مین الف مقصورہ۔

ازانجملہ وحشی بن حرب

جسکی کنیت ابو حرب یا ابو دسمہ ہی بہر حال وہ وحشی نژاد بنی نوفل یا طعیمۃ بن عدی یا اُس کے بھائی مطعم کا غلام قاتل سیدنا حمزہ رضی بن عبد المطلب ہی اسی سے ہر مسلمان اُسکے قتل پر دانت پیس رہا تھا معہذا وہ واجب القتل بھی قرار پا چکا تھا۔ جس دن مکہ معظمہ کی فتح مسلمانون کو نصیب ہوئی وہ طائف کو بھاگ گیا اور وہین رہا جب کہ وفود طائف آنحضرت صلعم کے حضور کو روانہ ہوئے وحشی بھی اُنکے ساتھ لگ چلا اور محفل اقدس نبوی مین حاضر ہو کر عرض کیا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا تو وحشی ہی اُسنے عرض کیا ہان حضور مین وحشی روسیاہ ہون آپ نے فرمایا بیٹھ اور میرے چچا جان حمزہ کے قتل کی کیفیت بیان کر جب وحشی کیفیت قتل سیدنا حمزہ رضی کے حضور مین گذارش کر چکا ارشاد ہوا کہ اب میرے سامنے نہ آنا اُس کے بعد پھر وحشی نے آنحضرت صلعم کو اپنا موئنہ نہ دکھایا ادہر اودہر چھپ کر بسر اوقات کرتا رہا۔

زمانہ خلافت سیدنا ابو بکر صدیق رضی مین ہر گاہ اسلامی لشکر مسیلمہ کذاب کے قلع و قمع کو روانہ ہوا تو وحشی بھی شامل ہو کر یمامہ کو روانہ ہوا اور بر وقت مقابلہ وہی حربہ جس سے حمزہ رضی کو شہید کیا تھا مسیلمہ کے سینہ پر مارا کہ اُسکی پشت ہو کر نکلا مسیلمہ فی النار ہو گیا۔ وحشی اکثر کہا کرتا تھا قتلت خیر الناس فی الجاہلیۃ ثم قتلت شر الناس فی الاسلام۔

دوسری روایت ابن عباس رض سے ہی کہ وحشی نے آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کیا

کہ مجھے امان ملے تو مین کلام اللہ سنون آپ نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا تھا کہ تیرا مونھ دیکھون مگر چونکہ تو امان مانگتا ہی مین نے تجھکو امان دی ادہر آ کلام الٰہی کو گوش دل سے سن پھر آنحضرت صلعم نے آیہ کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پڑھا وحشی بولا کہ مغفرت مشیت کے ساتھ وابستہ ہی نہین معلوم مجھکو بخشے یا نہ بخشے کوئی کلام تسکین بخش سنائے آپ نے فرمایا والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ وحشی نے کہا مین تو شرک اور خون ناحق اور زنا بھی کرچکا ہون باایں ہمہ خدا میری توبہ قبول کریگا آنحضرت صلعم نے فرمایا الا من تاب وآمن وعمل صالحا وحشی بولا کہ اللہ تعالیٰ نے بعد توبہ عمل صالح کے بھی پخ لگادی ہی مین تو صرف ایمان کا ضامن ہوتا ہون نہ عمل صالح کا شاید مجھے عمل صالح ہو یا نہ ہو اسمین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم وحشی یہ سنکر کہنے لگا اب کوئی عذر باقی نہین پھر فوراً مسلمان ہوگیا۔

اور بھی روایات اسلام لانے وحشی مین ہین جنکا ذکر باعث طوالت کتاب ہی الغرض وحشی جنگ یرموک مین شریک تھا بعدہ حمص مین سکونت اختیار کی اور خلافت حضرت عثمانؓ تک زندہ رہا کہتے ہین کہ وحشی بڑا ہی شراب خوار تھا اور شراب خواری ہی مین دنیا کو خیرباد کہا۔ واللہ اعلم۔

انا بخلہ عبد العزی بن خطل

وہ قبل از فتح مکہ مدینہ مین آکر مسلمان ہوا رسول اللہ صلعم نے اُسکا نام عبد اللہ رکھا اور اُسکو واسطے وصول زکوۃ کے قبایل عرب مین بھیجا اور اُس کے ساتھ ایک مرد خزاعی واسطے خدمت کے کردیا ایک دن کسی مقام پر خزاعی خادم سے اُس نے کہا کہ مین تو سونے کو جاتا ہون تو ایک دنبہ ذبح کرکے میرے لئے تیار کر رکھنا جب جگون کھانا تیار رہا اُدہر خزاعی پر بھی نیند اخ الموت غالب آئی وہ سوگیا اتنے مین ابن خطل جگا تو کھانا نہ پایا خزاعی کو دیکھا تو وہ سو رہا ہی یہ ماجرا دیکھتے ابن خطل جل بھن کر کباب ہوگیا اُدہر غصے کی آگ ادہر بھوک کی آگ دونون نے ملکر اُس کے نفس امارہ کو بھڑکایا کہ ابن خطل نے خزاعی کو قتل کرڈالا اب ابن خطل کو ہوش آیا دل مین سوچا کہ اب اگر مدینہ کو جاتا ہون تو بیشک رسول اللہ صلعم اُس کے عوض مین میرے قتل کا حکم دینگے اس لئے وہ مرتد ہوکر مع چارپایون کے جو صدقہ مین ملے تھے مکے کی راہ پکڑی۔ مکے والون نے اُس سے کہا وہ کیا بات ہی جو تجھکو ہمارے پاس واپس لے آئی اُس نے کہا تمہارے دین سے بہتر کوئی دین مجھکو نہ بھایا اس لئے چلا آیا۔ چونکہ ابن خطل ایک شاعر مشہور تھا اُسنے ارتداد پر ہجو رسول اللہ صلعم کا طرہ لگایا آپ کی ہجو لکھتا اُس کے پاس دو لونڈیان گانیوالیان تھین جو اُنسے آپ کی ہجو گایا کرتا۔ بروز فتح مکہ مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوا ہاتھ مین نیزہ لیکر ادہر ادہر گھوڑا دوڑاتا او

لکہتا تہا کہ قسم ہی محمد زبردستی کے ساتھ مین نہ آنے پا وینگے جب خالد بن الولید سیف اللہ کے غول پر نظر اُس کی پڑی تو کعبہ کیطرف دم دبا کر بہاگا وہان گہوڑے سے اُتر کر ہتیہار ڈال دئے اور کعبہ کے پردے مین جا چہپا کسی مسلمان نے اُس کے ہتیہار اُٹہائے اور اُس کے گہوڑے پر سوار ہوکر آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر آیا اور اُس کے چہپنے کی خانہ کعبہ مین آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا اُسکو وہین قتل کرد کعبہ گنہگار کو اپنی پناہ مین نہین لیتا۔

دوسری روایت ہی کہ حضور جب طواف کعبہ کو تشریف لے آئے تو آپ کو اُسکے چہپنے کا حال معلوم ہوا فرمایا قتل کرو چنانچہ سعد بن حریث اور ابو برزہ نے اُس کو قتل کیا اور بعض کہتے ہین کہ زبیرؓ نے اُسکو مارا اور بعض کا قول ہی کہ سعید بن ذویب نے ابن خطل کو قتل کیا ان روایات سے پایا جاتا ہی کہ ان سبنے بالاشتراک اُسکو قتل کیا۔

ضبط الفاظ

عزّی عین غیر منقوط مضموم زائے منقوط مشدد مفتوح والف مقصورہ۔
خطل خائے معجمہ وطائے مہملہ دونون مفتوح۔

ابو بردہ بائے موحدہ ورائے مہملہ ودال مہملہ
ابو برزہ اول کے دو حرف مذکور وزائے معجمہ
جیسا کتابون مین دیکہا گیا ہی

حریث حا اور را دونون بے نقطہ اور یا دو نقطہ زیرین وثا مثلثہ
زبیر زائے منقوط بائے موحدہ یائے دو نقطہ زیرین ورائے بے نقطہ
ذویب ذال منقوط وواو ویائے دو نقطہ زیرین وبائے موحدہ
تینون ہموزن۔

ازانجملہ حویرث بن نقید

بن وہب بن عبد بن قصی القرشی جب رسول اللہ صلعم مکے مین تشریف رکہتے تہے سخت اذیت خدام کرام کو دیتا تہا آنحضرت صلعم اور صحابہؓ کی ہجو کیا کرتا ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ عباس بن عبد المطلب رسول اکرم صلعم کے چچا فاطمہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما دونون صاحبزادیان رسول اللہ صلعم کو مکے سے اونٹ پر سوار کرکے مدینہ پہونچانے جاتے تہے اثناء راہ مین حویرث نے اونٹ کو زخمی کردیا اونٹ بہڑکا دونون صاحبزادیان زمین پر گرین خداوند کریم نے دونون کی جان بچالیا یہی حویرث نے زینب بنت رسول اللہ صلعم کی ایذا رسانی مین ہبار ابن الاسود کی شرکت کی تہی یہی وجہہ اُسکے واجب القتل ہونے کی ہی روز فتح مکہ علی مرتضیٰ اُس کی تلاش کو نکلے تو اُسنے اپنا دروازہ بند کرکے گہر چہپ رہا جناب مرتضیٰ نے

دریافت کیا تو لوگون نے کہا وہ کہین گیا ہی حضرت علیؑ چند قدم اُس کے مکان سے آگے بڑھے کہ حویرث نے دروازہ اپنے مکان کا کھول کر چاہا کہ دوسرے مکان مین جا چھپے اتنے مین نگاہ مرتضیٰ کی اُسپر پڑی تو آپنے بڑھکر ایک ہی وار مین اُسکو فی النار کر دیا۔

حویرث بحائے غیر منقوطہ مصغر حارث۔

نقید نون اور قاف کے ساتھ صیغہ تصغیر بموزن زبیر ہی۔

ازانجملہ مقیس بن صبابہ

بن حزن بن سیار بن عبد اللہ بن کلیب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانۃ الکنانی اللیثی اُس کا بھائی ہشام بن صبابہ مدینے مین آکر مشرف باسلام ہوا غزوہ بنی مصطلق مین کسی انصاری بنی عمر بن عوف نے ہشام کو مشرک سمجھکر دھوکے سے قتل کر دیا مقیس اپنے بھائی کے مارے جانیکی خبر سنکر مدینہ مین آیا مسلمان ہو کر اپنے بھائی کی دیت کا خواہان ہوا آنحضرت صلعم نے قاتل سے اُسکے دیت و خون بہا دلوادی جب مقیس دیت پا چکا اپنے بھائی کے قاتل کو مار کر مکے کو چلا گیا اور وہان مرتد ہو کر رہنے لگا چونکہ مقیس بھی منجملہ واجب القتل اشخاص کے معدود ہو چکا تھا بروز فتح مکہ ایک کنارے اپنے یارون کے ساتھ شراب نوشی کرتا تھا نُمیلہ بن عبد اللہ بن مقیم بن حزن بن سیار لیثی نے اُسکو اسی حالت مین قتل کر دیا۔

ضبط الفاظ

مقیس بکسر میم و سکون قاف و فتح یاے تحتانیہ آخر مین سین غیر منقوط۔

صبابۃ بضم صاد غیر منقوط و باے موحدہ خفیفہ و الف و باے موحدہ و تاے تانیث اکثر اہل لغت نے کہا ہی مگر ابن درید نے اُسکو ضاد نقطہ دار پڑھا واللہ اعلم۔

ازانجملہ حارث

بن طلاطلۃ بھی آنحضرت صلعم کی ایذا رسانون مین تھا آپ کے ہجو کیا کرتا بروز فتح مکہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اُسکو قتل کیا۔

طلاطلۃ بضم طاے غیر منقوط اول و کسر طاے غیر منقوط ثانی دو طاے غیر منقوط اول مضموم دوم مکسور اور دو لام مفتوح بعد لام اول کے الف اور بعد لام دوم کے تاے تانیث۔

جملہ دویم

واجب القتل عوتون کے انجام کار کے بیان مین وہ چھ عورتین تھین منجملہ اُنکے **ہندہ** عتبہ کی بیٹی ابو سفیان کی جورو تھی۔

روایت ہی کہ فتح کے دن یا اُس سے دوسرے دن جناب رسالتمآب صلعم نے کوہ صفا کی چوٹی پر مہاجرین ادر انصار اور مکے کے نو مسلمون کو یکجا کرکے فرمایا کہ تم سب اسلام اور جہاد پر قائم اور ثابت رہنے کی مجھسے بیعت کرو یہ حکم سنتے ہی صحابہ حاضرین رضوان اللہ علیہم لبیک کہتے ہوے کھڑے ہوگئے اور سبنے شرف بیعت حاصل کیا۔

جب آپ صلعم مردون کی بیعت لینے سے فارغ ہوئے ادہر عورتون کے دلون مین گدگدی پیدا ہوئی سوچنے لگین کہ آج کے روز مرد تو بازی لے گئے ہمارے ہاتھ کیا لگا چلو بہنو ہم بھی حضور نبوی مین عرض کرین چنانچہ وہ سب کے سب جھرمٹ باندھ کر بارگاہ نبوی مین حاضر ہوئین اور عرض کرنے لگین اے اللہ تعالی کے لاڈلے نبی ہم سب آپ پر واری جائین اپنی لونڈیون کو بھی بیعت لینے سے سرفرازی بخشیئے۔ چونکہ اُس وقت تک کوئی حکم الٰہی عورتون سے بیعت لینے کا صادر نہوا تھا آپ نے کچھ تامل فرمایا کہ اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمان واجب الاذعان آکر سنایا یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئاً ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادہن ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم

ترجمہ اے ہمارے نبی صلعم اگر ایمان قبول کرنے والی عورتین آپ کی خدمت مین ان چھ کامون پر بیعت کرنے کے لئے آئین ۱ ان لا یشرکن باللہ شیئاً یہ کہ خدائے تعالی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نکرین (شرک سب گناہون مین بہت ہی برا گناہ ہی مشرک کو خدا ہرگز نہ بخشیگا بخلاف دوسرے گناہون کے اللہ جل شانہ جسکو چاہیے بخشدیگا) ۲ ولا یسرقن یہ کہ چوری نکرین (حقوق عباد مین سب گناہون سے زیادہ سنگین چوری کا جرم ہی) ۳ ولا یزنین یہ کہ زنا نکرین (زنا تمام کبیرہ گناہون مین برا اور فحش گناہ ہی) ۴ ولا یقتلن اولادہن یہ کہ اپنے بچون کو نہ مارین (جیسا زمانہ جاہلیت مین کوئی اسقاط حمل کی اور کوئی دختر کشی کی مرتکب ہوتی تھین) ۵ ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن یہ کہ وہ عورتین نہ لاوین جھوٹ تہمت جوڑ کر اپنے ہاتھ پاؤن کے آگے (جان بوجھ کر کوئی بہتان ظاہر باندھ کر نکھڑا کرین جیسے اُنکے ہاتھ پاؤن نے باندھا ہو کسی پڑے بچہ کو اُٹھا کر اپنے خاوند کی طرف نسبت نکرین یا حرام کا پیٹ بھر کر اپنے خاوند کے سر نہ تھوپین) ۶ ولا یعصینک فی معروف

یہ کہ وہ شرعی کامون مین آپ مخالفت نہ کرین۔ ہر گاہ شرائط مذکورہ وہ عورتین ایمان لانے والی قبول اور منظور کرین فبایعہن تو آپ بلا تامل اُن سے بیعت لیجیے استغفر لہن اللہ اور آپ اُن کے لیے اللہ سے بخشایش مانگیے ان اللہ غفور رحیم بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہی عورتون سے بیعت لینے مین راویون کا اختلاف ہی کسی نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کے حکم سے عورتون سے بیعت کی اور کوئی کہتا ہی امیمہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن نے موافق ہدایت آنحضرت صلعم کے عورتون سے بیعت لی مگر تحقیق یہ ہی کہ آنحضرت صلعم ہی نے بذات خاص عورتون سے بیعت لی ہی اس بیعت کے دو طریق کتب سیر مین مذکور ہین ۱ یہ کہ ایک پیالہ پانی سے بھر کر درمیان مین رکھا گیا تھا جسمین عورتین باری باری اپنے ہاتھ ڈال کر نکال لیتین اُسکے بعد آنحضرت صلعم دست مبارک پانی مین ڈالکر نکال لیتے اور شرائط بیعت زبان مبارک سے بیان فرماتے ۲ یہ کہ چادر کا ایک گوشہ بیعت کرنے والی عورت کے ہاتھ اور دوسرا گوشہ جناب رسالتمآب صلعم کے دست مبارک مین تھا جس سے صاف پایہ ثبوت کو پہونچتا ہی کہ آنحضرت صلعم نے وقت بیعت مذکور کے کسی عورت سے مصافحہ نہین کیا بلکہ امیمہ بنت خویلد ہمشیرہ خدیجہؓ کے عرض کرنے پر فرمایا کہ مین کسی عورت سے ہاتھ نہین ملاتا۔

ہند بنت عُتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ زمانہ جاہلیت کی ایک ہی دانشمند عورت فاکہہ بن المغیرہ مخزومی کی زوجہ تھی۔ فاکہہ مذکور جوانان قریش مین بڑا ہی مہمان نواز گذرا ہی اُسنے ایک مکان بنام بیت الضیافۃ بنوایا جس مین مہمانون کو اذن عام تھا کہ بلا طلب آکر کھا جایا کرین۔ ایک دن وہ مکان مہمانون سے خالی تھا دونون (ہند اور فاکہہ) آپس مین سو گئے اتفاقاً فاکہہ کی آنکھ کھل گئی وہ رفع ضرورت کے لیے گھر سے باہر نکلا تھا بروقت واپسی اُسنے دیکھا کہ کوئی مرد بیت الضیافۃ سے نکل کر بھاگتا جا رہا ہی فاکہہ یہ ماجرا دیکھکر سخت غضبناک ہو کے اندر آیا ہند کو بدستور سوتا پایا تو اُسکو لات لگا کر جگایا اور کہا کہ یہ کون شخص ہی جو تیرے پاس سے نکلکر بھاگا ہی ہند بولی مین تو بے خبر سو رہی تھی نہین جانتی کون آیا اور بھاگا مجھے تو تمہین نے جگایا ہی دیر تک دونون مین جھک جھک ہوتی رہی ہند نے ہزارون قسمین کھائین اپنی صفائی پیش کی مگر فاکہہ کے دل کا شک نگیا فاکہہ نے جھنجھلا کر ہند سے کہا کہ تو اپنے مائکے کو چلی جا ہند جو ایک ہی تیز مزاج تھی کب کسی کی سہنے والی تھی اُٹھکر بڑبڑاتی اپنے باپ کے گھر چلی گئی ہر گاہ ہند کا مائکے چلے جانیکا مذکور زبان زد خلایق ہوا عتبہ کے پڑوس والے طرح طرح کی باتین زبان سے نکالنے لگے جس سے عتبہ کے پیٹ مین سمائی نہ رہی ہند سے کہنے لگا سچ سچ بتا کیا بات ہی ہند نے اصل حال واقعی جو پیش آیا تھا اپنے والد عتبہ کو سنا دیا اور بولی کہ ابا جان ہند کی جان تجھپر قربان حلفیہ کہتی ہون جسکا گواہ سوائے عالم الغیب کے کوئی نہین جو بات فاکہہ نے مشہور کیا ہی بالکل غلط اور فاکہہ کا بہتان ہی۔ عتبہ

ہند کا بیان سنکر بر غضب فاکہہ مخزومی کے پاس آیا اور کہا کہ تونے جو بات ہند کی نسبت مشہور کی ہی اُسکا ثبوت پیش کر ورنہ میرے ساتھ یمن کو چل وہان کوئی کاہن تیرا اور اُسکا فیصلہ کر دیگا چنانچہ فاکہہ مخزومی اور عتبہ عبشمی اپنے اپنے قبیلے والون کو ساتھ لیکر مع ہند اور کئی عورتون کے یمن کی طرف روانہ ہوئے جب اُس شہر مین پہونچے جہان ایک کاہن مشہور تھا سب کہنے لگے آج تو شام ہو گئی کسی مقام مین ٹھر کر رفع ماندگی کے بعد کلہہ صبح کو کسی کاہن کے پاس چلین گے یہ باتین اپنے ہمراہیون کی ہند سنکر سخت گھبرائی اُسکا چہرہ متغیر ہو گیا عتبہ نے جب ہند کی یہ حالت دیکھی پوچھا کہ قرۃ العین تیری کیسی حالت ہے سچ بتا اس سے پہلے کہ یہان والے ہمارے آنے سے واقف ہون ہند نے عتبہ سے کہا کہ یہ حالت میری کسی اور خیال سے نہین مگر مجھے خوب معلوم ہی کہ سب ایسے شخص کے پاس جانا چاہتے ہو جس سے خطا اور ثواب دونون سرزد ہو سکتے ہین عتبہ نے کہا جان پدر تو اس بات کی کچھ فکر نکر الحق یعلو ولا یعلے سچ بات خود ہی ظاہر ہو جائیگی ۔ علی الصباح جب یہ سب لوگ کاہن کے پاس گئے عتبہ نے کاہن سے کہا کہ ہم ان سب عورتون کا جو ہمارے ساتھ آئی ہین حال دریافت کیا چاہتے ہین الغرض کاہن ہر ایک عورت کو اپنے سامنے بولا کر بٹھلاتا اور اُسکے شانے پر ہاتھ رکھکر رخصت کرتا جب ہند بنت عتبہ کی نوبت آئی تو اُسکے بھی شانے پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا جا تو بے عیب ہی تیرے پیٹ سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا جسکو سب معاویہ کہینگے ۔ اس کلام کے سنتے ہی فاکہہ مخزومی کے کان کھڑے ہوئے ہند کیطرف چلا اور اُسکا ہاتھ پکڑنا چاہا تو ہند نے اُسکا ہاتھ جھٹک کر کہا ابے چل ہٹ یہ شرف تجھے نہین ملنے کا کسی اور کو ملیگا ۔ جب یہ قافلہ یمن سے مکے کو واپس آیا اور کاہن کی پیشین گوئی مکے کی گلیون مین مشہور ہوئی تو ابو سفیان (صخر بن حرب) نے جو ایک ہی موقع شناس دور اندیش شخص تھا کاہن یمنی کی پیشین گوئی کی خبر پاکر ہند کے ساتھ عقد کر لیا اُسکے بطن سے امیر معاویہ مورث اعلی خلفاء بنی امیہ کے پیدا ہوئے جو اپنے والد سے پہلے خفیہ طور پر اسلام قبول کر چکے تھے ۔

جب سن چالیس ولادت مین ستارۂ نبوت نے افق بعثت پر طلوع کیا تو بجز سابقین اولین بعنوان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سارے مکے والے کیا یگانے کیا بیگانے جناب رسول اکرم صلعم کے جانی دشمن بنگئے از انجملہ ابو سفیان اور اُنکی زوجہ ہند نہایت درجہ آپ کی عداوت پر کمر بند تھی آنحضرت صلعم کا مقابلہ جب مشرکین سے کسی لڑائی مین ہوتا تو ہند بنت عتبہ رجز پڑھکر مشرکون کو ابھارتی خصوصًا جب جنگ بدر مین حنظلہ بن ابی سفیان کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے دوزخ کی راہ بتائی اور عتبہ بن ربیعہ اُس کے پدر کو اسد اللہ امیر حمزہؓ نے اور اُسکے چچا شیبہ بن ربیعہ کو سیدنا علیؓ اور حمزہؓ نے قتل کیا اور زیادہ آتش عداوت کی ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کے سینہ مین بھڑکی جنگ احد مین وحشی غلام حبشی کو انعام دینے کے وعدہ پر سیدنا علیؓ اور حمزہؓ رضی اللہ عنہما کے قتل کے لئے آمادہ کیا تھا جب وحشی نے حضرت امیر حمزہؓ کو احد مین

قتل کیا تو ہندنے اپنا زیور بدن سے اُتار کر حبشی کو دیا وہ چلتا ہوا اور خود مقتل حمزہؓ مین آئی اور آپ کی نعش کے ساتھ جو بدسلوکی اُسن سے ہوسکی اُٹھا نہین رکھا دیکھو ذکر شہادت امیر حمزہ رضی اللہ عنہم اور قبل فتح مکہ معظمہ مرالظہران کے میدان سے جب ابو سفیان آنحضرت صلعم کے حضور سے اسلام قبول کر کے مکے واپس گئے تو ہند ڈاڑھی پکڑ کر لٹک پڑی اور شوہر کے موہنھ کو طمانچون سے لال کردیا کہ تو نے کیون دین اسلام کو قبول کرلیا انھین وجوہات سے آنحضرت صلعم نے ہند بنت عتبہ کے قتل کا حکم صادر فرمایا تھا۔

جب عورتون کا غول صفا کی چوٹی پر پہونچا تو بحکم الٰہی عز اسمہٗ آپ صلعم عورتون سے بیعت لینے لگے اُسوقت آنحضرت صلعم نے فرمایا ۱ اے عورتو تم کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک نہ سمجھو **ہند** بنت عتبہ جو عورتون کے بیچ مین گھونگھٹ سے موہنھ چھپائے بیٹھی تھی تاکہ آنحضرت صلعم اُسکو نہ پہچانین آنحضرت صلعم کا کلام سنتے ہی سر جھکا کر بولی خدا کی قسم آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہین جو مردون سے نہین لیے پھر بھی ہم سب آپ کے فرمانے کو قبول کرتے ہین ۲ حضرت صلعم نے فرمایا تم چوری نکرو اُسوقت ہندنے گو بہت بڑے ضبط سے کام لینا چاہا مگر اس سے نرہا گیا بڑبڑا اُٹھی کہ ابو سفیان میرا خاوند بڑا کنجوس مکھی چوس ہے مین نے اُسکی آنکھ بچا کر کچھ مال علیحدہ کر رکھا ہے مجھکو معلوم نہین کہ یہ کام میرا میری نادانی مین شمار ہوگا یا کیا وہان ابو سفیان بھی حاضر تھے بولے جو کچھ ایام جاہلیت مین ہوا وہ سب تیرے لئے حلال ہے تب آنحضرت صلعم نے ہند کو پہچانا اور تبسم فرما کر پوچھا کیا تو ہند بنت عتبہ ہے وہ بولی ہان جی مین وہی ہون واری جاؤن میری جان آپ پر قربان میرے جنتہ عروس الٰہانھین خدا کے پیارے نبی آپ میرے گذشتہ کامون کو معاف فرمائیے آپ نے فرمایا مین نے تو معاف کیا اللہ تعالےٰ معاف فرمائے ۳ آپ نے فرمایا کہ تم زنا نکرو ہندنے کہا کیا آزاد عورتین بھی زنا کرتی ہین ۴ آپنے فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہند بولی کہ ہم نے تو اپنی اولاد کو بچپن سے پالا پرورش کیا جب وہ سن تمیز کو پہنچے آپ نے اُنکو جنگ بدر مین قتل کیا آپ جانین اور وہ جانین یعنے آپ کو اُنکا حال بخوبی معلوم ہے یہ بات سنتے ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے رہا نگیا ہنس پڑے قہقہہ مار کر زمین پر چت ہوگئے اور آنحضرت صلعم کو بھی تبسم طاری ہوا ۵ آپ نے فرمایا کہ تم بہتان نہ باندھو ہند بولی بخدا بہتان بدکام ہے جو کچھ آپنے ہمکو ہدایت فرمائی وہ آپ کا مکارم اخلاق ہے ۶ آپ نے فرمایا کہ اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہندنے کہا کہ ہم سب اس دربار مین اس غرض سے نہین آئین ہین کہ کسی بات مین آپ کی نافرمانی کرین۔

اسکے بعد ہند کی پیشانی سے بھی نور ایمان چمکنے لگا وہ بھی زیور ایمان سے اپنے جسم کو ظاہر و باطن مین آراستہ کر کے مجلس اقدس سے کلمہ طیبہ پڑھتی ہوئی اُٹھین اور تمام عمر اُسی پر قائم رہین۔

جنگ یرموک مین اپنے شوہر ابو سفیان کو بمقابلہ رومی عیسائیون کے آمادہ کرتی تھین۔ خلافت سیدنا

عمر فاروق مین جس روز ابو قحافہ والد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا اُسی روز ہند نے بھی دنیا کو خیر باد کہا اور **بعض** کا قول ہے کہ ہند خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مین فوت ہوئین رضی اللہ عنہا۔

ضبط بعض الفاظ

مر الظہران میم مفتوح و راء غیر منقوط مشدد و الف و لام و ظاء منقوط و ہاء ہوز و راء ثانی غیر منقوط و الف و نون ایک میدان کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع اور میل شرعی چار ہزار قدم شتر ہموار کا ہوتا ہے۔

ہند ہاء ہوز مکسور و نون ساکن آخر مین دال غیر منقوط۔

عتبہ عین غیر منقوط مضموم و تاء فوقانی ساکن و باء موحدہ مفتوح اور آخر مین تاء تانیث۔

امیمہ ہمزہ مضموم و میم مفتوح و یاء تحتانیہ ساکن و میم ثانی مفتوح آخر مین تاء تانیث۔

قرشیہ قاف مضموم و راء غیر منقوط مفتوح و شین منقوط مکسور و یاء تحتانیہ مشدد و تاء تانیث نسبت بہ قریش۔

فاکہ فاء اور الف اور کاف اُسکے بعد ہاء ہوز بروزن فاتح۔

از انجملہ سارہ

ابو عمرو بن صیفی بن ہاشم جد رسول اللہ صلعم کی لونڈی ہے عرب جاہلیت مین گانے اور نوحہ کرنیوالی عورتین ہوتی تھین جنکا یہی پیشہ تھا اُسی سے اپنی شکم پری کرتی تھین سارہ کا بھی یہی پیشہ تھا۔ ابن خطل شاعر جس کا ذکر پیشتر ہو چکا ہے آنحضرت صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہجو بنا کر اُس کو سکھاتا اور گوایا کرتا تھا یہی وجہ اُس کے واجب القتل ہونے کی ہے۔ قبل از فتح مکہ سارہ مدینہ کو آئی۔

رسول اللہ صلعم نے اُس سے پوچھا کیا تو مسلمان ہونے کو آئی ہے۔

سارہ نہین۔

رسول اللہ صلعم کیا ہجرت کر آئی ہے۔

سارہ نہین۔

رسول اللہ صلعم پھر کیون۔

سارہ حضور میرے مالک اور آقا کی اولاد ہین۔

رسول اللہ صلعم صاف کہہ۔

DAULAT PUBLIC LIBRARY RAMPUR
دولت پبلک لائبریری رامپور اسٹیٹ

سارہ مین غلطی کے جھلے مین پھنسی ہون۔

رسول اللہ صلعم ماکان فی غنائک مایغنیک۔

سارہ جب سے بعض مہربان آقا میرے بدر مین مارے گئے قریش نے راگ تان کا سننا چھوڑ دیا۔

رسول اللہ صلعم اب تیری کیا غرض ہی۔

سارہ صلہ رحم اور کچھ مانگ جانچ کر قوت لایموت حاصل کرنا۔

جناب رسالتمآب صلعم جو ہمہ تن رحمت اور صلہ رحم کے پتلے تھے آپ کا دل سارہ کی باتین سنکر پگھل گیا بنی عبد المطلب اور دیگر قریشی مہاجرین کو طلب کر کے سارہ کو اُنکے روبرو پیش کیا اور کچھ دینے کی اُنکو ترغیب دی و صحابہؓ نے کپڑا نقد جو جس سے ہو سکا اُس کے لئے فراہم کرتے تھے علاوہ اُس کے زاد راہ اور سواری کا بھی بندوبست کر دیا جب سارہ کی جھولی بھر گئی تو اُس نے وطن مالوف (مکہ) واپس جانے کا ارادہ کیا اُس کی روانگی سے کچھ ہی دن پہلے آنحضرت صلعم نے مکے پر چڑھائی کرنیکی تیاری کا حکم صادر فرمایا تھا وہ بھی خاص خاص اشخاص جان نثار کو ظاہر تھا کہ مکے کو اعلام ظفر روانہ ہونگے اور عوام اسیقدر جانتے تھے کہ حضور پرنور حنین یا کسی اور جانب کو تشریف لیجانے والے ہین (روانگی مکہ مخفی رکھی جاتی تھی) جب سارہ مکے کو جانے لگی حاطبؓ بن بلتعہ نے ایک خط بنام سرداران قریش اُسکے ہاتھ دیا جسکا ذکر مفصل پیشتر ہو چکا۔

جب مکے کو مسلمانون نے فتح کر لیا تو سارہ بخیال اسکے کہ وہ بھی واجب القتلون مین شمار ہو چکی ہی کہین چھپ رہی ہر گاہ چند اُس کے ہم جرمون کا قصور معاف ہوا تو وہ بھی کسی کی سفارش سے امان پا کر مسلمان ہو گئی صاحب کامل التواریخ لکھتے ہین کہ وہ بروز فتح علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوئی۔ ابو الفتح فتح الدین محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن محمد بن یحیی بن سید الناس عیون الاثر مین اور ابن ہشام اپنی سیرت مین لکھتے ہین کہ سارہ امان پا کر مسلمان ہوئی اور زمانہ خلافت عمر فاروقؓ مین کسی سوار کے گھوڑے کے نیچے دب کر مر گئی واللہ اعلم۔

از انجملہ ابن خطل کی لونڈیان

۱ **قرتنا** بفتح قاف و سکون رار غیر منقوطہ و فتح تار فوقانی بعد اُسکے نون آخر مین الف۔

۲ **قریبہ** بقاف و رار غیر منقوطہ و یار تحتانیہ و بار موحدہ و تار تانیث صیغہ مصغر۔

۳ **ارنب**۔

ان تینون عورتون کو گانے مین مہارت کامل تھی ابن خطل آنحضرت صلعم اور مسلمانون کی ہجو بنا کر گوایا کرتا تھا۔ ان مین سے دوسری اور تیسری بروز فتح مکہ قتل ہو گئین اور پہلی روپوش رہی پھر

یکایک آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی اور زمانہ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تک زندہ رہی۔

ازانجملہ ام سعد ہی

جو بروز فتح مکہ قتل ہوئی مگر معلوم نہین کہ وہ کون تھی اور کس جرم مین قتل کی گئی اور اُس کو کس نے مارا۔ مدارج النبوۃ۔

انتباہ دوم کا تتمہ

بعض اہل سیر نے لکھا ہی کہ۔

دو مخزومی

شدید الکفر سخت دشمن اور تکلیف دینے والے آنحضرت صلعم اور مسلمانون کے تھے جو امان فتح مکہ سے مستثنی اور واجب القتل تھے۔

(۱) حارث بن ہشام بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم (ابو عبد الرحمن) القرشی المخزومی ابوجہل کا بھائی اور خالد بن الولید کے چچا کا بیٹا جنگ بدر اور احد مین مشرکون کے ساتھ شریک تھا۔

(۲) زہیر بن امیۃ عبد اللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومی ام المومنین ام سلمہ کا بھائی سخت موذی اور دشمن رسول اللہ صلعم کا تھا۔ یہ دونون مخزومی بروز فتح مکہ معظمہ پہلے روپوش ہوئے پھر ام ہانی بنت ابی طالب علی رضی اللہ عنہ کی ہمشیر کے گھر مین پناہ گزین ہوئے ام ہانی نے اس لحاظ سے کہ انکی خسرال والون کے دونون عزیز تھے اپنے گھر مین پناہ دی۔ ام ہانی کا شوہر ہبیرۃ بن ابی وہب مخزومی عبد اللہ بن الزبعری کے ساتھ بروقت فتح مکہ نجران کو بھاگ گیا تھا اور وہین بحالت شرک مرا۔ الغرض جب ان دونون کی پناہ دہی کی نسبت ام ہانی کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر معلوم ہوئی تو وہ شمشیر برہنہ ام ہانی کے گھر جا پہونچے اور کہا کہ خدا کی قسم ہی ان دونون کو قتل کرونگا یہ دونون واجب القتل قرار پا چکے ہین ام ہانی نے کہا ہرگز انکو قتل نکرنے دونگی پھر اپنا دروازہ بند کر لیا بعد اُس کے ام ہانی دونون مخزومیون کو لے کر رسول اللہ صلعم کے حضور مین حاضر ہوئین آنحضرت صلعم نے ام ہانی دیکھتے ہی مرحبا و اہلا یا ام ہانی کہا اور فرمایا ام ہانی کیون آئی ام ہانی نے کہا مین نے ان دونون کو پناہ دیا ہی اور علی ان کو قتل کیا چاہتے ہین آپ نے فرمایا جس کو تو نے پناہ دی اُس کو مین پناہ دے چکا پھر وہ دونون پکے مسلمان ہو گئے اور مشہور ہی کہ ام ہانی بھی اُسی روز مسلمان ہوئین مگر بعض کہتے ہین

ام ہانی قدیم الاسلام وہ اپنے اسلام کو اتبک چھپائے تھیں ۔ العلم عبد اللہ۔

فائدہ

صاحب سیرت نبویہ نے ان دونون مخزومیون کو بجائے ارنب اور ام سعد کے قرار دیا ہی اس سے اعداد داجب القتلون کی وہی رہی جو پہلے مذکور ہوئی

تمت

قطعہ تاریخ از تصنیف لطیف عزیزی منشی محمد نوح صاحب نوح [illegible] شاگرد حضرت داغ دہلوی خلف الصدق جناب مولوی [illegible] مجید خانصاحب سابق سب جج

کرون کیا صفت المشاہد کی مین	کہ مطبع مین ہی زیر طبع اجل
شہیدون کا ذکر اسمین ہی ہر جگہ	لکھا اسمین ہی حال جنگ جدل
اسی کو تو کہتے ہین کار ثواب	اسی کو تو کہتے ہین حسن عمل
وہ موقعہ سے اپنے ہی جو بات ہی	نہ ہی بے قرینہ نہ ہی بے محل
کہو نوح ہجری مین چھپنے کا سال	یہ بہتر ہی یہ خوب یہ بے بدل ۱۳۲۳ھ

قطعہ تاریخ از تصنیف جناب منشی رکن الدین صاحب المتخلص بہ عاصی نقل نویس انگریزی ضلع سلطان پور خلف جناب شیخ محمد شاکر صاحب قدری رئیس قصبہ بارہ ضلع الہ آباد

جناب مولوی رحمان علیخان	لیاقت اور فضیلت مین ہین یکتا
ہین عالم با عمل حکمت سے ماہر	سنا ایسا مورخ اور نہ دیکھا
کتاب المشاہد خوب لکھی	ثنا خوان اسکا ہی اعلی و ادنی
بڑی محنت مشقت اسمین کی ہی	جزاک اللہ فی الدارین خیرا
کہانتک اسکی مین تعریف لکھون	بھرا جاتا ہی یون کوزہ مین دریا
نئی تصنیف ہی مضمون نئے ہین	نہین اتبک چھپا ایسا رسالہ
نہ کیونکر فکر سال طبع ہووے	سمجھتا ہون اسی مین فخر اپنا

سن ہجری یون لکھا اسکا عاصی
کہا ہاتف نے لکھدے خوب نسخہ
۱۳۲۳ھ

نام کتاب	قیمت
بیہقی بحر العلوم امام بحر اللہ عمر شرح دقائق الاخبار مولد ابن جوزی محدث انیس الجلیل جذب اشعۃ اللمعات مظاہر حق مصابیح السنۃ مدارج النبوۃ معارج النبوۃ روضۃ الاحباب ریاض [illegible] ہار وغیرہ اور سراج الیقین سے بعمدگی تمام چھپا ہے کاغذ سفید۔	۶ر
مولد شریف عزیزیہ از حافظ عبد العزیز	۶ر
مولد شریف۔ جدید از مولوی احمد خان صوفی۔	۲ر ۹ پائی
زیور ایمان مولد شریف عورات ومستورات کی زبان مین از مولوی محمد انور علی۔	۴ر
مجموعۂ اوراد مستندہ۔ عربی و اردو وشامل سولہ رسالہ مرتبہ مولوی محمد عبد العزیز خان صاحب۔	۱۰ر ۶ پائی
رسالہ تحفۃ الحرمین۔ فی بیان طعام الدارین مصنفہ حاجی حرمین شریفین مولانا محمد عبد الرحمن لکھنوی مہاجر مکہ معظمہ مطبوعہ نظامی۔ کاغذ سفید۔	۶ر

نام کتاب	قیمت
مظہر المیلاد مولد شریف منظوم از شیخ وزیر علی تخلص عاقل۔	۲ر
نسب نامہ رسول مقبول۔ حالات بعثت سے وفات مبارک تک کاغذ سفید وحنائی۔	۹ پائی
نورنامہ وشمائل نامہ۔ نور محمدی اور شمائل کا ذکر از مولوی عبد اللہ	۶ پائی
خدا کی رحمت۔ حال پیدائش رسول اعظم از مولوی سلامت اللہ	۱ر
رسالۂ زبدۃ الاذکار از مولوی سید غلام حیدر صاحب گوپاموی در بیان مولد شریف سید ابرار۔	۱ر۴ پائی
بہارستان نعت معروف بہ دیوان حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب۔	۲ر
مخمس ظہیری تخمیس بر غزل ہفت بند ملا کاشی علیہ الرحمۃ معروف باسم تاریخی مناقب ظہیری از حکیم صاحب موصوف الذکر۔	۶ پائی
محامد خاتم النبیین۔ از منشی امیر احمد	۵ر
سرور القلوب فی ذکر المحبوب۔ از مولوی محمد نقی علی خان۔	۸ر